رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

تعلیمی صحیفہ

مدیر: محمد احمد خان ذاکر

(۷۹)

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ
اللهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَ لَا
الْعَمَائِمَ وَ لَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَ لَا الْبَرَانِسَ وَ لَا
الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ
وَ لْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. وَ لَا تَلْبَسُوْا مِنَ

الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ +

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ عنہما سے روایت ہے کہ: ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے پیغمبر احرام باندھنے والا کون کونسے کپڑے پہنے؟ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ تو کرتے پہنے اور نہ عمامے اور نہ شلواریں، اور نہ کلاہیں، اور نہ موزے، بجز ایسے شخص کے جس کو جوتا نہ ملے تو وہ موزے پہن لے، اور ان کو ٹخنوں کے نچلے حصہ سے کاٹ لے، اور کوئی ایسے کپڑے نہ پہنو جن کو زعفران اور کسم لگا ہو۔

تشریحات:

تنبیہ: سوال تو ان کپڑوں کی بابت تھا جن کا پہننا جائز ہو، جواب میں وہ لباس بتائے گئے جن کا پہننا ناجائز ہے۔ سوال وجواب میں مطابقت نہیں؟

جواب اوّل: جواب میں ان ملبوسات کا ذکر جن کا پہننا ناجائز ہے ان کے ذکر کی نسبت جن کا پہننا جائز ہے قلت، اختصار اور حصر وضبط میں افزوں تر ہے۔ پس ان کا ذکر بہتر ہے اسلئے کہ یہ ملبوسات ان سے جن کا پہننا مباح ہے قلیل تر ہیں، اور غیر مباح ملبوسات کو سمجھ لینے کے بعد مباح خود بخود سمجھ میں آجاتے ہیں۔ اس طرح سوال وجواب میں مطابقت حاصل ہو جاتی ہے

جواب ثانی: پوچھنا اسی لباس کے بارے میں زیادہ مناسب تھا جو مباح نہیں ہے اس لئے کہ اباحت اصل ہے، ایسا جواب سائل کو الیق و انسب پر متنبہ کرنے کے لئے دیا گیا۔ اور ایسا جواب اسلوب الحکیم کہلاتا ہے۔ جیسے يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ (تم سے نئے چاندوں کا حال پوچھتے ہیں، یہ وقت بتاتے ہیں لوگوں کو اور حج کا)۔ ان لوگوں نے چاند کے اختلاف کی حکمت دریافت کی تھی۔ انھوں نے کہا تھا: کیا بات ہے کہ ابتدا میں چاند باریک ہوتا ہے، پھر بڑھتا رہتا ہے اور پھر گھٹنے لگتا ہے؟ انھیں جواب دیا اس میں کھلی حکمت یہ ہے کہ وہ لوگوں کے لئے

ایسے نشان ہوں جن سے اپنے کاروبار کے اوقات ٹھہرا سکیں اور وقت بندھی عباد توں کے واسطے علامات ہوں جن سے ان کے بالخصوص حج کے اوقات پہچان سکیں۔ اس سے ان کے سوال کی نادرستی بیان فرمائی اور بتایا کہ ان کو ایسی بات پوچھنی چاہیئے تھی جو ان کے دین میں نافع ہے اور نہ ایسی جس کا تعلق علوم انسانیہ سے ہے، اور ایسی باتوں کا جواب دینا انسان کی سعی و تفتیش کی قوت کو ناکارہ بنانے اور ترقیات کو بند کر دینے کے مترادف ہے۔

القمص : جمع قمیص۔

العمائم : جمع عمامہ۔ سُمِّيَتْ بِذَالِكَ لِاَنَّهَا تَعُمُّ جَمِيْعَ الرَّاْسِ بِالتَّغْطِيَةِ

السَّرَاوِيْلَات : جمع سَرَاوِيْل فَارِسِيٌّ مُعَرَّبٌ وَ سَرَاوِيْلُ مَمْنُوْعٌ مِنَ الصَّرْفِ وحكى ابن الحاجب اِنَّ مِنَ الْعَرَبِ مَنْ يَصْرِفُهٗ۔

البرانس : جمع بُرْنُسٌ بضمّ الموحدة و النُّون قَالَ فِي الْقَامُوْسِ اَلْبُرْنُسُ قَلَنْسُوَةٌ طَوِيْلَةٌ اَوْ كُلُّ ثَوْبٍ رَاْسُهٗ مِنْهُ دَرَاعَةً كَانَ اَوْ جُبَّةً۔

اَلْخِفَاف : جمع خُفٍّ : موزہ۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قمص و سراویل کا نام لیکر ہر سلے ہوئے کپڑے پر تنبیہ فرمایا، اور عمائم و برانس کے ذکر سے ہر ایسے لباس، ہر جو سلا ہوا ہو یا اَن سِلا ہو پس مرد پر اپنا سر یا اسکے بعض کا ڈھانپنا مثلاً وہ سفیدی جو کانوں کے پیچھے ہوتی ہے ایسی چیز کے ساتھ جو عرفاً ڈھانپنے والی چیزوں میں شمار ہوتی ہے اگرچہ وہ مرہم ہو یا پٹی ہو یا گیلی مٹی ہو حرام ہے۔ اور نہیں حرام اس کا پانی سے چھپانا جیسے پانی میں غوطہ کھانا اور نہ دھاگے سے جس سے سر کو باندھا جائے اور نہ ہودج سے جس کے سایہ میں بیٹھا ہو، گو وہ سر سے چھو رہا ہو، اور نہ اپنا یا کسی غیر کا ہاتھ رکھنے سے۔ اسکو ایسا ہی سمجھا گیا ہے جیسے سر پر ٹوکری کا ہونا، اسلئے کہ اسکو ساتر نہیں شمار کیا جاتا۔

اور فقہا کا ظاہرِ کلام اس کا حرام نہ ہونا ہے خواہ ستر کے ارادہ سے ہو یا نہ ہو لیکن الفورانی وغیرہ نے فدیہ کے واجب ہونے کو قطعی ٹھیرایا ہے جب کہ ٹوکری اور ایسی ہی چیزوں کے اٹھانے سے سر چھپانے کا قصد ہو۔

اس کلام کا ظاہر لیسے وقت میں حرمت ہے اور کسی گدے یا عمامہ سے تکیہ کرنے کو اسمیں کوئی دخل نہیں کیونکہ اس حالت میں انسان برہنہ سر ہی سمجھا جاتا ہے۔

اور آنحضور نے نقاب کے ذکر سے ان چیزوں پر تنبیہ فرمائی جو پاپوش اور جراب کی قسم سے ہیں۔

اِلَّا اَحَدٌ لَا یَجِدُ نَعْلَیْنِ : جملہ حالیہ موضع رفع میں احد کی صفت ہے۔

وَلْیَقْطَعْهُمَا : مقطوع موزوں کے پہننے پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔ یہ شافعیہ کے نزدیک ہے اور حنفیہ کے نزدیک فدیہ ہے جیسا کہ اگر سر منڈانے کی حاجت پڑے تو سر منڈا کر فدیہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

سِلے کپڑوں اور دوسری مذکورہ چیزوں کے حرام ٹھیرانے میں راز عادتوں کی خلاف ورزی اور مالوفات سے باہر نکلنا ہے نفس کو دو چیزوں کا شعور دلانے کے لئے

(۱) ایک دنیا سے رخصت ہونے کا۔

(۲) دوسرے سِلے کپڑے اتارتے وقت کفن پوشی کا۔ اور اسکو اسکی خوگرفتہ چیزوں سے نکالکر اس عظیم الشان عبادت کی عمل پیرائی پر متنبہ کرنا اور یہ سبب ہوتا ہے اس عبادت پر متوجہ ہونے کا اور اسکے قوانین و ارکان اور شرائط و آداب کی محافظت رکھنے کا۔

وَرْسٌ : یہ ایک پودا ہے تل کے پودے کی مانند خوشبودار جس سے سرخی مائل زرد کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ اور یہ بلاد یمن میں مشہور خوشبو ہے۔ لیکن ابن عربی نے کہا کہ ورس اگرچہ خوشبو نہیں ہے مگر اسمیں خوشبو ہوتی ہے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اس سے آسودگی کی مناسبت کے بارے میں خوشبو اور خوشبو نما چیزوں سے پرہیز کرنے پر متنبہ فرمائیں۔ اور اس حکم میں مردوں

ساتھ عورتیں بھی شامل ہیں برخلاف پہلے حکم کے کہ وہ مردوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

(وَھٰذَا الحَدِیْثُ ذَکَرَہُ البُخَارِیُّ فِی بَابِہٖ مَا لَا یَلْبَسُ المُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ)

(۸۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَی السِّقَایَۃِ فَاسْتَسْقٰی، فَقَالَ العَبَّاسُ یَا فَضْلُ اذْھَبْ اِلٰی اُمِّکَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِھَا، فَقَالَ اسْقِنِیْ، فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھُمْ یَجْعَلُوْنَ اَیْدِیَھُمْ فِیْہِ، قَالَ اسْقِنِیْ، فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ اَتٰی زَمْزَمَ وَ ھُمْ یَسْقُوْنَ وَ یَعْمَلُوْنَ فِیْھَا، فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّکُمْ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ، ثُمَّ قَالَ لَوْ لَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الحَبْلَ عَلٰی ھٰذِہٖ یَعْنِی عَاتِقَہٗ، وَ اَشَارَ اِلٰی عَاتِقِہٖ ÷

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانی پلانے کی جگہ پر آئے تو پانی مانگا، پس عباسؓ نے کہا: اے فضل! اپنی ماں کے پاس جاؤ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اسکے ہاں سے پانی لاؤ۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ، تو کہا اے رسولِ خدا! وہ اسمیں اپنے ہاتھ ڈالتے ہیں۔ فرمایا: مجھے پانی پلاؤ، پھر اس میں سے آپ نے پی لیا۔ پھر آپ زمزم پر آئے اور وہ لوگ پانی پلاتے تھے اور اس میں کام کرتے تھے۔ پس آپ نے فرمایا: کام کئے جاؤ کہ تم شائستہ عمل پر ہو۔ پھر فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں اترتا، یہانتک کہ رسّی اس پر رکھتا یعنی اپنے کاندھے پر اور اپنے کاندھے کی طرف اشارہ کیا۔

تشریحات:-

السِّقَایَۃُ: وہ پانی کی جگہ جس پر عباسؓ پانی پلاتے تھے، اور اسمیں سے حج وغیرہ کے زمانے

میں پانی پلایا جاتا تھا۔

اِستَسقٰی : پانی طلب کیا۔

اَلعَبَّاسُ رضؓ : عَمُّ النَّبِی صلّی اللہ علیہ وسلم۔

فَضْلٌ رضؓ : وہ عباسؓ کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

اِلٰی اُمِّکَ : اَیْ اُمِّ الفَضْلِ - وہ لبابۃ الہلالیہ بنت الحرث ہیں اور وہی عبداللہؓ کی بھی والدہ تھیں۔

فَقَالَ اِسْقِنِی : یعنی حضرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اسمیں سے پلاؤ جو سقایۃ میں ہے۔

اِسْقِنِی : ابوعلی بن السکن نے اپنی روایت میں فناولہ العباسُ الدّلوَ : یعنی عباسؓ نے آپ کو ڈول دیا اور طبری کی روایت میں ہے اِسْقِنِی مِمَّا یَشْرَبُ مِنْہُ النَّاسُ یعنی مجھ کو اس میں سے پلاؤ جس میں سے لوگ پیتے ہیں۔

فَشَرِبَ مِنْہُ : اَیْ عَلٰی سَبِیْلِ التَّوَاضُعِ وَ اِرْشَادًا اِلٰی اَنَّ الْاَصْلَ الطَّھَارَۃُ وَ النَّظَافَۃُ حَتّٰی یَتَحَقَّقَ اَوْ یُظَنَّ خِلَافَ الْاَصْلِ۔

ثُمَّ اَتٰی : یعنی اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہانتک کہ زمزم پہنچے۔

وَ ھُمْ یَسْقُوْنَ : جملہ حالیہ ہے۔

وَ یَعْمَلُوْنَ فِیْھَا : یعنی اس میں سے پانی کھینچتے تھے۔

عَمَلٌ صَالِحٌ سے مراد پانی کھینچنا ہے۔

لَوْ لَا اَنْ تُغْلَبُوْا : مَعْنَاہُ لَوْ لَا اَنْ یَّغْلِبَکُمُ النَّاسُ عَلٰی ھٰذَا الْعَمَلِ اِذَا رَأَوْنِیْ قَدْ عَمِلْتُہٗ لِرَغْبَتِھِمْ فِی الْاِقْتِدَاءِ بِیْ فَیَغْلِبُوْکُمْ بِالْمُکَاثَرَۃِ لَفَعَلْتُ۔

لَنَزَلْتُ : ای عَنْ رَاحِلَتِیْ۔

حَتّٰی اَضَعَ الحَبْلَ : اَیْ حَبْلَ السِّقَاءِ -

(وَهٰذَا الحَدِیْثُ ذَکَرَهُ البُخَارِیُّ فِی بَابِ سِقَایَةِ الحَاجِّ)

(۸۱)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ صَلّٰی صَلاَةً بِغَیْرِ مِیْقَاتِہَا اِلَّا صَلاَتَیْنِ، جَمَعَ بَیْنَ المَغْرِبِ وَ العِشَاءِ وَ صَلَّی الفَجْرَ قَبْلَ مِیْقَاتِہَا وَ ذَالِكَ فِی الحَجِّ ۔

ترجمہ : عبداللہ (رض) سے روایت ہے، کہا : مینے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ انھوں نے کوئی نماز اسکے معین وقت کے سوا کسی اور وقت پر پڑھی ہو چھوڑ کر دو نمازوں کو : جمع کیا شام اور عشاء کو، اور نمازِ فجر پڑھی اسکے معین وقت سے پہلے اور ایسا حج میں ہوا تھا۔

تشریحات :-

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ : عبداللہ بن مسعودؓ مراد ہیں۔ اسلئے کہ کُتُبِ حدیث میں مطلق ان کا نام آتا ہے تو ان ہی کیطرف راجع ہوتا ہے۔

بِغَیْرِ مِیْقَاتِہَا : فِی غَیْرِ وَقْتِہَا المُعْتَادِ -

جَمَعَ : یعنی ان کو جمع کیا بطور جمعِ تاخیر کے، اس طرح کہ مغرب کو جمع التاخیر کے ارادے سے عشاء کے وقت تک مؤخّر کیا، سو جو نماز اپنے معین وقت کے سوا میں ہوئی وہ مغرب تھی۔ ورنہ یہ وقت مغرب کا شرعی وقت تھا۔

وَ صَلَّی الفَجْرَ : اور فجر کی نماز پڑھی فجر کو طلوع ہونے پر۔

قَبْلَ مِیْقَاتِہَا : یعنی اسکے وقت معتاد سے پہلے جس میں پڑھا کرتے، اور وہ بلال کے وقت کی خبر دینے کو آنے کا وقت تھا، یہ مراد نہیں کہ اسکو فجر سے پہلے پڑھ لیا تھا۔ اسلئے کہ یہ بالاتفاق غیر جائز ہے۔

رو هٰذَا الحَدِيثُ ذَكَرَهُ البُخَارِيُّ فِي بَابِ مَنْ يُصَلِّي الفَجْرَ بِجمع ای مصاحب بجمع صلوتین قبله)

(۸۲)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ البُدْنِ الَّتِیْ نَحَرْتُ وَبِجُلُوْدِهَا +

ترجمہ: علی (رض) سے روایت ہے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ میں ان اونٹوں کے جل اور چمڑے جو میں نے نحر کئے خیرات کر دوں۔

(هٰذَا الحَدِيث ذكره البخاری فی باب جلال البدن)

(۸۳)

البُخَارِيُّ قَالَ عَطَاءٌ اِذَا تَطَيَّبَ اَوْ لَبِسَ نَاسِيًا اَوْ جَاهِلًا، فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ +

ترجمہ: البخاری: عطاء نے کہا: جب خوشبو لگائے یا پہن لے بھول کر یا نادانستہ تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

تشریحات :-

البخاری: فاعل لمحذوف ای قال البخاری۔

فَلَا كَفَّارَةَ عليه: ای لا فدية عليه۔

(۸۴)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ المَدِيْنَةَ وَ اَمَرَ بِبِنَاءِ المَسْجِدِ، فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِي، فَقَالُوْا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللهِ فَاَمَرَ

بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ نُقُطِعَ، فَصَفُّوْا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ ۔

ترجمہ :- انس رضؓ سے روایت ہے کہا : آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں اور حکم دیا مسجد تعمیر کرنے کا پس فرمایا : اے بنی النجار! میرے ساتھ سودا کر لو۔ انھوں نے کہا : ہم اس کی قیمت نہیں مانگتے مگر اللہ کی طرف ۔پس حکم دیا مشرکوں کی قبروں کے متعلق تو وہ اکھاڑ دی گئیں ۔ پھر گڑھوں کے متعلق تو وہ برابر کر دیئے گئے ،اور کھجوروں کے متعلق تو وہ کاٹ ڈالی گئیں اور کھجور کے پیڑ مسجد کے قبلہ کی طرف قطار میں رکھدئے ۔

تشریحات :

المدینۃ : اسم علم ہے مشہور شہر کا جس کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تھی اور وہی آپ کا مدفن ہے ۔جب مطلق "المدینہ" بولا جائے تو یہی سمجھ میں آئیگا کہ وہی مراد ہے ۔جب لفظِ "المدینہ" سے کوئی اور شہر مراد ہو تو کوئی نہ کوئی قید ضروری ہے ۔فَہِیَ کَالنَّجْمِ لِلثُّرَیَّا ۔ اس سے قبل اس کا نام یثرب تھا۔ قَالَ اللهُ تَعَالٰی: وَاِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا اَهْلَ يَثْرِبَ! اور یثرب اس شہر کے ایک مقام کا نام ہے ۔ پھر سارا شہر اسی نام سے موسوم ہوا ۔پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام طیبہ و طابہ رکھا ۔ اسکے اصل باشندے عمالیق تھے ۔ پھر بنو اسرائیل کا ایک گروہ اس میں وارد ہوا ، بقول بعض حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انکو یہاں بھیجا تھا ۔پھر اوس اور خزرج اس میں اترے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اس میں بروز جمعہ ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی تھی ۔آپ نے مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے ۱۴ دن قبا میں اقامت فرمائی اور مسجد قبا کی بنا ڈالی ۔ پھر مدینہ میں داخل ہوئے ۔

وَاَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ : ای فی المدینۃ ۔

یَا بَنِی النَّجَّارِ : یہ لوگ انصار کی ایک جماعت آنحضرتؐ کے دادا عبدالمطلب کے ماموں ہیں ۔

ثَامِنُوْنِیْ : ای بایعونی بالثَّمَنِ ۔ د فی الصلاۃِ ثامنونی بحائطکم ای تستائکم

وحذف ذٰلِكَ هُنا و المخاطب بهٰذا من يستحق الحائط و كان فيما قيل لِسَهل و سهيلٍ يتيمين فى حجرِ اسعد بن زرارة (لا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ الا الى الله) اى من الله ۔

(۸۵)

عَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ الدَّجَّالُ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ، يَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِىْ بِالْمَدِيْنَةِ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ. الَّذِىْ حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ. فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَ رَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِى الْاَمْرِ، فَيَقُوْلُوْنَ لَا، فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ، فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ، وَ اللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّى الْيَوْمَ. فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَقْتُلُهٗ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ ✧

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: روایت کیا حضرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرمایا: اتریگا دجال (حالانکہ اس پر بند کیا گیا ہے کہ مدینہ کی گلیوں میں داخل ہو) اتریگا بعض ان شور زمینوں میں سے جو مدینہ میں ہیں کسی میں، پس نکل کر جائیگا اسکی طرف ایک ایسا شخص جو لوگوں میں بہتر یا بہتر لوگوں میں سے ہوگا، پھر وہ کہیگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جسکی بات ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ پس دجال کہیگا بھلا دیکھ تو اگر میں اس (شخص) کو مار ڈالوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا تم اس میں شک کرو گے؟

لوگ کہینگے: نہیں۔ پس وہ اسکو مار ڈالیگا، پھر اسکو زندہ کردیگا۔ پھر وہ شخص جس وقت (دجال) اسکو زندہ کردیگا، کہیگا: بخدا میں آج سے زیادہ پختہ نگاہ کبھی نہیں ہوا، پھر دجال چاہیگا کہ میں اسے مار ڈالوں، لیکن اس کو اس پر قابو نہ دیا جائیگا۔

(وَ هٰذَا الحَدِیث ذکرہ البخاری فی باب لا یدخل الدجال المدینۃ)

(۸۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَ الْمَدِیْنَةَ، لَیْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْهِ مَلَائِكَةٌ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

ترجمہ: انس بن مالکؓ سے روایت ہے انھوں نے روایت کیا حضرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرمایا: کہ مکہ اور مدینہ کو چھوڑ کر کوئی ایسا شہر نہیں جس کو دجال پائمال نہ کرلے۔ اسکے دروازوں میں سے کوئی ایسا دروازہ نہ ملے گا جس پر فرشتے صف باندھے ہوئے اسکی نگہبانی نہ کر رہے ہوں۔ پھر مدینہ اپنے باشندوں سمیت تین دفعہ کپکپائیگا۔ پس اسکی یعنی دجال کی طرف ہر کافر و منافق نکل پڑیگا۔

تشریحات:۔

یَطَأُهُ: ای یَدْخُلُهُ و یمشی علیه۔

اِلَّا مَكَّةَ وَ الْمَدِیْنَةَ: ای فلا یَطَأُهُمَا۔

اور یہ مستثنیٰ ہے ضمیرِ مفعول میں سے جو (سَیَطَأُهُ) میں ہے۔ وھو راجع الی کونہ مُسْتَثْنٰی من العموم المُسْتَفَادِ من الحصر۔

لَیْسَ لَهُ: لَهُ کی ضمیر دجال کی طرف راجع ہے اور وہ لَیْسَ کی خبر مقدم ہے اور مِنْ

نِقَابِهَا محذوف سے متعلق ہے جو نقب سے حال ہے، اور نکرہ سے حال کے آنے کا جواز حال کا اس پر تقدم ہے، اور نقابها کی ضمیر المدینہ پر عائد ہے اور نقب لیس کا اسم مؤخر ہے اور تقدیر یہ ہے: لیس نَقَبٌ کائنًا للدجال حال کون النقب کائنًا من نقاب المدینة۔ مراد یہ ہے کہ دجال کیلئے کوئی دروازہ نہ ہوگا جس سے وہ داخل ہو مگر اس حال میں کہ فرشتے اسکو روکتے ہونگے۔

اِلَّا عَلَيْهِ : ای علی النقب۔

صَافِّيْنَ : حَالٌ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ وَقَوْلُه يَحْرُسونها حالٌ من ضمیر صافّین فهی حالٌ مُتَدَاخِلَةٌ اَوْ حالٌ من الملٰئکةِ فهی حالٌ مُتَرَادِفَةٌ۔

ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ : ای تَضْطَرِبُ و تتحرّكُ منَ الزلزلة الّتی اَتَتْ فیها، قَالَ فی المختار الرّجفة الزلزلة و قد رَجَفَتِ الارضُ من بابِ نَصَرَ و قَال فی المصباح رجف الشَّیْءُ رَجْفًا من بَابِ قَتَلَ و رجِيفًا وَ رَجَفَانًا تحرّكَ و اَضْطَرَبَ۔

بِاَهْلِهَا : محتمل ہے کہ با سببیہ ہو یعنی مدینہ متزلزل اور مضطرب ہوگا اپنے باشندوں کے سبب تا کہ جو کافر و منافق ہوں وہ دجال کی طرف نکل پڑیں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ملابست کے لئے ہو یعنی اپنے باشندوں سمیت کپکپائیگا۔ اور مظہری نے کہا: ترجف المدینة باهلها ای تحرّکهم و تُلقِی مَیلَ الدجّال فی قلب من لیسَ بمؤمن خالص فعلیٰ هٰذَا فَالبَاءُ صِلَةٌ لِلْفِعْلِ۔

و هٰذا الحدیثُ ذکره البخاری فی باب لایدخل الدجّال المدینة فهو مع ما قبله فی بابٍ واحدٍ لکنّ البخاری قدّم هٰذا الحدیث علی الذی قبله فکَانَ ینبغی للمصنّف ان یجریَ علی مِنْوَالِه و اسلوبه۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عليه وسلم فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

ترجمہ: عبداللہؓ سے روایت ہے، کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، فرمایا: جسکو تم میں سے مقدور ہو نکاح کا تو شادی کرلے کہ یہ زیادہ تر نگاہ کو پست اور سترگاہ کو محفوظ رکھنے والا اور جسکو مقدور نہ ہو اسکو روزہ رکھنا چاہیئے کہ یہ اسکے لئے قطع شہوت کا سبب ہے۔

تشریحات:-

اَلْبَاءَةَ: فيها لغات اربع۔ المدُّ مع هاء التَّانيثِ و هي اللُّغَةُ المَشْهُوْرة۔ و الثانيهُ القصرُ مع الهاءِ، و الثالثة المدّ بلا هاءٍ و الرَّابعة الباهَةُ بِهائين بلا مدٍّ و هي لغة الجماع فالمعنى من استطاع منكم الجماع و قيل الباءةُ مؤَنُ النكاح

فَلْيَتَزَوَّجْ: الامر للنَّدبِ و قولُه فانه اى التزوج المفهوم من الفعل قبله و قوله اَغَضُّ اى اشدُّ غضًّا للبصر من فعل مَا سواه۔ و قوله اَحْصَنُ للفرج اى و اكثرُ احصانًا وحفظًا و منعًا للفرج۔

وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ: اى الباءة المفسره بالجماع بعجزه عن المؤَنِ اَوْ لم يستطع الباءة المفسّرة بالمؤَنِ و امّا من لم يَسْتطع الجماع لعدم شهوته لا يحتاجُ للصّوم۔

فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ: فليلزمه الصّومُ۔

فَإِنَّهُ : ای الصَّوْمُ.

وِجَاءٌ : هُوَ بِحَسَبِ الاَصْلِ رضّ الخُصُيَتَيْنِ ای قَطْعُ البَيْضتين وَ قِيلَ رَضّ عُرُوقِهِمَا ومَن يَفْعَل ذالك تَنقَطِعُ شَهْوَتُهُ۔ ای اَنَّ الصَّوْمَ يَقْطَعُ الشهوۃ کالوِجَاءِ۔

(و هٰذَا الحديث ذكره البخاریؒ فی باب الصوم لمن خاف علی نفسه الغُرُوبة ای العنة بسببًا)

(۸۸)

عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَ السُّحُورِ، قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ آيَةً ۔

ترجمہ : زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے سحری کھائی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو اٹھے۔ میں نے کہا : اذان اور سحری کے درمیان کتنی مدت تھی ؟ کہا پچاس ۵۰ آیتوں کی مقدار۔

تشریحات :

قُلْتُ : قائل انسؓ ہیں، اور مقول لہ زید بن ثابتؓ، یعنی انسؓ نے زیدؓ بن ثابت سے دریافت کیا

بَيْنَ الأذَانِ وَ السُّحُورِ : یعنی سحری کے وقت اور اذان کے وقت کے درمیان یعنی اذان کے وقت کے درمیان یعنی اذان کی ابتداء اور سحری کی انتہا کے وقت۔

قَالَ : یعنی زیدؓ نے کہا۔

قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً : یعنی بقدر پچاس آیتوں کی قراءت کے زمانے کے جو متوسط ہوں، نہ تو لمبی ہوں اور نہ چھوٹی، اور نہ تو بسرعت پڑھی جائیں اور نہ باہستگی۔ اس میں اوقات کا اندازہ ہے اعمالِ بدن کے ساتھ اور عرب اوقات کا اعمال سے اندازہ کیا کرتے تھے جیسے

ان کا کہنا (قَدْرَ حَلْبِ شَاةٍ)، (قَدْرَ نَحْرِ جَزُوْرٍ) لیکن زید بن ثابتؓ نے یہ اشارہ کرنے کے لئے کہ وہ وقت عبادت بالتلاوت کا تھا۔

ابن ابی جمرہ نے کہا: اس میں اشارہ یہ ہے کہ ان کے سارے اوقات عبادت میں مستغرق رہتے تھے اور اس سے سحری میں دیر کرنا نکلتا ہے، اسلئے کہ یہ مقصود کے قریب تر ہے۔ ابن ابی جمرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسی کو دیکھتے جس میں اُمت پر زیادہ نرمی ہوتی۔ اسلئے کہ اگر وہ سحری نہ کھاتے تو لوگ ضرور ان کی پیروی کرتے، اور یہ امر ان میں سے بعضوں پر شاق ہوتا اور اگر وہ آدھی رات کے وقت سحری کھاتے تو یہ بھی ان میں سے بعض جن پر نیند غالب آجاتی شاق ہوتا۔ یا تو اس سے نماز صبح ترک ہو جاتی اور یا بیداری کے لئے کوشش کرنی پڑتی۔ اور کہا اس سے کھانے کی عام احتیاج کی وجہ سے روزہ داری کو بھی تقویت ملتی ہے۔ اگر سحری چھوڑ دی جاتی تو یہ امر بعض لوگوں پر بالخصوص ان پر جو صفراوی المزاج ہیں شاق ہوتا، ان کو غش آجایا کرتا جو ماہ رمضان میں افطار کا باعث ہوتا اور اس حدیث سے فاضل کا اپنے اصحاب کو مل کر کھانے سے مانوس کرنا بھی نکلتا ہے اور حاجت کے لئے رات کو چلنے کا جائز ہونا بھی، اس لئے کہ زید بن ثابت رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات بسر نہیں کیا کرتے تھے اور اس سے سحری پر اکٹھے ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔ اور اس حدیث میں عبارت کے اندر حسن ادب بھی نمایاں ہے۔ اس لئے کہ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم کہا اور نَحْنُ وَ رسولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہا۔ کیونکہ دوسرے لفظ سے تبعیت کی بجائے معیت ظاہر ہوتی ہے اور قرطبی نے کہا کہ یہ حدیث اس پر بھی دلیل ہے کہ سحری سے فارغ ہونا طلوع فجر سے پہلے تھا۔

(و هٰذَا الحديث ذكره البخاری فی باب قدرِ كَمْ بَيْنَ السحور وَ صلٰوةِ الفَجْرِ؟) +

ل ہے بے زمام ابھی عشق ہے بے مقام ابھی + نقش گر ازل ترا نقش ہے ناتمام ابھی
لش و دین و علم و فن، بندگیٔ ہوس تمام + عشق گرہ کشای کا فیض نہیں ہے عام ابھی
دہر زندگی ہے عشق، جوہرِ عشق ہے خودی + آہ کہ ہے یہ تیغ تیز پردگیٔ نیام ابھی

(اقبالؒ : بال جبریل)

جس مقصد کے پیشِ نظر مقالہ "نقش حق" لکھا گیا تھا، خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس کے صول میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے۔ جہانتک ان عزیز طالبعلم دوستوں کا تعلق ہے جنکی خواہش پر وہ مقالہ سپردِ قلم کیا گیا تھا، ذیل کے نتائج مترتب ہوئے ہیں :۔

(۱) لفظ عشق کی جامعیت پیشِ نظر ہو گئی ہے، اور "عقل و عشق" کی شاعرانہ اصطلاحیں اور اساتذۂ شعرائے ربانی کے ہاں انکا استعمال واضح ہوتے جا رہے ہیں۔

(۲) اساتذۂ شعراء کے کلام کے اقتباسات پڑھنے سے اُنکے مزید مطالعہ کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔

(۳) ایمان کی حقیقت اور مومنوں اور منافقوں کے اعمال و خصائص معلوم ہو جانے سے قدرتی طور پر تعلیماتِ قرآنی کی روشنی میں اپنے اخلاق و اعمال کا جائزہ لینے کی خواہش پیدا ہو رہی ہے۔

(۴) پہلے عشق کا لفظ پڑھنے یا سننے سے عام طور پر ذہن مجازی محبت اور ہوسناکی کی دنیا کی طرف منتقل ہوتے تھے اب خیالات کی پرواز عالمِ حقیقت کی جانب ہونے سے جذبۂ محبت الٰہی کا مفہوم سامنے آتا ہے۔

ان نتائج کے علاوہ دو اور بڑے فائدے ہوئے ہیں :۔

(۱) حضرت الاستاد علامہ اقبالؒ کی وفات کے بعد کئی ایک رسالوں نے اقبال نمبر شائع کئے۔ انکے کلام پر تبصرہ کے دوران میں عشق کی بحث، خصوصاً فلسفۂ خودی کے سلسلے میں، قدرتی طور پر پیش آجاتی۔ لیکن مضمون نگاروں میں سے کوئی بھی واضح طور پر اس گتھی کو نہیں سلجھاتا۔ مقالہ "نقش حق" ایک مستقل رسالے کی صورت میں چھپ چکا ہے اور بہت سے دوستوں کی نظر سے گذرا ہے۔ عشق و ایمان کے مباحث سے حقیقت عشق واضح ہو گئی ہے۔ ان دوستوں کا بیان ہے کہ اس رسالے کے پڑھ لینے کے بعد تمام اشکال رفع ہو جاتے ہیں۔

(۲) "نقش حق" کی اشاعت سے ایک بہت بڑے فتنے کا انسداد ہو گیا ہے۔ بعض نافہموں نے لفظ عشق اور شعرای ربانی (علی الخصوص رومی اور اقبال) کے خلاف بقول شخصے فی سبیل اللہ "علم جہاد" بلند کر رکھا تھا۔ الحمد للہ یہ فتنہ، پیشتر اسکے کہ قیامت بنتا، کچل دیا گیا ہے۔

لیکن منکرین عشق اب بھی موجود ہیں۔

ایک گروہ پر تو یہ شعر صادق آتا ہے: ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✦ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

دوسرے گروہ کے حسب حال یہ شعر ہے: ؎

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر ✦ مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

ایک تیسرا گروہ ہے جو ابھی تک لفظ عشق کے جواز و عدم جواز کی بے معنی و بے سود بحث میں الجھا ہوا ہے۔ یہ مختصر مقالہ اسی گروہ کے لئے لکھا گیا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ رومی، جامی، اقبال وغیرہ شاعر ہیں، اسلام سے واقف نہیں۔ اسلامی نقطۂ نظر سے لفظ عشق کا استعمال ناجائز ہے، علماء اسلام کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ چنانچہ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اسکے استعمال کو ناجائز قرار دیتے اور اسکے خلاف لکھتے ہیں۔

بہت اچھا! آؤ دیکھیں علماء ربّانی لفظ عشق کے استعمال کو ناجائز قرار دیتے ہیں، یا حقائق
معارفِ شریعت کی وضاحت کیلئے اسکے استعمال سے ایک پس منظر کا کام لیتے ہیں؟!

یہ مقالہ چند اقتباسات پر مشتمل ہے جن میں بیشتر مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے
واعظ موسوم بہ "دعواتِ عبدیت" سے لئے گئے ہیں -

اقتباسات کے اندراج سے پیشتر چند تمہیدی اشارات ضروری ہیں -

(۱) مولانا سید سُلیمان صاحب ندوی سے راقم الحروف کو بیحد ارادت ہے۔ جناب موصوف
کی بلند پایہ علمی فضیلت کے علاوہ فروری ۱۹۲۴ء میں جب میں بغداد میں تھا، علامہ اقبال رح کے توسط
سے معارف سے علمی و ادبی تعلق پیدا ہوا جو بحمد اللہ ابتک قائم ہے۔ ایک سے زیادہ مرتبہ ملتان اور لاہور
میں نیاز حاصل ہو چکے ہیں۔ آخری ملاقات اپریل ۱۹۴۱ء میں ہوئی جب جناب ممدوح انجمن حمایت اسلام
کے اجلاس میں شرکت کیلئے لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹہ عشق و ایمان کے موضوع
پر گفتگو ہوتی رہی۔ اس دوران میں انکی کسی بات سے ظاہر نہیں ہوا کہ وہ لفظ عشق کے استعمال کو ناجائز
قرار دیتے ہیں بلکہ اس سلسلے میں انھوں نے چند ایک مشورے دئے جو مفید ثابت ہوئے۔ اتفاق سے
انکے چند اشعار مجھے مل گئے ہیں جو رسالہ طور لاہور میں شائع ہوئے تھے: ان میں سے دو شعروں میں لفظ
عشق استعمال ہوا ہے۔ اس مقالے میں ان دو شعروں کے نقل کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

(۲) مولانا اشرف علی صاحب تھانوی بہت بڑے عالم اور بزرگ ہیں جنکے رُوحانی اور علمی فیوض
سے ہزاروں نہیں لاکھوں سیراب ہو رہے ہیں۔ جناب ممدوح اُن چند برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں جنکا وجود
اس یورپ زدگی اور الحاد کے دَور میں سرزمین ہند میں غنیمت ہے۔ قوم نے آپکو حکیم الامت کا خطاب
دیا ہے۔ آپکی تصنیفات کی تعداد سینکڑوں تک پہنچی ہے۔ آپکے مواعظ موسوم بہ "دعوات عبدیت" کئی حصوں
میں چھپ چکے ہیں۔ یہاں حصۂ سوم، حصۂ ششم، اور حصۂ ہشتم کے متعدد مواعظ سے وہ اقتباسات درج
کئے جاتے ہیں جن میں حقیقت عشق کے ذریعے معارف اسلامی کی تشریح کی گئی ہے۔ عشق کے متعلق رُومی اور
حافظ کے اشعار کا آپ بہت استعمال فرماتے ہیں -

(۳) **حضرت شاہ ولی اللہؒ** "حجۃ اللہ البالغہ" اور "الخیر الکثیر" جیسی بلند پایہ کتابوں کے مصنف اور بارھویں صدی ہجری کے مجدد ہیں۔ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی ہندوستان نے ان سے بڑا علوم قرآن و حدیث کا عالم آجتک پیدا نہیں کیا۔ ہندوستان میں ان علوم کی اشاعت کا فخر زیادہ تر انھی کے خاندان کے حصہ میں آیا۔ یُوں تو بالعموم اس خانوادۂ علم و فضل کے متعلق یہ شعر صادق آتا ہے کہ

؎ ایں سلسلۂ طلائے ناب است　+　ایں خانہ تمام آفتاب است

لیکن ان میں دو نہایت ممتاز ہستیاں ہیں: ایک خود حضرت شاہ ولی اللہؒ ہیں، اور دوسرے اُنکے پوتے حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ جنکی کتاب "صراط مستقیم" سے ہم نقش حق (صفحہ ۱۲ و ۱۴) میں حب ایمانی اور حب عشقی کے متعلق چند اقتباسات درج کر چکے ہیں۔ خود حضرت شاہ ولی اللہؒ کی کتاب "تفہیمات الٰہیہ" (جلد اول) سے بھی ہم نے عشق کے متعلق ایک اقتباس درج کیا تھا (صفحہ ۱۲)۔ یہاں ہم تفہیمات (جلد دوم) سے چند عبارات نقل کرینگے جن میں لفظ عشق کا استعمال ہے۔ اسی جلد کی ایک تفہیم میں ہمیں خود حضرت شاہ صاحبؒ کی ایک رباعی مل گئی ہے، وہ بھی ہم نے درج کر دی ہے۔

(۴) مولانا حالی کا ایک فارسی مکتوب مرزا غالب کے نام ہمیں "ضمیمۂ اُردو کلیات نظم حالی" میں ملا ہے۔ اسمیں نظیری کے ایک شعر کی تشریح ہے جسمیں عشق کا بیان ہے اور جسکو مرزا غالب نے نظری قرار دیا تھا۔ اس شعر کا مضمون حضرت شاہ ولی اللہؒ کی اس تفہیم کے مضمون سے ملتا جُلتا ہے جو اس مقالے میں "تفہیمات" (جلد دوم) کا آخری اقتباس ہے۔

(۵) آخری اقتباس "فیہ ما فیہ" (ملفوظات حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ) سے لیا گیا ہے۔ اس میں ابلیس اور آدم کی حیثیتوں کا اصولی فرق بیان کیا گیا ہے، اور اس نکتہ کی وضاحت کی گئی ہے کہ عشق آدم کا جوہر ہے اور اس کا لازمہ ادب ہے۔

اب ہم اقتباسات درج کرتے ہیں۔

(۱) مولانا سید سلیمان صاحب ندوی :-

ق کے شیشہ پہ جب عکس پڑا حسن ہوا + کیا ہو گر دیکھنے والا کوئی اے ماہ نہو
رشِ خام ہو تب آگ سے اُٹھتا ہے دھواں + عشق کامل کا جو دعویٰ ہے تو پھر آہ نہو
(رسالہ طور لاہور: مارچ ۱۹۲۸ء صفحہ ۳۱)

(۲) مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

"دعوات عبدیت"

وعظ: "ضرورۃ التوبہ" (ساتواں وعظ)

صفحہ ۴: اگر بچنے کی فکر ہے اسکی یہی تدبیر ہے کہ وہ حالت پیدا کرو جیسے ایک غلام کی ہوتی ہے، ہمارا لق خدا سے سید اور غلام اور محب اور محبوب کا ہے۔ پس ہم کو ان دو تعلقوں کو غلبہ دینا چاہئے کہ اپنے کو مملوک اسی کو مالک اور اپنے کو محب اور اسی کو محبوب سمجھیں۔۔۔۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ اور رت محبت ہی کا نام عشق ہے، پس آپ تو عاشقِ خدا ہو چکے۔

صفحہ ۵: صاحبو! اپنے اندر تصرف کرو کلام اللہ میں تصرف نہ کرو، اپنی آنکھیں کھولو اور اس سے اب اٹھاؤ پھر دیکھو کہ تم کو کیا کنز مکنون نظر آتا ہے۔ اور وہ حجاب حبّ دنیا ہے۔ میں بقسم کہتا ہوں کہ مال و جاہ کی محبت بہت بڑا حجاب ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صفحہ ۷: ؎ میان عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست + تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

صاحبو! اسکے بعد آپ دیکھینگے کہ آپکے پاس دولت حب خداوندی ضروری ہے۔ بلکہ اہلِ تدقیق کہتے ہیں کہ کفار کو بھی خدا تعالیٰ سے محبت ہے کیونکہ قرآن میں کفار کو محرومی دیدار کی دھمکی دی گئی ہے (اِنَّهُمْ نْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ) کہ انکو خدا کا دیدار نصیب نہ ہوگا اور محرومی دیدار سے اسی وقت دھمکی ہو سکتی ، کہ جب انکو خدا سے محبت ہو اور محرومی کی خبر سے انکو تکلیف پہنچے۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر براہ راست خدا سے محبت معلوم نہیں ہوتی تو اس شخص کو کسی سے تو محبت ہوگی، کم از کم اپنی جان سے تو ضرور اسکو محبت ہوگی۔ ایک مقدمہ تو یہ ہوا۔ اور دوسرا مقدمہ یہ ہے کہ محبت کسی نہ کسی کمال کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے علم وفضل، حسن صورت، حسن سیرت۔ اور تیسرا مقدمہ یہ ہے اور مسلّم ہے کہ ہر کمال ظلّ کمال خداوندی ہے تو ہر شخص اگرچہ وہ کسی کا عاشق ہو واقع میں کمال خداوندی کا عاشق ہے۔ اور یہی معنی ہیں محبت خدا کے۔

صفحہ ۸: عشق بامُردہ نباشد پائدار ✤ عشق را باحی و باقیوم دار

عشقہای کز پئے رنگے بود ✤ عشق نبود عاقبت ننگے بود

عاشقی بامُردگان پاینده نیست ✤ زانکہ مُردہ سُوئے ما آینده نیست

صفحہ ۹: غرض جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ عشق کمال سے ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ ہر کمال واقع میں کمال خداوندی ہے اگرچہ وہ دوسرے کے اندر نظر آئے تو یہ بات بلاشک ثابت ہوگئی کہ ہر عاشق خدا کا عاشق ہے۔

اسکے معلوم کرلینے کے بعد اب یہ دیکھئے کہ عاشق کے دل میں معشوق کی کتنی عظمت اور وقعت ہوتی ہے

...... غرض معشوق کے کسی قسم کے امر و نہی میں اسکو (عاشق کو) ذرا بھی پس وپیش نہ ہوگا......

...... الحاصل جب معلوم ہوا کہ عاشق کو معشوق کے ساتھ یہ برتاؤ چاہیئے اور ہم خدا کے عاشق ہیں جیسا ابھی ثابت ہوا، تو ہمکو بھی اسکے ساتھ یہی برتاؤ رکھنا چاہیئے اور اُسکے احکام کے امتثال میں بے چون وچرا گردن جھکا دینی چاہیئے۔

صفحہ ۱۳: صاحبو! شریعت کے احکام کے ساتھ ہمارا بالکل وہ مذہب ہونا چاہیئے جو عاشق کا معشوق کے ساتھ اور مملوک کا مالک کے ساتھ ہوتا ہے۔

صفحہ ۲۹: کار مردان روشنی وگرمی است ✤ کار دُونان حیلہ وبیشرمی است

روشنی کے یہ معنی ہیں کہ دل میں عرفان اور علم حقیقی پیدا ہوجائے اور گرمی سے مراد محبت ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ جسکو محبوب حقیقی سے محبت ہو اور معرفت حاصل ہو وہ مرد ہے لیکن محبت قلبی صفات میں سے ہے۔ اسکے لوازم:

یادِ محبوب، اور

ہر حکم گوش قبول سے سننا اور نہایت شوق سے آمادۂ امتثال رہنا ہے یعنی ہر دم کی یاد اور کامل اطاعت۔

صفحہ ۳۲ : ؎ عشق آن شعلہ است کہ چون برفروخت + ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت
اور اسکی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ ؎

تیغ لا در قتل غیر حق براند + در نگر آخر کہ بعد لا چہ ماند
ماند الا اللہ و باقی جملہ رفت + مرحبا ای عشق شرکت سوز زفت

"دعوات عبدیت : حصہ ششم

وعظ : "تعظیم الشعائر"

صفحہ ۱۱ : خلاصہ یہ ہے کہ تقویٰ قلب میں ہوتا ہے۔ اسی واسطے جناب رسول ؐ نے صاف لفظوں میں فرمایا: الا ان التقوىٰ ھٰھنا ، و اشار الیٰ صدرہٖ (آگاہ رہو کہ تقویٰ اسجگہ ہے اور آپ نے اپنے قلب مبارک کی طرف اشارہ کیا) جیسا مذکور ہوا۔ پس ظاہری تقویٰ گلدستے کے پھولوں کی طرح ہے کہ رہتا نہیں، بہت جلد قلعی کھل جاتی ہے۔ سچی بات عمر بھر چلتی ہے۔ اسی حقیقت کی تمنا اور صورت بے معنی کی عدم اعتداد کی نسبت عراقیؒ فرماتے ہیں ؎

صنما رہ قلندر سزد ار بمن نمائی + کہ دراز و دور دیدم رہ رسم پارسائی

(یعنی زہد خشک جو حقیقت سے خالی ہے بہت دور دراز کا رستہ ہے مجھے تو طریق عشق میں جو حقیقت سے پر ہے چلائے)

وعظ "التصدی للغیر" :۔ صفحہ ۵ : حضرت احمد جام" فرماتے ہیں :۔ ؎

احمد تو عاشقی بہ مشیخت ترا چہ کار + دیوانہ باش سلسلہ شد شد، نشد نشد

صفحہ ۹ : مولانا جامیؒ سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص ذکر ریائی کرتا ہے، فرمایا کرتا تو ہے، تم تو یہ بھی نہیں کرتے ؎

سودا قمار عشق میں خسرو سے کوہکن + بازی اگرچہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا
کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز + اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

صفحہ ۱۸ : یہ لوگ یعنی مومنین وہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اُنکے قلوب میں ایمان جما دیا ہے اور اُنکو اپنے

پاس سے رُوحانی تائید کی ہے، دیکھئے اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایمان کا مقتضا یہ ہے کہ اللہ و رسول کے مخالفین کے ساتھ دوستی نہو، اور نیز اسی آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسی دوستی سے بچنا دو چیزوں پر موقوف ہے، اول تصحیح عقائد، اور دوسری بات وہ ہے جسکو رُوح فرمایا ہے۔ رُوح کہتے ہیں حیات کو، اس سے مُراد نسبت مع اللہ ہے جس سے قلب کی حیات ہے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ✦ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(یعنی جس کو عشقِ حقیقی سے روحانی زندگی حاصل ہوگئی وہ اگر مر بھی جائے تو واقع میں بوجہ اسکے کہ اس کو لذت قُرب کامل درجہ کی حاصل ہے اسلئے اسکو زندہ کہنا چاہئے)۔ اور یہی وہ شے ہے جس کو فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (ہم ان کو ضرور بالضرور پاکیزہ زندگی عطا کرینگے) میں حیٰوۃ طیبہ فرمایا ہے۔

وعظ: "شرف المکالمہ"۔ صفحہ ۹ : ؎

حُسنِ خویش از روئے خوباں آشکارا کردۂ ✦ پس بہ چشمِ عاشقاں خود را تماشا کردۂ

حدیث شریف ہے: اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ وَّيُحِبُّ الْجَمَالَ ....

علیٰ ہذا جسقدر کمالات ہیں وہ سب بالذات حق تعالےٰ کیلئے ثابت ہیں، چنانچہ بہت سے کمالات نودو نُہ (۹۹) اسماء میں ہیں، وہ سب بالذات حق تعالےٰ کیلئے ثابت ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ جسکو جس سے کسی کمال کی وجہ سے محبت ہے تو حقیقت میں اُس کا محبوب وہ کمال ہے، اور وہ کمال بالذات حق تعالےٰ کیلئے ہے۔ پس اسکا محبوب حقیقی حق تعالیٰ ہوا۔ مثلاً کسی سے جمال کی وجہ سے محبت ہے تو اس کا محبوب حقیقی جمال ہے خود وہ شخص من حیث ھو ھو نہیں ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے آفتاب طلوع ہوا اور اسکی شعاعیں دیوار پر واقع ہوئیں، تو کوئی شخص دیوار کے منور ہونے کی وجہ سے اسکا عاشق ہوکر اسکو تکنے لگے تو وہ واقع میں دیوار کا محب نہیں ہے بلکہ آفتاب اسکا محبوب ہے، اور یہ اُس کی غلطی ہے کہ دیوار کو اپنا مقصود سمجھتا ہے۔

عشق با مُردہ نباشد پائدار ✦ عشق را باحیّ و باقیّوم دار

عشقہائے کز پئے رنگے بود ✦ عشق نبود عاقبت ننگے بود

عاشقی با مُردگاں پایندہ نیست ✦ زانکہ مُردہ سُوئی ما آیندہ نیست

غرقِ عشقے شو کہ غرق است اندریں ✦ عشقہای اوّلین و آخرین

صفحہ ۴۴: پس ہمت باندھ کر اپنے ہر فعل میں اسکا (خدا تعالیٰ کا) مراقبہ کرو کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ دیکھتے ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں وہ سنتے ہیں پھر دیکھئے کہ اسکا کیا ثمرہ ہوتا ہے۔ تمام کُلفتیں اور مشقتیں آپکو سہل ہو جائینگی اور لُطف دائم آپکو ملیگا۔ اسی کی نسبت حضورؐ کو ارشاد ہے: وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ (یعنی اے محمد اپنے رب کے حکم کے لئے جمے رہئے اسلئے کہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور اپنے پروردگار کی تسبیح حمد کے ساتھ کیجئے یعنی آپ ہم سے باتیں کیجئے۔ جب محب کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ محبوب مجھکو دیکھتا ہے تو مصیبت میں بھی اُسکو لطف آتا ہے ؎

بجرمِ عشق توام میکشند و غوغائیست ✦ تو نیز بر سرِ بام آ کہ خوش تماشائیست

وعظ: "شرط الایمان"۔ صفحہ ۱۱: ؎

شاد باش اے عشقِ خوش سودائے ما ✦ وے طبیبِ جملہ علتہای ما

(ترجمہ: ان شعروں میں عشق کی تعریف ہے، مجازاً اُس کو مخاطب کر لیا ہے۔ یعنی اے عشق تو ایسا ہے کہ تیری بدولت خیالات درست ہو جاتے ہیں، تجھ سے تمام بیماریوں کا علاج ہو جاتا ہے)۔

؎ اے دوای نخوت و ناموسِ ما ✦ اے تو افلاطون و جالینوسِ ما

(یعنی تجھ سے نخوت و ناموس کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ تو ہمارے لئے افلاطون اور جالینوس ہے)۔

؎ ہر کرا جامہ ز عشقے چاک شد ✦ اوز حرص و عیب کلی پاک شد

(جسکا جامہ عشق سے چاک ہو گیا، یعنی جسکو عشق حاصل ہو گیا وہ حرص اور تمام نقائصِ اخلاقِ ذمیمہ سے بالکل پاک ہو گیا)۔

"دعوات عبدیت": حصہ ہشتم

وعظ: "الدِّینُ الخَالِص" (دوسرا وعظ)

صفحہ ۱۷: شاہ بھیک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کیفیت تھی کہ ایک مدت دراز تک شیخ (حضرت شاہ ابوالمعالیؒ) کی خدمت میں تکلیفیں اٹھائیں۔ ایک واقعہ ان کا یہ ہے کہ ایک مرتبہ شیخ ان پر خفا ہو گئے اور

فرمایا کہ ہمارے سامنے نہ آنا، چنانچہ یہ حیران و پریشان انبہٹہ کے چاروں طرف پھرتے تھے اور امتثال امر کے سبب سامنے نہ آتے تھے، اس میں یہ حال تھا ؎

اریدُ وصالہ ویریدُ ھجری + فاترکُ ما اریدُ لما یریدُ

(یعنی میں ملنا چاہتا ہوں، محبوب ملنا نہیں چاہتا، تو میں اپنی مرضی کو اُس کی مرضی کے سامنے چھوڑ دیتا ہوں) عشق اسی کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مدت تک سامنے نہ آئے۔

صفحہ ۱۸: عاشقی چیست بگو بندۂ جانان بودن + دل بدست دگرے دادن وحیران بودن

صفحہ ۲۰ و ۲۱: ؎ آب کم جو تشنگی آور بدست + تا بجوشد آبت از بالا و پست

تشنگان گر آب جویند از جہاں + آب ہم جوید بعالم تشنگان

(پانی مت تلاش کرو پیاس پیدا کرو، تاکہ پستی و بلندی سے تمہارے لئے پانی جوش مارے، یعنی اپنے اندر طلب پیدا کرو عنایت حق خود بخود متوجہ ہوگی۔ اگر پانی کے پیاسے طالب ہیں تو پانی بھی پیاسوں کا طالب ہے)

اس میں راز یہ ہے کہ جیسے پیاسے پانی کو ڈھونڈھتے ہیں پانی بھی پیاسوں کا طالب ہے۔ اسی طرح جیسے تم طالب عنایاتِ حق ہو عنایات حق بھی تمہاری طالب ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ذرا سی توجہ پر بےحد عنایات ہوتی ہیں۔ تم اپنے اندر طلب پیدا کرلو محبوب خود بخود متوجہ ہوگا۔ کہتے ہیں ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد + ای خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

(جو بھی عاشق ہوا ہے محبوب نے ضرور اسکے حال پر نظر کی ہے، حق یہ ہے کہ درد یعنی طلب ہی نہیں ورنہ طبیب یعنی عنایت حق تو ہر وقت موجود ہے)۔

حقیقت میں طلب ہی نہیں ورنہ خدا کے یہاں سے کوئی کمی نہیں۔ غرض اس بھروسے نہ رہنا کہ بدوں کچھ کئے ایک نظر پڑ جاویگی اور کامل ہو جاؤ گے، نظر بھی جب ہی پڑیگی جب طلب ہوگی۔

وعظ: "وحدۃ الحُبّ" (پانچواں وعظ)

صفحہ ۲۰ و ۲۱: ایک صاحب حافظ شیرازیؒ کی بابت مجھ سے بہت لڑے کہ انکو اچھا کیوں کہتے ہو، میں نے کہا کہ اُنکے کلام میں بڑے بڑے علم موجود ہیں، کہنے لگے کہ سب حُسن ظن ہے جس سے ان کے کلام کو علوم محمودہ پر منطبق کر لیا جاتا ہے، میں نے کہا کہ آپ ایسے علوم دوسرے شعراء کے کلام میں نکال دیجئے اور منطبق کر دیجئے۔ غرض وہ شعر یہ تھے:

؎ بلبلے برگ گلے خوش رنگ در منقار داشت ✦ واندر آن برگ ونوا خوش نغمہای زار داشت
گفتمش در عین وصل این نالہ و فریاد چیست ✦ گفت مارا جلوۂ معشوق در این کار داشت

حقیقت میں عشاق کا حال ہی جدا ہوتا ہے ۔ مجھے یاد آئی ابی رضؓ بن کعب کی حکایت کہ ایک بار حضور صلعم نے ان سے فرمایا کہ اے ابیؓ مجھے خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم کو قرآن سناؤں، حضرت ابیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا حق تعالےٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے ؟ حضورؐ نے فرمایا: "ہاں"۔ حضرت ابیؓ ابن کعب رونے لگے۔

مولنا محمد یعقوب صاحبؒ کے سامنے ایک طالب علم نے کہا کہ کیوں روئے خوش ہونا چاہئے تھا، فرمایا: کو دن تو کیا جانے، واقعی جس پر گذرتی ہے وہی خوب سمجھتا ہے ۔

تو رونا کبھی کمال قرب میں بھی ہوا کرتا ہے، چنانچہ حضور صلعم کا وجد اسی قسم کا ہوا کرتا تھا۔ پس جس طرح انواع وجد مختلف ہیں اسی طرح انواع محبت کے بھی۔ مگر یہ امر سب محبان حق میں مشترک ہے کہ غیر حق کی محبت انکے دل میں محبت حق سے زیادہ نہیں ہوتی، اور تعلق مضر وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت سے بڑھ جائے، اور ہمیشہ کلفت تعلق مع غیر اللہ سے پہنچتی ہے ۔

صفحہ ۳۳ : پس پیر کا اتنا ادب کرنا کہ رسولؐ و والدین کا بھی اتنا حق نہ سمجھے یقیناً غلو فی العمل ہے جس کی اصلاح واجب ہے ۔ زیادہ سے زیادہ پیر کا حق والدین کے برابر رکھو اگرچہ واقعی اس سے بھی کم ہے اور واقع میں تو اتنا ہے کہ جتنا حق استاد کا سمجھتے ہو اتنا سمجھو۔ اب تو پیر کا ادب خدا تعالےٰ کے برابر کرتے ہیں کہ اگر سجدہ کا بھی حکم کرے تو شاید کرلیں، اور استدلال میں حضرت حافظ" کا شعر پڑھتے ہیں : ؎

بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید ✦ کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منزلہا

اور یہ معنی سمجھتے ہیں کہ اگر پیر شراب خوری کا بھی حکم کرے تو بجا لاؤ کیونکہ وہ منزل سے واقف ہے، تمہارے حق میں بھی مفید ہوگا۔ استغفراللہ حضرت حافظ" کا یہ مطلب ہرگز نہیں، بلکہ مے سے مراد طریق عشق ہے اور سجادہ سے مراد قلب ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ سلوک میں ایک طریق اعمال کا ہے اور ایک طریق جذب و محبت کا ہے ۔ پس اگر شیخ نے تمہارے لئے طریق محبت و جذب تجویز کیا ہو اور تمہاری رائے میں طریقہ عمل مناسب ہو تو اسکو دل میں جگہ دو اور اپنی تجویز کو چھوڑ دو کیونکہ عارف سالک اس منزل کی راہ و رسم سے ناواقف نہیں ہوتا۔ اور جو معنی مشہور ہیں وہ بالکل غلط ہیں، کیونکہ ہم نے تو پیر اسواسطے بنایا ہے تاکہ خدا تعالےٰ

کی رضامندی کا راستہ بتادے، اگر وہ راستہ نہ بتادے بلکہ راہ سے ہٹادے تو اسکی پیروی ہرگز جائز نہیں

صفحہ ۳۵ : اصل چیز نسبت مع اللہ ہے، اور نسبت مع غیر اللہ بھی بقدر ضرورت جائز ہے بشرطیکہ خدا تعالیٰ کی محبت سے کم رہے۔ تعلق غیر اللہ میں دنیوی اور اُخروی ہر طرح کا خسارہ ہے، جس کسی کو تکلیف و پریشانی میں مبتلا دیکھا جائے سمجھنا چاہئے کہ اسکو غیر اللہ کے ساتھ تعلق زیادہ ہے، اس تعلق کو قطع کردو، تکلیف جاتی رہیگی، یہ طریقہ تمام دنیا کی تکالیف کا خاتمہ کردینے والا ہے۔ حدیث شریف میں ہے :

اللھم اجعل حبک احب الاشیاء الیّ و اجعل خشیتک اخوف الاشیاء عندی

الخ (اے اللہ تعالیٰ اپنی محبت کو میرے دل میں سب سے زیادہ محبوب بنادے اور اپنا خوف میرے دل میں سب سے زیادہ پیدا کردے الخ) سبحان اللہ! کیا جامع دعا ہے۔ حضورؐ نے دو ہی لفظوں میں سب تعلقات کو کھپا دیا کہ سارے تعلقات اس حد تک ہونے چاہئیں کہ خدا تعالیٰ سے زیادہ کسی کی محبت نہ ہو اور نہ خدا تعالیٰ سے زیادہ کسی کا ڈر ہو۔

وعظ "شعب الایمان" (چھٹا وعظ)۔

صفحہ ۱۹ و ۲۰ : عبادات میں صبر یہ ہے کہ گو عبادت میں حظ اور مزہ نہ آئے مگر عبادت کرتے رہیں۔ اسوقت لوگ بڑی غلطی میں مبتلا ہیں کہ مزہ کے طالب ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ عاشق نہیں، اگر عاشق ہوتے تو انکو لذت عشق ہی کافی ہوتی کسی مزہ کے طالب نہوتے۔ بعض دفعہ لذت عشق ایسی بڑھ جاتی ہے کہ عاشق کو محبوب کے وصال کی بھی پرواہ نہیں رہتی۔ مگر یہ حال عشق مجازی میں ہو سکتا ہے، کوئی یہ نہ خیال کرے کہ خدا کی محبت بھی کبھی نعوذ باللہ ایسی ہوسکتی ہے کہ خدا سے بے پرواہ کردے، اس کا راز یہ ہے کہ محبوب حادث سبب حدوث محبت کا ہے نہ کہ بقاء محبت کا، تو محبوب حادث کی محبت بدون اسکے باقی رہ سکتی ہے کیونکہ بقاء میں اسکو دخل نہیں، اور محبوب قدیم خداوند جل جلالہٗ عم نوالہٗ کی ذات جیسے سبب حدوث محبت ہے سبب بقاء محبت بھی ہے، اسلئے محب خدا کبھی اس سے بے پرواہ نہیں ہوسکتا۔ اور اس سے یہ راز بھی معلوم ہوگیا ہوگا کہ غیر اللہ کے عشق کو عشق مجازی اور خدا کی محبت کو عشق حقیقی کیوں کہتے ہیں حقیقی اور اصلی محبت وہی ہے جس میں کسی وقت محبوب سے استغناء نہو سکے، اور وہ محبت نام کی محبت ہے جس میں محبوب سے استغناء ہوسکتا ہے . . . . عشق حقیقی تمام چیزوں سے مستغنی کردیتا ہے بجز محبوب جل علاکے، تو جب لذات معاذ اللہ غیر خدا ہیں تو ان کے مطلوب

یکی گنجائش کہاں رہی، انکے درپے ہونا یقیناً غیر اللہ کی طرف توجہ کرنا ہے جو علامت ہے نقصانِ ہمت کی۔ جو لذت کا طالب ہے وہ خدا کا طالب نہیں اسکو کہتے ہیں ؎

روزہا گر رفت گو رو باک نیست ✤ تو بمان ای آنکہ چون تو پاک نیست

بس زبون وسوسہ باشی دلا ✤ گر طرب را باز دانی از بلا

(یعنی ایام تلف ہونے پر حسرت نہ کرنا چاہئے، اگر گئے بلا سے گئے، عشق جو اصلی دولت ہے اور سب خرابیوں سے پاک و صاف ہے اسکا رہنا کافی ہے۔ تم بالکل مغلوب وساوس سمجھے جاؤ گے اگر طرب (خوشی) و بلا (تکلیف) میں فرق سمجھو گے) حضرت عارف شیرازیؒ فرماتے ہیں : ؎

فراق و وصل چہ باشد رضائے دوست طلب ✤ کہ حیف باشد از وغیر اُو تمنائے

(وصل و فراق کوئی چیز نہیں، محبوب کی رضا کی طلب کرو، محبوب سے اسکی رضا کے سوا دوسری چیز طلب کرنا افسوس کی بات ہے)۔

وعظ : " الصیام " (نواں وعظ)۔

صفحہ ۳ : حقیقت یہ ہے کہ جس شخص نے صرف اسباب ہی کو دیکھا ہے اس کی نظر اسباب ہی پر ہے اور اسباب ہی کو وہ مؤثر سمجھتا ہے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں :

عقل در اسباب میدارد نظر ✤ عشق مے گوید مسبب را نگر

عشق من پیدا و معشوقم نہان ✤ یار بیرون فتنۂ اُو در جہان

صفحہ ۵ و ۶ : حضرات صوفیہؒ اس نکتہ کو سمجھے اور انھوں نے فیصلہ کر دیا کہ جو ضروری شے ہے یعنی اطاعت اس میں مشغول ہونا چاہئے خود بخود اسرار و حقائق حسب استعداد معلوم ہو جائینگے۔ چنانچہ اُنکو معلوم ہیں، وہ اہل کے سامنے بیان کرتے ہیں اور نااہل کی نسبت یہ کہتے ہیں : ؎

با مدعی مگوئید اسرار عشق و مستی ✤ بگذار تا بمیرد در رنج خود پرستی

صفحہ ۷ :

در راہ عشق وسوسۂ اہرمن بسی است ✤ ہشدار و گوش را بہ پیام سروش دار

(یعنی عشق کے راستے میں شیطان کے وساوس بہت ہیں، ہوش رکھو اور وحی کی طرف کان لگائے رہو)

صفحہ ۸ ، حضرت مولانا فرید الدین عطارؒ کہتے ہیں :

بی رفیقی ہر کہ شد در راہ عشق   عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق

(بغیر رفیق یعنی مرشد جو شخص راہ عشق چلا، اس نے اپنی عمر گنوائی اور عشق سے خبردار نہیں ہوا)۔

. . . .

صفحہ ۱۳ و ۱۴ : دیکھو اگر کوئی محبوب یوں کہے کہ ہکو تکتے رہو تو جو عاشق ہوگا وہ کبھی نہ کہیگا کہ کیا دوگے اور اگر کہے تو وہ عاشق نہیں۔ عاشق تو اس اجازت کو غنیمت سمجھے گا اور اس کو عین اپنا مقصود جانیگا۔ ہم کو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسی محبت ہونی چاہئے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے (اور وہ بھی تو اُن کا ہی ہے) اگر وہ سب کچھ لے لیں اور ایک مرتبہ اپنا نام لینے کی اجازت دیں تو واللہ بہت ارزاں ہے ایک بزرگ لکھتے ہیں۔

آنکس کہ ترا شناخت جان را چہ کند + فرزند و عزیز و خان و مان چہ کند

. . . .

صفحہ ۱۵ : گفتگوی عاشقان در کار رب + جوشش عشق است نے ترک ادب

(عاشقوں کی گفتگو کار رب میں جوشش عشق کی وجہ سے ہے نہ ترک ادب کی وجہ سے)۔

اول جب حال کا غلبہ ہوتا ہے تو یہی کیفیت ہوتی ہے، اور آخر میں یہ کیفیت ہوجاتی ہے :

برکفے جام شریعت برکفے سندان عشق + ہر ہوسناکی نداند جام و سندان باختن

شریعت اور حقیقت دونوں میں اعتدال آجاتا ہے، گویا کہ ایک میزان ہے کہ اُسکے دونوں پلے بالکل برابر ہیں کیا ممکن ہے کہ ایک میں بھی اختلال آجاوے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رح

تفہیمات الٰہیہ : جلد دوم

صفحہ ۱۸۷ :

با آنکہ نخست قبلہ گاہ من و تست + ہرگز نشود رابطۂ عشق تو سست

صد جای کنی گر سبق عشق درست + عشق تو بود در ہمہ بابا یا نخست

ہیچ میدانید کہ این حالت کے میسر شود، وقتیکہ بندہ با تجلی رحمن رابطہ قوی پیدا کردہ باشد،

نی بلکه پرده از وجه وحدت برافگنده باشد - آنگاه تنزل وحدت را در هر نشأة از نشأت مشاهده کرده همه نزدیک وے مساوی گشته -

صفحه ۹۰-۹۱ :

غرض ما ازین تفصیل آنست که نشأ ما و همت خود را در خدا گم کنند و نیک تامل کنند تا بذهن شما حاصل شود که همت چیست و فنا آن چسان بود - هیئتے باید پیدا کردن مثل عاشق مجنون مفرط در عشق که زبانش خشک شد و چشمانش خشک، اگر طعامی پیش آورند لذت آن در نیابد و اگر شرابی بدو دهند حلاوت و ملوحت آن امتیاز نتواند باوجود سلامت حواس و وفور نشاط . . . .

. . . . جمیع اوقات بیاد داشت صباحاً و مساءً، یوماً و لیلاً، قاعداً و قائماً، بوصف محبت تامه و تجرید کامل بحیثی که غفلت و محبت غیر را بوجهی از وجوه دخل نماند و همه نیست گردند مشغول باید بودن - ؎

گر دماغ عشق داری این چنینها کردنی است ✦ یا بخود آتش توان زد یا دلی باید گداخت

صفحه ۸۹ :

فقیر در بعضی اوقات نشاط دو بیتی که گفته بود آن را تاثیری دیده بوده است ،

رباعی

ای دوست توئی دیده و بینائی من ✦ هم قوت شنوائی و دانائی من

عشقم تو و هم تو دل غمدیدۂ من ✦ واندر دل غمدیده شکیبائی من

تفهیم

صفحه ۱۰-۱۱ :

؎ عشق معشوقان نهان است و ستیر ✦ عشق عاشق با دو صد طبل و نفیر

دل من دو خانه دارد : یک خانه معشوقی دیگر خانه عاشقی - تفصیل این اجمال آنکه چون حضرت خلاق خود را عاشق شد خلق برآمد، معشوقیت ما همان معشوقیت است - باز جمال خود دید و عاشق شد، عاشقیت ما همان عاشقیت است - لست اقول ان صفته تحل فینا او ان صفتنا تحل فیه او تکون عینه، تعالی الله عن ذالك علوا کبیرا . . . . :

اگر عاشقم چنانم که چون من عاشقی نیست، و اگر معشوقم چنانم که چون من معشوق نیست - عاشقیت من اُمّ

العاشقیات است و معشوقیت من ام المعشوقیات است۔ اگر گویم کہ عاشقیت مجنون و فرہاد شعبۂ از شعبہ ہای عاشقیت من است و معشوقیت لیلیٰ و شیرین ظلی از ظلال معشوقیت من است راست گفتہ باشم۔

مولانا حالی کا مکتوب مرزا غالب کے نام

عریضہ بنام نامی جناب مرزا اسد اللہ خان غالب در بیان معنی شعر نظیری کہ جناب ممدوح آنرا ناقص العیار و نظری قرار دادہ بودند، حسب ایمائی آنجناب،

قبلہ و کعبہ۔

سخنی را کہ اندازہ دانان گفتار و اداشناسان معنی از نظر اعتبار انداختہ باشند، گو ہم از نظیری و عرفی باشد بہیچ تاویل و توجیہہ طراز قبول نتواں داد، خاصہ ہیچمدانی کہ بلد راہ سخن و مرد این فن خودنیم چگونہ این نقش درست تواند نشست۔ الحق شکستہ را بستن و گسستہ را پیوستن و پارہ را دوختن کاری است بس دشوار، و دشوار تر از ان است طرف شدن با استادان فن و مردان کار، وانگہ با کسیکہ در سخنوری و سخندانی و نکتہ سنجی و نکتہ رانی یگانۂ روزگار بودہ باشد۔ حقاکہ پاس امتثال امر واجب الاذعان در نظر دارم، ورنہ در نگارش معنی شعر نظیری کہ مخدوم آن را نظری داشتہ اند ہرگز جرأتی بکار نمیرفت، چہ مرا کہ از ان چشمۂ آب خوردہ ام و از آن مائدہ زلہ ربودہ ام اگر بفرض محال رای در فہم معنی شعر بر صواب بودہ باشد، در برابر گفتگوی کہ بآن حضرت درمیان آید چارہ جز تسلیم و جواب جز خموشی نیست۔ للہ الحمد کہ سر از فرمان نہ پیچیدہ ام، اگر سر رشتۂ ادب از دست رفتہ است۔ خطا نمودہ ام و چشم آفرین دارم۔ والتسلیم مع التحیۃ والتکریم۔

قال نظیری: ؎

جذب عشقم فی المثل در حسن پیدا ساختن ✦ خضر جاہ یوسفم از آب حیوان نیستم

بدانست خاکسار قائل از عشق و حسن درین شعر عشق و حسن مطلق خواستہ است، چنانکہ این ہر دو مفہوم از حدیث قدسی "کنتُ کنزًا مخفیاً فأحببتُ ان اُعرفَ فخلقتُ الخلق" مستفاد

می شود۔ کنز مخفی ہمان حُسن مطلق است، و اقتضای ذاتی کہ از لفظ أَحبَبتُ متبادر می شود تعبیر از ان بعشق می توان کرد۔ اگرچہ منشای ظہور کنز مخفی ہماں اقتضای ذاتی است و بس، امّا اطلاق منشائیۃ بر اعیان موجودات ہم کہ بمنزلۂ علۃ مادّیہ اند مرآن ظہور را در امثال مقدمات خطابیہ و شعریہ میتواں کرد۔ قائل دعوی میکند، و در دعوی خود صادق است، کہ منکہ از جملۂ اعیان موجود اتم در پیدا ساختن حسنِ مطلق حکم جذب عشق پیدا کردہ ام، گو یا خضرم کہ از چاہ یوسف نشان میدہم نہ آن خضر کہ از آب حیوان نشان دہد۔ پس خود را بجذب عشق، و کنز مخفی را کہ عبارت از حُسن مطلق است، بیوسف در چاہ افتادہ تشبیہ دادہ است، و وجوہ تشبیہ ظاہر است۔

ضمیمۂ اُردو کلیات نظم حالی (نثر فارسی)

(صفحہ ۱۱۱ - ۱۱۲)

اقتباس از ملفوظات مولانا جلال الدین رومیؒ

این نفس کہ آدمی محل شبہ و اشکال است ہرگز بہیچ وجہ از و نتوان شبہ و اشکال را بُردن مگر کہ عاشق شود، بعد ازان در وا ینہا نماند، حبك الشئ يعمی و يصم۔ ابلیس چون آدم را سجود نکرد و مخالفت امر نمود گفت خلقتنی من نار و خلقته من طين، (ذات من از نار است و ذات او از طین) چون شاید کہ اعلیٰ ادنیٰ را سجود کند۔ چون ابلیس را بدین جرم و مقابلگی نمودن و با خدا جدال کردن لعنت کرد و دُور کرد، گفت "یارب آہ ہمہ را تو کردہ و فتنۂ تو بود مرا لعنت میکنی"۔ و چون آدم گناہ کرد و حق تعالیٰ از بہشتش برون آورد بآدم گفت "ای آدم چون من بر تو گرفتم بگناہیکہ کردی و ترا زجر کردم چرا بمن بحث نکردی، آخر ترا حجت بود بامن میگفتی ہمہ از تست و تو کردی ہرچہ تو خواہی آن شود ہرچہ نخواہی خود بوجود نیاید، این چنین حجت راست مبین و اقع داشتی چرا نگفتی"۔ گفت "یارب می دانستم، لیکن ترک ادب نتوانستم کردن درحضرت، و عشق نگذاشت کہ مؤاخذہ کنم"۔

فیہ ما فیہ (ملفوظات رومیؒ)

(صفحہ ۱۱۰)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مدیر: محمد احمد خان ذاکر

اَلدُّرُوسُ الْعَرَبِيَّةُ

مُحَبَّةُ اللهِ وَ طَاعَتُهُ، وَاتِّبَاعُ إِرْشَادِ رَسُوْلِهِ

تِلْمِيْذٌ يُصَلِّي

سَعِيد : مَاذَا يَفْعَلُ هٰذَا التِّلْمِيْذُ يَا اَمِيْنُ ؟

اَمِين : هُوَ يُصَلِّي لِلّٰهِ

سَعِيد : وَ هَلْ اَمَرَهُ اللهُ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُ ؟

امين: نَعَمْ اَمَرَ اللهُ كُلَّ مُسْلِمٍ بِقَوْلِهِ : (وَ مَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ ، وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ، وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ).

سَعِيد : اِذَا لَمْ يُصَلِّ الْمُسْلِمُ ، فَهَلْ يَكُوْنُ مُطِيْعًا لِلّٰهِ ؟

امین : لَا يَكُوْنُ مُطِيْعًا اِلَّا اِذَا عَمِلَ بِكُلِّ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ ، وَ اجْتَنَبَ كُلَّ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ .

سعید : وَ لِمَاذَا نُحِبُّ اللّٰهَ وَ نُطِيْعُهُ ؟

امین : لِاَنَّهُ هُوَ الَّذِى اَوْجَدَنَا فِى الدُّنْيَا ، وَ اَنْعَمَ عَلَيْنَا بِكُلِّ مَا نَحْتَاجُ اِلَيْهِ فِيْهَا : مِنْ غِذَاءٍ ، وَ مَلْبَسٍ ، وَ نَحْوِ ذَالِكَ . (وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا)

سعید : وَ مَا ذَا يَحْصُلُ اِذَا لَمْ نُحِبَّ اللّٰهَ ، وَ لَمْ نُطِعْ اَوَامِرَهُ ؟

امین : يَغْضَبُ عَلَيْنَا فِى الدُّنْيَا ، وَ يُعَاقِبُنَا بِالنَّارِ فِى الْآخِرَةِ .

سعید : وَ اِذَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَحْبَبْنَاهُ ، فَمَاذَا يَنَالُنَا ؟

امین : يُنْعِمُ عَلَيْنَا بِنِعَمٍ كَثِيْرَةٍ فِى الدُّنْيَا ، وَ يُدْخِلُنَا الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ ، وَ مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ) .

سعید : وَ هَلْ يَجِبُ عَلَيْنَا مَحَبَّةُ الرَّسُوْلِ ؟

امین : نَعَمْ لِاَنَّهُ هُوَ الَّذِى اَرْشَدَنَا اِلَى طُرُقِ الْخَيْرِ .

سعید : وَ هَلِ الَّذِى يَتَّبِعُ اِرْشَادَاتِ الرَّسُوْلِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ، يَكُوْنُ مُطِيْعًا لِلّٰهِ ؟

امین : نَعَمْ ، لِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ : (وَ مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ، وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا) .

اسئلة

١- لِمَاذَا يَجِبُ اَنْ نُحِبَّ اللهَ ؟
٢- هَلِ الَّذِى يُخَالِفُ اَوَامِرَ اللهِ يَكُوْنُ مُحِبًّا لِلّٰهِ ؟
٣- مَا جَزَاءُ مَنْ يُطِيعُ اللهَ ؟
٤- مَا جَزَاءُ مَنْ يَعْصِى اللهَ ؟
٥- لِمَاذَا نُحِبُّ الرَّسُوْلَ ؟

(ترجمہ)

اللہ کی تابعداری اور پیغمبر کے ارشاد کی پیروی

ایک طالب علم نماز پڑھتا ہے

سعید : امین! یہ طالب علم کیا کرتا ہے ؟

امین : وہ اللہ کی نماز پڑھتا ہے ۔

سعید : کیا اللہ نے اس کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی نماز پڑھا کرے ؟

امین : ہاں! اللہ نے ہر مسلم کو (یوں) کہہ کر حکم دیا ہے کہ : وہ یہی حکم دئے گئے تھے۔ کہ وہ اللہ کی عبادت کریں سیدھے اسی کے لئے بندگی کو خالص کرتے ہوئے اور نماز قائم رکھیں، اور زکوٰۃ دیتے رہیں، اور یہی ہے دین درست کتابوں کا ۔

سعید : اگر مسلم نماز نہ پڑھے تو کیا وہ اللہ کا تابعدار ہوگا ؟

امین : وہ اللہ کا تابعدار تو جبھی ہو سکتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اس کو حکم دیا ہے اس پر عمل کرے، اور جن چیزوں سے اس کو منع کیا ہے ان سے باز رہے ۔

سعید : ہم کس لئے اللہ سے محبت اور اس کی تابعداری کریں ؟

امین : اس لئے کہ اسی نے ہم کو دنیا میں پیدا کیا، اور اس میں جو جو خوراک اور پوشاک وغیرہ ہم کو درکار تھی وہ سب ہم کو انعام فرمائی : (اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو اُنکا شمار نہ کر سکو گے)۔

سعید : اور کیا ہو اگر ہم نہ تو اللہ سے محبت کریں اور نہ اس کے حکم بجا لائیں ؟

امین : وہ ہم پر دنیا میں غصہ کریگا اور آخرت میں ہم کو آگ سے سزا دیگا -

سعید : اور اگر ہم اللہ کی تابعداری کریں اور اس سے محبت کریں تب ہم کو کیا ملیگا ؟

امین : وہ ہم پر بہت سی نعمتیں دنیا میں انعام کریگا ، اور قیامت کے روز ہمکو بہشت میں داخل کریگا ، (پھر جو کوئی ایک ذرہ برابر نیکی کریگا ، وہ اس کو دیکھیگا اور جو کوئی ذرہ برابر بدی کریگا وہ اس کو دیکھیگا) -

سعید : کیا ہم پر پیغمبر کی محبت بھی ضروری ہے ؟

امین : جی ہاں ! اس لئے کہ نیکی کی راہیں انھی نے ہمیں بتلائی ہیں -

سعید : کیا جو شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر چلے وہ اللہ کا تابعدار ہوگا ؟

امین : جی ہاں ! اس لئے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے (جو کچھ پیغمبر تم کو دے وہ لے لو ، اور جس بات سے منع کرے اس سے باز رہو)

سوالات

۱) ہمیں اللہ سے کیوں محبت کرنی چاہیئے ؟

۲) کیا جو شخص اللہ کے حکموں کی مخالفت کرے وہ اللہ سے محبت کرنے والا ہو سکتا ہے ؟

۳) جو اللہ کا کہا مانے اس کا کیا بدلہ ہے ؟

۴) جو اللہ کا کہا نہ مانے اس کا کیا بدلہ ہے ؟

۵) ہم پیغمبر سے کیوں محبت کرتے ہیں ؟

معانی المفردات

حُنَفَاءَ : مستقیمی السراء - راستی پر مائل ہوکر   آتیٰ : اَعْطٰی - اس نے دیا -

یُقِیْمُوا : یَفْعَلُوا - بجا لائیں -   تُحْصُوھَا : تَعُدُّوْھَا - ان کو گنو گے -

یُؤْتُوْا : یُعْطُوا - دیں -   یَنَالُنَا : یُصِیْبُنَا : ہمکو پہنچتا ہے - ملتا ہے -

اَلزَّکٰوۃ : اَلصَّدَقَات ۔ مِثْقَالٌ : مِقْدَارٌ ۔
اَلْقَیِّمَۃ : المستقیمۃ ۔ درست ذَرَّۃٌ : نَمْلَۃٌ ۔ چیونٹی ۔

اَلتَّهْذِيبُ

طَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ

أُمٌّ تُلَاعِبُ ابْنَتَهَا   أُمٌّ تُغَذِّی طِفْلَهَا

۱ ۔ أُمُّكَ حَمَلَتْكَ فِی بَطْنِهَا تِسْعَةَ أَشْهُرٍ ، وَ تَعِبَتْ فِی وَضْعِكَ ، وَ أَرْضَعَتْكَ ، وَ كَانَتْ تَحْمِلُكَ عَلٰی يَدَيْهَا إِلٰی أَنِ اسْتَطَعْتَ الْمَشْیَ عَلٰی رِجْلَيْكَ ، وَ كَانَ يُؤْلِمُهَا مَا يُؤْلِمُكَ ، وَ يَسُرُّهَا مَا يَسُرُّكَ .

أُمَّهَاتٌ يَخِطْنَ الثِّيَابَ لِأَوْلَادِهِنَّ
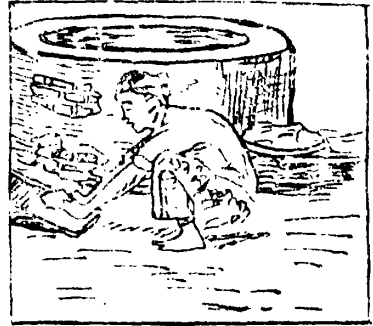
أُمٌّ تُهَيِّئُ الطَّعَامَ لِأَبْنَاءِهَا

أُمٌّ تَغْسِلُ الثِّيَابَ لِأَوْلَادِهَا

أُمٌّ تَكْوِي الْمَلَابِسَ لِبَنِيهَا

۲- أَبُوكَ كَانَ فِي كُلِّ يَوْمٍ يَخْرُجُ مِنَ الْبَيْتِ، فَيَشْتَغِلُ وَ يَتْعَبُ، لِيَشْتَرِيَ لَكَ الطَّعَامَ، وَ الْمَلَابِسَ، وَ الْحَلْوَى، وَاللُّعَبَ، وَ لَمَّا كَبِرْتَ أَرْسَلَكَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ، وَ أَنْفَقَ مَالَهُ فِي تَعْلِيمِكَ، وَكَانَ يُحْضِرُ لَكَ الطَّبِيبَ إِذَا مَرِضْتَ، وَ الدَّوَاءَ الَّذِي يَشْفِيكَ.

أُمٌّ تُنَظِّفُ عَيْنَ ابْنِهَا

أُمٌّ تَنْصَحُ ابْنَهَا

اَبٌ شَفِيْقٌ يُعَلِّمُ اَوْلَادَهُ دَرْسًا فِى الِاتِّحَادِ عِنْدَ مَوْتِهِ
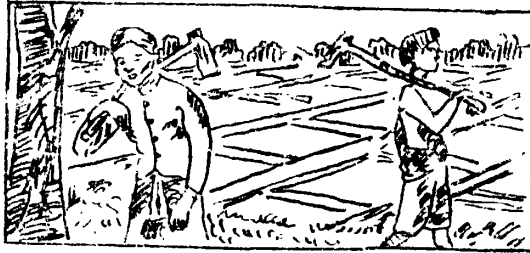
اَبَوَانِ يَشْتَغِلَانِ فِى الفِلَاحَةِ لِكَسْبِ الرِّزْقِ لِاَوْلَادِهِمَا

٣ - فَوَاجِبٌ عَلَيْكَ اَنْ تُطِيْعَ وَالِدَيْكَ، اَللَّذَيْنِ تَعِبَا فِى تَرْبِيَتِكَ ، فَتَعْمَلَ مَا يَسُرُّهُمَا مَا دَامَا قَادِرَيْنِ، فَاِذَا ضَعُفَا، سَاعَدْتَهُمَا بِكُلِّ مَا يَحْتَاجَانِ اِلَيْهِ، لِتَنَالَ رِضَا اللهِ الَّذِى يَقُوْلُ : (وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا).

٤ - يُحْكَى اَنَّ بَعْضَ الصَّالِحِيْنَ كَانَ كَثِيْرَ البِرِّ بِاُمِّهِ ، حَتّٰى قِيْلَ لَهُ، اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ بِاُمِّكَ ، فَلِمَاذَا نَرَاكَ لَا تَاْكُلُ مَعَهَا فِى صَحْفَةٍ وَاحِدَةٍ ؟ فَقَالَ اَخَافُ اَنْ تَسْبِقَ يَدِى اِلٰى شَىْءٍ تَشْتَهِيْهِ نَفْسُهَا ، فَاَكُوْنَ قَدْ عَقَقْتُهَا .

تمرین

۱۔ مَنِ الَّذِی اعْتَنَی بِكَ وَ اَنْتَ رَضِیع ؟
۲۔ مَنِ الَّذِی یَقُوْمُ بِنَفَقَاتِكَ فِی الْمَنْزِلِ ؟
۳۔ مَنِ الَّذِی یَدْفَعُ لَكَ مَصْرُوْفَاتِكَ الْمَدْرَسِیَّةَ ؟
٤۔ هَلْ یَجِبُ عَلَیْكَ طَاعَةُ وَالِدَیْكَ ؟
۵۔ مَا جَزَاءُ مَنْ یُخَالِفُ وَالِدَیْهِ عِنْدَ اللهِ ؟
٦۔ قُلْ حِكَایَةً فِی بِرِّ الْوَالِدَیْنِ ؟

شائستگی سکھانا

۱۔ ماں باپ کی فرماں برداری

(تصویر) ماں اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے ۔	(تصویر) ماں اپنی بیٹی کھلاتی ہے ۔

(۱) تیری ماں تجھ کو اپنے پیٹ میں اٹھائے رہی، اس نے تجھ کو جننے کی مشقت اٹھائی، اور وہ تجھ کو اپنا دودھ پلاتی رہی، وہ تجھ کو اسوقت تک کہ تو اپنے پاؤں چل سکے اپنے ہاتھوں پر اٹھاتی رہی، تیرے دکھ سے اسکو دکھ اور تیری خوشی سے اس کو خوشی ہوتی تھی۔

(تصویر) مائیں اپنے بچوں کیلئے کپڑے سی رہی ہیں	(تصویر) ماں اپنے بچوں کیلئے کھانا تیار کر رہی ہے ۔
(تصویر) ماں اپنے بچوں کے کپڑے دھوتی ہے	(تصویر) ماں اپنے بچوں کے کپڑے استری کرتی ہے ۔

(۲) تیرا باپ ہر روز گھر سے باہر جا کر محنت مشقت کرتا تھا تاکہ تیرے واسطے کھانے، کپڑے، مٹھائیاں اور کھلونے خریدے، اور جب تو بڑا ہوا تو اس نے تجھ کو مدرسے بھیجا اور تیری تعلیم پر اپنا مال و زر صرف کیا، جب تو بیمار ہوتا تو وہ تیرے لئے ڈاکٹر بلاتا اور ایسی دوا (لاتا) جو تجھ کو شفا دے ۔

(تصویر) ماں اپنے بچے کی آنکھ صاف کرتی ہے۔ (تصویر) ماں اپنے بیٹے کو نصیحت کرتی ہے۔

(تصویر) ہمدرد باپ اپنی موت کے وقت اتفاق پر ایک سبق دیتا ہے۔

(تصویر) دو باپ اپنی اولاد کے لئے روزی کمانے کیلئے کاشتکاری کا دھندا کر رہے ہیں

(۳) پس تجھ پر فرض ہے کہ تو اپنے ان والدین کا مطیع رہے جنھوں نے تیری پرورش کے لئے تکلیف اٹھائی ہے، اور جبتک ان میں توانائی ہے تو ایسے کام کرے جس سے ان کو مسرت ہو، پھر جب وہ ضعیف ہو جائیں تو تو ہر چیز سے جس کی انھیں ضرورت ہو مدد کرتا رہے تاکہ اس اللہ کی خوشی حاصل کرے جو فرماتا ہے: وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا (اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے بھلائی کرنے کی تاکید کی)

(۴) حکایت ہے کہ کوئی بھلا آدمی اپنی ماں کا بہت خدمتگذار تھا، یہانتک کہ اسکو کہا گیا: تو سب لوگوں سے زیادہ اپنی ماں کا خدمتگذار ہے، پھر کیا سبب ہے کہ ہم تجھکو دیکھتے ہیں کہ تو ایک پیالے میں اپنی ماں کے ساتھ نہیں کھاتا؟ اس نے کہا: میں ڈرتا ہوں کہ میرا ہاتھ کسی ایسی شے پر پہلے پڑ جائے جس کو اس کا جی چاہتا ہو، سو مجھ سے اسکی نافرمانی ہو جائے۔

مشق

(۱) کون ہے جس نے شیر خوارگی کی حالت میں تیری خبرگیری کی؟

(۲) کون ہے جو گھر میں تیرے اخراجات بہم پہنچاتا ہے؟

(۳) کون ہے جو تیرے سکول کے اخراجات ادا کرتا رہا؟

(۴) کیا تجھ پر اپنے والدین کی فرمانبرداری واجب ہے؟

(۵) جو اپنے والدین کی مخالفت کرے اسکی اللہ کے نزدیک کیا سزا ہے؟

(۶) ماں باپ کی خدمت گذاری کی کوئی کہانی سنا؟

لُعبَةُ الخُوخَة

أنَا نَاطُوْرُ فَارِس

١- تَعَالَ يَا عِيْدُ! نَلْعَبُ مَعَ سَلِيْمٍ وَ نَصْرٍ ٭ أمَامَ بُيُوتِنَا سَاحَةٌ ٭ نَحْنُ نَلْعَبُ فِيْهَا ٭

٢- أنَا أَتْعَدُ وَ أكُوْنُ خَوخَةً ٭ لٰكِنْ مَنْ مِنكُمْ يَقْدِرُ أنْ يَكُوْنَ نَاطُوْرًا لِي ؟

٣- فَقَالَ سَلِيْمٌ : أنَا أكُوْنُ نَاطُوْرَ فَارِس ٭ أنَا أَقْدِرُ أنْ أحْمِيَ فَارِسًا .

٤- فَنَزِلَ النَّاطُوْرُ سَلِيْمٌ إلَى السَّاحَةِ ٭ وَ ابْتَدَأَ يَحْمِي الخَوْخَةَ ٭ وَ يَقُوْلُ : يَا مَنْ يَأكُلُ خَوْخًا ٭ ألنَّاطُوْرُ

بِعِشْرِيْنَ بَارَةً ٭ مَا اَحْلَاهُ ٭
۵) وَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ يَتَقَدَّمُ اِلَى الْخَوْخَةِ ٭ لِاَنَّ سَلِيْمًا كَانَ وَلَدًا خَفِيْفًا ٭ يُمْسِكُ كُلَّ مَنْ يَتَقَدَّمُ ٭

آڑو

میں فارس کا رکھوالا ہوں

۱) آؤ عید! سلیم اور نصر کے ساتھ کھیلیں ٭ ہمارے گھر کے سامنے ایک میدان ہے ٭ ہم اس میں کھیلیں گے ٭
۲) میں بیٹھتا ہوں اور آڑو بنتا ہوں ٭ لیکن تم میں کون ہے جو میرا رکھوالا بن سکتا ہو٭
۳) سلیم نے کہا : میں فارس کا رکھوالا بنتا ہوں ٭ میں فارس کی پاسبانی کر سکتا ہوں ٭
۴) پس رکھوالا سلیم میدان کی طرف اتر آیا ٭ اور آڑو کی حفاظت کرنے لگا ٭ اور کہنے لگا : چلے آئیں آڑو کھانے والے ٭ بیس دمڑی کے آدھ سیر ٭ (دیکھو) کیسے میٹھے ہیں ٭
۵) اور کوئی آڑو کی طرف نہیں بڑھتا تھا ٭ اسلئے کہ سلیم پھرتیلا لڑکا تھا ٭ جو آگے بڑھتا اسکو پکڑ لیتا ٭

حل لغات

نَاطُور : کھیت یا باغ کا رکھوالا ٭ سَاحَةٌ : کھلی جگہ ۔ میدان ٭
رَطْل : آدھ سیر ٭ بَارَةٌ : دمڑی ٭

لِعبَةُ الغمامة

وَقَفَ البَنَاتُ دَائِرَةً ، وَ وَقفَتْ هُدٰى وَ زَيْنَبُ وَ نَاهِدُ وَسَطَهَا ، لِيَلْعَبْنَ لِعْبَةَ الغَمَامَةِ .
هُدٰى مَعْصُوبَةُ العَيْنَيْنِ وَ زَيْنَبُ وَ نَاهِدُ تُصَفِّقَانِ لَهَا ، فَتَجْرِى هُدٰى جِهَةَ الصَّوْتِ لِتُمْسِكَ اِحْدَاهُمَا ، فَتَجْرِيَانِ وَ تُصَفِّقَانِ ، وَ هِىَ تَتْبَعُهُمَا حَتّٰى تُمْسِكَ اِحْدَاهُمَا لِتَحُلَّ مَحَلَّهَا .

اندھیری کا کھیل

لڑکیاں حلقہ باندھ کر کھڑی ہوئیں، اور ہُدیٰ، زینب اور ناہد ان کے بیچ کھڑی ہوئیں تاکہ اندھیری کا کھیل کھیلیں۔
ہُدیٰ کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے، اور زینب اور ناہد اسکے لئے تالیاں بجاتی ہیں، اور ہُدیٰ آواز کی طرف دوڑتی ہے تاکہ دونوں میں سے ایک کو پکڑ لے، وہ بھی دوڑتی جاتی ہیں اور

یاں پہنچتی جاتی ہیں، اور دہاں کا بچاؤ یہی ہے کہ دونوں میں سے ایک کو پکڑ لے تو وہ
ں کی جگہ آجائے۔
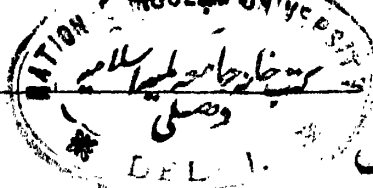
قَوْلٌ لِكُلِّ طِفْلٍ

فِي طَرِيقِكَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

(۱) كُنْ مُعْتَدِلًا فِي سَيْرِكَ. (۲) اِتَّبِعِ الطِّوَارَ الْأَيْمَنَ. (۳) لَا تَمْشِ فِي وَسَطِ الطَّرِيقِ. (٤) لَا تَقِفْ فِي زِحَامٍ يُصَادِفُكَ. (٥) إِذَا كُنْتَ تَرْكَبُ تِرَامًا أَوْ سَيَّارَةً فَلَا تَرْكَبْ إِلَّا إِذَا وَقَفَ التِّرَامُ تَمَامَ الْوُقُوفِ. (٦) لَا تَرْكَبْ إِلَّا إِذَا وَقَفَتِ السَّيَّارَةُ تَمَامَ الْوُقُوفِ. (۷) لَا تَنْزِلْ مِنَ التِّرَامِ إِلَّا إِذَا وَقَفَ تَمَامَ الْوُقُوفِ. (۸) لَا تَنْزِلْ مِنَ السَّيَّارَةِ إِلَّا إِذَا وَقَفَتِ السَّيَّارَةُ تَمَامَ الْوُقُوفِ. (۹) يَا طِفْلِي الْعَزِيزَ! حَيَاتُكَ سَعِيدَةٌ عِنْدَنَا، وَنَحْنُ نَخَافُ عَلَيْكَ فَاسْمَعْ هٰذِهِ النَّصَائِحَ، لِأَنَّ فِيهَا سَعَادَتَكَ.

اپنے مدرسے کے راستے میں

(۱) اپنی چال میں بیچ کے درجہ پر رہ + مُعْتَدِل : مُتَوَسِّط۔

(۲) داہنی پٹڑی پر چل + طِوَار : سڑک کی پٹڑی۔

(۳) راستے کے بیچ میں نہ چل + وَسَط : درمیان۔

(۴) بھیڑ میں جو تجھے پیش آجائے نہ رُک + یُصَادِفُ : اتفاقاً سامنے آجائے۔

(۵) جب تو کسی ٹریم یا موٹر کار پر چڑھنے لگے تو جب تک ٹرام پوری پوری کھڑی نہ ہوجائے،

سوار نہ ہو۔

(۶) جب تک موٹر پوری پوری کھڑی نہ ہو جائے سوار نہ ہو۔

(۷) ٹرام سے نہ اتر مگر جب وہ پوری پوری ٹھہر جائے۔

(۸) موٹر کار سے نہ اتر مگر جب وہ بالکل کھڑی ہو جائے۔

(۹) میرے پیارے بچے! تیری زندگی ہمارے نزدیک خوش قسمتی ہے۔ ہم تجھ کو تکلیف پہنچنے سے ڈرتے ہیں۔ سو تو یہ نصیحتیں سن کہ ان میں تیری بھلائی ہے۔

اَلذَّهَابُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ

هٰذَا اَنِيْسٌ وَ اُخْتُهٗ، خَرَجَا مِنَ الْبَيْتِ فِى اَكْمَلِ هَيْئَةٍ مِنْ نَظَافَةِ الْجِسْمِ وَ الْمَلْبَسِ وَ الْحِذَاءِ لِيَذْهَبَ كُلٌّ مِنْهُمَا اِلَى مَدْرَسَتِهٖ وَ قَدْ تَعَوَّدَا اَنْ يَسِيْرَا عَلٰى يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ

بِنَشَاطٍ وَ انْتِبَاهٍ وَ يَتَجَنَّبَانِ الوَحَلَ وَ ا
فِي ذَهَابِهِمَا وَ عَوْدَتِهِمَا لِيَأْمَنَ العُثُوْرَ
الاِصْطِدَامَ.

مدرسے کو روانگی

یہ انیس اور اس کی بہن ہے۔ جسم، لباس اور جوتوں کی صفائی ک
ہی پوری حالت میں گھر سے نکلے ہیں تاکہ دونوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے مد
کو جائے +

اور انھوں نے عادت کر رکھی ہے کہ راستے کی دائیں طرف پر چستی اور ہوش
سے چلیں۔ اور اپنے جانے اور آنے میں کیچڑ اور بھیڑ سے بچتے رہیں تاکہ پھسلنے
کھانے سے بے خطر رہیں +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

(۱) رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ میں شائع ہوتا ہے۔

(۲) رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے۔ ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا۔

(۳) چندہ سالانہ ۳ روپئے۔ فی پرچہ ۴ر۔

(۴) اشتہارات کی اُجرت کا تصفیہ مینجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپ کر
باہتمام محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر دار القرآن سے شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ

مدیر: محمد احمد خاں ذاکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیام اسلام

جالندھر شہر

جلد ۱۴	فروری ۱۹۴۳ء - محرم الحرام ۱۳۶۲ھ	نمبر ۲

خطب عصریہ

لمحمد عبد العزیز الخولی

آثار المساجد فی إصلاح الأمة

الحمد لله يجزي كل امرئ
بما عمل، فمن عمل صالحا فله
جزاء الحسنى ومن عمل سيئا
فله سوء العقبى، "وأن ليس
للإنسان إلا ما سعى" وأن
سعيه سوف يرى، ثم يجزاه
الجزاء الأوفى"، أشهد أن لا

سب تعریف اللہ کی جو ہر شخص کو جو کچھ وہ کرتا ہے
اسکے مطابق بدلا دیتا ہے، جو شخص کوئی نیک کام
کرتا ہے اسکو بہترین بدلا ملتا ہے، اور جو شخص کوئی بدی
کرتا ہے اسکا برا انجام ہوتا ہے، اور یہ کہ انسان کو وہی
ملتا ہے جو اس نے کوشش کی ہوتی ہے اور یہ کہ اسکی
کوشش آگے چلکر دیکھی جائیگی، پھر اس کو بھرپور بدلا
دیا جائے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَعْلَمُ نُفُوْسًا طَيِّبَةً طَاهِرَةً، مُخْلِصَةً صَادِقَةً أَنْفَقَتْ مَالَهَا فِيْ سَبِيْلِ دِيْنِهٖ، وَإِظْهَارِ شَعَائِرِهٖ، وَإِعْلَاءِ كَلِمَتِهٖ، أُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ، أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَيَعْلَمُ نُفُوْسًا أُخْرٰى غَرَّتْهَا زَخَارِفُ الدُّنْيَا حَتّٰى أَلْهَتْهَا عَنِ الْأُخْرٰى، فَأَنْفَقَتْ مَالَهَا فِيْ سَبِيْلِ الْمَظَاهِرِ الْكَاذِبَةِ، وَالدَّعَاوِي الْبَاطِلَةِ، أُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ، أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ"۔

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أُسْوَتُنَا فِيْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، قُدْوَتُنَا فِيْ صَالِحِ الْأَعْمَالِ، سَبَّاقُنَا إِلَى الْخَيْرَاتِ فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ رَوَوْا مِنْ عِلْمِهٖ، وَاسْتَنُّوْا فِيْ عَمَلِهٖ، فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

(أَمَّا بَعْدُ) فَإِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْأَعْمَالِ

سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایسے پاک و صاف سچے اور بے لاگ دلوں کو جانتا ہے جنھوں نے جو کچھ ان کے پاس تھا اسکے دین کی راہ میں، اسکے دینی رسوم کی تائید میں، اور اس کا بول بالا کرنے کیلئے صرف کیا، یہی لوگ اللہ کا جتھا ہیں، اور سن رکھو کہ اللہ کا جتھا ہی کامیاب ہوتا ہے۔ اور وہ کچھ دوسرے لوگوں کو بھی جانتا ہے، جنکو دنیا کے ٹھاٹھ نے بھٹکا کر اور لبھا کر آخرت سے برگشتہ کر دیا تو انھوں نے اپنا مال جھوٹی نمائشوں اور بے سر و پا دعووں میں اُڑایا، یہی لوگ شیطان کا جتھا ہیں، سن رکھو کہ شیطان کا جتھا ہی ٹوٹے میں رہتا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اسکے بندے اور پیغمبر ہیں، اخلاق کی شرافتوں میں اعلیٰ مثال، اعمال شائستہ میں ہمارے پیشوا، نیکیوں کی طرف ہمارے پیشرو، ان پر اللہ کے درود و سلام ہوں اور ان کی آل و اصحاب پر جنھوں نے ان کے علم کی روایت کی، اور ان کے عمل کو اپنا مسلک بنایا، اللہ تعالے اُن کو اُن کے اعمال کی بہتر جزا مرحمت فرمائے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد، حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے

وَ اَعْظَمُهَا مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ بِنَاءُ
الْمَسَاجِدِ وَ تَعْمِيْرُ "بُيُوْتٍ اَذِنَ اللهُ
اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ
لَهُ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ رِجَالٌ
لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَ لَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ
الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ
الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللهُ
اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ مِنْ
فَضْلِهِ، وَ اللهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ
بِغَيْرِ حِسَابٍ" ٥ كَيْفَ لَا تَكُوْنُ
الْمَسَاجِدُ خَيْرَ مَا يُبْنٰى ؛ وَ فِيْهَا
تُقَامُ صَلٰوةُ الَّتِيْ هِيَ عِمَادُ الدِّيْنِ
مَنْ اَقَامَهَا اَقَامَهُ، وَمَنْ هَدَمَهَا
هَدَمَهُ۔ اَلصَّلٰوةُ الَّتِيْ حَسِبَ
الْجَاهِلُوْنَ اَنَّهَا حَرَكَاتُ رِيَاضِيَّةٌ
لَا صِلَةَ لَهَا بِالْاَخْلَاقِ، وَسِيَاسَةِ
الْكَوْنِ، وَ مَا دَرَوْا اَنَّ بِالصَّلٰوةِ
تُوْثِيْقَ الْعَلَاقَاتِ بَيْنَ اَهْلِ السَّمَاءِ
وَ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَ تَوْثِيْقَ الْعَلَاقَاتِ
بَيْنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَ اَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ،

نزدیک سب سے نیک اور بڑے مرتبے کا عمل مسجدوں کا
تعمیر کرنا اور ایسے گھروں کا آباد رکھنا ہے جن کیلئے
اللہ نے حکم دیا ہے کہ بلند کئے جائیں اور انمیں اسکا نام جپا جائے،
انمیں صبح و شام ایسے مرد اسکی تنزیہ و تقدیس کرتے ہیں
جنکو اللہ کی یاد کرنے، نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے
نہ تو بیع بیوپار بہلا سکتا ہے اور نہ خرید و فروخت کا
کاروبار۔ وہ ایک ایسے دن سے خائف رہتے ہیں
جسمیں دل اور نگاہیں اُلٹ پُلٹ جائینگی، تاکہ اللہ تعالےٰ
ان کو ان کے کئے کا بہتر بدلا دے اور ان پر اپنا فضل
زیادہ کرے، اور اللہ جس کو چاہتا ہے بحساب دیتا
ہے۔ مساجد تمام تعمیرات میں بہتر کیوں نہ ہوں؟
ان ہی میں تو وہ نماز قائم کی جاتی ہے جو دین
کا ستون ہے، جو اس کو قائم رکھتا
ہے وہ دین کو قائم رکھتا ہے، اور جو اسکو ڈھا دیتا ہے وہ
دین کو ڈھا دیتا ہے، وہ نماز جسکو جاہلوں نے یہ جان
رکھا ہے کہ یہ ورزش کی حرکتیں ہیں جن کا اخلاق
اور دنیا کی سیاست کے ساتھ کوئی میل نہیں، اور
یہ نہ جانا کہ نماز ہی کی بدولت آسمان والوں اور
زمین والوں کے درمیان
اور احکم الحاکمین اور مخلوق کے درمیان علاقے
مضبوط ہوتے ہیں،

مِصْرَ لَتَسْعیٰ جُهْدَهَا فِیْ
نِ العَلَاقَاتِ بَیْنَهَا وَ بَیْنَ
دُوَلِ الاَجْنَبِیَّةِ لِتَأمَنَ شَرَّهَا
سْتَجْلِبَ خَیْرَهَا ۔ فَهَلْ تِلْكَ
دُوَلُ اَعْظَمُ خَطَرًا وَاَعَزُّ
نْدًا مِنْ دَوْلَةِ السَّمَاءِ الَّتِیْ عَلیٰ
سِهَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ وَ اَعْدَلُ
حَاكِمِیْنَ الَّذِیْ لَهٗ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
لاَرْضِ ، الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ
لِّ شَیْءٍ ، الَّذِیْ اِذَا اَرَادَ اَمْرًا
نَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ : كُنْ فَیَكُوْنُ فَاِذَا
نُنْفِقُ الْكَثِیْرَ مِنْ اَمْوَالِنَا فِیْ
بِیْلِ تَوْثِیْقِ العَلَاقَاتِ ، وَاِقَامَةِ
مُؤْتَمَرَاتِ فَهَلْ لَا نُنْفِقُ الْقَلِیْلَ
نْ وَقْتِنَا فِی الْقِیَامِ بِصَلٰوتٍ
نُوَثِّقُ بِهَا الرَّوَابِطَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ
بِّنَا وَ خَالِقِنَا [illegible]
لَّذِیْ لَا یُغْلَبُ ، وَ جَیْشِهِ الَّذِیْ
یُقْهَرُ ، "وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ
صُرُهٗ ، اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ "
لَّذِیْنَ اِنْ مَكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ

بلاشبہ مصر اپنے اور اجنبی حکومتوں کے درمیان تعلقات
مضبوط کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے ،
تاکہ ان کی برائی سے محفوظ اور بھلائی سے
محظوظ رہے ، تو کیا یہ حکومتیں اس
آسمانی حکومت سے زیادہ شان و شوکت اور بہت
زور اور لشکر رکھتی ہیں جس کے سر پر وہ
سارے جہانوں کا مالک اور سارے حاکموں سے
عادل حکمران ہے جس کے پاس آسمانوں اور زمینوں کے
لشکر ہیں ، جس کے قبضے میں ہر چیز کی جان ہے ، وہ
کہ جب کسی کام کو چاہتا ہے تو بس اتنا ہی
کہہ دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہونے لگتا ہے ۔ پھر
جب ہم اپنے بہت سے مال ، تعلقات کی استواری
اور مجالس کی پائیداری کے لئے خرچ کرتے رہتے ہیں
تو کیوں اپنا تھوڑا سا وقت ایسی نمازوں کے قائم
کرنے میں صرف نہ کریں جن کے ذریعے
ہم اپنے پروردگار اور آفریدگار کے مابین علاقے
مضبوط کریں ، تاکہ وہ اپنے ایسے لشکر ، ایسی
سپاہ سے ہماری امداد کرے جو مغلوب و مقہور نہ ہو
سکے ، اور اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا جو اللہ کی
مدد کرے گا ، بیشک اللہ زور والا غالب ہے ، ان
لوگوں کی کہ اگر ہم ان کو زمین پر تسلط بخشیں

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ۔

تو نماز کو قائم، زکوٰۃ ادا کریں اور بھلے کاموں کا حکم کریں اور ناپسندیدہ کاموں سے منع کریں اور کاموں کے انجام اللہ ہی کے اقتدار میں ہیں۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَنْ اٰذَاهُ قَوْمُهٗ وَ لَمْ يَرَ فِيْ مَكَّةَ جَوًّا صَالِحًا لِتَتِمَّ لَهُ الْكَلِمَةُ، هَاجَرَ مِنْهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَيْثُ الْاَنْصَارُ الَّذِيْنَ "يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ" فَلَمَّا اَنْ وَصَلَ اِلٰى قُبَاءَ اَوَّلِ ضَاحِيَةٍ مِنْ ضَوَاحِي الْمَدِيْنَةِ، مَكَانَتُهَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ مَكَانَةَ شُبْرَا مِنَ الْقَاهِرَةِ كَانَ اَوَّلُ اَمْرٍ قَامَ بِهٖ بِنَاءَ مَسْجِدِ قُبَاءَ الَّذِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ فِيْهِ: لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ، فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۔ وَ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِيْهِ بِنَفْسِهٖ، وَ لَمَّا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان کی قوم نے ستایا اور انھوں نے مکہ کی فضا کو اس قابل نہ پایا کہ ان کی بات پوری ہو تو وہاں سے مدینے شریف کی طرف ہجرت کی جہاں وہ انصار موجود تھے جو "ان لوگوں سے جو ان کے پاس ہجرت کر کے آئیں محبت کرتے ہیں اور جو کچھ مہاجرین کو ملے اس کے سبب اپنے دلوں میں تنگی نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان کو فاقہ ہو" پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں پہنچے جو نواحِ مدینہ میں پہلا ناحیہ ہے اور اسکی حیثیت بلحاظ مدینہ کے وہی ہے جو شبرا کی بلحاظ قاہرہ کے، تو جو پہلا کام آپ نے سرانجام کیا وہ مسجد قبا کی بنا تھی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہاں وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری پر ہے وہ اس کی زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں قیام کرے، اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک و صاف رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد کی تعمیر میں خود کام کرتے تھے، اور جب

اَتَمَّهٗ تَحَوَّلَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَتَلَقَّاهُ اَهْلُهَا فَرِحِیْنَ مُسْتَبْشِرِیْنَ، وَخَرَجَتْ ذَاتُ الْخُدُوْرِ یَقُلْنَ:

اس کو پوری کر لیا تو مدینہ تشریف لے گئے۔ مدینے کے باشندوں نے باغ باغ ہو کر خوشیاں مناتے ہوئے آنحضرتؐ کا استقبال کیا، اور پردے دار عورتیں یوں کہتی ہوئی نکل آئیں:

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا۔ وَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْرُ
مِثْلَ حُسْنِكَ مَارَاَیْنَا۔ قَطُّ یَا وَجْهَ السُّرُوْرِ

چودھویں کا چاند نکلا، چھپ گئے سب ماہتاب
ہے کہاں؟ وجہ مسرت! حسن کا تیرے جواب

وَکَانَ اَوَّلُ مَا عَمِلَهٗ اَنْ شَرَعَ فِیْ اِقَامَةِ مَسْجِدِهِ الْمَعْرُوْفِ، وَکَانَ مَکَانُهٗ لِغُلَامَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُمَا بِخَمْسَةِ جُنَیْهَاتٍ، ثُمَّ اَخَذَ یَبْنِیْ فِیْهِ مَعَ اَصْحَابِهٖ، وَکَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْقُلُ الطُّوْبَ وَالْحِجَارَةَ وَیَقُوْلُ:

اور پہلا کام جو آنحضرتؐ نے وہاں کیا وہ یہ تھا کہ مشہور مسجد نبوی کو بنانا شروع کر دیا۔ اس مسجد کی زمین دو یتیم لڑکوں کی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ان سے پانچ گنی کو خرید لی، پھر اپنے اصحاب کے ساتھ اس کو بنانے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اینٹیں اور پتھر ڈھوتے تھے اور کہتے تھے ؎

اَللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ۔

بار خدایا! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، پس تو مہاجرین و انصار کی مغفرت فرما۔

فَاَنْتُمْ تَرَوْنَ اَنَّ اَوَّلَ اَعْمَالِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَدِیْنَةِ اِقَامَةُ مَسْجِدَیْنِ فَلَمْ یَبْدَاْ بِفَتْحِ الْمَدَارِسِ اَوْ اِقَامَةِ الْمُسْتَشْفَیَاتِ،

سو تم دیکھتے ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا کام مدینہ میں دو مسجدیں قائم کرنا تھا، آنحضرتؐ نے اپنے کام کی ابتدا مدرسے کھولنے اور شفاخانے قائم کرنے سے نہیں کی۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بَلْ فَتَحَ الْمَسَاجِدَ وَاَقَامَ الْمَدَارِسَ وَبَنَی الْمُسْتَشْفَیَاتِ

استغفر اللہ! بلکہ مسجدیں کھولیں، مدرسے قائم اور شفاخانے تعمیر کئے،

هَلِ الْمَسَاجِدُ إِلَّا مَدَارِسُ تَكُونُ فِيهَا الْأَخْلَاقُ، وَتُهَذَّبُ الْأَرْوَاحُ وَتُلْقَى فِيهَا الدُّرُوسُ الْعِلْمِيَّةُ وَالْعَمَلِيَّةُ أَلَسْتَ فِي الْمَسَاجِدِ تَسْمَعُ آيَاتِ اللّٰهِ تُتْلَى وَتَسْمَعُ الْحِكَمَ الْعَالِيَةَ وَالنَّصَائِحَ الْغَالِيَةَ مِنْ كَلَامِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَإِنَّ ذٰلِكَ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ، وَهَلْ مُدَاوَاةُ الْأَجْسَامِ خَيْرٌ أَمْ مُدَاوَاةُ الْأَرْوَاحِ؟

یہ مسجدیں بھی مدرسے نہیں تو اور کیا ہیں؟ ان میں اخلاق بنتے ہیں۔ روحیں مہذب ہوتی ہیں، علمی اور عملی اسباق القاء کئے جاتے ہیں، کیا تم مسجدوں میں اللہ کی آیتیں تلاوت ہوتی نہیں سنتے، کیا تم خاتم انبیاء، سرور مرسلین کے کلام میں سے بلند پایہ حکمتیں اور گرانقدر نصیحتیں نہیں سنتے؟ اور یقیناً یہ سینے کی بیماریوں کے لئے شفا ہیں۔ اور کیا جسموں کی چارہ گری بہتر ہے یا روحوں کی چارہ گری؟

إِنَّ الْمَسَاجِدَ بِحَقٍّ بُيُوتٌ لِلْعِبَادَةِ، مَدَارِسُ لِلتَّعْلِيمِ الصَّحِيحِ، مُسْتَشْفَيَاتٌ لِأَمْرَاضِ النُّفُوسِ۔

درحقیقت مساجد عبادت کے لئے معبد، درست تعلیم کے لئے مدرسے اور امراض دل کے لئے شفاخانے ہیں۔

إِنَّ الْمَدَارِسَ الْأَوَّلِيَّةَ الَّتِي تَسْعَى الْحُكُومَةُ فِي نَشْرِهَا جُهْدَ الطَّاقَةِ إِنَّمَا تُعَلِّمُ الصِّبْيَانَ، وَإِنَّ الْمَسَاجِدَ يُعَلَّمُ فِيهَا الصِّبْيَانُ وَالشُّبَّانُ وَالشُّيُوخُ بَلْ يُعَلَّمُ فِيهَا النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ، وَإِنَّ أَنْوَاعَ الْمَدَارِسِ الْأُخْرَى إِنَّمَا تُعَلِّمُ بِالْأَجْرِ، وَالْمَسَاجِدُ فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا لَكُمْ لَا تَتَقَاضَى مِنْكُمْ عَلَى

یہ ابتدائی مدارس جن کے پھیلانے کے لئے حکومت نہایت جدوجہد کر رہی ہے ان میں تو بچے ہی پڑھتے ہیں۔ اور مساجد میں بچوں، جوانوں اور بوڑھوں سب کو تعلیم ملتی ہے۔ بلکہ ان میں تو مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی تعلیم ملتی ہے۔ اور دوسرے مدارس تو فیس لے کر ہی تعلیم دیتے ہیں، اور مسجدوں نے اپنے دروازے تمہارے لئے کھول رکھے ہیں، وہ تم سے تعلیم کی نہ کوئی

التَّعْلِيْمِ اَجْرًا وَ لَا ثَمَنًا۔

فَالْمَسَاجِدُ فِي الْاُمَّةِ تُؤَدِّيْ خِدْمَةً عَظِيْمَةً لَا تُمَاثِلُهَا خِدْمَةٌ اُخْرٰى، لَوْ اَنَّ قَائِمِيْنَ فِيْهَا مِمَّنْ عَرَفُوا الدِّيْنَ حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ وَ دَرَسُوْا اَصْلَيْهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ السُّنَّةِ، لَوْ اَنَّهُمْ مِمَّنْ خَبَرُوا الْحَيَاةَ وَعَرَفُوْا شُئُوْنَهَا، وَ كَانَ لَهُمْ بِجَانِبِ ذَالِكَ اَرْوَاحٌ طَاهِرَةٌ وَ عُقُوْلٌ نَيِّرَةٌ وَ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ، "وَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ ذَالِكَ قَرِيْبًا"

(رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا) -

رَوَى الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ :

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ ۔

اجرت مانگتی ہیں نہ قیمت ۔

پس مسجدیں امت میں ایسی شاندار خدمت بجالا رہی ہیں جس کے برابر کوئی خدمت نہیں ہو سکتی، اگر وہ لوگ جو ان میں مقرر ہیں دین کا ایسا علم رکھتے ہوں جیسا ہونا چاہیئے اور دین کی دونوں اصلوں یعنی کتاب و سنت کو پڑھے ہوئے ہوں۔ اگر وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو "زندگی" اور امور زندگی کی خوب جانچ پڑتال کئے ہوئے ہوں اور اسکے ساتھ ہی وہ پاک روحوں روشن عقلوں اور دانش رسا سے بہرہ ور ہوں

"اور توقع ہے کہ عنقریب ایسا ہو"۔

(اے رب ہمارے! ہمیں اپنے ہاں سے ایک رحمت عطا کر اور ہمارے لئے ہمارے کام کی درستی مہیا فرما)

بخاری و مسلم نے حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت کیا ہے :-

جو شخص اللہ کے لئے کوئی مسجد بنائے اللہ اس کے لئے ویسا ہی مکان جنت میں بنائیگا ۔
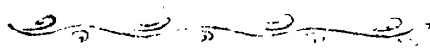
بین الاقوامی کتاب قرآن مجید سے عربی زبان سکھانا ہمارا نصب العین ہے جس کی ہر ایک مسلم اور غیر مسلم کو سخت ضرورت ہے

طلوعِ آفتابِ تعلیمِ القرآن

سلسلہ نصاب القرآن کی تیسری کتاب

مِصباحُ القرآن عزیزی

نحو القرآن + علم الاعراب

The Analysis of the Holy Quran.

بے نظیر و بے عدیل و بے مثال و بے بدل

لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ

مُؤلّف و ناشر

مولوی عبد العزیز محلہ پکا باغ۔ شہر جالندھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (۵۴-۱۷)

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی ◆ عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

۱۔ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰن۔ قرآن مجید اسلامی قوانین وضوابط کی ایک بین الاقوامی کتاب ہے۔ حسب فرمان الٰہی آسان ہے۔ ورنہ تبلیغی غرض وغایت سے قاصر رہیگی۔ اس سے بڑھکر اور کیا آسان ہوسکتی ہے کہ ہر ایک شخص خواہ کسی ملک کا باشندہ ہو۔ اسکی کوئی بھی مادری زبان ہو۔ اتنی بڑی تیس پاروں کی ضخیم کتاب دو ماہ سے چھ ماہ کے عرصہ تک تھوڑے وقت اور تھوڑی محنت سے پڑھ سکتا ہے۔ اگر حفظ کی پوچھو تو پندرہ برس کی عمر کے بہت سے معصوم نابینا بچے حافظانِ قرآن مجید موجود ہیں۔ کیا یہ آسانی دنیا کی اور کسی غیر زبان کی کتاب کو حاصل ہے؟ کیا یہ قرآنی معجزہ نہیں ہے؟

۲۔ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰن۔ روئے زمین پر ہر ایک مسلم اور مسلمہ اپنے خداداد فطری جذبہ کے باعث نہایت ذوق وشوق سے قرآن مجید اور عربی زبان سے مانوس ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ مسلم نے دنیا میں قدم رکھا اللہ اکبر۔ مرے پر اللہ اکبر۔ پانچ وقت کی منادی اللہ اکبر۔ تمام نمازیں دعائیں عربی زبان میں۔ نکاح وجنازہ عربی زبان میں۔ کھانے پینے کے اول وآخر دعا عربی زبان میں۔ سوتے جاگتے وقت کی دعا عربی زبان میں۔ چھینکنے والے عربی زبان میں حمد الٰہی کریں۔ سننے والے عربی زبان میں جواب دیں۔ پاخانہ تک جانے اور واپس آنے کی دعا عربی زبان میں۔ غرض کونسا کام اور کونسا وقت ہے جہاں عربی زبان کی ضرورت نہیں ہے بر وبحر میں کونسا مقام یا جزیرہ ہے جہاں صوتِ ہادی کی کڑک اور گونج نہیں؟ سب سے بڑھ کر مسلمانوں کا نصاب التعلیم قرآن مجید عربی زبان میں ہے۔ قرآنی مدارس ومکاتب بیشمار ہیں ہر ایک گھر میں قرآن مجید ایک چھوڑ چار چار۔ ناظرہ خواں کروڑوں۔ حافظانِ قرآن لاکھوں۔ ہر ایک مسلم کا گھر قرآنی درسگاہ ہے۔ اللہ کے فضل سے شب وروز تلاوتِ قرآن مجید جاری ہے۔

۳۔ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰن۔ جن ممالک میں اہلِ اسلام کی اکثریت ہے۔ وہاں اردو۔ سندھی۔ پشتو۔ فارسی

ترکی، عربی اور ملائی زبانیں بولی جاتی ہیں جن کا رسم الخط عربی ہے۔ ان ممالک کے باشندے اپنی اپنی تقریر و تحریر میں قرآنی الفاظ بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ دور کیوں جاؤ! سورۂ فاتحہ ہی کے کلمات پر غور کرو! اردو زبان میں دو تہائی سے زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ ناظرہ خوانی سے قرآن فہمی تک بڑھنا کیا مشکل ہے؟ مزید برآں تمام کلمات قرآنی کی تعداد اصل (۱۷۵۵) کے لحاظ سے اسمار، افعال، حروف ۔ ۱۶۱۴ ہیں جن میں سے تقریباً نصف عام تقریر و تحریر میں استعمال کئے جاتے ہیں باقی کتنے سیکھنے اور حفظ کرنے رہ جاتے ہیں؟ ناظرہ خوانی سے قرآن فہمی تک بڑھنے کیلئے زیادہ سے زیادہ ایک سال کافی ہے۔ پھر روزانہ تلاوت سے قوائے ذہنی کے نشو و نما سے تمام کسریں نکل جاتی ہیں۔

۴۔ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰن۔ مسلم قوم کے علاوہ غیر مسلم اقوام بھی عربی زبان کی خدمت اور اشاعت قرآن مجید میں وافی حصہ لے رہی ہیں۔ یہ کیوں؟ حق تعالیٰ کا عربی زبان سے پیار ہے۔ قدرت حق کا ڈنڈا سب کے سر پر ہے۔ غیر مسلم اقوام نے طب، جغرافیہ، ریاضی، طبعی، فلسفہ، قانون، تاریخ وغیرہ علوم و فنون جدیدہ کے تراجم عربی زبان میں کئے۔ بیشمار کتابیں عربی زبان اور عربی لغات پر لکھیں، روزنامہ، ہفتہ وار، ماہوار اخبار و رسائل جاری کئے۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم مع حواشی و تفسیر لکھے۔ لغات الفاظ القرآن عجیب عجیب و دلچسپ طریق پر نہایت محنت و کاوش سے جمع کئے۔ یہ سب کچھ عربی حجازی زبان میں ہے۔ جو آج سے ہزارہا سال پہلے قدیم زمانوں میں بولی جاتی تھی۔ قرآن مجید اسی قدیم عربی زبان میں ہے۔ اپنے مخصوص طرز بیان سے اپنے لغات کے معانی بھی واضح کرتا ہے۔ قرآن مجید زندہ امام قیامت تک موجود رہیگا۔ اللہ تعالیٰ اسکا حافظ و ناصر ہے۔ اسی کے زندہ جاوید رہنے کی خاطر عالم ربوبیت میں ایسے ذرائع اور وسائل پیدا کر دیئے کہ عربی قدیم زبان بھی ہمیشہ زندہ رہے۔ سُنّۃ اللہ کی رفتار کون روک سکتا ہے؟ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

۵۔ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰن۔ قرآنی علم النحو یا علم الاعراب۔ ۔۔۔ عرب و عجم کے اختلاط سے عجمی لوگ تو کیا بعض عرب بھی قرآن مجید غلط پڑھنے لگے۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے حضرت فاروق اعظمؓ نے مجلس شوریٰ کے انعقاد کا حکم دیا جسکے صدر اعظم حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ قرآنی علم النحو کے بنیادی اصول مقرر کر کے انکی تکمیل و ترتیب حضرت ابوالاسود دؤلیؓ امام و ادیب عربیت کے سپرد کی گئی۔ دیکھو! شرح الشرح مغنی اللبیب۔ پھر ۶۵ھ میں تمام قرآنی حروف پر اعراب لگائے گئے۔

ہر ایک عربی اور عجمی ان کا پابند ہوگیا۔ ہمیشہ کے لئے کسی کو بھی چون و چرا کی گنجائش نہ رہی۔ دیکھو! تاریخ ابن خلکان۔ اسی زمانہ میں خلیفہ عبد الملک کے حکم سے اہلِ عرب میں سے سب سے پہلی تفسیر حضرت ابن جبیرؓ نے پھر حضرت مجاہدؒ نے کتابی شکل میں لکھی۔ یہ دونوں تفسیریں رطب و یابس سے پاک صرف متن قرآن مجید تک محدود ہیں۔ دیکھو! میزان الاعتدال علامہ ذہبیؒ۔ اس طرح سے یسّرنا القرآن کے سب مراحل طے ہو گئے۔

۶۔ خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید قوانین و ضوابط الٰہی کی ایک بین الاقوامی کتاب ہے جس پر اعراب لگے ہوئے ہیں۔ اپنے الفاظ و معانی کے لحاظ سے نہایت آسان مختصر اور جامع ہے۔ جذب و کشش اسقدر کہ طوعاً و کرہاً ہر ایک مسلم اور غیر مسلم کی توجہ کا مرکز ہے۔ کلام اللہ ہے اور حق تعالیٰ خود اپنے کلام کا حافظ و ناصر ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۴﴾۔

امتِ مرحوم کا تھا جبکہ قرآں پر عمل + اسکی شوکت ساری دنیا میں رہی ضرب المثل
چھوڑکر قرآں کو مسلم حق سے بیگانہ ہوا + دین بھی رسوا کیا اور آپ بھی رسوا ہوا

۷۔ غور سے سنو! عمل قرآن کے لئے علم قرآن کی ضرورت ہے۔ علم قرآن کیلئے قرآنی صرف و نحو کی ضرورت ہے۔ قرآنی صرف و نحو کیلئے عربی اصطلاحات صرف و نحو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ عربی اصطلاحات گرامر سمجھنے کیلئے اردو گرامر پڑھنے کی ضرورت ہے۔ پھر ناظرہ خوانوں کیلئے قرآن فہمی آسان ہے۔ قرآن مجید پر اعراب لگے ہوئے ہیں۔ صرف وجہ اعراب دریافت کرنے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ قوم کی حالتِ زار پر رونے دھونے، ماتم، سوگ، نوحہ خوانی و مرثیہ خوانی سے کیا حاصل؟ اگر کچھ دم خم ہے تو میدانِ عمل میں نکلو! علل و اسباب سمجھنے کی کوشش کرو۔ ناظرہ خوانوں کو فہم قرآن کی منزل مقصود تک پہنچاؤ۔ سلف صالحین کے طریق تعلیم القرآن پر روشنی ڈالو! یسّرنا القرآن کا عملی ثبوت پیش کرو! یاد رکھو! علم الاعراب کے بغیر ترجمہ قابلِ اعتماد ہی نہیں بلکہ قرآن مجید سے تمسخر ہے۔

۸۔ اب طالبانِ قرآن رسمی علوم کے عالموں کی سادہ لوحی پر توجہ فرمائیں۔ صراطِ مستقیم یسّرنا القرآن کی قدرتی رفتار کو چھوڑ کر عربی کورس اور عربی گرامر دو مضمون جدا جدا کر کے ہر ایک پر الگ الگ مستقل کتابیں لکھ ڈالیں۔ عربی کورس کیا ہے؟ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا، بھان متی نے کنبہ

وڑا۔عربی گرامر کیا ہے ؟ محض اصطلاحات گرامر، عملی مشق برائے نام بھی نہیں ہے۔اس سے تو اُردو
رامر ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔کردنی خویش آمدنی پیش۔پھر حیران ہیں کہ طالب علم کو پہلے خود ساختہ عربی
کورس پڑھائیں یا نام نہاد عربی گرامر۔حقیقت یہ ہے کہ عربی کورس اور عربی گرامر آپس میں لازم و ملزوم ہیں
یک کا سمجھنا دوسرے کے سمجھنے پر موقوف ہے۔عربی کورس پڑھائیں تو عربی گرامر کے بغیر ایک فقرہ تک
بھی سمجھانا مشکل ہے۔عربی گرامر پڑھائیں تو عملی مشق کیلئے عربی کورس کہاں سے لائیں ؟ عجب گورکھ
دھندا ہے۔استاد حیران، شاگرد پریشان۔عربی کورس صحیح پڑھا نہ جائے۔عربی گرامر کی گردانیں اور
بواب بلائے جان۔شاگرد کا جی متلاتا ہے، مغز پھرا جاتا ہے۔استاد غصہ میں آپے سے باہر۔شاگرد
ربی مضمون لیکر پشیمان۔عربی نکالے چربی میری توبہ میرے باپ دادا کی توبہ ۔

۹۔ امتِ مرحوم کی حالت قابلِ رحم ہے۔بعض لوگ ناظرہ خوانوں کو بجائے علم الاعراب معارف و
قائق قرآنی بتانے کے بہانے سے مدتوں تک درس قرآن دیتے رہتے ہیں۔اُن کی علمی قابلیت کی
رسائی وہاں تک ہوتی ہے۔جو بعض عجمی مفسرین نے اپنے اپنے خاص جذبات کے ماتحت وضعی حدیثوں سے
ین میں غلو کیا ہے۔یا یہودی، عیسائی، مجوسی، ہندی وغیرہ اقوام کی روایات و افسانے اکابر صحابہ کرامؓ
کی طرف نسبت کرکے اَخْبَرَنَا اور حَدَّثَنَا کا رعب جما کر لکھ ڈلے، جنکو متن قرآن اور نصب العین
سلام سے دور کی نسبت بھی نہیں۔ان روایات کے زیر اثر غلط ترجمہ کرنے سے امت مرحوم کے شکوک بڑھنے
کے علاوہ غیر مسلم لوگ انھی روایات و قصہ کہانیوں سے اسلام اور بانیِ اسلام پر طعن و تشنیع کرتے رہتے
ہیں۔ایسے واعظ و مدرس خود گمراہ اور فہم قرآن سے محروم ہیں۔فرقہ بندی اور فرقہ پرستی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔
زعم خود قرآن مجید پر قابض ہیں۔علم الاعراب جو قرآن فہمی کیلئے لازم ہے، اسکی ہوا تک بھی نہیں لگنے دیتے۔
ن کا فتنۂ عظیم نہایت ہی پُر خطر ہے۔دین بھی رسوا کیا اور آپ بھی رسوا ہوئے ۔

۱۰۔بعض مخلص و محترم بزرگان قوم قرآنی آیات کے کلمات جدا جدا کرکے لفظ اور معنی کیلئے جدا۔
جدا خانے بنا کر الفاظ و معانی طوطے کی طرح رٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔یہ طریق تعلیم طالب قرآن کیلئے
وجود تسلی بخش نہ ہونیکے بسا غنیمت ہے۔انکی سعی مشکور ہے۔کیونکہ ناظرہ خوانوں کو فہم قرآن کی طرف
ہنمائی کر رہے ہیں۔سب سے بڑھکر یہ خوبی ہے کہ انکی تعلیم متن قرآن مجید تک محدود ہے۔قرآنی نصب العین

کے زیرِ اثر بچوں کی تربیت ہوتی ہے قولئے ذہنی کے نشو ونما سے فرزندانِ قوم اس قابل ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ نصاب القرآن سے باقاعدہ علم الاعراب سیکھ سکیں۔ جس کے لئے تحت اللفظ ترجمہ اور اردو گرامر کی سخت ضرورت ہے۔ حق تعالیٰ جزائے خیر عنایت فرمائے۔ یہ بزرگ خادمان نصاب القرآن ہیں۔

۱۱۔ عالمانِ شریعت، مساجد میں حلوے مانڈے سے کام۔ مشائخانِ طریقت، حجروں میں نذر و نیاز سے مطلب۔ میدان میں نکلیں تو جھکتے پلڑے کو دیکھتے ہیں۔ جدھر سے غرض پوری ہوئی ادھر کے ہو رہے۔ ناظرہ خوان بیچارے فہم قرآن کیلئے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ موجودہ دور حوادث وفتن میں امتِ مرحوم کے رہبر وہادی یورپین طرز کے تعلیم یافتہ اور ان کے طریق پر چلنے والے لوگ ہیں۔ اخوتِ اسلامی۔ مذہبی رواداری۔ قومی جوش وخروش سے معمور ہیں۔ مذہبی فرقہ بندی سے بیزار، سیاسی فرقہ بندی میں گرفتار۔ بڑے بڑے عالم وفاضل۔ مخلص محقق، نیک دل موجود ہیں۔ انگلستان جرمنی، امریکہ تک کی خاک چھان آئے ہیں۔ سب کچھ جانتے ہیں۔ ان کے فضل وکمال میں کلام نہیں لیکن سب سے بڑی آفت ومصیبت یہ ہے کہ وہ اپنے علوم رسمی کے طرز وطریق پر عربی تعلیم اور قرآن فہمی کے مرحلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ عربی زبان اور عجمی زبانوں میں مابہ الامتیاز علم الاعراب ہے اور خاص قرآنی طرز بیان عام عربی طرزِ بیان سے بالکل الگ چیز ہے۔ عربی پڑھنے سے قرآن مجید نہیں آتا، لیکن قرآن مجید پڑھنے سے عربی زبان بھی آجاتی ہے۔ عجمی زبانوں کی ترکیب محض کلمات مبنیات سے ہے۔ الفاظ رٹے اور فرفر بولنے لگے۔ لیکن عربی زبان کلمات مبنیات اور مُعرَبات سے مرکب ہے۔ محض الفاظ رٹنے سے کام نہ چلے۔ مبنیات اور مُعرَبات میں امتیاز۔ پھر مُعرَبات کے علم الاعراب سمجھنے کی سخت ضرورت ہے۔

۱۲۔ اب عجمی، انگریزی زبان کے فاضل یا اردو عجمی زبان کے ماہر غور فرمائیں۔ جناب کا علمی فضل وکمال عربی طریق تعلیم کے متعلق محض بیکار ہی نہیں۔ بلکہ اپنے آپکو اور پبلک کو دھوکا دے رہے ہیں اس کوچہ سے ناآشنا ہیں۔ اسی جہل مرکب میں افسران سررشتۂ تعلیم عربی بھی مبتلا ہیں۔ بی۔ اے بی۔ ٹی، یا ایم۔ اے بیکار ہیں۔ طریق تعلیم عربی کے اصول، اور طریق تعلیم انگریزی کے اصول، دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ عربی زبان کا چھوٹے سے چھوٹا فقرہ تحلیل صرفی اور ترکیب نحوی کے بغیر

صحیح بولنا نہایت مشکل ہے۔ اگر بول بھی لیا تو اسکی صحت پر اعتماد نہیں ہے۔ [illegible] کہی نے ٹوکا
اور کھوئے گئے۔ سررشتہ تعلیم کے آفیسر اور ان کے زیر اثر عربی تعلیم یافتہ طلبا عربی اور عجمی زبانوں
کے ما بہ الامتیاز کو کیا سمجھیں؟ ایں زمیں را آسمانے دیگر است۔

(۲) ہر ایک قوم کی ترقی و تنزل اسکی صحیح تعلیم پر موقوف ہے۔ مسلمانوں کا نصاب تعلیم قرآن
مجید اللہ اور اسکے رسولؐ کا مقرر کردہ ہے۔ جس میں کسی طرح کی بھی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔
یسّرنا القرآن فرمان حق لاریب صحیح ہے۔ ناظرہ خوانی سے فہم قرآنی تک بڑھنے کے لیے جن ذرائع اور
اسباب کی ضرورت ہے۔ اُن پر غور کرو۔ کیونکہ قرآن مجید کا پڑھنا اور پڑھانا تمام عبادات سے مقدم
ہے۔ جاہل کی عبادت بے ثمر ہے۔ بی۔اے ہو یا ایم۔اے، جس کو قرآن مجید کا علم نہیں ہے۔ قرآن
مجید اس کو صف جہلاء میں بٹھاتا ہے۔ عالم و جاہل میں ما بہ الامتیاز قرآن مجید ہے۔ قرآن مجید کا عالم
اللہ اور اسکے رسولؐ کے نزدیک عالم ہے۔ باقی سب علوم رسمی کے عالم قرآنی اصطلاح میں جاہل شمار
کئے جاتے ہیں۔ لہذا قرآنی تلاوت کی ضرورت ہر ایک شخص کیلئے مہد سے لحد تک ہے۔

(۳) میرے عزیزو! غور سے سنو! عربی کورس پڑھو یا [illegible]۔ یا قرآن مجید کے ترجمہ سے
قرآن فہمی کی کوشش کرو۔ انگریزی زبان کے تراجم و حواشی دیکھو۔ یا [illegible] درس قرآنی میں
بیسیوں سال بیٹھو۔ خواہ لندن یا جرمنی سے عربی زبان سیکھو۔ جب تک علم الاعراب کے قواعد و ضوابط
یا اصول نہ سمجھو گے۔ محنت شاقہ کے ساتھ اپنا عزیز وقت بھی ضائع کرو گے۔ مبتدی، متوسط، منتہی
کے مراتب پہچانو۔ علم الاعراب سمجھنا ہر ایک مبتدی کا فرض ہے۔ آگے متوسط و منتہی کی باری آتی
ہے۔ یاد رکھو! پرائمری کلاس کی خامی ایم۔اے پاس کرنے سے بھی نہیں نکلتی ہے۔ پہلے علم الاعراب
کی مدد سے متن قرآن مجید پر حاوی ہو جاؤ۔ پھر قرآن مجید کے متعلق ہر ایک شخص کی تقریر و تحریر یا
تفسیر کے حسن و قبح پر رائے قائم کر سکتے ہو۔ یہی طریق یسّرنا القرآن کا صراط مستقیم ہے۔ ابتدائی
تعلیم کے چھوٹ جانے کے باعث ناظرہ خوانوں میں یہ خیال نہایت پختگی سے قائم ہو چکا ہے کہ فہم
قرآن مشکل اور ناممکن الحصول ہے۔ ضد و تعصب فخر و غرور اور اپنی ہمہ دانی کا دعویٰ چھوڑو۔ مجدد صاحب
کی بات سنو! امت مرحوم کا قومی شیرازہ اور اخوت اسلامی میں تفرقہ اندازی نہ کرو۔ یاد رکھو! اہل اسلام

کی دینی اور قومی زبان عربی ہے۔ ہر ایک مسلم پر تلاوتِ قرآن فرض ہے۔ خاص لوگوں پر دوسری اقوام کو تبلیغ کرنا بھی فرض ہے۔

۵۔ یاد رکھو! امتِ مرحوم کی سب طرح کی کمزوریوں کی بیخ و بنیاد یَسَّرْنَا القُرْآن کے صراطِ مستقیم سے انحراف ہے۔ ابتدائی تعلیم علم الاعراب چھوڑ کر ہر ایک شخص بزعم خود غیر مستند ترجمہ کر کے میر میران عالم و فاضل بنا بیٹھا ہے۔ کیا اس دورِ حوادث و فتن میں مجددِ تعلیم القرآن کی ضرورت نہیں ہے جس پر اللہ کا فضل ہو، تائیدِ ربانی شاملِ حال ہو۔ قرآن مجید کے ہر ایک لفظ اور نقطہ پر نگاہ ہو۔ تعلیمی مشکلات پر حاوی ہو۔ علم الاعراب کے مختصر و جامع قواعد و ضوابط مقرر کر کے ناظرہ خوانوں کو فہم قرآن کی منزل مقصود تک پہنچا دے۔ سنو! آنکھیں کھولو! کس خیال میں پڑے ہو! قرآنی اعراب نے تمام مشکلات کو حل کر دیا ہے۔ یک معنی علم را دہ معنی عقل باید۔ صرف ایک قدم آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ پھر خداداد عقل و شعور، تدبر و تفقہ سے مرتبۂ فضیلت تک پہنچ سکتے ہو۔

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ + (مصباح القرآن عزیزی)

ا۔ ہمارا روئے سخن امتِ مرحوم کے اُن سعید الفطرت مقدس افراد کی طرف ہے۔ جو قرآن مجید سے عربی زبان سیکھنا چاہتے ہیں۔ قرآن مجید ناظرہ پڑھیں اور چھوٹی چھوٹی سورتیں حفظ کریں۔ حفظ کے لئے جتنا بھی ہو سکے پارۂ عمّ نہایت موزوں ہے۔ پھر اردو زبان بقدرِ ضرورت مع اردو گرامر سیکھیں۔ پھر قاعدہ نصاب القرآن مع ضروری ہدایات بار بار غور سے پڑھیں۔ اب قرآن فہمی کے لئے میدان صاف ہے۔ غرائب القرآن عزیزی سے قرآن مجید کے تمام الفاظ کی تحلیل صرفی اور مصباح القرآن عزیزی سے ترکیب نحوی مع علم الاعراب ضبط کریں۔ یہانتک ابتدائی تعلیم ختم ہے۔

۲۔ نصاب القرآن کسی خاص کتاب کا نام نہیں ہے۔ مجددِ تعلیم القرآن جو کچھ بھی قرآنی خدمت کے متعلق لکھیگا وہی نصاب القرآن ہے۔ جس کے سلسلہ کی یہ تیسری کتاب ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ نصاب القرآن کی بنیاد، اللہ کے فضل و کرم اور اس کی تائیدِ غیبی پر ہے۔ پھر بھی بھول چوک انسان کے لئے لازم ہے۔ دماغی سہو، قلمی سہو، کتابت و طباعت کا سہو۔ ہونے والا سب کچھ ہو کر رہتا ہے۔

ناظرین ایسی بھول چوک کی اصلاح فرمائیں۔ کیونکہ نصاب القرآن پڑھنے سے قوائے ذہنی کی تربیت ہو کر صحت و سقم معلوم کرنے کی، اجتہادی رائے خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ ابتدائی تعلیم چھ ماہ سے ایک سال کے عرصہ تک ختم ہے بشرطیکہ روزانہ ۴۵ منٹ صرف کئے جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ ساتھ قوائے ذہنی کی تربیت کیلئے نصاب القرآن کے مطالعہ کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ مشینری کا زمانہ ہے، بیشمار کام تھوڑے وقت اور تھوڑی محنت سے ختم ہو جاتا ہے۔ نصاب القرآن ایک دم بلا توقف اپنی انتہائی ارتقائی حالت تک پہنچ گیا ہے۔ جہاں تک ہمارے معلومات ہیں، خیر القرون کے بعد ایسی قرآنی خدمت کا سلسلہ جس سے عام ناظرہ خواں فہم متن قرآن تک پہنچ سکیں تاحال معرض وجود میں نہیں آیا ہے۔ اور اگر آئندہ آئیگا بھی تو لانے والا اسی کو توڑ مروڑ کر پیش کریگا۔ جس کا اُسکو کسی طرح کا حق نہیں ہے۔ امید واثق ہے کہ جیسے قرآن مجید کی برکت سے قدیم عربی زبان کی عمر دراز ہے۔ اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ نصاب القرآن کی بھی عمر دراز ہوگی۔

۳۔ اب آپ مقدمہ غرائب القرآن عزیزی (قرآن مجید کی ترکیب نحوی پر تبصرہ) سے مصباح القرآن عزیزی کا تعلیمی ربط قائم کریں۔ قرآن مجید پڑھتے وقت صاف نظر آتا ہے کہ اکثر کلمات [illegible] ہیں۔ اُن کے آخر [illegible] طرح کی اعرابی تبدیلی نہیں ہوتی۔ ایسے کلمات مبنیات یا [illegible] [illegible] عوامل کے [illegible] ایسے [illegible] ہیں کہ ان کے آخر پر عمل کے لحاظ سے اعرابی تبدیلی حرکت یا حرف سے ہوتی رہتی ہے۔ ایسے کلمات معربات یا متغیرات کہلاتے ہیں۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ تمام عربی کلمات کی دو قسمیں ہیں۔ مبنیات اور معربات۔ اور اعراب کی بھی دو قسمیں ہیں۔ اعراب بالحرکت اور اعراب بالحرف۔

۴۔ اعراب بالحرکت۔ رفع۔ نصب۔ جر یا جزم سے ہوتا ہے۔ جس کو عوام الناس سمجھتے ہیں اعراب بالحرف و۔ الف۔ ی۔ یا وْنَ۔ انِ ینَ۔ سے ہوتا ہے۔ جس کو عالمان علم الاعراب ہی سمجھتے ہیں۔ اس اعرابی تبدیلی کا نام حالت رفعی۔ حالت نصبی۔ حالت جری۔ یا حالت جزمی ہے جس نے کلمات معربات کی چار قسمیں کر دی ہیں۔ مرفوعات۔ منصوبات۔ مجرورات۔ مجزومات۔ اور جن کلمات کے باعث یہ اعرابی تبدیلی ہوتی ہے، ان کی بھی چار قسمیں ہیں۔ عوامل رافع۔ عوامل ناصب

عوامل جار۔ عوامل جازم۔ حسب فرمان امام النحو شیخ عبد القاہر جرجانیؒ جملہ تعداد عوامل نحو ایک سو اس طرح ہے۔ لفظی سماعی اکانوے۔ لفظی قیاسی سات۔ مبتدا اور مضارع کے عامل معنوی دو ہیں۔ ۹۱ + ۷ + ۲ = ۱۰۰

۵۔ اختلاف عوامل کے باعث کلمات معربات میں لفظی اور معنوی دونوں طرح سے تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ لیکن اختلاف عوامل سے کلمات مبنیات میں صرف معنوی تبدیلی ہوتی ہے۔ کیونکہ کلمات مبنیات کا اعراب کلام میں استعمال سے پہلے ہی مقرر ہو چکا ہے۔ حسب وضع واضع ان کو مبنی بر ضمہ۔ مبنی بر فتحہ۔ مبنی بر کسرہ۔ یا مبنی بر سکون کہتے ہیں۔ ان مبنیات کی معنوی تبدیل حالت کا نام اعرابِ محلی یا محلاً معرب ہے۔ جس کو سبع سیارہ کی روشنی میں طالب فہم قرآن مجید اپنی خداداد قابلیت اور نور عقل سے خود بخود معلوم کر سکتا ہے۔ یہی اعراب محلی مبنیات اور معربات میں ما بہ الامتیاز چیز ہے۔ معربات سے مبنیات پر اور مبنیات سے معربات پر قوائے ذہنی کے ارتقا سے نورانی کرنیں اپنا عمل شروع کر دیتی ہیں۔

۶۔ مصباح القرآن عزیزی کا ماحصل یہ ہے۔ مفردات کی تحلیل صرفی کے بعد اجزائے کلام اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا کی روشنی سے دیکھیں۔ ضوابط اعراب سبع سیارہ کی روشنی سے مبنیات کے ارکان خمسہ کتاب الثوابت سے، عمل عوامل دفتر حکام سے دریافت کریں۔ قوانین وضوابط یاد رکھیں اور آڑے وقت میں بطور سند اُن کا حوالہ دیں۔ پھر یاد رکھو کہ باہمی قرآنی بحث ومکالمہ میں اور عربی عبارت کی مشکلات میں قواعد وضوابط کی دفعات کا حوالہ اپنے اثبات دعویٰ میں پیش کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور فریق ثانی سے بھی اسی طرح کا مطالبہ جاری رکھیں۔ حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے سعادت دارین عنایت فرمائے۔ علم قرآن اور عمل قرآن ہی ہماری نجات کا وسیلہ ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ ۲۷/۱۱۔ قرآنی طرز بیان سے قرآنی کلمات کے معانی خود بخود واضح ہوتے جاتے ہیں۔

۷۔ قرآن مجید ناظرہ خوانوں کے لئے نصاب القرآن لکھا گیا ہے جن کی استعداد وقابلیت مختلف ہے۔ ہر ایک مبتدی کیلئے اردو زبان میں لکھنا پڑھنا اور اردو گرامر کا حسب ضرورت سمجھنا کافی ہے۔

اس سے زیادہ علم کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنی لیاقت سال چھ ماہ میں ہوسکتی ہے۔ سنو! اپنی فرومائگی
کو نہ دیکھنا اور علمی کتاب کو مشکل بتانا، یا اس کی ترتیب پر اعتراض کرنا انتہائی درجہ کا ظلم
اور بے انصافی ہے۔ مہربانی کر کے اپنی لیاقت و استعداد کی کمی دور کریں۔ پھر نصاب القرآن
پر ایک سال صرف کرنا کافی ہے۔ بار بار اعادہ کریں۔ قوائے ذہنی کو ترقی ہوگی۔ ہر ایک اعادہ
میں قوائے دماغی کی تربیت سے مشکلات کم ہوتی جائینگی۔ ہمت کا حامی خدا ہے ؎

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دارند + جوانانِ سعادت مند پندِ پیر دانا را

۸۔ بعض مغز پھرے لوگ سوال کرتے ہیں کہ مجددِ تعلیم القرآن نے خواہ مخواہ آسان! آسان! کا شور مچایا ہے۔ یہ آسان کیسا؟ جس میں تھوڑا بہت وقت صرف کر کے دیدہ ریزی کی جائے۔ اس طرح کے بہت سے جاہلانہ سوالوں کا جواب یَسَّرْنَا الْقُرْاٰن کی تفسیر میں دیا جا چکا ہے۔ ہم نے بِاِذْنِ اللہ اپنا فرض ادا کیا ہے۔ کسی کی مدح و ذم کی پروا نہیں ہے حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید واثق ہے کہ نصاب القرآن طلبائے مدارس و مکاتب خاصکر اُن قرآنی ذوق و شوق رکھنے والے بہن بھائیوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ جن کے ہاتھ سے مکروہات زمانہ کی رفتار نے مدرسہ کی بنچوں یا درسگاہ کی صفوں پر نشست و برخاست کا اختیار چھین لیا ہے۔ اُن کے لئے یہی ہدایت و نصیحت ہے کہ پہلے قاعدہ نصاب القرآن سرسری طور پر پڑھ جائیں۔ پھر غرائب القرآن عزیزی مع مقدمہ ختم کریں۔ اس کے بعد غرائب القرآن کی روشنی میں قاعدہ نصاب القرآن کا اعادہ کریں۔ پھر مصباح القرآن عزیزی کا مطالعہ کریں۔ ہر سہ کتب کو بار بار بترتیب وار ختم کریں۔ جو مسائل سمجھ میں نہ آئیں، چھوڑتے جائیں۔ گھبرائیں نہیں۔ مطالعہ روزانہ ۴۵ منٹ جاری رکھیں۔ بار بار کے اعادہ سے قوائے ذہنی اور دماغی طاقتوں کی تربیت ہوتی جائے گی اور مشکلات خود بخود کم ہوتی جائینگی۔ جسمانی ورزش کے طریق پر دماغی و ذہنی ورزش میں کامیابی حاصل کریں۔ دماغ پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔ آسان سے مشکل کی طرف آہستہ آہستہ بڑھیں۔ مولانا صاحب کو چھوڑو! یہ گئے گذرے لوگ ہیں۔ یہ پڑھا چلے اور تم پڑھ چکے۔ آزمودہ کو پھر آزمانا نادانی ہے

خود ہی اپنی حالت کے مطابق معلّم اور متعلّم بنو! حق تعالےٰ ہمارے طریق تعلیم القرآن سمجھنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ مصباح القرآن عزیزی تک قرآن مجید کی ابتدائی تعلیم ختم ہے۔ اس سے آگے قرآن مجید کی تعلیم وسطی اور تعلیم انتہائی کا انتظار کریں۔ پھر مرتبہ فضیلت بھی دیکھا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ (مجدّد تعلیم القرآن مولوی عبد العزیزؒ)

نوٹ: غرائب القرآن عزیزی صفحہ ۱۵۴ کے بعد ایک کالم چھوٹا، وہ مع مندرجہ ذیل اغلاط کے صحیح کریں ص۱۷/۳ نَعِمَ یَنْعِمُ = فَعِلَ یَفْعِلُ + ص۲۶/۱۲ نَسْتَنْعِوْنَ ۔۔۔۔ ءِ کا زیر عین کو دیا۔ پھر و کو یٓ سے بدلا یَقِیْمُوْنَ اصل میں یَقْوِمُوْنَ + ص۵۹/۱۱ مکسور کا مفتوح بناؤ + ص۶۸/۱۴ اَحْزَاب بناؤ +

لفظ	معنی	علامت نمبر بحث	لفظ	معنی	علامت نمبر بحث
زَانِیَةٌ	زانیہ	ـةٌ ع۲ اسم فاعل	زَحْفًا	جنگ	حاصل مصدر
زَاهِدِیْنَ	بیزار ہونے والے	یْنَ ع۳ 〃 〃	زُخْرُفًا	زر سنگار۔ ملمّع	〃 〃
زَاهِقٌ	بے نور	ٌ ع۱ 〃 〃	زِدْ	تو بڑھا	دْ ع۱ امر حاضر
زَبَانِیَةَ	دوزخ کے داروغے	جمع مکسّر کثرت	زِدْنَا	ہم نے بڑھایا	نَا ع۱۴ ماضی معروف
زَبَدًا	جھاگ	حاصل مصدر	زُرَّاعَ	کسان لوگ	جمع مکسّر کثرت
زُبُرًا	تختیاں۔ کتابیں	جمع کثرت مکسّر	زُرْتُمْ	تم نے دیکھا	تُمْ ع۹ ماضی معروف
زَبُوْرًا	داؤدؑ کی کتاب	اسم علم	زَرْعًا	کھیتی باڑی	حاصل مصدر
زُجَاجَةٍ	شیشہ	اسم واحد	زُرْقًا	نیلا	صفت مشبہ
زَجْرًا	جھڑکنا	مصدر معروف	زُرُوْعٍ	کھیتیاں	جمع مکسّر کثرت
زَجْرَةٌ	جھڑکی	حاصل مصدر	زَعَمَ	دعویٰ کیا۔ گمان کیا	مَ ع۱ ماضی معروف
زُحْزِحَ	وہ سرکایا گیا	حَ ع۱ ماضی مجہول	زَعْمٌ	دعویٰ۔ گمان	حاصل مصدر

ص۱۷۷/۱۸ عِشَارُ۔ حاملہ اونٹنیاں ۔ عُشَرَآءُ واحد۔ جمع کثرت مکسّر +

قرآنی کلمات محل وقوع کے لحاظ سے اپنے معانی کی خود شرح و تفسیر ہیں۔ تاہم مبتدی کیلئے لغات کے لحاظ سے بساضروری ہے۔ عزیز المطالب ملخص مفردات الراغب کا انتظار کریں۔

مصباح القرآن عزیزی۔ سبع سیارہ۔ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ پ ۲۳

پہلا سیّارہ (الف منصرف صحیح) الدَّرْسُ الْأَوَّل

اسم مفرد منصرف صحیح: وہ ہے جسکے آخر حرف علت نہ ہو + قائم مقام صحیح: وہ ہے جس کے آخر و یا ی ماقبل ساکن ہو + جمع مکسر منصرف: وہ ہے جسکے حروف میں بنائے واحد کی ترتیب حروف ٹوٹ جائے ان تینوں کی حالت رفعی پیش سے۔ حالت نصبی زبر سے۔ اور حالت جرّی زیر سے ہوتی ہے۔ سورۂ اُمّ القرآن پڑھو۔ اسم مفرد منصرف صحیح کی شناخت کرو۔ پھر حالت اعرابی بیان کرو:۔

رقُولُوا نَقْرَءُ) بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ (ثَابِتٌ) لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۝

(۱) اسمائے مفرد منصرف صحیح، حالت رفعی: اَلْحَمْدُ۔ ثَابِتٌ۔ دیکھو! ان کے آخر حرف علت نہیں ہے +

(۲) اسمائے مفرد منصرف صحیح، حالت نصبی: اَلصِّرَاطَ۔ اَلْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ +

(۳) اسمائے مفرد منصرف صحیح، حالت جرّی: اَللهِ۔ اَلرَّحْمٰنِ۔ اَلرَّحِيْمِ۔ اَللهِ۔ رَبِّ۔ اَلرَّحْمٰنِ اَلرَّحِيْمِ۔ مَالِكِ۔ يَوْمِ۔ اَلدِّيْنِ۔ غَيْرِ۔ اَلْمَغْضُوْبِ۔ دیکھو! انکے آخر بھی حرف علت نہیں ہے +

نوٹ: پہلے سیارہ کا حصہ الف ختم ہوا۔ اطمینان سے سمجھو۔ خلط مبحث کر کے وقت ضائع نہ کرو۔ مثلاً اَلْعَالَمِيْنَ۔ اَلضَّالِّيْنَ جمع مذکر سالم حالت جرّی ہے۔ اس کا بیان پانچویں سیارہ میں آئیگا نَعْبُدُ۔ نَسْتَعِيْنُ مضارع حالت رفعی ہے۔ اس کا بیان ساتویں سیارہ میں آئیگا +

قاعدہ نصاب القرآن۔ مقدمہ غرائب القرآن عزیزی کی روشنی میں سمجھ لیا ہوگا۔ قرآنی الفاظ کی تحلیل صرفی غرائب القرآن عزیزی سے معلوم کر چکے ہو۔ ان ہر دو کتابوں سے آپ کے قوائے ذہنی کی کافی تربیت ہو چکی ہے۔ ورنہ پھر اعادہ کریں اور اپنی قصور ہمت کا الزام ہمارے سر نہ تھوپیں +

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

پہلا سیّارہ (ب قائم مقام صحیح) اَلدَّرسُ الثَّانی

اسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح: آیات ذیل پڑھو۔ پہلے قائم مقام صحیح کی شناخت کرو۔ پھر حالتِ اعرابی بیان کرو۔

(۱) وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۞ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰی اِلَیْكَ وَحْیُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۞

(۲) وَجَآءَتْ سَیَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰی دَلْوَهٗ ؕ قَالَ یٰبُشْرٰی هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۞ وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی ۞

(۳) وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۞

(۱) وَحْیٌ۔ وَحْیُ۔ اسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح۔ دونوں جگہ حالت رفعی ہے +

(۲) دَلْوَ۔ سَعْیَ۔ اسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح۔ دونوں جگہ حالت نصبی ہے +

(۳) اَلْبَدْوِ۔ اسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح۔ حالت جرّی ہے +

پہلا سیارہ (الف) کی مشق: سَیَّارَةٌ۔ غُلٰمٌ۔ اَلشَّیْطٰنُ۔ لَطِیْفٌ۔ اَلْعَلِیْمُ۔ اَلْحَكِیْمُ۔ سب کی حالت رفعی ہے + عِلْمًا۔ وَارِدَ۔ بَیْنَ۔ حالت نصبی ہے + اَلْقُرْاٰنِ۔ قَبْلِ۔ رَبِّ = یَا رَبِّیْ۔ اَلسِّجْنِ۔ بَعْدِ۔ ان سب کی حالت جرّی ہے +

یاد رکھو! غلط مبحث حقیقی علم سے محرومی کا نشان ہے۔ جہانتک قوائے ذہنی آگے بڑھنے کی اجازت دیتی ہیں بڑھو! معلومات مِنْ وَجْهٍ سے مجہولات مِنْ وَجْهٍ دریافت کئے جاتے ہیں۔ مجہول سے مجہول کیسے معلوم ہوگا؟ اَلْهَوٰی۔ بُشْرٰی + بَیْنِیْ۔ اِخْوَتِیْ۔ رَبِّیْ۔ مبنیات کے ارکانِ خمسہ۔ تیسرے اور چوتھے رکن میں ان کا بیان آئیگا۔ ہمارا طریق تعلیم یقیناً صحیح ہے۔ اس کی مثال ابر بارانِ رحمت کی ہے۔ یہ کہنا کہ سمجھ میں نہیں آتا۔ خوئے بد را بہانہ بسیار ہے

باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست + در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

پہلا سیپارہ (ج جمع مکسر) اَلدَّرسُ الثَّالِث

جمع مکسر منصرف ۔ آیاتِ ذیل پڑھو ۔ پہلے جمع مکسر کی شناخت کرو ۔ پھر حالت اعرابی بیان کرو +

(۱) اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۚ

(۲) وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۚ

(۳) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۠

دیکھو! اَلرِّجَالُ جمع رَجُلٌ کی ۔ اَمْوَالِ جمع مَالٍ کی ۔ اَلْاَشْرَارِ جمع شَرِیْرٍ کی ہے ان کے حروف میں بنائے واحد ٹوٹ گئی ۔ اَلنِّسَاءِ اِمْرَءَۃٌ کی جمع غیر لفظ سے واحد کی ترتیب تو کیا ؟ واحد ہی ندارد ہے ۔ یہ سب جمع مکسر ہیں +

(۱) اَلرِّجَالُ جمع مکسر منصرف ۔ حالت رفعی مبتدا ہے +

(۲) رِجَالًا جمع مکسر منصرف ۔ حالت نصبی ہے ۔ لَا نَرٰی مضارع منفی کا مفعول بہ ہے +

(۳) اَلنِّسَاءِ ۔ اَمْوَالِ ۔ اَلْاَشْرَارِ ۔ رِجَالِ ۔ سب جمع مکسر منصرف ۔ حالت جرّی ہے ۔ اَلنِّسَاءِ پر عامل جار (عَلٰی) ، باقی پر (مِنْ) ہے +

پہلا سیپارہ (الف کی مشق) اَللّٰهُ ۔ مُحَمَّدٌ ۔ اَللّٰهُ ۔ حالت رفعی ہے +

بَعْضَ ۔ رَسُوْلَ ۔ خَاتَمَ ۔ عَلِیْمًا ۔ حالت نصبی ہے +

اللّٰهِ ۔ بَعْضٍ ۔ اَحَدٍ ۔ كُلِّ ۔ شَیْءٍ ۔ حالت جرّی ہے +

حروف جارہ کی طرح مضاف بھی عامل جار ہوتا ہے ۔ كُنَّا نَعُدُّ ماضی استمراری ہے +

(نوٹ) مرکب جرّی گاہے فاعل ، گاہے نائب فاعل اور زیادہ تر مفعول ہوتا ہے ۔ شبہ فعل اپنے فعل کے مشابہ ہوتا ہے ۔ محل وقوع پر اس کا فعل نکالنا وضاحت معانی کے لئے نہایت ضروری ہے +

دوسرا سیّارہ (جمع مؤنث سالم) اَلدَّرسُ الرَّابِع

جمع مؤنث سالم (وہ جمع جس میں واحد کی ترتیب حروف قائم رہے) حالت رفعی پیش سے۔ اور حالت نصبی و جرّی زیر سے ہوتی ہے۔ یعنی حالت نصبی حالت جرّی کے تابع ہوتی ہے۔ امتیاز عامل سے کیا جاتا ہے۔ آیات ذیل میں سے اسمائے جمع مؤنث سالم کی شناخت کرو اور پھر حالت اعرابی بیان کرو :۔

(۱) فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؁

(۲) وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ؀ ؁

(۳) فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ؀ ؁

دیکھو! اَلصّٰلِحٰتُ جمع صَالِحٌ کی۔ قَانِتَاتٌ جمع قَانِتٌ کی۔ حَافِظَاتٌ جمع حَافِظٌ کی۔ بنائے واحد کی ترتیب میں کسر نہیں ہے۔ ایسی سب جمع سالم ہوتی ہیں +

(۱) اَلصّٰلِحٰتُ (مبتدا) قَانِتَاتٌ (پہلی خبر) حَافِظَاتٌ (دوسری خبر) حالت رفعی ہے +

(۲) الصّٰلِحٰتِ جمع مؤنث سالم۔ حالت نصبی۔ عامل فعل ماضی عَمِلُوْا کا مفعول بہ ہے +

(۳) اَلصّٰلِحٰتِ جمع مؤنث سالم۔ حالت جرّی۔ عامل جار مِنْ ہے +

پہلا سیّارہ (الف کی مشق) اَللّٰهُ۔ مُؤْمِنٌ۔ حالت رفعی ہے + اَلْاِنْسَانَ۔ كُفْرَانَ حالت نصبی ہے + اَلْغَيْبِ۔ اَلْعَصْرِ خُسْرٍ۔ اَلْحَقِّ۔ اَلصَّبْرِ۔ سَعْيِ۔ پہلا سیارہ (ب کی مشق) ان سب کی حالت جرّی ہے۔ مبنیات کا اعراب محلی ہے۔ دیکھو! ارکان خمسہ +

(۱) مَنْ موصولہ۔ مَا موصولہ۔ مذکر و مؤنث واحد۔ جمع سب پر حاوی ہے۔

(۲) علم الاعراب کے قواعد و ضوابط صرف سات ہیں۔ جن کو سبع سیارہ میں ضبط کیا گیا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

الدُّرُوسُ العَرَبِيَّة

اَلنَّظَافَةُ

أَحْمَدُ : تِلْمِيْذٌ نَظِيْفُ الْجِسْمِ، مُرَتَّبُ الْمَلَابِسِ حَسَنُ الْهِنْدَامِ

١- أَحْمَدُ يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ كُلَّ صَبَاحٍ ، ثُمَّ يُمَشِّطُ شَعْرَهُ ، وَ يَرْتَدِيْ ثَوْبَهُ النَّظِيْفَ .

٢- لِذَالِكَ تَرَاهُ دَائِمًا حَسَنَ الْهِنْدَامِ، يُحِبُّهُ أَهْلُهُ وَجَمِيْعُ الْمُدَرِّسِيْنَ .

خَلِيلٌ : تِلْمِيذٌ قَذِرٌ ، قَبِيحُ الهَيْئَةِ ، غَيْرُ مُرَتَّبِ المَلَابِسِ

- خَلِيلٌ لَا يَغْسِلُ وَجْهَهُ ، وَ لَا يُنَظِّفُ جِسْمَهُ ، وَ لَا يُرَتِّبُ شَعْرَهُ ، وَ يَلْبَسُ ثِيَابًا قَذِرَةً .

- لِذٰلِكَ يَسْقُطُ الذُّبَابُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَ عَيْنَيْهِ ، وَ يُسَبِّبُ لَهُ الأَلَمَ وَ المَرَضَ ، وَ تَرَاهُ دَائِمًا قَذِرًا ، قَبِيحَ الهَيْئَةِ ، يَكْرَهُهُ إِخْوَانُهُ ، وَ جَمِيعُ المُعَلِّمِينَ .

حكاية

أَعَدَّ نَاظِرُ مَدْرَسَةٍ جَائِزَةً لِمَنْ يَكُونُ أَوَّلَ ...سَنَةِ الرَّابِعَةِ ، وَ لَمَّا ظَهَرَتْ نَتِيجَةُ الإِمْتِحَانِ ، ... الأ... ابِيَّةِ تِلْمِيذَانِ ، فَأَرَادَ النَّاظِرُ أَنْ يَقْسِمَ ...ائِزَةَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ ، وَ لٰكِنَّهُ رَأٰى أَحَدَهُمَا ...يفًا ، حَسَنَ الهِنْدَامِ ، وَ رَأٰى الآخَرَ قَذِرَ الجِسْمِ

وَسِخَ الْمَلَابِسِ، غَيْرَ مُرَتَّبِ الْهَيْئَةِ. فَأَعْطَى الْأَوَّلَ الْجَائِزَةَ كُلَّهَا، وَ شَكَرَهُ عَلَى اهْتِمَامِهِ بِوَاجِبَاتِ دَرْسِهِ وَ نَفْسِهِ، وَ قَالَ لِلثَّانِي: اِعْتَنِ بِنَظَافَةِ جِسْمِكَ وَ مَلْبَسِكَ، كَمَا اعْتَنَيْتَ بِدُرُوسِكَ، لِتَنَالَ رِضَا اللّٰهِ وَ مَحَبَّةَ النَّاسِ.

تَمْرِيْن

۱۔ هَلْ تُصَاحِبُ التِّلْمِيْذَ الْقَذِرَ؟

۲۔ اَيٌّ اَجْوَدُ صِحَّةً: النَّظِيْفُ اَمِ الْقَذِرُ؟

۳۔ اُحْكِ حِكَايَةً فِيْ فَائِدَةِ النَّظَافَةِ؟

صفائی

(تصویر: احمد ایک پاکیزہ تن، آراستہ پوشاک، خوش اندام طالب علم ہے)

۱۔ احمد ہر صبح اپنا منہ اور سر دھوتا ہے، پھر اپنے بالوں کو کنگھی کرتا ہے، اور اپنے صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہے۔

۲۔ اسی لئے تم اس کو ہمیشہ خوش اندام دیکھتے ہو، اس کے گھر کے لوگ اور سب استاد اس کو پیار کرتے ہیں۔

(تصویر: خلیل میلا کچیلا، بدوضع، ناآراستہ پوشش طالب علم ہے۔)

۳۔ خلیل نہ تو اپنا منہ دھوتا ہے۔ نہ اپنے بدن کو صاف کرتا ہے، اور نہ اپنے بال سنوارتا ہے اور گندے کپڑے پہنتا ہے۔

۴۔ اسی لئے اس کے چہرے اور آنکھوں پر مکھیاں بیٹھتی، اور تکلیف اور بیماری پیدا کرتی رہتی ہیں، اور تم اس کو ہمیشہ گندا اور بدوضع دیکھتے ہو، اس کے بھائی اور سب استاد اس سے نفرت کرتے ہیں۔

کہانی

ایک مدرسہ کے سر مدرس نے اس کے لئے جو چوتھی جماعت کے امتحان میں اول آئے ایک انعام مقرر کیا۔ جب امتحان کا نتیجہ نکلا تو دو طالب علم اول آئے۔ سر مدرس نے چاہا کہ ان دونوں میں آدھا آدھا انعام بانٹ دے۔ مگر اس نے ان میں سے ایک کو پاک و صاف خوش اندام دیکھا اور دوسرے کو گندے جسم، میلے لباس اور بے ڈھنگی وضع کا۔

پس اس نے سارا انعام پہلے کو دے دیا۔ اور اس کا اپنے سبق اور اپنی جان کے فرائض کا دھیان رکھنے پر شکریہ ادا کیا۔ اور دوسرے کو کہا: تم نے جیسا اپنے سبقوں کا دھیان رکھا ہے ویسا ہی اپنے جسم اور لباس کا بھی دھیان رکھو تاکہ اللہ کی پسند اور لوگوں کی محبت حاصل کرو۔

مشق

(۱) کیا تم میلے کچیلے طالب علم سے صحبت رکھوگے؟

(۲) صحت میں کون بہتر؟ ستھرا یا گندہ؟

(۳) صفائی کے فائدے پر کوئی کہانی سناؤ؟

لفظوں کے معنے

لفظ	معنے	لفظ	معنے
یُمَشِّطُ	کنگھی کرتا ہے	الْهِنْدَامُ	انداز، وضع
یُرْتَدِی	پہنتا ہے	الْأَوَّلِيَّةُ	اول آنا

آدابُ المَشْیِ فِی الطَّرِیقِ

۱- لِلطَّرِیْقِ طَوَارَانِ یَسِیْرُ عَلَیْهِمَا المَاشُوْنَ ۔
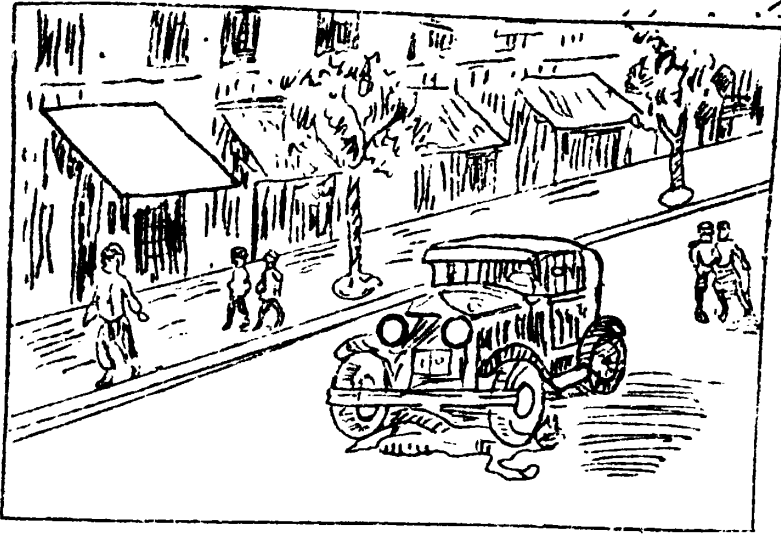
۲- فِیْ وَسَطِ الطَّرِیْقِ یَسِیْرُ التَّرَامُ وَ العَجَلَاتُ وَالسَّیَّارَاتُ ۔

۳- اِذَا کُنْتَ رَاجِلًا، فَسِرْ عَلَی الطَّوَارِ الاَیْمَنِ، وَ لَا تَمْشِ فِیْ وَسَطِ الشَّارِعِ، خَوْفًا مِنْ اَذًی یُصِیْبُکَ ۔

۴- اِذَا سِرْتَ فِیْ طَرِیْقٍ عَامٍّ فَانْظُرْ اَمَامَکَ، وَ لَا تُکْثِرِ التَّلَفُّتَ وَ لَا تَقْرَاِ الْکُتُبَ وَ لَا تَتَفَرَّجْ عَلَی المُتَعَارِکِیْنَ ۔

۵- اِعْتَدِلْ فِیْ مَشْیِکَ، فَلَا تُسْرِعْ، لِئَلَّا تَصْطَدِمَ بِغَیْرِکَ وَ لَا تُبْطِئْ فَتَتَعَوَّدَ البُطْءَ وَ الْکَسَلَ ۔

۶- لَا تَرْکَبِ التَّرَامَ اِلَّا فِی المَحَطَّةِ ۔

۷- وَ اِیَّاکَ اَنْ تَنْزِلَ مِنْهُ اِلَّا فِی المَحَطَّةِ ۔

۸- وَ احْذَرْ اَنْ تَتَعَلَّقَ بِهٖ وَ هُوَ سَائِرٌ کَمَا یَفْعَلُ بَعْضُ الصِّبْیَةِ فَیَکُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ هَلَاکُهُمْ ۔

تَمْرِيْن

۱۔ اَيُّ اَسْلَمُ : اَلْمَشْيُ عَلَى الطَّوَارِ ، اَمِ الْمَشْيُ فِي وَسَطِ الطَّرِيْقِ ؟

۲۔ بِمَاذَا تَصِفُ مَنْ يَتَعَلَّقُ بِالتَّرَامِ وَ هُوَ سَائِرٌ ؟

۳۔ مَاذَا تَفْعَلُ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَجْتَازَ الطَّرِيْقَ مِنْ جِهَةٍ اِلَى اُخْرٰى ۔

معنى المفردات

الكلمه	مَعْنَاهَا	الكلمه	معناها
طَوَارَان	رَصِيْفَانِ	تَتَفَرَّجُ	تَنْظُرُ
رَاجِلٌ	يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْهِ	تَجْتَازُ	تَعْبُرُ

راستہ چلنے کے آداب

(۱) راستے کی دو پٹڑیاں ہوتی ہیں جن پر پیدل چلنے والے چلتے ہیں۔

(۲) راستے کے بیچوں بیچ ٹرامیں، گاڑیاں، اور موٹر کاریں چلتی ہیں۔

(۳) جب تو پیادہ ہو، تو دائیں پٹڑی پر چل . . . . اور راستے کے بیچ میں نہ چل، تکلیف پہنچنے کے خوف سے۔

(۴) جب تو عام راستے میں چلے تو اپنے سامنے کو دیکھتا رہ، اور زیادہ اِدھر اُدھر نہ دیکھ، اور نہ کتابیں پڑھ، اور نہ لڑنے بھڑنے والوں کا تماشا دیکھ۔

(۵) اپنی چال میں میانہ روی کر۔ پس نہ تو تیز چل کہ کسی اور سے ٹکر کھالے اور نہ سست چل، کہ آہستگی اور سستی کی عادت ہی پڑ جائے۔

(۶) اور ٹرام پر سوار نہ ہو مگر سٹیشن میں۔

(۷) اور اس سے بچ کہ تو بجز سٹیشن میں ہونے کے اس پر سے اترے۔

(۸) اور اس کے چلتے چلتے اس سے لٹکنے سے بچ، جیسا کہ بعض بچے کیا کرتے ہیں
اس میں ان کی ہلاکت ہوتی ہے۔

مشق

(۱) زیادہ سلامتی والا کونسا ہے؟ پٹڑی پر چلنا یا راہ کے بیچ چلنا۔
(۲) تو اسکو جو چلتی ٹرام سے لٹک پڑتا ہے کیسا بتاتا ہے؟
(۳) جب تو راستے کو ایک طرف سے دوسری طرف پار کرنا چاہے تو کیا کریگا؟

أَدَبُ الْمَشْيِ

يَلْزَمُ أَنْ يَكُوْنَ الْمَشْيُ هَوْنًا مُعْتَدِلًا لَا سَرِيْعًا
لَا بَطِيْئًا وَ أَنْ يَجْتَنِبَ الْمَاشِي الْخِفَّةَ فِي التَّلَفُّتِ
أَنْ يَكُوْنَ نَاصِبًا لِلْقَامَةِ وَ لَا مُحْدَوْدِبًا وَ لَا مُشَبِّ
يَدَيْهِ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ عَلَى التَّقَوُّسِ وَ الْاِنْحِنَاءِ۔
وَ عَلَيْهِ أَنْ يَكُوْنَ مُؤْثِرًا لِيُمْنَى الطَّرِيْقِ أَ
يُسْرَاهَا لِيَبْعُدَ عَنْ مُصَادَمَةِ الْعَجَلَاتِ وَ نَحْوِهـ
مُوَجِّهًا النَّظَرَ إِلَى الْأَمَامِ لَا إِلَى النَّوَافِذِ وَلَا مُحَدِّ
بِرَاكِبِي الْعَجَلَاتِ وَ بِالْمَارِّيْنَ، مُسَاعِدًا لِضَعِيْفٍ أَ
عَاجِزٍ أَوْ مَا يُحْمَلُ عَلَى دَابَّةٍ، مُتَبَاعِدًا عَنْ مَوَاقِفِ
التَّخَاصُمِ، مُنْتَقِيًا الطُّرُقَ النَّظِيْفَةَ غَيْرَ مُزَاحِمٍ وَ
مُلْتَصِقٍ بِالْحِيْطَانِ وَ لَا بِأَحَدٍ، مُحْتَرِسًا فِي الزِّحَا
عَلَى الْجَيْبِ مِنْ يَدِ مُخْتَلِسٍ، مُتَأَخِّرًا عَنْ جَلِيْلٍ يُمَاشِ
سَائِرًا عَلَى يَسَارِهٖ +

مختصر ابن ابی جمرۃ

(۸۹)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ: مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ وَ لَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِهٖ عَنْهُ صِیَامُ الدَّهْرِ وَ اِنْ صَامَهٗ، وَ بِهٖ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ۔

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انھوں نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کیا ہے: جو شخص رمضان کے کسی دن کا روزہ بغیر کسی عذر اور مرض کے افطار کر دے تو اس کو اس کی طرف سے ہمیشہ کے روزے رکھنا بھی پورا نہیں کر سکتا اگرچہ اس نے رکھے ہوں۔ اور ایسا ہی ابن مسعودؓ نے فرمایا ہے۔

هٰذَا الْحَدِیْثُ ذَکَرَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابِ اِذَا جَامَعَ فِیْ رَمَضَانَ

(۹۰)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: صِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ، وَ رَکْعَتَیِ الضُّحٰی، وَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ ۔

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت، کہا: مجھے میرے دوست جانی نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: ہر ماہ کے تین دنوں کے روزے رکھنے کی۔ اور چاشت کی دو رکعتوں کی، اور اس کی کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں۔

تشریحات:-

اس حدیث کے متعلق مختلف اقوال کا ملخص حسب ذیل ہے:-

اوّل: ہر مہینے میں تین غیر معین دنوں کے روزے رکھنے کا استحباب ہے۔
دوم: تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تاریخوں کا ان روزوں کے لئے مستحب ہونا۔ اور یہ شافعیؒ اور ان کے اصحاب۔ مالکیہ میں سے ابن حبیب، ابو حنیفہؒ اور صاحبینؒ اور احمدؒ کا مذہب ہے۔
سوم: بارھویں، تیرھویں، چودھویں تاریخوں کا استحباب، اور یہ ترمذی میں ہے۔
چہارم: آغازِ ماہ کے تین روزوں کا مستحب ہونا۔
پنجم: مہینے کے شروع سے ہفتہ، اتوار، پیر کے روزے۔ پھر اس کے بعد آنے والے مہینے کے شروع میں سے منگل، بدھ اور جمعرات کے روزے۔
ششم: آخر ماہ میں سے ان کا مستحب ہونا۔
ہفتم: مہینے کے ہر عشرہ میں سے ہر پہلے دن کا روزہ رکھنا۔
(وَاَنْ اُوْتِرَ): یعنی مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی تاکید فرمائی اور یہ اس حالت پر محمول ہوگا جب کسی کو آخر شب میں بیدار ہونے پر اعتماد نہ ہو، ورنہ تاخیر افضل ہے۔
(وَهٰذَا الْحَدِيْثُ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ بَابِ صِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ)

(۹۱)

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُرْسِلُ كَلْبِيْ وَ اُسَمِّيْ، فَاَجِدُ مَعَهٗ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ اُسَمِّ عَلَيْهِ، وَ لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَ. قَالَ لَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَ لَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ ٭

ترجمہ: عدی بن حاتم سے روایت ہے، کہا: میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، میں نے کہا: اے پیغمبر خدا! میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں اور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر کہتا ہوں، پھر شکار پر اس کے ساتھ ایک اور کتا پاتا ہوں جس پر میں نے اللہ کا نام نہیں لیا ہوتا

اور نہ یہی جانتا ہوں کہ دونوں میں سے کس نے پکڑا؟ فرمایا: نہ کھا، کہ تو نے تو اپنے ہی کتے پر بسم اللہ کہی ہے، دوسرے پر نہیں کہی ۞

تشریح :-

بخاری میں نصِ حدیث اول سے اس طرح ہے :

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ : إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَ إِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهٗ وَقِيْذٌ . (فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُرْسِلُ كَلْبِي الخ)-

عدی بن حاتمؓ سے مروی ہے کہا: مینے نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا معراض کے متعلق، فرمایا: اگر دھار کی طرف سے لگے تو کھالے اور اگر چوڑائی کی طرف سے لگ کر مار ڈالے تو نہ کھا کیونکہ وہ وَقِيْذٌ ہے (یعنی چوٹ سے مرا ہوا) ۞

(قَوْلُهٗ: أَخَذَ) : پکڑا سے مراد مارا ہے ۞

(فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ) أَيْ وَ ارسلته (کیونکہ تو نے تو اپنے ہی کتے پر خدا کا نام لیا ہے) یعنی اور اسکو چھوڑا ہے -

(وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ) أَيْ وَ لَمْ تُرْسِلْهُ أَيْضًا اور دوسرے پر خدا کا نام نہیں لیا اور نہ اسکو چھوڑا ہی ہے ۔ نہ کھانے کی علت اس بارے میں شک ہے کہ شکار پکڑنے والا چھوڑا ہوا کتا ہے یا دوسرا کیونکہ شکاری جانور کا کیا ہوا شکار حلال ہونے میں شرط یہ ہے کہ وہ مالک کے بھیجنے سے گیا ہو -

(وَهٰذَا الْحَدِيْثُ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي بَابِ تفسير المشتبهات من كتاب البيوع)

(۹۲)

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ سَأَلَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ

كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأسَ ، وَإِنْ كَانَ نَسِيْئًا فَلَا يَصْلُحُ

ترجمہ: براء بن عازب اور زید پسر ارقم سے مروی ہے: انھوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صَرْف کا حکم دریافت کیا، فرمایا: اگر دست بدست ہو تو مضائقہ نہیں اور اگر ادھار پر ہو تو جائز نہیں۔

تشریح :-

صَرْف: سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے یا دونوں کو ایک دوسرے کے بدلے خرید و فروخت کرنے کو کہتے ہیں۔

(۹۳)

عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ +

ترجمہ: مقدادؓ سے مروی ہے، روایت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: کسی نے کبھی کوئی کھانا اس کھانے سے بہتر نہیں کھایا جو اس کے ہاتھ کی کمائی کا ہو، خدا کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کا کھایا کرتے تھے +

تشریح :-

عَنِ الْمِقْدَادِ: مقداد بکسر میم، معدیکرب کندی کے فرزند ہیں۔ ۳۳ھ میں وفات پائی۔

خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ): ہاتھ کی کمائی کی کچھ فضیلتیں یہ ہیں: بیکاری اور کھیل تماشا چھوڑ کر مباح کام میں مصروفیت، کسرِ نفس، سوال کی ذلت اور غیر کی محتاجی سے بچنا۔ ابن منذر کہتے ہیں: ہاتھ کے کام میں خوبی جب ہوتی ہے کہ کام کرنے والا مخلص، خیر اندیش ہو اور اس کا معتقد نہ ہو کہ رزق کمائی سے حاصل ہوتا ہے بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ روزی اس واسطے سے اللہ دیتا ہے۔ الماوردی کہتے ہیں

کمائیوں کے اصول تین ہیں، زراعت، تجارت اور صنعت اور مذہب شافعی کے مطابق پاکیزہ تر تجارت ہے اور میرے نزدیک راجح تر یہ ہے کہ ان میں پاکیزہ تر زراعت ہے، اسلئے کہ زراعت توکل کے زیادہ قریب ہے۔ نووی نے حدیث بالا کو لیکر ان کا پیچھا کیا ہے۔ اور درست یہ ہے کہ پاکیزہ تر کمائی ہاتھ کا کام ہے۔ پھر اگر زراعت ہو تو وہ پاکیزہ ترین ہے کہ ہاتھ کی محنت بھی ہے، اس میں توکل بھی ہے اور انسان و حیوان کے واسطے نفع عام بھی ہے۔ اور اسلئے بھی کہ عادۃً اس میں سے بغیر عوض کے کھایا جاتا ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ جو جہاد کر کے کافروں کے مال حاصل کئے جاتے ہیں وہ بھی ہاتھ کی کمائی میں شامل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسب اور خیرالمکاسب ہے۔ اسلئے کہ اس میں کلمۃ اللہ کا اعلاء، شوکت کفار کی شکست اور آخرت کا نفع ہے۔

اور یہ جو کہا ہے کہ جو کوئی ہاتھ کی کمائی نہ کر سکے، تو زراعت اس کے لئے افضل ہے۔ اسکی بنا نفع متعدی کو قرار دیا ہے۔ نفع متعدی کچھ زراعت ہی پر منحصر نہیں ہے، جو بھی کام بھی ہاتھ سے کیا جاتا ہے اس کا نفع متعدی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں ان اسباب کا مہیا کرنا ہوتا ہے جس کے لوگ محتاج ہوں اور حق یہ ہے کہ اس کے مختلف مرتبے ہیں جو احوال و اشخاص کے اختلاف سے مختلف ہوتے ہیں۔

کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ: حضرت داؤد زرہیں بنا بنا کر فروخت کیا کرتے تھے اور جو کچھ کماتے اس کے تین حصے کرتے۔ ایک تہائی اپنے لئے، دوسری تہائی والدہ کے لئے اور تیسری خیرات کے لئے +

اور نوح علیہ السلام نجار تھے، ابراہیم علیہ السلام بزاز (کپڑے کا کاروبار کرنے والے) تھے، اور ادریس علیہ السلام خیاط اور آدم علیہ وعلیہم السلام کسان تھے۔ خاص طور پر داؤد علیہ السلام کا ذکر کرنے میں یہ حکمت ہے کہ ان کا ہاتھ کی کمائی کر کے کھانا محتاجی کی وجہ سے نہیں تھا کیونکہ وہ زمین پر خلیفہ تھے۔ کما قال تعالےٰ: یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ، وہ تو افضل طریق سے رزق پیدا کرتے تھے۔ اور حدیث میں ہاتھ کے کام کی بڑائی اور جو کام

انسان اپنے ہاتھوں کرتا ہے۔ اس کی دوسروں سے کام کرانے پر برتری آئی ہے اور یہ بھی کہ تکسب توکل میں خلل انداز نہیں ہوتا۔

اس حدیث کو بخاریؒ نے "کسب الرّجل وعمل یدہ" کے باب میں روایت کیا ہے +

(۹۴)

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا اَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا وَ بَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا، وَ اِنْ كَتَمَا وَ كَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا +

ترجمہ:-

حکیم بن حزام سے مروی ہے حضرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرید فروخت کرنے والوں کو جب تک جدا نہ ہوں یا فرمایا جدا ہونے تک اپنے دام او مال لوٹانے کا حق حاصل ہے اور اگر وہ دونوں سچ سچ بتائیں (خریدار اپنے دام کے اوصاف اور فروخت شدہ اپنے مال کے اوصاف) اور کھول کر کہدیں (جو نقص وعیب اسباب میں ہوں یا قیمت میں) تو اُن کے سودے میں برکت ہوگی اور اگر چھپا جا اور جھوٹ بولیں تو ان کے سودے کی برکت مٹا دی جائیگی +

اس حدیث کو بخاریؒ نے اذا بیّنَ البائِعانِ و لم یکتما ونَصَ کے باب میں بیان کیا ہے +

(۹۵)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هِنْدُ اُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَالِهٖ سِرًّا؛ قَالَ خُذِیْ اَنْتِ وَ بَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ ÷

ترجمہ :-

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: معاویہؓ کی ماں ہندؓ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ابوسفیانؓ حریص و بخیل آدمی ہیں: تو کیا مجھ پر کچھ گناہ ہوگا کہ میں پوشیدہ ان کا کچھ مال لے لوں؟ فرمایا تم اور تمھارے بیٹے اتنا لے لیا کرو جتنا مناسب طور پر تمکو کافی ہو سکے +

(۹۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ، وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا +

ترجمہ :-

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، مینے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ: جو شخص کوئی تصویر بنائے تو اللہ اس کو عذاب کریگا یہانتک کہ اس میں روح پھونکے اور وہ کبھی اس میں روح نہ پھونک سکے گا +

تشریح :-

مصنف نے پوری حدیث بیان نہیں کی، بقیہ حدیث کا حسب ذیل ہے :

فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَ اصْفَرَّ وَجْهُهُ - یہ سُن کر اس شخص نے سخت آہ کھینچی اور اس کا چہرہ زرد ہوگیا - فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ و كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ - ابن عباسؓ نے کہا: وائے تجھ پر اگر اس سے باز نہ رہ سکو، تو بے جان چیز کی تصویر بنا سکتے ہو - حدیث کی ابتدا یوں ہے کہ ایک شخص نے ابن عباسؓ کے پاس آکر کہا کہ میں ایسا شخص ہوں جس کا گذارہ ہاتھ کی کمائی پر ہے اور میں یہ تصویریں بنایا کرتا ہوں - ابن عباسؓ نے کہا کہ میں تجھ سے وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے: میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا: مَنْ صَوَّرَ لَهُ .

تحریمِ تصاویر میں سے بچیوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھیلا کرتیں وحكمة ذالك تدريبهن على امر التربية +

چلنے کا ادب

چلنا سہج سہج ہونا چاہئے بیچ کے درجے کا، نہ تیز نہ سست، چلنے والے کو اِدھر اُدھر جھانکنے کی سبکی سے بچنا چاہیئے، اور قد کو سیدھا رکھنا چاہئے، نہ جھکا ہوا نہ کُبڑا، اور نہ ہاتھوں کو اپنی پشت کے پیچھے ہم پنجہ کئے ہوئے تاکہ اسکی پیٹھ کے پٹھے خمی اور کم نچگی پر اکڑ نہ جائیں۔ اور اس کو راستے کے دائیں یا بائیں رہنا چاہئے تاکہ گاڑیوں وغیرہ کی ٹکر سے دُور رہے۔ نگاہ کو سامنے کی طرف رکھے ہوئے نہ کھڑکیوں کی جانب اور نہ بگھیوں کے سواروں اور راہ چلنے والوں پر نظر جمائے ہوئے، کمزور یا ناتواں کی یا کسی چارپائے پر لدوانے میں مدد کرتے ہوئے، جھگڑے کے مقاموں سے دُور رہتے ہوئے صاف ستھری راہوں کو اختیار کرتے ہوئے۔ نہ دیواروں سے اور نہ کسی اور سے ٹکراتے اور چمٹتے ہوئے۔ بھیڑ میں اُچکے کے ہاتھ سے جیب کا دھیان رکھتے ہوئے۔ بڑے آدمی کی ہمراہی میں اسکے پیچھے رہتے، بائیں جانب چلتے ہوئے +

البَرَاعِيمُ البَاسِمَةُ

البُرْعُومَةُ الثَّانِيَةَ عَشَرَ

	واحد	مثنیٰ	جمع
مذکر غائب	عِنْدَهٗ (اس کے پاس)	عِنْدَهُمَا (ان دونو کے پاس)	عِنْدَهُمْ [illegible]
مؤنث غائب	عِنْدَهَا (اسکے پاس)	عِنْدَهُمَا (〃 〃)	عِنْدَهُنَّ [illegible]
مذکر حاضر	عِنْدَكَ (تیرے پاس)	عِنْدَكُمَا (تم دونو کے پاس)	عِنْدَكُمْ (تم سب کے پاس)

	واحد	مثنیٰ	جمع
مؤنث حاضر	عِنْدَكِ (تیرے پاس)	عِنْدَكُمَا (تم دونو کے پاس)	عِنْدَكُنَّ (تم سب کے پاس)
متکلم مذکر و مؤنث	عِنْدِیْ (میرے پاس)	عِنْدَنَا (ہمارے پاس)	عِنْدَنَا (ہمارے پاس)
	لَهٗ (اُسکا یا اسکے پاس)	لَهُمَا (ان دو کا یا انکے پاس)	لَهُمْ (ان سب کا یا انکے پاس)
	لَهَا (اس عورت کا یا اسکے پاس)	لَهُمَا (ان دو عورتونکا یا انکے پاس)	لَهُنَّ (ان سب عورتوں کا یا ان کے پاس)
	لَكَ (تیرا یا تیرے پاس)	لَكُمَا (تمھارا یا تمھارے پاس)	لَكُمْ (تمھارا یا تمھارے پاس)
	لَكِ (تجھ عورت کا یا تیرے پاس)	لَكُمَا (تم دو عورتونکا یا تمھارے پاس)	لَكُنَّ (" " ")
	لِیْ (میرا یا میرے پاس)	لَنَا (ہمارا یا ہمارے پاس)	

(۱) لِیْ کَلْبٌ کَبِیْرٌ۔ (۲) عِنْدَنَا کِتَابَانِ لَطِیْفَانِ۔ (۳) لَنَا کُتُبٌ لَطِیْفَةٌ (۴) عِنْدَھَا کِتَابٌ لَطِیْفٌ۔ (۵) اَلْقِطُّ عِنْدَهٗ فَارٌ (۶) اَلْقِطَّةُ عِنْدَھَا فَارَةٌ۔ (۷) هَلْ عِنْدَكَ الْكُتُبُ۔ (۸) اَلْكُتُبُ مَعَنَا هُنَا۔ (۹) هِیَ كَانَتْ مَعَهُمْ هُنَاكَ۔ (۱۰) اَلْوَلَدُ الطَّیِّبُ وَ الْبِنْتُ اللَّطِیْفَةُ كَانَا مَعِیْ (۱۱) سَیَكُوْنُ الْاَقْلَامُ مَعَهُمْ۔ (۱۲) هَلْ عِنْدَكُمُ الْكُتُبُ وَ الْاَقْلَامُ (۱۳) عِنْدَهَا الْكُتُبُ وَ عِنْدِی الْاَقْلَامُ۔ (۱۴) كَانَ مَعَهُمْ كِتَابٌ طَیِّبٌ وَ فَاْسٌ قَدِیْمٌ (۱۵) عِنْدَهٗ حَصِیْرٌ وَ قِطٌّ۔ (۱۶) اَلْوَلَدُ كَانَ لَهٗ ثَوْرٌ وَ قَلَمٌ وَ فَارٌ (۱۷) فِی الصُّنْدُوْقِ فَارٌ كَبِیْرٌ (۱۸) اَلْوَلَدُ عَلَى الصُّنْدُوْقِ۔ (۱۹) هَلِ الْكَلْبُ فِی الصُّنْدُوْقِ اَمْ عَلَیْهِ۔

بارھویں کلی

(۱) میرے پاس ایک بڑا کتا ہے۔ (۲) ہمارے پاس دو نفیس کتابیں ہیں۔ (۳) ہماری کچھ نفیس کتابیں ہیں۔ (۴) اس کے پاس ایک نفیس کتاب ہے۔ (۵) بلے کے پاس ایک چوہا ہے۔ (۶) بلی کے پاس ایک چُہیا ہے۔ (۷) کیا تیرے (مذکر) پاس کتابیں ہیں؟ (۸) کتابیں یہاں ہمارے پاس ہیں۔ (۹) وہ وہاں ان کے ساتھ تھی۔ (۱۰) اچھا لڑکا اور نفیس لڑکی میرے ساتھ تھے۔ (۱۱) قلم ان کے ساتھ ہونگے۔ (۱۲) کیا تمھارے پاس کتابیں اور قلم ہیں۔ (۱۳) اس (مؤنث) کے پاس کتابیں اور میرے پاس قلم ہیں۔ (۱۴) ان کے پاس ایک اچھی کتاب اور پرانا کلھاڑا ہے (۱۵) اس (مذکر) کے پاس ایک چٹائی اور ایک بلا ہے۔ (۱۶) بچے کے پاس ایک بیل اور ایک قلم اور ایک چوہا تھا۔ (۱۷) صندوق میں بڑا چوہا ہے۔ (۱۸) لڑکا صندوق پر ہے۔ (۱۹) کیا کتا صندوق میں ہے یا صندوق پر؟

تمرین ۱۲

عربی میں ترجمہ کرو :- (۱) میرے پاس ایک کتاب ہے اور تیرے پاس ایک قلم ہے۔ (۲) بلے کے پاس ایک بڑا چوہا ہے۔ (۳) بڑی لڑکی کے پاس قلم (جمع) اور کتابیں ہیں۔ (۴) کیا تیرے پاس کتابیں ہیں۔ (۵) پاکیزہ لڑکا ہمارے ساتھ تھا۔ (۶) سب بچے میرے ساتھ تھے۔ (۷) کیا تیرے پاس سب کتابیں ہیں؟ (۸) میرے پاس ۔ (۹) اس (عورت) کے پاس قلم ہیں۔ (۱۰) وہ ان کے ساتھ تھی (۱۱) کتابیں وہاں ان کے ساتھ ہیں۔ (۱۲) لڑکے کے پاس ایک بلا اور ایک چوہا تھا (۱۳) لڑکیوں کے پاس پرانی کتابیں تھیں۔ (۱۴) لڑکے کے پاس ایک بوڑھا بیل اور بڑا کتا تھا +

مشق ۱۲ : عربی ترجمہ :-

(۱) لِیْ كِتَابٌ وَ عِنْدَكَ قَلَمٌ (۲) اَلْقِطُّ عِنْدَهُ فَارٌ كَبِيْرٌ.

(۳) اَلْبِنْتُ الْکَبِیْرَۃ عِنْدَھَا الاَقْلَامُ وَ الْکُتُبُ. (۴) ھَلْ عِنْدَکَ الْکُتُبُ. (۵) اَلصَّبِیُّ اللَّطِیْفُ کَانَ مَعَنَا۔ (۶) کُلُّ الصِّبْیَانِ کَانُوْا مَعِی. (۷) ھَلْ عِنْدَکَ جَمِیْعُ الْکُتُبِ؟ (۸) عِنْدِیْ. (۹) عِنْدَھَا الْاَقْلَامُ. (۱۰) کَانَتْ مَعَھُنَّ. (۱۱) اَلْکُتُبُ مَعَھُمْ ھُنَاکَ. (۱۲) کَانَ عِنْدَ الْوَلَدِ قِطٌّ وَ فَارٌ. (۱۳) کَانَتْ لِلْبَنَاتِ کُتُبٌ قَدِیْمَۃٌ. (۱۴) کَانَ لِلْوَلَدِ ثَوْرٌ عَجُوْزٌ وَ کَلْبٌ کَبِیْرٌ +

اَلْبُرْعُوْمَۃُ الثَّالِثَۃَ عَشَرَ

مَتَاعُہٗ (لَہٗ۔ ہٗ: اس کا) اس کا مال + مَتَاعُھَا (لَھَا۔ ھَا) مَتَاعُھُمَا (لَھُمَا۔ ھُمَا: ان دو کا)۔

مَتَاعِیْ (لِیْ۔ یْ: میرا)

مَتَاعُھُمْ (لَھُمْ۔ ھُمْ) + مَتَاعُھُنَّ (لَھُنَّ۔ ھُنَّ: ان کا) + مَتَاعُکُمْ۔ مَتَاعُکُنَّ تمہارا +

اُعْطِیْ: میں دیتا یا دیتی ہوں + نُعْطِیْ: ہم دیتے ہیں +

تُعْطِیْ: تو دیتا ہے + تُعْطِیَانِ: تم دو دیتے یا دیتی ہو۔

تُعْطِیْنَ: تو دیتی ہے + تُعْطِیْنَ: تم دیتی ہو + تُعْطُوْنَ: تم دیتے ہو +

ھٰذَا۔ ھٰذِہٖ: یہ + ذَالِکَ۔ تِلْکَ: وہ +

کَبِیْرٌ۔ عَظِیْمٌ۔ جَسِیْمٌ: بڑا +

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ اَعْطَانِیْ کِتَابَہُ اللَّطِیْفَ.

(۲) نُعْطِیْکَ کَلْبَنَا الْکَبِیْرَ. (۳) تِلْکَ الْبِنْتُ الْکَبِیْرَۃُ

عطَانِي هٰذَا الْكِتَابَ. (۴) هٰذَا قَلَمُهٗ وَ ذَاكَ قَلَمُهُمْ.
(۵) ذَالِكَ الْوَلَدُ سَيُعْطِينِي قَلَمَهٗ. (۶) هٰذَا كِتَابُكُمْ وَ
ذَالِكَ كِتَابِي. (۷) هُوَ يُعْطِيهَا كُتُبَهٗ وَ هِيَ تُعْطِيهِ
كُتُبَهَا. (۸) هُمَا يُعْطِيَانِهِنَّ اَقْلَامَهُمَا وَ هُنَّ
يُعْطِينَهُمَا اَقْلَامَهُنَّ. (۹) اَنْتُمَا تُعْطِيَانِهِمْ كُتُبَكُمَا.
(۱۰) هِيَ اَعْطَتْهُ قِطَّهَا الْعَجُوْزَ وَ كِتَابَهُ الْكَبِيْرَ.
(۱۱) هُوَ اَعْطَانِي ذَالِكَ الْكِتَابَ *

تیرھویں کلی : ترجمہ :-

(۱) نیک لڑکے نے مجھے اپنی نفیس کتاب دی۔ (۲) ہم تجھ کو اپنا بڑا کتا دیتے ہیں۔ (۳) اس بڑی لڑکی نے مجھ کو یہ کتاب دی۔ (۴) یہ اس کا قلم ہے اور وہ اُن کا قلم ہے۔ (۵) وہ لڑکا مجھ کو اپنا قلم دیگا۔ (۶) یہ تمھاری کتاب ہے اور وہ میری کتاب ہے۔ (۷) وہ اس (عورت) کو اپنی کتابیں دیتا ہے اور وہ اس (مرد) کو اپنی کتابیں دیتی ہے۔ (۸) وہ دونوں ان (عورتوں) کو اپنے قلم دیتے ہیں اور وہ ان دونوں (مردوں) کو اپنے قلم دیتی ہیں۔ (۹) تم دو (مرد) ان کو اپنے قلم دیتے ہو۔ (۱۰) اس (عورت) نے اس کو اپنا بوڑھا بلا اور اپنی بڑی کتاب دی۔ (۱۱) اس (مرد) نے مجھ کو وہ کتاب دی*

تمرین ۱۳

عربی میں ترجمہ کرو :- (۱) یہ کتا میرا ہے۔ (۲) یہ تیرے (مذکر) کپڑے ہیں اور وہ (مؤنث) کی کتاب ہے۔ (۳) اچھے بچے نے مجھے ایک کتاب دی۔ (۴) یہ اس (...) کی کتاب ہے۔ (۵) وہ مجھے اپنی کتاب دیگا۔ (۶) خوش وضع لڑکی نے اس لڑکے (کو) ایک بڑا بلا دیا۔ (۷) یہ اس (مذکر) کا بلا ہے اور وہ اس (مؤنث) کا بلا ہے۔ (۸) وہ (...) اپنے قلم دیتا ہے۔ (۹) وہ مجھ کو ایک عمدہ کتاب اس لڑکی کے لئے دیگا۔ (۱۰) وہ (...) اپنی کتابیں دیگی۔ (۱۱) انھوں نے مجھ کو یہ کتا اور وہ بلا دیا۔ (۱۲) اس نے قلم

اور کتاب اچھے لڑکے کے لئے دی +

عربی ترجمہ :-

(۱) هٰذَا الْكَلْبُ كَلْبِىْ . (۲) هٰذَا ثِيَابُكَ وَ ذٰلِكَ كِتَابُهَا . (۳) اَلصَّبِىُّ الطَّيِّبُ اَعْطَانِى كِتَابًا . (۴) هٰذَا كِتَابُهٗ . (۵) سَيُعْطِينِى كِتَابَهٗ . (۶) اَلْبِنْتُ الظَّرِيْفَةُ اَعْطَتْ ذٰلِكَ الْوَلَدَ قِطًّا كَبِيْرًا . (۷) هٰذَا قِطُّهٗ وَ ذَالِكَ قِطُّهَا . (۸) يُعْطِيْنَا اَقْلَامَهٗ . (۹) سَيُعْطِيْنِى كِتَابًا ظَرِيْفًا لِتِلْكَ الْبِنْتِ . (۱۰) سَتُعْطِيْنَا كُتُبَهَا . (۱۱) اَعْطُوْنِى هٰذَا الْكَلْبَ وَذَالِكَ الثَّوْرَ . (۱۲) اَعْطِى الْقَلَمَ وَ الْكِتَابَ لِلْوَلَدِ الصَّالِحِ +

اَلْبُرْعُوْمَةُ الرَّابِعَةُ عَشَرَ

اُخُذُ : میں لیتا ہوں +

تَاْخُذُ : تو لیتا ہے +

تَاْخُذُ : وہ لیتی ہے +

يَاْخُذُ : وہ لیتا ہے +

هٰؤُلَاءِ : یہ سب (جمع) +

اُولٰئِكَ : وہ سب +

اِلٰى - لِ - ايا : کو +

كُرَةٌ - طَابَةٌ ج طَابَات : گیند +

بَعْض - قَلِيْلٌ : کچھ +

نَاْخُذُ : ہم لیتے ہیں +

تَاْخُذُوْنَ : تم لیتے ہو +

تَاْخُذْنَ : تم لیتی ہو +

يَاْخُذُوْنَ : وہ لیتے ہیں +

يَاْخُذْنَ : وہ لیتی ہیں +

اُخُذُ : میں لیتا ہوں +

نَاْخُذُ : ہم لیتے ہیں +

يَاْخُذَانِ : وہ دو لیتے ہیں +

تَاْخُذَانِ : وہ دو لیتی ہیں - تم دو لیتے یا لیتی ہو +

ىْ : میرا +

اردو میں ترجمہ کرو :-

(۱) هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ كَانُوْا هٰهُنَا . (۲) هُمْ اَوْلَادٌ

صَالِحُوْنَ . (۳) عِنْدَهُمْ كُتُبٌ كَبِيْرَةٌ . (۴) اَخَذُوْا
كَلْبِي الْكَبِيْرَ مَعَهُمْ . (۵) هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ سَيَاْخُذُوْنَ
كُتُبَكُمْ (۶) هَلْ هٰذِهٖ اَقْلَامُكَ (۷) خُذْ قَلِيْلًا لِلْبِنْتِ
الطَّيِّبَةِ . (۸) اَعْطِنِيْ تِلْكَ الْكُتُبَ وَ سَاٰخُذُهَا مَعِيْ .
اَعْطَوْا طَابَاتِيْ لِلْاَوْلَادِ الْكِبَارِ . (۱۰) اَخَذُوْا بَعْضَ
الْكُتُبِ لِلْوَلَدِ الْكَبِيْرِ ✣

چودھویں کلی : اردو ترجمہ :-

۱) یہ لڑکے یہاں تھے۔ (۲) وہ نیک لڑکے ہیں۔ (۳) ان کے پاس بڑی بڑی کتابیں ہیں۔ (۴) وہ میرا کتا اپنے ساتھ لے گئے۔ (۵) یہ لڑکے تمھاری کتابیں لینگے۔ (۶) کیا یہ تیرے قلم ہیں۔ (۷) تھوڑا سا اچھی بچی کے لئے لے۔ (۸) مجھے وہ کتابیں دے دے اور میں ان کو اپنے ساتھ لے جاؤنگا۔ (۹) انھوں نے میری گیندیں بڑے لڑکوں کو دیں۔ (۱۰) انھوں نے کچھ کتابیں بڑے لڑکے کے لئے لیں ✣

تمرین ۱۴

عربی میں ترجمہ کرو :- (۱) یہ لڑکے اچھے ہیں۔ (۲) انھوں نے اسکی ساری کتابیں لے لیں (۳) ہم نے انکو اپنی گیند دی۔ (۴) تمھارے پاس تمھارا گیند ہے۔ (۵) کیا تیرے پاس تیرے قلم ہیں ؟ (۶) ان میں سے کچھ سگھڑ لڑکی کو دے۔ (۷) ہم ان کا گیند لیتے ہیں اور وہ ہمارے گیند پکڑتے ہیں۔ (۸) وہ میرا بڑا کتا اپنے ساتھ لیتا ہے۔ (۹) تو (مؤنث) اپنے قلم مجھ کو دے۔ اور میں انکو اپنے ساتھ لے جاؤنگا۔ (۱۰) کیا یہ کتابیں اور وہ قلم تمھارے ہیں ؟ (۱۱) بڑے لڑکے نے بڑا گیند لیا۔ (۱۲) انھوں نے میرا کلھاڑا لیا اور اس بڑی لڑکی کو دیا۔ (۱۳) اس کے پاس گیند اور قلم اور کتاب ہے ✣

مشق ۱۴ : عربی ترجمہ :-

۱) هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ طَيِّبُوْنَ . (۲) اَخَذُوْا كُلَّ كُتُبِهٖ . (۳)

اَعْطَيْنَاهُمْ طَابَتَنَا . (۴) عِنْدَكُمْ طَابَتُكُمْ . (۵) هَلْ عِنْدَكُ
اَقْلَامِيْ . (۶) اَعْطِ بَعْضَهَا لِلْبِنْتِ الظَّرِيْفَةِ (۷) نَاخُذُ
كُرَتَهُمْ وَ يَاْخُذُوْنَ كُرَتَنَا . (۸) يَاْخُذُ كَلْبِي الْكَبِيْرَ مَعَهُ
(۹) اَعْطِنِيْ اَقْلَامَكَ وَ اَنَا اٰخُذُهَا مَعِيْ . (۱۰) هَلْ هٰذِهِ
كُتُبُكَ وَ تِلْكَ اَقْلَامُكَ . (۱۱) اَلْوَلَدُ الْكَبِيْرُ اَخَذَ طَابَتِيْ
(۱۲) اَخَذُوْا فَاْسِيْ وَ اَعْطَوْهَا لِلْبِنْتِ الْكَبِيْرَةِ (۱۳) عِنْدَهُ
كُرَةٌ وَ قَلَمٌ وَ كِتَابٌ .

كَيْفَ اَنْتَ ؟ يَا عُوَيْمِرُ !

اِذَا قِيْلَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : اَ عَلِمْتَ اَمْ جَهِلْتَ
فَاِنْ قُلْتَ عَلِمْتُ ، قِيْلَ لَكَ فَمَاذَا عَمِلْتَ ؟
وَ اِنْ قُلْتَ جَهِلْتُ قِيْلَ لَكَ فَمَا كَانَ عُذْرُكَ
فِيْمَا جَهِلْتَ ؟ (ابن عساکر عن ابی الدرداء)

تیرا کیا حال ہوگا ؟ اے عویمر !

جب قیامت کے دن تجھ سے کہا جائیگا : تو عالم بنا یا جاہل رہا ؟ سو اگر تو کہے عالم بنا۔ کہا جائیگا تو عمل کیا کیا ؟ اور اگر تو کہے گا میں جاہل رہا ، تجھ سے کہا جائیگا : تیرے جاہل رہنے میں تیرا عذر کیا تھا ؟
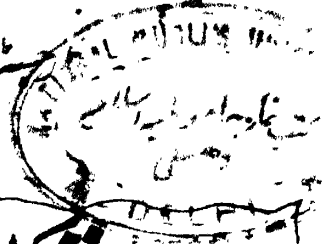
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۵۵

قواعد

(۱) رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ میں شائع ہوتا ہے۔

(۲) رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہئیے، ورنہ رسالہ، بشرط موجودگی، قیمت پر ملیگا۔

(۳) چندہ سالانہ تین روپے۔فی پرچہ ۶ر۔

(۴) اشتہارات کی اُجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپ کر
باہتمام محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر دار القرآن سے شائع ہوا
(کتبہٗ: سردار محمد خوشنویس۔ دروازہ سیداں۔ جالندھر شہر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیامِ آرام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ

مدیر محمد احمد خاں ذاکر

قواعد

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے، ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا۔

۳۔ چندہ سالانہ ؎۳ ۔ فی پرچہ ۴ر ۔

۴۔ اشتہارات کی اجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپکر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

(کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۴ | مارچ سنہ ۱۹۴۳ء۔ صفر سنہ ۱۳۶۲ھ | نمبر ۳

مختصر ابن ابی جمرة

(۹۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَحَقُّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ +

ترجمہ: ابن عباسؓ نے نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جن کاموں پر تم اجرت لیتے ہو ان میں سب سے زیادہ حقدار اللہ کی کتاب ہے۔

تشریح: یعنی جس چیز پر تم اُجرت لو وہ حق ہے تو قرآن مجید اس کے لئے احق ہے۔ جو لوگ تعلیم قرآن پر اجرت کے جائز ہونے کے قائل ہیں، وہ اسی حدیث سے تمسک کرتے ہیں، اور حنفیہ نے تعلیم قرآن کی اجرت لینے سے منع کیا ہے، اس لئے کہ یہ عبادت ہے اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے، اور اس حدیث کی وجہ سے جھاڑ پھونک پر اجرت لینے کی اجازت دی ہے۔

(و هذا الحديث ذكره البخاري في الرقية على احياء العرب بفاتحة الكتاب)

(۹۸)

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضؓ قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوْهُمْ، فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ اَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ نَزَلُوْا لَعَلَّهٗ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَیْءٌ، فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوْا يَا اَيُّهَا الرَّهْطُ اِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ، وَ سَعَيْنَا لَهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ، فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَیْءٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ، اِنِّیْ وَ اللّٰهِ لَاَرْقِیْ، وَ لٰكِنْ وَ اللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا، فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَانْطَلَقَ وَ جَعَلَ يَتْفُلُ عَلَيْهِ، وَ يَقْرَاُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، فَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِیْ وَ مَا بِهٖ قَلَبَةٌ، قَالَ فَاَوْفُوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِیْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اقْسِمُوْا، فَقَالَ الَّذِیْ رَقٰى لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰى نَاْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِیْ كَانَ، فَنَنْظُرَ مَا يَاْمُرُنَا فَقَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا

لَهُ، فَقَالَ وَ مَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، ثُمَّ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ، اَقْسِمُوْا وَ اضْرِبُوْا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

ترجمہ :- ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک سفر کو جو انھوں نے کیا روانہ ہوئے یہانتک کہ عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلے پر فروکش ہوئے، اور ان سے ضیافت طلب کی۔ انھوں نے ان کو ضیافت دینا نہ مانا، پس ایسا ہوا کہ اس قبیلے کا رئیس (بچھو سے) ڈسا گیا، پس انھوں نے اس کے لئے ہر کوشش کی جو ناکام ثابت ہوئی۔ ان میں سے کسی نے کہا، بھلا ان اشخاص کے پاس تو جا دیکھو جو یہاں اترے ہیں کہ شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو، سو انھوں نے ان کے پاس آکر کہا: اے صاحبو! ہمارا سردار ڈسا گیا ہے اور ہم نے ہر چیز سے اس کے لئے کوشش کی ہے جو سودمند ثابت نہیں ہوئی، تو کیا تم میں کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ ان میں سے ایک بولا ہاں! میں خدا کی قسم جھاڑنا جانتا ہوں۔ مگر ہم نے بخدا تم سے ضیافت تگی تھی تو تم نے ہماری مہمانداری نہ کی تھی، تو میں بھی جبتک کوئی محنتانہ مقرر نہ کرو تمھارے لئے جھاڑ پھونک نہ کرونگا، پس بھیڑ بکریوں کے ایک گلے پر مصالحت ہوئی۔ پس وہ گیا اور اس پر "الحمد للہ رب العالمین" پڑھ کر تھوکنا شروع کیا تو گویا اس کا بند حن کھول دیا گیا اور وہ ایسا چل پڑا کہ گویا اسکو کوئی بیماری نہ تھی۔ کہا: پس انھوں نے ان کو وہ محنتانہ دیدیا جس پر ان سے مصالحت کی تھی۔ پھر ان میں سے بعض نے کہا اسکو بانٹ لو، تو اس شخص نے جس نے جھاڑ پھونک کی تھی کہا: ایسا نہ کرو تاوقتیکہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جو کچھ ہوا ہے اس کا ذکر (نہ) کرلیں اور دیکھ (نہ) لیں کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔ پس وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حال بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ (یعنی سورۃ الفاتحہ) منتر ہے، تم نے ٹھیک کام کیا (اسکو) بانٹ لو، اور ایک حصہ میرا بھی (اس میں) رکھو، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے +

تشریح :-

(اِنْطَلَقَ نَفَرٌ) : نفر تین سے دس تک آدمیوں کو کہتے ہیں۔ لیکن ابن ماجہ اور ترمذی کے نزدیک وہ تیس ۳۰ تھے، پس اطلاق لفظِ نَفَرٌ کا ان پر مجاز ہوا، حقیقۃً نہ ہوا + حافظؒ نے کہا: میں ان میں سے بجز ابوسعیدؓ کے اور کسی کے نام سے واقف نہیں ہوا +

(فِیْ سَفْرَۃٍ) یعنی ایک سریہ میں جس میں ابوسعید خدریؓ امیر بنائے گئے تھے جیسا کہ دارقطنی میں ہے، حافظ بن حجر کی معلومات کے مطابق اہل مغازی نے اسکو معین نہیں کیا۔

(حَتّٰی نَزَلُوْا) ای لیلاً کما فی الترمذی۔

(عَلٰی حَیٍّ) قال فی الفتح : میں اس سے آگاہ نہیں ہو سکا کہ جس قبیلے پر وہ اترے تھے وہ کونسا قبیلہ تھا۔

(فَاسْتَضَافُوْھُمْ) آنحضرتؐ کے اصحاب نے ان سے ضیافت مانگی۔

(فَاَبَوْا) پس انھوں نے نہ مانا (اَنْ یُّضَیِّفُوْھُمْ) ان کو ضیافت دینا۔

(لُدِغَ) ای لسع ڈسا گیا وکان لسعہ بعقرب کما فی الترمذی .

(فَھَلْ عِنْدَ اَحَدٍ کُمْ مِنْ شَیْئٍ) زاد ابو داود فی روایۃ ینتفع بہ صاحبنا۔

(لَاَرْقِیْ) قال فی المصباح: رقیتُہٗ اَرْقِیْہِ من باب رمی رَقْیًا عَوَّذْتُہٗ بِاللہِ والاسم الرُّقْیَا علٰی فُعْلٰی والمرۃ رُقْیَۃٌ والجمع رُقًی مثل مُدْیَہ و مُدًی .

(جُعْلًا) وھو ما یُعْطٰی عَلَی العَمَلِ۔

(فَصَالَحُوْھُمْ) یعنی انکے ساتھ اتفاق کیا بھیڑ بکریوں کے ایک گلے پر قَطِیْع دس سے چالیس تک اور یہاں تیس بکریاں تھیں۔

(یَتْفُلُ) بنفخ نفخا معہ ادنی بُزاقٍ۔ قال فی المختار التفل شبیہ بالبزق و ھو اقل منہ اولہ البزق ثم التفل ثم النفث ثم النفخ و قد تفل من باب ضَرَبَ و نَصَرَ۔ قال العارف باللہ عبداللہ بن ابی جمرۃ فی بہجۃ

النفوس: محل التفل فی الرقیۃ بعد القراءۃ لتحصل برکۃ القراءۃ فی الجوارح التی یمر علیہ الریق فتحصل البرکۃ فی الریق الذی یتفلہ۔

(وَ یَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ) اور شعبہ کی روایت میں ہے فجعل یقرء علیہ بفاتحۃ الکتاب، اس طریق میں اسکی گنتی مذکور نہیں کہ سورۂ فاتحہ کتنی بار پڑھی لیکن اعمشؒ کی روایت میں سات بار اور جابرؓ کی حدیث میں تین بار مذکور ہے - و الحکم للزائد +

(عِقَال) ھو الحبل الذی یُشَدُّ بہ ذراع البھیمۃ -

(مَا بِہٖ قَلْبَۃٌ) ای عِلَّۃٌ سمیت بھذا الاسم لان الشخص الذی تُصِیبُہٗ یَنْقَلِبُ مِنْ جَنْبٍ اِلٰی آخر +

(اِضْرِبُوا) ای اجعلوا (سہما) نصیبًا +

(وھذا الحدیث ذکر فی الباب الذی ذکر فیہ الحدیث السابق)

(۹۹)

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰہِ وَ لِرَسُوْلِہٖ +

ترجمہ :- صعب بن جثامہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں کوئی حِمٰی مگر اللہ کے لئے اور اس کے پیغمبر کے لئے -

تشریح :-

(لَا حِمٰی) حِمٰی کے لغوی معنے محظور: حرام کردہ شدہ - اصطلاحًا جس کو بادشاہ اپنے لئے خاص کرلے - رکھ - رمنہ +

(لِلّٰہِ وَ لِرَسُوْلِہٖ) و من قام مقامہٗ علیہ الصلوٰۃ و السلام وھو الخلیفۃ خاصۃ اذا احتیج الی ذالک لمصلحۃ المسلمین۔ انما یحمی الامام مالیس بمملوک کبطون الاودیۃ و الجبال و الموات - [illegible]ات غیر آباد زمین +

(۱۰۰)

عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَبْصَرَ یَعْنِی اُحُدًا قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنَّہٗ تَحَوَّلَ لِی ذَھَبًا یَمْکُثُ عِنْدِی مِنْہُ دِیْنَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ، ثُمَّ قَالَ الْاَکْثَرُوْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ ھٰکَذَا وَ ھٰکَذَا، وَ اَشَارَ اَبُوْ شِھَابٍ بَیْنَ یَدَیْہِ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَ عَنْ شِمَالِہٖ وَ قَلِیْلٌ مَا ھُمْ، وَ قَالَ مَکَانَکَ حَتّٰی آتِیَکَ وَ تَقَدَّمَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُ اَنْ آتِیَہٗ ثُمَّ ذَکَرْتُ قَوْلَہٗ مَکَانَکَ حَتّٰی آتِیَکَ، فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الَّذِی سَمِعْتُ اَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِی سَمِعْتُ قَالَ وَ ھَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَتَانِی جِبْرِیْلُ فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِکَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَ اِنْ فَعَلَ کَذَا وَ کَذَا، قَالَ نَعَمْ +

ترجمہ:۔ ابوذرؓ سے روایت ہے، کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، پھر جب (آنحضرتؐ نے) دیکھا یعنی اُحد کو، فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ وہ میرے لئے سونا بن جائے (اور) میرے پاس تین راتوں سے اوپر ایک دینار بھی اس میں سے رہ جائے، سوائے اس دینار کے جس کو میں قرض (چکانے) کے لئے اٹھا رکھوں، پھر فرمایا کہ اکثر (مالدار) ہی (ثواب میں) کمتر ہیں بجز اس کے جو ایسا ایسا کرے اور ابوشہاب نے (اپنے ہاتھ سے) اپنے آگے اور دائیں بائیں اشارہ کیا، اور وہ تھوڑے لوگ ہیں۔ اور فرمایا جب تک میں تمہارے پاس آؤں تم اپنی جگہ پر رہو، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُور نہیں گئے تھے کہ میں نے ایک آواز سنی، میں نے چاہا کہ آنحضرتؐ کے پاس آؤں، پھر میں نے آپ کا یہ کہنا یاد کیا کہ میرے آنے تک اپنی جگہ پر رہنا۔ پھر جب آپؐ

تشریف لائے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے پیغمبر! جو مینے سنی (وہ کیسی آواز تھی)؟ یا کہا جو آواز مینے سنی (وہ کیسی تھی)؟ فرمایا کیا تم نے سنی (تھی)؟ مینے عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: میرے پاس حضرت جبریلؑ آئے اور کہا: جو شخص تیری اُمت میں سے اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی شئے کو شریک نہ کرتا ہو جنت میں داخل ہوگا۔ مینے عرض کیا: اگرچہ ایسے ایسے کام اس نے کئے ہوں! فرمایا: ہاں +

تشریح:-

(اُرْصِدُہٗ لِکَذَا): اُعِدُّہٗ لَہٗ + (اَلْاَکْثَرُوْنَ) مَالًا +

(اَلْاَقَلُّوْنَ) ثَوَابًا +

(اِلَّا مَنْ قَالَ) اَیْ فَعَلَ، کنایۃ عَنْ صرفہٖ فی وجوہ البر والخیر +

(ابو شہاب) وھو عبد ربہ الحنّاط المعروف بالاصغر +

(وَ قَلِیْلٌ مَا ھُمْ) جملہ اسمیہ۔ ھُمْ مبتدا مؤخر اور قَلِیْلٌ اس کی خبر، مَا زائدہ یا صفتہ۔

(مَکَانَکَ) ای اِلْزِمْ مَکَانَکَ حَتّٰی اٰتِیَکَ +

(ذَکَرْتُ) تَذَکَّرْتُ + (اَلَّذِی سَمِعْتُ) مبتدا خبر اسکی محذوف ہے، تقدیرہٗ: مَا ھُوَ؟

(ھٰذَا الحدیث ذکرہ البخاری فی باب اداء الدیون)

(۱۰۱)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَ الْجُلُوْسَ عَلَی الطُّرُقَاتِ۔ فَقَالُوْا مَا لَنَا بُدٌّ مِنْھَا، اِنَّمَا ھِیَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِیْھَا، قَالَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجَالِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّھَا، قَالُوْا وَ مَا حَقُّ الطَّرِیْقِ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ، وَ کَفُّ الْاَذٰی وَ رَدُّ السَّلَامِ وَ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ +

ترجمہ :- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، روایت کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بچو راستوں پر بیٹھنے سے۔ انھوں نے کہا : ہمیں اس کے سوا چارہ نہیں، وہ تو ہماری نشستگاہیں ہیں، ہم ان میں بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا : اگر تم نہ مانو بجز بیٹھنے کے تو راستے کو اس کا حق دو، انھوں نے کہا، کیا ہے راستے کا حق ؟ فرمایا : نیچی رکھنا نگاہ کو، روکنا ضرر کو، جواب دینا سلام کا، حکم کرنا بھلائی کا، منع کرنا برائی سے -

تشریح :-

(اِیَّاکُمْ وَ الْجُلُوْسَ) منصوب علی التحذیر ہے یعنی دور رکھو اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے، کیونکہ ان پر بیٹھنے والا غالباً ناپسند چیزوں کے دیکھنے اور ناروا باتوں کے سننے وغیرہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا + (فَقَالُوْا) کہنے والے ابو طلحہؓ تھے +

(مَا لَنَا بُدٌّ) اَیْ غِنیً عَنْہَا + (اِنَّمَا ھِیَ) ای الطرقات (مَجَالِسُنَا) مواضع جلوسنا +

(فَاِذَا اَبَیْتُمْ) ماخوذ من الاِبَاءِ فالمعنی فاذا امْتَنَعْتُمْ من کُلِّ شیٔ الا الجلوس فعبر عن الجلوس بالمجالس -

(غَضُّ البَصَرِ) عن المُحَرَّم +

(کَفُّ الاَذٰی) ای عَنِ الناس فلا یحقّرھم و لا یغتابھم الی غیر ذالک

وقد جَمَعَ الحافظ بن حجر الآداب التی تطلب من المجالس فی الطرقات بقوله :-

جَمَعْتُ آدابَ مَنْ رامَ الجُلُوْسَ علی الطَّرِیْقِ مِنْ قولِ خَیرِ النَّاسِ انسانا
اَفْشِ السلامَ، واَحسِنْ فی الکلام وَ شَمِّتْ عَاطِسًا وسَلَامًا رُدّ احسانًا
فی الحمل عاوِن، و مظلومًا اَعِنْ وَ اَغِثْ لَھفانَ، اَرْشِدْ سبیلًا، وَاھْدِ حیرانًا
بالعُرفِ مُرْ وَانْہَ عن نکرٍ و کفّ اذیً وغضّ طرفًا و اکثر ذِکْرَ مولانا +

(۱۰۲)

عَنْ عِبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ، فَاَصَابُوْا اِبِلًا وَ غَنَمًا، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ، وَ كَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَاَهْوٰى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا، فَقَالَ جَدِّيْ اِنَّا نَرْجُوْا اَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَ لَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَ الظُّفْرَ، وَ سَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَالِكَ، اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَ اَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ ۔

ترجمہ: روایت ہے عبایہ پسر رفاعہ پسر رافع پسر خدیج سے، اور اس نے اپنے دادا (رافع) سے روایت کی، کہا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تھے، کہ لوگوں کو بھوک لگی۔ پھر لوگوں کو کچھ اونٹ اور بھیڑ بکریاں غنیمت میں ہاتھ لگیں، پھر ایسا ہوا کہ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ لوگوں نے اس کا پیچھا کیا پر اس نے ان کو تھکا دیا اور ان لوگوں میں کچھ اسپ سوار تھے، ایک مرد نے ان میں سے ایک تیر چلایا تو اللہ نے اس کو روک دیا، پس فرمایا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے): ان حیوانوں میں بھی بدک جانے والے جنگلی جانوروں کی طرح بدک جانے والے ہوتے ہیں، پس ان میں سے جو تم پر غلبہ پالیں تو ان سے یہی ڈھنگ کرو۔ پھر میرے دادا نے عرض کیا، ہم کو کل دشمن کا خطرہ ہے، اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، تو کیا ہم نرکل سے ذبح کر لیں۔ فرمایا جو چیز خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام ذکر کیا جائے تو اس کو کھالو سوائے دانت اور ناخنوں کے اور میں

ابھی تم کو ان کے متعلق بتاتا ہوں، پر دانت تو ہڈی ہیں، رہے ناخن سو وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

تشریح :-

(ذُو الحُلَیْفَہ) تصغیرِ حلفہ=ایک قسم کا پودا + یہ مقام اہلِ مدینہ کے لئے میقاتِ حج ہے، یہ قصۂ حنین میں سنہ آٹھ ہجری کا واقعہ ہے۔

(اِبِلاً) اس کا اپنے لفظ میں کوئی واحد نہیں بلکہ واحد اس کا بَعِیر ہے + قَالَ فی البخاری بعد قوله اِبِلاً : قال وکان النبی صلی اللهُ علیه وسلم فی اخریاتِ القوم فعجلوا و ذَبَحُوا و نَصَبُوا القُدُورَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ علیهِ وسلم بالقدور فَأُکْفِئَتْ ثم قسم فَعَدَلَ عشرة من الغَنَمِ ببعیر فند . . . الی آخر مَا هُنا +

(نَدَّ) هَرَبَ و شَرَدَ : بھاگ نکلا۔

(مِنْهَا) ای الاِبِلِ (فَطَلَبُوْهُ) طلبوا الوصول الی البعیر۔

(فَحَبَسَهُ اللهُ بِذَالِكَ السَّهم) ای منعه اللهُ مِنَ الشُّرُودِ فاوقفهٗ

(اَوَابِدُ) نوافر وشوارد۔ جمع آبد هو النافر و الشَّارد ۔ یقال اَبَدَ تَوَحَّشَ وَ انقطع عن الموضع الذی کان فیه و سُمِّیَ اَوَابِدُ الوحش بذٰلك لِاِنقطاعها عن الناس۔

(فَمَا غَلَبَکُمْ) ای قهرکم و منعکم من قطع الحلقوم و المری ء

(مَرِیٌٔ) سر معدہ کہ بحلق پیوستہ است و آں مجرار طعام است۔

(فَاصْنَعُوا بِهٖ هٰکَذَا) یعنی اس پر تیر چلاؤ جیسا کہ اس شخص نے کیا فما لم یقدر عَلٰی ذکاته فی الحلقوم والمری ء فذکاته عقره فی ای موضع۔ پس جس کے حلق اور مُرِیٔ پر ذبح کا عمل نہ ہوسکے تو کسی جگہ میں اس کا زخمی کردینا ہی

ذبح ہے۔ اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ گھریلو جانور جب وحشت کرے تو اس کا ذبح بھی وحشی کی طرح ہوگا۔ یہ مذہب مالک رح کے خلاف ہے۔ (مُدًی) جمع مُدیہ چھریاں یعنی اگر ہم ذبیحوں پر تلواریں استعمال کریں گے تو وہ کند ہو جائینگی اور ہم دشمن کے مقابل ان سے کام نہ لے سکیں گے، اور چھریاں مدینے چھوڑ آئے ہیں، اور وہاں جانا مشقت سے خالی نہیں۔

(اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ) مسلم کی روایت میں ہے افنذکی بِالِلّیطِ (لیط: نرکل کے ٹکڑے یا چھلکے)۔

(مَا اَنْهَرَ الدَّمَ) اسالَ الدَّم: جو خون بہائے۔

(وَ ذُکِرَ اسْمُ اللہِ الخ) اس سے ان حضرات نے تمسک کیا ہے جو ذبح کے وقت تسمیہ کو شرط ٹھہراتے ہیں اور وہ مالکیہ اور حنفیہ ہیں کیونکہ کھانے کے متعلق اذن دو امروں کے مجموع پر معلق کیا ہے اور جو دو چیزوں پر معلق ہو وہ ان دونوں میں سے ایک کے منتفی ہونے سے منتفی ہو جاتا ہے۔ شافعیہ نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ حدیث عائشہ رض کی حدیث سے معارض ہے کہ ایک قوم نے کہا کہ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام یاد کیا ہے یا نہیں، کہا: تم بسم اللہ کہلو اور کھالو۔

(لَیْسَ السِّنَّ) لَیْسَ اداۃِ استثنا ہے اور اسم لَیْسَ ضمیر ہے جو منہر پر عائد ہوتی ہے جو انہر سے مفہوم ہے اور استثنا اس کا واجب ہے۔ فلا یلیھا فی اللفظ الا المنصوب والسن خبرھا ای لیس المنھر بالسن۔

(وَسَاُحَدِّثُکُمْ) یعنی میں تم کو اس کی علت و حکمت بتاؤنگا تاکہ تم کو دین میں بصیرت حاصل ہو۔

(۱۰۳)

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ علیہ وسلم قَالَ مَثَلُ

الْقَائِمِ عَلٰی حُدُوْدِ اللّٰهِ وَ الْوَاقِعِ فِیْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰی سَفِیْنَةٍ، فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِیْ فِیْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا مَنْ عَلٰی فَوْقِهِمْ، فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِیْ نَصِیْبِنَا خَرْقًا وَ لَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَاِنْ یَتْرُكُوْهُمْ وَ مَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِیْعًا، وَ اِنْ اَخَذُوْا عَلٰی اَیْدِیْهِمْ نَجَوْا وَ نَجَوْا جَمِیْعًا ‎۞

ترجمہ:۔ روایت ہے نعمان بن بشیر سے از نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، فرمایا: اس شخص کی کہاوت جو اللہ کی حدود پر قائم ہے۔ اور اس کی جو ان میں مبتلا ہوتا ہے ان لوگوں کی کہاوت ہے جنھوں نے ایک جہاز پر قرعہ اندازی کی، سو بعضوں کو اس کا اوپر کا حصہ پہنچا اور بعضوں کو نیچے کا۔ پھر جو لوگ اس کے نچلے حصے میں تھے جب ان کو پانی لینے کی حاجت ہوتی اپنے اوپر والوں میں سے گزرتے، پس انہوں نے کہا: اگر ہم اپنے حصے میں ایک شگاف کر لیں تو اپنے اوپر والوں کو دِق نہ کریں۔ پھر اگر وہ اوپر والے ان کو (یعنی نیچے والوں کو) ان کی خواہش پر چھوڑ دیں تو سب ہلاک ہو جائیں گے۔ اور اگر وہ انکے ہاتھ پکڑ لیں (اور ان کو شگاف ڈالنے سے روک لیں) تو وہ بھی بچ جائیں اور اور بھی سب لوگ بچ جائیں۔

(وهٰذَا الحدیث ذكره البخاری فی باب هل یُقْرَعُ فی القسمةِ والاِستهامِ فیهِ)

(۱۰۴)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلظَّهْرُ یُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا، وَ عَلَی الَّذِیْ یَرْكَبُ وَ یَشْرَبُ النَّفَقَةُ ‎۞

ترجمہ :- از ابی ہریرہ، کہا - پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پشت (یعنی سواری کے گروی جانور جیسے اونٹ گھوڑے خچر گدھے) پر سواری کی جاتی ہے (یعنی راہن اس پر سوار ہوسکتا ہے) بسبب اس پر خرچ کرنے کے (اس لئے کہ خرچ کرنا مالک پر واجب ہے، مرتہن پر نہیں ہے) جب وہ گروی ہو - اور دودھیل جانور کا دودھ اس کے نفقے کے عوض پیا جائے گا (یعنی مالک جس نے وہ جانور گروی کیا ہے وہ پئے گا - جمہور کا اس پر اجماع ہے کہ مرتہن رہن کی کسی چیز سے نفع نہیں لے سکتا - اور راہن کو ایسا نفع حاصل کرنا جائز ہے جس سے مرہون میں کوئی نقص نہ آئے) جب کہ وہ رہن ہو - اور اس پر جو سواری کرتا اور دودھ پیتا ہے نفقہ ہے -

و قال الحنفیۃ و مالک و احمد فی روایۃ عنہ لیس للراھن ذلک لانہ ینا فی حکم الرھن و ھو الحبس الدائم ٭

(ھذا الحدیث ذکرہ البخاری فی باب الرھن مرکوب و محلوب)

(۱۰۵)

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍؓ قَالَتْ کُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْکُسُوْفِ بِالْعَتَاقَۃِ ٭

ترجمہ :- از اسماءؓ دختر ابوبکرؓ : ہمیں سورج گرہن (اور چاند گرہن) کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم ہوتا تھا -

(وَ ھٰذَا الحدیث ذکرہ البخاری فی باب ما یستحق من العتاقۃ فی الکسوف)

۱۰۶

اَلْبُخَارِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَا نَوٰی، وَ لَا نِیَّۃَ لِلنَّاسِی وَ الْمُخْطِیٔ ٭

ترجمہ :- البخاری نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص کے لئے وہ

ہے جس کی اس نے نیت کی اور بھولنے چوکنے والے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

تشریح:۔

(وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِي) ای لا عزم ولا تصمیم للناسی والمخطئ وھو من اراد الصَّوَابَ فصار الیٰ غیرہ۔

پس اگر اپنے غلام کہے تُو آزاد ہے اور اپنی عورت سے کہے اَنْتِ طَارِقٍ تجھ کو طلاق ہے بغیر قصد و ارادہ کے تو حنفی کہتے ہیں طلاق و عتاق لازم آئے گا۔ اور شافعی کہتے ہیں: جس کی زبان سے لفظ طلاق گفتگو میں نکل گیا ہو اور وہ کہنا کچھ اور چاہتا تھا تو طلاق نہیں واقع ہوگی۔ لیکن فی الظاہر اس کا زبان سے نکل جانے کا دعویٰ بغیر ایسے قرینے کے جو اس پر دلالت کرکے مسموع و مقبول نہ ہوگا۔ پس جب مرد کہے: طَلَّقْتُكِ پھر کہے: سبق لسانی: میری زبان سے ایسا نکل گیا، میں طَلَبْتُكِ (میں نے تجھ کو طلب کیا) ہی کہنا چاہتا تھا تو شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی نص یہ ہے: کہ اس کی عورت کو یہ گنجائش نہیں کہ اسکی بات قبول کرے۔

(ھٰذَا الحدیث ذکرہُ البخاریؒ فی باب الخطأ والنسیان فی العتاقۃ والطلاق ونحوہ۔

۱۰۷

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتَى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهٗ وَلِيَ عِلَاجَهٗ۔

ترجمہ:۔ از ابوہریرہ، از نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خدمتگار اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اس کو اپنے پاس نہ بٹھائے تو اس کو ایک لقمہ یا دو لقمے، یا ایک نوالہ یا دو نوالے دیدے کیونکہ اس نے اس کی مشقت اٹھائی ہے۔

تشریح :-

(خَادِمُہٗ) آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، کوئی فرق نہیں۔

(فَاِنْ لَمْ یُجْلِسْہُ مَعَہٗ) یہ معطوف ہے ایک مقدر پر جس کی تقدیر یہ ہے کہ فَلْیُجْلِسْہُ مَعَہٗ تو اس کو اپنے ساتھ بٹھالے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے فَلْیُقْعِدْہُ مَعَہٗ فَلْیَاْکُلْ اور احمد و ترمذی کے نزدیک از روایت معین بن ابی خالد عن ابیہ عن ابی ہریرہ فَلْیَدْعُہٗ فَلْیَاْکُلْ مَعَہٗ تو اس کو بلائے اور اسکے ساتھ کھائے۔ اس کو اپنے ساتھ بٹھانے کے معاملہ میں اختلاف ہے۔ امام شافعی: یہ افضل ہے۔ پس اگر اس کو قبول نہ کرے تو واجب نہیں ہے یا اس کو ساتھ بٹھا لینے یا کھانا دے دینے کے درمیان اختیار ہے۔ و قد یکون امرہ اختیارا غیر حتم۔ ورجح الرافعی احتمال الاخیر وحمل الاول علی الوجوب۔ اور مطلب اس کا یہ ہے کہ اجلاس یعنی اس کو ساتھ بٹھانا متعین نہیں ہے، لیکن اگر ایسا کرے تو افضل ہوگا ورنہ مناولہ متعین ہو جائے گا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان دونوں میں سے ایک واجب ہو اور دوم یہ کہ امر مطلق ندب کیلئے ہے۔

(اَوْ لُقْمَتَیْنِ) شک من الراوی و رواہ الترمذی بلفظ لقمۃ فقط وفی حدیث: جو شخص کھاتا ہو اور اس کی طرف آنکھوں والا دیکھتا ہو تو اللہ اس کو ایسی بیماری میں مبتلا کرے گا جس کی کوئی دوا نہ ہو۔

(وَلِیَ عِلَاجَہٗ) ای تولی علاج الطعام بان حصل الاٰتہ وتحمل مشقۃ حرہ و دخانہ عند الطبخ و تعلقت بہ نفسہ و شمّ رائحتہ۔

(وھذا الحدیث ذکرہ البخاری فی باب: اِذَا اَتَاہُ خَادِمُہٗ بِطَعَامِہٖ)۔

(۱۰۸)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قَالَ

لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ اَوْ ذِرَاعٍ لَاَجَبْتُ، وَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ ؞

ترجمہ: بروایت ابوہریرہ از نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: اگر میری دعوت کی جائے جانور کے پچھلے پایوں یا اگلے پایوں پر تو میں قبول کروں اگر مجھے تحفہ بھیجے جائیں اگلے پائے یا پچھلے پائے جانور کے تو میں قبول کروں ؞

تشریح:-

(كُرَاع) مَادون الركبة من الساق۔

(ذِرَاع) وهو الساعد وكان عليه السلام يحبّ اَكْلَهٗ

(وهٰذا الحديث ذكره البخارى فى باب القليل من الهبة)

(۱۰۹)

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا هٰذِهٖ فَاسْتَسْقٰى، فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً لَنَا، ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا هٰذِهٖ، فَاَعْطَيْتُهٗ وَ اَبُوْ بَكْرٍؓ عَنْ يَسَارِهٖ وَ عُمَرُ تُجَاهَهٗ وَ اَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ فَضْلَهٗ ثُمَّ قَالَ: اَلْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا، قَالَ اَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ؞

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے۔ کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس گھر میں ہمارے پاس تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا، ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی ایک بکری کا دودھ دوہا۔ پھر میں نے ہمارے اس کنویں کا پانی اس میں ملایا اور آپ کو دیا۔ ابوبکرؓ آپکے بائیں تھے اور عمرؓ سامنے تھے اور ایک اعرابی آپکے دائیں تھا۔ جب آنحضرتؐ (پی کر) فارغ ہوئے۔ عمرؓ نے کہا: یہ ابوبکرؓ ہیں۔ پس آپ نے اعرابی کو اپنا بچا ہوا دیا اور فرمایا: دائیں والے دائیں والے ہی ہیں (یعنی وہ مقدم ہیں)۔ سنو جی! پس تم داہنے سے شروع کیا کرو۔ انسؓ نے کہا: پس وہ سنت ہے تین بار ؞

تیسرا سیارہ (اسم غیر منصرف) الدرس الخامس

اسم غیر منصرف کے احکام: اس پر لام تعریف یا نون تنوین نہیں آتا۔ مضاف نہیں ہوتا کہ کے آخری حرف کے نیچے زیر نہیں آتا ورنہ منصرف ہو کر پہلے سیارہ میں شامل ہو جائیگا (تفصیل کیلئے دیکھو! اسم غیر منصرف پر تبصرہ) اسکی حالت رفعی پیش سے، اور حالت نصبی و جرّی زبر سے ہوتی ہے۔ ہر دو حالتوں کا امتیاز عامل سے کیا جاتا ہے۔ یہ تین سیارہ اعراب بالحرکت کے ختم ہوئے۔ آیاتِ ذیل میں سے اسمائے غیر منصرف مع حالت اعرابی معلوم کرو:۔

(۱) اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يَاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۵ ۱۲/۱

(۲) وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۱۲/۲

(۳) فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۵ ۱۲/۵ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۱/۲ +

(۱) يُوْسُفُ اسم غیر منصرف۔ حالت رفعی۔ فعل ماضی معروف نمبر۱ قَالَ کا فاعل ہے +

(۲) يُوْسُفَ اسم غیر منصرف۔ حالت نصبی۔ فعل ماضی نمبر۲ تَرَكْنَا کا مفعول بہ ہے +

(۳) يُوْسُفَ۔ مِصْرَ۔ اسم غیر منصرف۔ يُوْسُفَ حالت جرّی۔ عَلٰى عامل جار ہے۔ مِصْرَ حالت نصبی۔ فعل امر اُدْخُلُوْا کا مفعول فیہ ہے +

پہلا سیارہ الف کی مشق اَلذِّئْبُ۔ اَللّٰهُ۔ حالت رفعی ہے + اَحَدَ۔ عَشَرَ۔ كَوْكَبًا۔ اَلشَّمْسَ۔ اَلْقَمَرَ۔ مِصْرًا حالت نصبی ہے + مَتَاعِ حالت جرّی ہے +

اَبِيْ حالت جری دیکھو! چھٹا سیارہ۔ اَبَتِ = اَبِيْ دیکھو! مبنیات تیسرا رکن سٰجِدِيْنَ۔ اٰمِنِيْنَ۔ جمع مذکر سالم حالت نصبی دیکھو پانچواں سیارہ۔ ٹھیرو! جلدی کیا پڑی ہے؟ مِصْرَ غیر منصرف۔ مِصْرًا منصرف ہے۔ دیکھو درس نمبر۱ +

چوتھا سیارہ (الف اسم تثنیہ) الدرس السادس

اسم تثنیہ۔ مشابہ اسم تثنیہ لفظاً۔ مشابہ اسم تثنیہ معناً۔ ان سب کی حالت رفعی (انِ) یعنی الف اور نون مکسور سے۔ اور حالت نصبی و جرّی (یْنِ) یعنی یٰ ساکن ماقبل مفتوح اور نون مکسور سے ہوتی ہے۔ ہر دو حالت کا امتیاز عامل سے ہوگا۔ آیاتِ ذیل پڑھو۔ پہلے اسمائے تثنیہ پھر ان کی حالت اعرابی معلوم کرو:۔

(۱) قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْھِمُ الْبَابَ

(۲) وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِھِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدَانِ قَالَ مَا خَطْبُکُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَاۗءُ وَاَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ ۵

(۳) کَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْھُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَّقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ۵

(۱) رَجُلَانِ اسم تثنیہ۔ حالت رفعی (انِ) فعل ماضی معروف قَالَ کا فاعل ہے +

(۲) اِمْرَاَتَیْنِ اسم تثنیہ۔ حالت نصبی (یْنِ) فعل ماضی معروف وَجَدَ کا پہلا مفعول ہے +

(۳) عَبْدَیْنِ اسم تثنیہ۔ حالت جرّی (یْنِ) اس کا عامل تَحْتَ مضاف ہے + صَالِحَیْنِ اسم تثنیہ۔ حالت جرّی (یْنِ) عَبْدَیْنِ کی صفت ہے۔ صفت اپنے اعراب میں اپنے موصوف کے تابع ہوتی ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھو! اَحَدَ عَشَرَ کوکَبًا + پہلا سیارہ (الف کی مشق) اَللّٰہُ۔ خَطْبُ۔ شَیْخٌ۔ کَبِیْرٌ۔ حالت رفعی ہے + اَلْبَابَ۔ تَحْتَ۔ شَیْئًا۔ اَلنَّارَ۔ حالت نصبی ہے + دُوْنِ۔ اَللّٰہِ حالت جرّی ہے +

پہلا سیارہ (ج کی مشق) اَلرِّعَاۗءُ جمع رَاعِیْ کی۔ حالت رفعی ہے + عِبَادِ جمع عَبْدٍ کی حالت جرّی ہے + اَلدّٰخِلِیْنَ جمع مذکر سالم حالت جرّی (یْنَ) دیکھو! پانچواں سیارہ + اَبُوْنَا مرکب اضافی۔ اَبُوْ حالت رفعی (وْ) مبتدا ہے۔ دیکھو! چھٹا سیارہ +

چوتھا سپارہ (ب تثنیہ لفظاً) الدرس السابع

اسم مشابہ تثنیہ لفظاً (وہ اسم جس کا واحد اور جمع نہیں ہوتا اور آخر پر نون اعرابی آتا ہے)

الفاظ اِثْنَانِ ۔ اِثْنَیْنِ ۔ اِثْنَیْنِ ۔ آیات ذیل پڑھو اور حالت اعرابی بیان کرو :-

(۱) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَھَادَۃُ بَیْنِکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ حِیْنَ الْوَصِیَّۃِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِکُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْکُمْ مُّصِیْبَۃُ الْمَوْتِ ۭ $\frac{۷}{۴}$

(۲) اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْھِمُ اثْنَیْنِ فَکَذَّبُوْھُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝ $\frac{۲۲}{۱۹}$

(۳) اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۚ $\frac{۱۰}{۱۲}$

(۱) اِثْنٰنِ اسم مشابہ تثنیہ لفظاً ۔ حالت رفعی (انِ) شَھَادَۃُ بَیْنِکُمْ مبتدا کی خبر ہے +

(۲) اِثْنَیْنِ اسم مشابہ تثنیہ لفظاً ۔ حالت نصبی (یْنِ) فعل ماضی اَرْسَلْنَا کا مفعول بہٖ ہے +

(۳) اِثْنَیْنِ اسم مشابہ تثنیہ لفظاً ۔ حالت جری (یْنِ) ثَانِیَ اسم عدد وصفی کا مضاف الیہ ہے +

چوتھا سپارہ (الف کی مشق) اٰخَرٰنِ اسم تثنیہ ۔ اٰخَرُ اس کا واحد ہے ۔ حالت رفعی (انِ) اِثْنٰنِ پر عطف ہے ۔ معطوف اعراب میں اپنے معطوف علیہ کے تابع ہوتا ہے ۔ دیکھو ! اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا +

پہلا سیپارہ (الف کی مشق) شَھَادَۃُ ۔ اَلْمَوْتُ ۔ مُصِیْبَۃُ ۔ اَللّٰہُ ۔ حالت رفعی ہے + اَحَدَ ۔ حِیْنَ ۔ ثَانِیَ ۔ اَللّٰہَ ۔ حالت نصبی ہے + بَیْنِ ۔ اَلْوَصِیَّۃِ ۔ عَدْلٍ ۔ غَیْرِ ۔ اَلْاَرْضِ ۔ اَلْمَوْتِ ۔ ثَالِثٍ ۔ حالت جری ہے + ثَانِیَ اثْنَیْنِ اور ثَانِیَ عِطْفِہٖ $\frac{۹}{۸۱}$ تحلیل صرفی بیان کرو +

چوتھا سیارہ (ج تثنیہ معناً) الدرس الثامن

اسم مشابہ تثنیہ معناً (صرف تثنیہ کے معنی دیتا ہے۔ نون اعرابی سے پاک لازم الاضافت ہے) کِلَاهُمَا۔ کِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ قرآن مجید میں صرف دو مقام پر وہ بھی حالت رفعی میں استعمال ہوا ہے۔ کِلَيْهِمَا۔ کِلَيْهِمَا۔ آیاتِ ذیل میں سے اسم مشابہ تثنیہ کی شناخت اور حالتِ اعراب بیان کرو +

(۱) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ ۱۵/۴ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝ ۱۵/۱۷

(۲) اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرُ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا +

(۳) اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرُ بِاَحَدِهِمَا اَوْ كِلَيْهِمَا +

(۱) کِلَاهُمَا مرکب اضافی ۔مشابہ تثنیہ معناً۔ حالت رفعی (ا) بذریعہ عطف اِمَّا يَبْلُغَنَّ کا فاعل ہے + کِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ مرکب اضافی ۔مشابہ تثنیہ معناً۔ حالت رفعی (ا) مبتدا ہے +

(۲) کِلَيْهِمَا مرکب اضافی ۔مشابہ تثنیہ معناً۔ حالت نصبی (یْ) بذریعہ عطف اِمَّا يَبْلُغَنَّ کا مفعول ہے +

(۳) کِلَيْهِمَا مرکب اضافی ۔مشابہ تثنیہ معناً۔ حالت جری (یْ) بذریعہ عطف حرف جار کا مجرور ہے +

کِلَا مذکر کیلئے اور کِلْتَا مؤنث کیلئے آتا ہے۔ انسان وغیرہ کے نر و مادہ کی طرح کلمات میں بھی نر و مادہ ہوتے ہیں +

چوتھا سیارہ (الف کی مشق) رَجُلَيْنِ۔ جَنَّتَيْنِ حالت نصبی۔ ہر دو مفعول ہیں + اَلْوَالِدَيْنِ اَلْجَنَّتَيْنِ حالت جری۔ پہلا حرف جار کا مجرور۔ دوسرا عامل مضاف کا مجرور ہے +

پہلا سیارہ (ج کی مشق) اَعْنَابٍ جمع مکسر عِنَبٍ کی۔ حالت جری مِنْ حرف جار کا مجرور ہے +

پانچواں سیارہ (الف جمع مذکر سالم) الدرس التاسع

جمع مذکر سالم (وہ جمع جس میں واحد کے حروف کی ترتیب قائم رہے) مشابہ جمع مذکر سالم لفظاً۔ مشابہ جمع مذکر سالم معناً۔ ان سب کی حالت رفعی (وْنَ) یعنی وٗ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح سے ہوتی ہے۔ اور حالت نصبی و جری (یْنَ) یعنی یٖ ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوح سے ہوتی ہے

آیات ذیل میں سے جمع مذکر سالم مع حالت اعرابی معلوم کرو :۔

(۱) قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ ۱/۱۶

(۲) اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ۲۲/۲

(۳) قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ۲/۸

(۱) اَلنَّبِيُّوْنَ جمع مذکر سالم۔ حالت رفعی (وْنَ) فعل ماضی مجہول اُوْتِيَ کا نائب فاعل ہے۔ مُسْلِمُوْنَ جمع مذکر سالم۔ حالت رفعی (وْنَ) نَحْنُ مبتدا کی خبر ہے +

(۲) اَلْمُسْلِمِيْنَ جمع مذکر سالم۔ حالت نصبی (يْنَ) اِنَّ حرف مشبہ بفعل کا اسم ہے +

(۳) اَلْعٰلَمِيْنَ۔ اَلْمُسْلِمِيْنَ۔ جمع مذکر سالم۔ حالت جری (يْنَ) ان کا عامل جار مضاف ہے +

تیسرے سیارہ کی مشق ۔ اِبْرٰهٖمَ۔ اِسْمٰعِيْلَ۔ اِسْحٰقَ۔ يَعْقُوْبَ۔ حالت جری۔ عامل جار اِلٰی کے مجرور ہیں + پیراء ۲ میں جمع مذکر سالم کے دس کلمات اور جمع مؤنث سالم کے دس کلمات ہیں سب کی حالت نصبی ہے +

پانچواں سیارہ (ب جمع مذکر سالم لفظاً) الدرس العاشر

مشابہ جمع مذکر سالم لفظاً (وہ جمع جس کا واحد اور تثنیہ نہیں آتا) آیاتِ ذیل میں سے مشابہ جمع مذکر سالم کے الفاظ شناخت کرو۔ پھر ان کی حالت اعرابی بیان کرو:-

(۱) اِنْ يَكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۭ

(۲) تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاۗءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ

(۳) فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ

(۱) عِشْرُوْنَ مشابہ جمع مذکر سالم لفظاً۔ حالت رفعی (وْنَ) اِنْ يَّكُنْ فعل ناقص کا اسم ہے +

(۲) خَمْسِيْنَ مشابہ جمع مذکر سالم لفظاً۔ حالت نصبی (یْنَ) کَانَ فعل ناقص کی خبر ہے +

(۳) سِتِّيْنَ مشابہ جمع مذکر سالم لفظاً۔ حالت جرّی (یْنَ) عامل جار اِطْعَامُ مضاف ہے +

پانچواں سیارہ (ب کی مشق) ثَلٰثُوْنَ ۔ سَبْعُوْنَ ۔ حالت رفعی + ثَلٰثِيْنَ ۔ اَرْبَعِيْنَ ۔ ثَمٰنِيْنَ حالت نصبی ہے + پانچواں سیارہ (الف کی مشق) صَابِرُوْنَ حالت رفعی ہے + پہلا سیارہ (ج کی مشق) اَلْمَلٰٓئِكَةُ ۔ صِيَامُ ۔ حالت رفعی ہے + دوسرے سیارہ کی مشق۔ اَلْمُحْصَنٰتِ حالت نصبی ہے + چوتھا سیارہ (الف کی مشق) مِائَتَيْنِ حالت نصبی ہے + شَهْرَيْنِ ۔ مُتَتَابِعَيْنِ حالت جرّی ہے + تیسرے سیارہ کی مشق۔ شُهَدَاۗءَ حالت جرّی ہے +

پانچواں سیّارہ (ج جمع مذکر سالم معنًا) الدرس الحادی عشر

اسم مشابہ جمع مذکر سالم معنًا (صرف مناسبت معنوی ہوتی ہے۔ لازم الاضافت۔ اس کے آخر پر نون اعرابی نہیں آتا ہے)۔ الفاظ: اُولُوا۔ اُولِیْ۔ اُولِیْ۔ آیاتِ ذیل میں سے شناخت کرکے ان کی حالت اعرابی بیان کرو:۔

(۱) اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۲۳/۱۵

(۲) مَا كَانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِىْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۱۱/۳

(۳) وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ

(۱) اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ مرکب اضافی۔ حالت رفعی۔ فعل مضارع يَتَذَكَّرُ کا فاعل ہے +

(۲) اُولِیْ قُرْبٰی۔ مرکب اضافی۔ حالت نصبی۔ فعل ناقص کَانُوْا کی خبر ہے +

(۳) اُولِی الْاَبْصَارِ۔ مرکب اضافی۔ حالت جرّی۔ لام حرف جار کا مجرور ہے لام عامل جار ہے

پہلا سیارہ (ج کی مشق) اٰنَآءَ جمع اِنْی۔ حالت نصبی۔ شبہ فعل قَانِتٌ کا مفعول فیہ ہے قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ = يَقْنُتُ اٰنَآءَ الَّيْلِ + اَلْاَلْبَاب جمع لُبٌّ کی۔ اَصْحَابُ جمع صاحب کی۔ حالت رفعی۔ اَنَّ کی خبر ہے + پانچواں سیارہ (الف کی مشق) اَلْمُشْرِكِيْنَ حالت جرّی (یْنَ) لام حرف جار کا مجرور ہے + دیکھو! جمع مذکر سالم معنًا میں حالت نصبی و جرّی۔ بجائے (یْنَ) کے صرف (یْ) ساکن سے ہوتی ہے + اور حالت رفعی بجائے (وْنَ) کے صرف (وْا) سے ہے +

(نوٹ) قاعدہ نصاب القرآن کا اعادہ، مقدمہ غرائب القرآن عزیزی کی روشنی میں کریں۔ تحلیل صرفی غرائب القرآن عزیزی سے دیکھیں۔ ترکیب نحوی مصباح القرآن عزیزی سے حل کریں۔ ان کے مضامین آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ باقاعدہ کثرت مطالعہ کی ضرورت ہے +

چھٹا سیپارہ (اسمائے اربع مکبّرہ الف) الدرس الثانی عشر

اسمائے ستہ مکبّرہ اَبٌ - اَخٌ - ذُوْ - فَمٌ - حَمٌ - ھَنٌ - آخری دو سو قیانہ الفاظ کا قرآن مجید میں استعمال نہیں ہے۔ جب یائے متکلم کے سوا کسی اور کلمہ کی طرف مضاف ہوں، تو ان سب کی حالت رفعی (وْ) ماقبل مضموم سے۔ حالت نصبی (الف) سے۔ اور حالت جری (یْ) ماقبل مکسور سے ہوتی ہے۔ الفاظ اَبُوْنَا - اَبَانَا - اَبِیْ لَهَبٍ - آیاتِ ذیل سے حالت اعرابی معلوم کرو :-

(۱) يَا أُخْتَ هَارُوْنَ مَا كَانَ أَبُوْكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ۵ وَأَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۵ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوْهُمْ قَالَ أَبُوْهُمْ إِنِّيْ لَأَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۵ وَكَانَ أَبُوْهُمَا صَالِحًا

(۲) إِنَّ أَبَانَا لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ ۵ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُوْنَ ۵ قَالَ كَبِيْرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوْا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِيْ يُوْسُفَ

(۳) وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِأَخٍ لَّكُمْ مِّنْ أَبِيْكُمْ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّيْ أُوْفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۵ تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۵

(۱) اَبُوْكِ - كَانَ کا اسم ہے + اَبُوْنَا - مبتدا ہے + اَبُوْهُمْ - اَمَرَ کا فاعل ہے + اَبُوْهُمْ - قَالَ کا فاعل ہے + اَبُوْهُمَا - كَانَ کا اسم ہے + ان سب کی حالت رفعی ہے +

(۲) اَبَانَا - اِنَّ کا اسم ہے + اَبَاهُ - سَنُرَاوِدُ کا مفعول ہے + اَبَاكُمْ - اَنَّ کا اسم ہے + ان سب کی حالت نصبی ہے۔ امید ہے کہ آپ کو دفتر حکام سے عوامل کی بابت احکام ملتے ہونگے؟

(۳) اَبِيْكُمْ - حالت جری - عامل جار مِنْ ہے + اَبِيْ لَهَبٍ - حالت جری ہے - عامل جار يَدَا = يَدَانِ - اسم تثنیہ مضاف ہے تفصیل کیلئے دیکھو! اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا - درس نمبر ۴۲

لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ = لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِيْ - دیکھو قاعدہ نصاب القرآن - نون وقایہ کا بیان صہ 119 +

چھٹا سیّارہ (اسمائے اربع مکبّرہ ب) الدرس الثالث عشر

اسمائے اربع مکبرہ - اَخُوْهُمْ حالت رفعی - اَخَانَا حالت نصبی - اَخِيْهِ حالت جرّی - آیات ذیل میں سے محلِ وقوع کے لحاظ سے حالت اعرابی مع وجہ اعراب معلوم کرو :-

(۱) كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صَالِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ ۱۹/۱۲
وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۳ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۝ ۱۲
(۲) فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ۱۳ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ
فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۱۳ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ - ۱۳
(۳) وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ
قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا
وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ ۱۳ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ
بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ
يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۲۶/۱۴

(۱) اَخُوْهُمْ - قَالَ کا فاعل ہے + اَخُوْكَ - اَنَا مبتدا کی خبر ہے + اَخُوْهُ بذریعہ عطف مبتدا ہے +
(۲) اَخَانَا - اَرْسِلْ امر کا مفعول بہٖ ہے + اَخَاهُ - لِيَاْخُذَ مضارع کا مفعول بہٖ ہے + اَخَاهُ
اٰوٰى فعل ماضی کا مفعول بہٖ ہے +
(۳) اَخِيْهِ - حالت جرّی - لام حرف جار ہے + اَخِيْهِ حالت جرّی - عَلٰى حرف جار ہے +
اَخِيْهِ - حالت جرّی - لَحْمَ مضاف عامل جار ہے +

پانچواں سیّارہ (الف کی مشق) اَلْمُرْسَلِيْنَ حالت نصبی - كَذَّبَتْ کا مفعول ہے + لَحٰفِظُوْنَ
حالت رفعی - اِنَّ کی خبر ہے + اَلْمُفْسِدِيْنَ - اَلرّٰحِمِيْنَ ہر دو کی حالت جرّی - عامل جار مضاف ہے +
اَخُوْهُمْ صَالِحٌ - اَخِيْهِ هٰرُوْنَ - صَالِحٌ - هٰرُوْنَ بدل کل ہیں - دیکھو درس نمبر ۴۵ +

چھٹا سیپارہ (اسمائے اربع مکبّرہ ج) الدرس الرابع عشر

اسمائے اربع مکبّرہ - الفاظ - ذُوْ فَضْلٍ حالت رفعی - ذَا الْکِفْلِ - حالت نصبی - ذِی الْقُرْبٰی حالت جرّی - آیات ذیل پڑھو! ذُوْ - ذَا - ذِیْ - کا استعمال اور حالت اعرابی بیان کرو - یاد رکھو! وجہ اعراب عامل سے واضح ہوتی ہے :-

(۱) وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۵ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۵ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۵

(۲) وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۵ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۵ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۵

(۳) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۵

(۱) ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ - حالت رفعی - اللّٰہ مبتدا کی خبر ہے + لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ - حالت رفعی - اِنَّ کی خبر ہے + ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ - حالت رفعی - لٰکِنَّ کی خبر ہے +

(۲) ذَا الْکِفْلِ حالت نصبی - عطف سے اُذْکُرْ محذوف کا مفعول ہے + ذَا النُّوْنِ بھی عطف سے اُذْکُرْ کا مفعول ہے + ذَا کی حالت نصبی ہے +

(۳) ذِی الْقُرْبٰی حالت جرّی عامل جار ب ہے + ذِی الْقُرْبٰی حالت جرّی - اَلْجَارِ کی صفت ہے +

جمع مذکر سالم: اَلْعٰلَمِیْنَ - اَلصّٰبِرِیْنَ - اَلصّٰلِحِیْنَ - اَلظّٰلِمِیْنَ + جمع مؤنث سالم - اَلظُّلُمٰتُ + جمع مکسر اَلْمَسٰکِیْنِ - اَیْمَانُ + اسم غیر منصرف - اِسْمٰعِیْلَ - اِدْرِیْسَ - ان سب کی حالت اعرابی مع سیپارہ بیان کرو

چھٹا سیارہ (اسمائے اربع مکبرہ د) الدرس الخامس عشر

فَمٌ + فُوْہُ حالت رفعی - فَاہُ حالت نصبی - فِیْہِ حالت جرّی - اسکی پہلی اور تیسری حالت کا استعمال قرآن مجید میں نہیں ہے - یہانتک چھ سیارہ کا بیان ختم ہوا - پہلے تین سیارہ اعراب بالحرکت کے اگلے تین سیارہ اعراب بالحرف کے ہیں - ساتواں سیارہ مشترک ہے :-

(۱) اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ لِيَبْلُغَ فُوْهُ اِلَى الْمَاۤءِ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ×

(۲) وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰۤئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَاۤءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۞ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۗ وَالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَىْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاۤءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۗ وَمَا دُعَاۤءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ۞ ۱۳/۸

(۳) اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ لِيَبْلُغَ الْمَاۤءَ فِىْ فِيْهِ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ×

(۱) فُوْہُ - مرکب اضافی - حالت رفعی - لِیَبْلُغَ کا فاعل ہے +

(۲) فَاہُ - مرکب اضافی - حالت نصبی - لِیَبْلُغَ فعل کا مفعول ہے +

(۳) فِیْہِ - مرکب اضافی - حالت جرّی - فِیْ حرف جار کا مجرور ہے +

پہلا سیارہ (الف کی مشق) اَلرَّعْدُ - شَدِیْدُ - دَعْوَۃُ - دُعَاۤءُ حالت رفعی ہے + حالت نصبی ہے + بَاسِطِ - اَلْمَاۤءِ - بَالِغِ - حَمْدِ - خِیْفَۃِ - اَللّٰہِ - اَلْمِحَالِ - اَلْحَقِّ - دُوْنِ شَیْءٍ - ضَلَالٍ - ان سب کی حالت جرّی ہے - وجہ اعراب بیان کرو +

پہلا سیارہ (ج کی مشق) اَلْمَلٰۤئِکَۃُ - اَلصَّوَاعِقَ + پانچواں سیارہ (الف کی مشق) اَلْکَافِرِیْنَ + چوتھا سیارہ (الف کی مشق) کَفَّیْہِ = کَفَّیْنِ ہٖ - اضافت سے نون اعرابی گرا - حالت جرّی ہے - عامل جار - بَاسِطِ شبہ فعل جو اپنے مفعول کی طرف مضاف ہے = یَبْسُطُ کَفَّیْہِ +

دیکھو! فِیْ (میں) حرف جار - فِیْ (منہ) اسم ہے جیسے لَا حرف نفی = غَیْر اسم ہے +

(نوٹ) جن الفاظ پر سبع سیارہ روشنی نہ ڈالیں - انکو مبنیات کے ارکان خمسہ سے حل کرو +

ساتواں سیارہ (الف مضارع مرفوع اعراب بالحرکت) الدرس السادس عشر

الف ـ مضارع حالت رفعی (اعراب بالحرکت) گردان کے پانچ کلمات جنکے آخر پیش آتا ہے۔ اور اُن میں ضمیر فاعل مستتر ہوتی ہے۔ اگر آخر پر حرف علت ہو تو و ـ ی رفع ثقیل ہونیکے باعث ساکن ہونگے۔ اور الف اپنے حال پر رہیگا۔ اس صورت میں مضارع کی حالت رفعی تقدیری ہوگی۔ مشترک لفظ کا تعین فاعل سے کیا جاتا ہے۔ آیات ذیل پڑھو! اور مضارع کے پانچ الفاظ کی حالت رفعی معلوم کرو:۔

نمبر۱: يَفْعَلُ: وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۞ ۳۵۲ ۔

نمبر۲: تَحْمِلُ: اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۞ ۱۳/۸ ۔

نمبر۳: تَقْضِيْ: فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۞ ۱۶/۱۲ ۔

نمبر۴: اُصِيْبُ: قَالَ عَذَابِيْۤ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ ۹/۹

نمبر۵: نَعْبُدُ: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۞ الفاتحہ

پہلا سیارہ (الف کی مشق) اَللّٰهُ ـ شَاءَ کا فاعل ہے + اَللّٰهَ ـ لٰكِنَّ کا اسم ہے + اَللّٰهُ ـ مبتدا ہے + كُلُّ اُنْثٰى مرکب اضافی ـ تَحْمِلُ کا فاعل ہے + اَلْاَرْحَامُ (ج کی مشق) تَغِيْضُ کا فاعل كُلُّ شَيْءٍ مرکب اضافی ـ مبتدا ہے + مِقْدَارٍ حرف جار کا مجرور ہے۔ اَلْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ـ مرکب توصیفی اپنے اسم اشارہ کا مشارٌ الیہ ہوکر ـ تَقْضِيْ کا مفعول بہ ہے + كُلَّ شَيْءٍ مرکب اضافی وَسِعَتْ کا مفعول ہے + تفصیل کیلئے دیکھو! اجزائے کلام اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا +

(نوٹ) فعل اور شبہ فعل میں مشابہت عملی طور پر سمجھنے کی کوشش کرو۔ مرکب جری کو متعلق فعل ـ یا متعلق شبہ فعل کہدینا کافی نہیں ہے۔ قسم تعلق کی وضاحت ضروری ہے۔ مرکب جری فعل یا شبہ فعل کا ـ گاہے فاعل ـ گاہے نائب فاعل ـ گاہے مفعول ہوتا ہے ـ گاہے محذوف ہوتا ہے۔ جسکو کلام کے سیاق و سباق سے سمجھنا پڑتا ہے۔ جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ = وَغَيْرِ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ۔ یاد رکھو! علم الاعراب کے بغیر ترجمہ قابل اعتماد ہی نہیں۔ بلکہ قرآن مجید سے تمسخر ہے +

ساتواں سیارہ (الف مضارع مرفوع اعراب بالحرف) الدرس السابع عشر

الف: مضارع حالت رفعی (اعراب بالحرف) گردان کے سات کلمات جنکے آخر نون اعرابی آتا ہے۔ مبتدا اور مضارع کا عامل رافع معنوی ہوتا ہے۔ نمبر۶ اور نمبر۱۲ مبنیات (ثوابت) میں سے ہیں +

نمبر۲: وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ٥ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ٢٧/١١

نمبر۳: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ٥ ١/١

نمبر۵: وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُودَانِ ٢٠- فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ٥ ٢٧/١٣

نمبر۸: قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ٥ ١٢/٥ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ٥ فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٥ ٢٧/١٢

نمبر۹: ثُمَّ اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ١/١٠

نمبر۱۰: قَالُوا اَتَعْجَبِينَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ٥ ١٢/٧

نمبر۱۱: اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيرٌ ٥ ٢٨/١٨

(نوٹ) تَظَاهَرُونَ = تَتَظَاهَرُونَ + تَظَاهَرَا = تَتَظَاهَرَانِ۔ دیکھو مقدمہ غرائب القرآن عزیزی صفحہ ۲۹ مضارع حالت رفعی نمبر۱ کا لفظ قرآن مجید میں نہیں ہے۔ ناچار حالت جزمی حاضر ہے +

پہلا سیارہ (ج کی مشق) اٰلَاءِ۔ اَنْفُسَ۔ دِيَارِ۔ بَرَكَاتُ۔ قُلُوبُ۔ الْمَلَائِكَةُ +

چوتھا سیارہ (الف کی مشق) اَلْبَحْرَيْنِ۔ اِمْرَاَتَيْنِ۔ عَيْنَانِ + پانچواں سیارہ (الف کی مشق) اَلْمُؤْمِنِينَ + ان سب کی حالت اعرابی اور ساتھ ہی حسب استعداد وجہ اعراب بیان کرنے کی کوشش کرو۔ ہمارے کئی ایک دوستوں نے ایک دن میں سبع سیارہ یاد کئے۔ اور تین ہفتہ میں قرآن مجید پر علمی مشق کر کے کامیاب ہو گئے +

ساتواں سیارہ (ب- مضارع حالت نصبی) الدرس الثامن عشر

مضارع حالت نصبی (اعراب بالحرکت) گردان کے پانچ کلمات پیش والوں پر زبر آئیگا۔ آخر پر حروف علت و۔ ی پر بھی زبر آئیگا۔ اگر الف ہے تو ضمیر متصل کی صورت میں گرجائیگا۔ ورنہ قائم رہیگا (اعراب بالحرف) گردان کے سات الفاظ کے آخر سے نونِ اعرابی گرجائیگا +

عامل ناصب مضارع : اَنْ۔ لَنْ۔ کَیْ۔ نُوْن ثقیلہ۔ نون خفیفہ+ اِذَنْ ناصب مضارع کا استعمال قرآن مجید میں نہیں ہے۔ صرف اسماء پر اِذَنْ بصورت اِذًا آیا ہے +

(۱) اَنْ : اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا ۱/۳ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ ۱/۳ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ ۱/۸ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ ۱/۹ اَنْ یَّکْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ + وَمَا ھُوَ بِمُزَحْزِحِہٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ۱/۱۱ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ۱/۱۳ +

(۲) لَنْ : فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا ۱/۳ لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ ۱/۶ لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ ۱/۷ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ ۱/۹ وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَھُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی ۱/۱۴ +

(۳) کَیْ : وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِکَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْئًا ۱۴/۱۵ لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰکُمْ ۲۷/۱۹

(۴) نون ثقیلہ : فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی ۱/۴ وَلَتَجِدَنَّھُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوۃٍ ۱/۱۱ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۱/۱۶ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا ۲/۱

(۵) نون خفیفہ : وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُہٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَکُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ۱۲/۱۴ لَیَکُوْنًا = لَیَکُوْنَنْ + کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ۳۰/۲۱ لَنَسْفَعًا = لَنَسْفَعَنْ۔ قرآن مجید میں نون خفیفہ صرف ان ہی دو جگہ میں آیا ہے +

(نوٹ) اگر مضارع کی حالت نصبی ہے۔ اور عامل ناصب نظر نہیں آتا تو سمجھو کہ وہاں عامل ناصب (اَنْ) مقدر ہے۔ یا خود مضارع جواب جازم ہے۔ یاد رکھو! کہ گاہے جوازم۔ نواصب کا عمل بھی کرلیتے ہیں + تفصیل کیلئے دیکھو! بیان اَنْ مقدمہ غرائب القرآن عزیزی صفحہ ۳۰ +

ساتواں سپارہ (ج۔ مضارع حالت جزمی) الدرس التاسع عشر

مضارع حالت جزمی (اعراب بالحرکت) گردان کے پانچ کلمات پیش والوں پر جزم آئیگا۔ آخر پر حروف علت وَ۔ یَ۔ اَلف اگر ہونگے تو گر جائینگے (اعراب بالحرف) گردان کے سات الفاظ کے آخر سے (حالت نصبی کی طرح) نون اعرابی گر جائیں گے +

حروف جوازم مضارع پانچ ہیں۔ اِنْ۔ لَمْ۔ لَمَّا۔ لامِ امر۔ لائے نہی + اسمائے جوازم مضارع نو ہیں۔ مَنْ شرطیہ (ذرا غور سے سمجھنا پڑتا ہے) مَا۔ اَیَّمَا۔ اَیْنَمَا۔ مَھْمَا (اِذْمَا۔ حَیْثُمَا۔ مَتٰی۔ اَنّٰی) قرآن مجید میں آخری چار کا استعمال بحیثیت جوازم مضارع نہیں ہے +

(۱) آیات ذیل میں سے پانچ حروف جوازم مضارع مع اعراب بالحرکت یا بالحرف معلوم کرو؟

قَالُوْٓا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ ۳ؑ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۵ ۳ؑ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ ۲ؑ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ۱۸ؑ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۵ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۵ ۳ؑ

(۲) آیات ذیل میں سے پانچ اسمائے جوازم مضارع مع اعراب بالحرکت یا بالحرف بیان کرو:۔

وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۵ ۵ؑ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۲ؑ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۱۲ؑ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۱ؑ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۵ ۹ؑ

(۳) جو مضارع فعل امر یا نہی یا کسی بھی جازم کے جواب میں آتا ہے اکثر مجزوم، گاہے منصوب بھی آجاتا ہے۔ قرآن مجید میں صرف ایک جگہ لَمَّا جازم نے نصب دیا ہے:۔

فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ ۱ؑ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ۵ ۹ؑ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۵ ۲ؑ وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ ۵ ۵ؑ

مسلمان باوجود قرآن مجید سے [illegible] ہونے کے طریق تعلیم فہم قرآن [illegible] ہیں ورنہ یہ مسائل معمولی ہیں +

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۵ ۲۶/۵

مصباح القرآن عزیزی (اسم غیر منصرف پر بصرہ) الدرس العشرون

اسم منصرف کا بیان پہلے سیپارہ میں او اسم غیر منصرف کا بیان تیسرے سیپارہ میں ہو چکا ہے مزید وضاحت کیلئے سنو! اسم غیر منصرف میں حسب ذیل نو اسباب میں سے دو سبب یا ایک سبب قائم مقام دو سبب کا پایا جانا ضروری ہے - عدل - وصف - تانیث - علم - عجمہ - جمع - ترکیب - الف نون زائدہ - وزن فعل - ہر ایک کا بیان عملی صورت میں پیش کیا جاتا ہے :-

آیات ذیل پڑھو! کلمات ثُلٰثَ - رُبٰعَ - اَحْمَدُ - يَثْرِبَ پر غور کرو!

(۱) وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى (فَاتَّقُوْا رَبَّكُمْ - وَاِنْ اَرَدْتُمْ نِكَاحًا) فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (غَيْرَهُنَّ) مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۵ ۴/۱۲ ، ۲۲/۱۳

(۲) وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۲۸/۹

(۳) وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۲۱/۱۸

(۱) ثُلٰثَ (تین تین) = ثلاثًا ثلاثًا - رُبٰعَ (چار چار) = اربعًا اربعًا - مانع صرف عدل (اصل سے پھرنا) اور وصفیت ہے - حالت نصبی - فانکحوا کا دوسرا مفعول بذریعہ عطف ہے +

(۲) اَحْمَدُ - يَثْرِبَ - مانع صرف وزن فعل اور علمیت ہے - اَحْمَدُ حالت رفعی - اِسْمُهٗ (مرکب اضافی) مبتدا کی خبر ہے - يَثْرِبَ حالت جری - عامل جار اَهْلَ مضاف ہے +

(۳) مَرْيَمَ - اِسْرَآءِيْلَ - حالت جری - عامل جار مضاف ہے - مانع صرف علم اور عجمیت ہے +

(لطیفہ) اگر معدول عنہ ثَلٰثَةً ثَلٰثَةً مانا جائے جیسا کہ بعض مولنا صاحبان ارشاد فرماتے ہیں تو یہ معنی ہوں گے کہ ایک ایک خاتون کے لئے دو دو - تین تین - چار چار مرد - کتب نحو کا ترجمہ کر کے مکھی پر مکھی مارنا بے معنی چیز ہے - تحقیق کے لئے دیکھو! مصباح القرآن عزیزی درس نمبر ۴۹ +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

اَلدُّرُوْسُ الْعَرَبِيَّةُ

اَلْعِبَادَاتُ

كَيْفِيَّتُ الْوُضُوْءِ

تَرْتِيبُ اَعْمَالِ الْوُضُوْءِ

۱۔ اِغْسِلْ كَفَّيْكَ ۔
۲۔ تَمَضْمَضْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔
۳۔ اِسْتَنْشِقِ الْمَاءَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔
۴۔ اِغْسِلْ وَجْهَكَ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔
۵۔ اِغْسِلْ يَدَيْكَ مَعَ الْمِرْفَقَيْنِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔
۶۔ اِمْسَحْ رُبْعَ رَاْسِكَ ۔
۷۔ اِمْسَحْ اُذُنَيْكَ ۔
۸۔ اِمْسَحْ رَقَبَتَكَ ۔
۹۔ اِغْسِلْ رِجْلَيْكَ مَعَ الْكَعْبَيْنِ ۔

تنبیہ

اَلْاَعْمَالُ : ۴ (غَسْلُ الْوَجْهِ)، ۵ (غَسْلُ الْيَدَيْنِ، مَعَ الْمِرْفَقَيْنِ)، ۶ (مَسْحُ رُبْعِ الرَّاْسِ)، ۹ (غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ مَعَ الْكَعْبَيْنِ) هِيَ اَلْفُرُوْضُ[1] الَّتِيْ لَا يُتِمُّ الْوُضُوْءُ اِلَّا بِهَا۔ اَمَّا غَيْرُهَا مِنَ الْاَعْمَالِ فَسُنَّةٌ، لَا يَبْطُلُ الْوُضُوْءُ بِتَرْكِهَا۔

نَوَاقِضُ الْوُضُوْءِ

يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاُمُوْرِ الْآتِيَةِ:
۱۔ مَا خَرَجَ مِنَ السَّبِيْلَيْنِ (الْقُبُلِ وَ الدُّبُرِ) ۔

[1] عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ يُزَادُ عَلٰى هٰذِهِ الْفُرُوْضِ الْاَرْبَعَةِ : اَلنِّيَّةُ وَالتَّرْتِيْبُ۔

٢- خُرُوْجُ نَجِسٍ مِنْ غَيْرِ السَّبِيْلَيْنِ : بِشَرْطِ اَنْ يَسِيْلَ عَنْ مَوْضِعِ خُرُوْجِهٖ ‌.
٣- نَوْمُ غَيْرِ الْمُتَمَكِّنِ .
٤- اَلْقَهْقَهَةُ فِى الصَّلَاةِ .
٥- اَلْقَيْءُ الَّذِىْ يَمْلَأُ الْفَمَ .

تمرين

١- بَيِّنِ الْفَرْضَ وَ السُّنَّةَ فِيْمَا يَأْتِى :
الْمَضْمَضَةَ ، مَسْحِ الرَّاْسِ ، غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ .
٢- هَلْ الْاِبْتِسَامُ فِى الصَّلٰوةِ يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ ؟
٣- هَلْ يَنْتَقِضُ وُضُوْءُكَ اِذَا جُرِحْتَ وَ اَنْتَ مُتَوَضِّئٌ ؟

عبادات

وضو کی صورت

(۳) تین بار ناک میں پانی ڈالتا ہوں۔	(۲) تین بار کُلّی کرتا ہوں	(۱) میں پہلے اپنے دونوں ہاتھ تین بار دھوتا ہوں۔
(۶) اپنے چوتھائی سر کا مسح کرتا ہوں	(۵) تین بار اپنے دونو ہاتھ کہنیوں سمیت دھوتا ہوں	(۴) تین بار اپنا مُنّہ دھوتا ہوں
(۹) تین بار، اپنے دونو پاؤں ٹخنوں سمیت دھوتا ہوں۔	(۸) اپنی گردن کا مسح کرتا ہوں	(۷) اپنے دونو کانوں کا مسح کرتا ہوں۔

وضو کے کاموں کی ترتیب

(۱) اپنے دونو ہاتھ دھو۔ (۲) تین مرتبہ کُلّی کر۔

(۳) تین مرتبہ ناک میں پانی پہنچا۔ (۴) تین مرتبہ اپنا مُنہ دھو۔
(۵) تین بار اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت دھو۔ (۶) اپنے چوتھائی سر کا مسح کر۔
(۷) اپنے دونو کانوں کا مسح کر۔ (۸) اپنی گردن کا مسح کر۔
(۹) اپنے دونو پاؤں ٹخنوں سمیت دھو۔

آگاہی

(وضو کے) عُمَل :- ۴: منہ دھونا، ۵: کہنیوں سمیت دونو ہاتھ دھونا، ۶: چوتھائی سر کا مسح، ۹: ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا، یہ وہ فریضے[1] ہیں جن کے بغیر "وضو" پورا نہیں ہوتا۔ پر ان کے سوا جو اور عمل ہیں وہ سُنّت ہیں، ان کے چھوڑنے سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

وضو توڑنے والی چیزیں

آئندہ آنے والے کاموں میں سے ہر کام وضو کو توڑ دیتا ہے :-

(۱) جو چیز دونو رستوں (آگے پیچھے) سے خارج ہو۔
(۲) ناپاکی کا دونو رستوں کے سوا اور جگہوں سے نکلنا بشرطیکہ اپنے نکلنے کی جگہ سے بہ نکلے۔
(۳) نہ جم کر بیٹھے ہوئے کا سونا۔
(۴) نماز میں کھلکھلا کر ہنس پڑنا۔
(۵) قے جو منہ بھر کر ہو۔

مشق

(۱) اعمال ذیل میں فرض اور سنّت بیان کرو۔
کُلّی، سر کا مسح، پاؤں دھونا۔
(۲) کیا مسکرانا وضو کو توڑ دیتا ہے ؟
(۳) کیا جب تم وضو کی حالت میں زخمی ہو جاؤ تو تمہارا وضو ٹوٹ جائیگا۔

[1] شافعیوں کے ہاں ان چار فرضوں پر (۱) نیت اور (۲) ترتیب زیادہ کئے جاتے ہیں +

كَيْفِيَّةُ التَّيَمُّمِ

إِذَا أَرَدْتَ الصَّلَاةَ وَ لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ، أَوْ وُجِدَ وَ لَمْ تَسْتَطِعْ إِسْتِعْمَالَهُ لِمَرَضٍ، فَتَيَمَّمْ.

- إِقْصِدْ تُرَابًا طَاهِرًا، وَ اضْرِبْ بِهِ كَفَّيْكَ.
- إِمْسَحْ وَجْهَكَ بِكَفَّيْكَ.
- إِضْرِبِ التُّرَابَ بِكَفَّيْكَ.
- مُرَّ بِكَفِّ الْيَدِ الْيُسْرٰى، عَلٰى سَاعِدِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ مُرَّ بِكَفِّ الْيَدِ الْيُمْنٰى، عَلٰى سَاعِدِ الْيَدِ الْيُسْرٰى.

فُرُوْضُ التَّيَمُّمِ

الْعَمَلَانِ: ۲ (مَسْحُ الْوَجْهِ)، ٤ (مَسْحُ الْيَدَيْنِ) هُمَا

فَرْضَا التَّيَمُّمِ [1]

نَوَاقِضُ التَّيَمُّمِ [2]

١- يَنْقُضُهُ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ .

٢- زَوَالُ الْعُذْرِ الْمُبِيْحِ لِلتَّيَمُّمِ .

تمرین

١- أُذْكُرْ فُرُوْضَ التَّيَمُّمِ .

٢- مَتَى يَجُوْزُ التَّيَمُّمُ ؟

٣- إِذَا أَرَدْتَ الصَّلَاةَ ، وَكُنْتَ مُتَيَمِّمًا ، ثُمَّ وُجِدَ الْمَاءُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ ، فَهَلْ تُصَلِّيْ ؟

٤- مَا الَّذِيْ يُشْتَرَطُ فِي التُّرَابِ الَّذِيْ يَجُوْزُ بِهِ التَّيَمُّمُ ؟

٥- مَا الَّذِيْ يَنْقُضُ التَّيَمُّمَ ؟

تیمم کی کیفیت

(۱) میں پاک مٹی کا قصد کرتا ہوں اور اپنی دونو ہتھیلیاں اس پر مارتا ہوں۔	(۲) میں اپنی دونو ہتھیلیوں سے اپنے چہرے کا مسح کرتا ہوں -
(۳) میں اپنی دونو ہتھیلیاں مٹی پر مارتا ہوں -	(۴) میں اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی پر پھیرتا ہوں -

جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اور پانی نہ پائے ، یا (پانی تو) موجود ہو اور تو کسی بیماری کے سبب اس کا استعمال نہ کر سکے تو تیمم کرلے ۔

(۱) تو پاک مٹی کا قصد کر اور اس پر اپنی دونو ہتھیلیاں مار

(۲) اپنی دونو ہتھیلیاں اپنے منہ پر مل لے ۔

[1] يُزَادُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ : النِّيَّةُ ، وَ التَّرْتِيْبُ .

[2] النَّوَاقِضُ وَاحِدَةٌ فِي الْمَذْهَبَيْنِ .

(۳) اپنی دونو ہتھیلیاں مٹی پر مار۔
(۴) بائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں ہاتھ کی کلائی پر پھیر۔ پھر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی پر۔

تیمّم کے فرض

دو عمل:۔ ۲ (چہرے کا مسح) ۱ ۴ (دونو ہاتھوں کا مسح)۔ یہی تیمم کے دو فرض ہیں۔

تیمّم توڑنے والی باتیں

(۱) اس کو وہی چیزیں توڑتی ہیں جو وضو کو توڑتی ہیں۔
(۲) اس عذر کا جاتے رہنا جو تیمم کو روا کرنے والا تھا۔

تنبیہ

(۱) شافعیہ کے نزدیک ان دونو پر نیت اور ترتیب زیادہ کر لی جاتی ہیں۔
(۲) تیمم توڑنے والی چیزیں دونو مذہبوں میں ایک ہیں۔

مشق

(۱) تیمم کے فرض بیان کرو۔ (۲) تیمم کب جائز ہوتا ہے؟
(۳) جب تم نماز پڑھنا چاہو، اور تیمّم کئے ہو، پھر نماز سے پہلے پانی مل جائے تو کیا تم نماز پڑھ لوگے؟
(۴) جس مٹی سے تیمم جائز ہے اس کے بارے میں کیا شرط ہے؟
(۵) تیمم کو کیا کیا توڑتا ہے؟

شَرْحُ آيَةِ الْوُضُوْءِ وَالتَّيَمُّمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ:
(يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ، فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ، وَ امْسَحُوْا

بِرُءُوْسِكُمْ، وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا، وَاِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى، اَوْ عَلٰى سَفَرٍ، اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ، اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ، فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً، فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا، فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ)

المَعْنَى الْاِجْمَالِيّ

بَيَّنَ اللهُ فِىْ هٰذِهِ الآيَةِ الْكَرِيْمَةِ، اَنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ وَجَبَ عَلَيْهِ اَنْ يَتَوَضَّأَ.

وَ فُرُوْضُ الوُضُوْءِ المَذْكُوْرَةُ فِى القُرْاٰنِ هِيَ:

١- غَسْلُ الْوَجْهِ: (اغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ)

٢- غَسْلُ الْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ (وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ).

٣- مَسْحُ الرَّأْسِ: (امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ).

٤- غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ: (وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ).

لتعيين كلمة الذراع فى الصورة

فَإذَا لَمْ يَجِدِ الإنْسَانُ المَاءَ لِلْوُضُوْءِ أوِ الْغُسْلِ، أوْكَانَ بِهٖ مَرَضٌ أوْ جِرَاحَاتٌ، تَمْنَعُهُ مِنْ إسْتِعْمَالِهٖ، جَازَلَهُ أنْ يَّتَيَمَّمَ.

وَ فُرُوْضُ التَّيَمُّمِ المَذْكُوْرَةُ فِى الآيَةِ هِىَ :

۱۔ مَسْحُ الوَجْهِ
۲۔ مَسْحُ الْيَدَيْنِ
(فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَ أيْدِيْكُمْ مِنْهُ)

تمرین

۱۔ كَمْ فُرُوْضُ الوُضُوْءِ المَذْكُوْرَةُ فِى الآيَةِ ؟
۲۔ كَمْ فُرُوْضُ التَّيَمُّمِ المَذْكُوْرَةُ فِى الآيَةِ ؟
۳۔ مَتَى يُبَاحُ التَّيَمُّمُ لِمَنْ يُّرِيْدُ الصَّلَاةَ ؟

وضو اور تیمّم کی آیت کی تفسیر

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ میں فرمایا :-

(اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کو اٹھو، تو اپنے مُنہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھو، اور اپنے سروں کو مسح کرو، اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک۔ اور اگر تم بڑی ناپاکی کی حالت میں ہو، تو غسل کرو، اور اگر تم بیمار ہو، یا سفر پر ہو، یا تم میں سے کوئی پاخانے سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو، پھر تم پانی نہ پاؤ، تو پاک مٹی کا قصد کرو، پھر اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ملو) -

اللہ تعالیٰ نے اس آیۂ شریفہ میں یہ بیان کیا ہے، کہ انسان جب نماز پڑھنا چاہے تو اس پر فرض ہے کہ وضو کرے -

اور وضو کے فرض جو قرآن میں بیان ہوئے ہیں، یہ ہیں :-

(۱) منہ کا دھونا (اِغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ اپنے مونہوں کو دھوؤ -
(۲) دونو ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا (وَ أيْدِيَكُمْ إلَى المَرَافِقِ) -

(۳) سر کا مسح (وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ)

(۴) دونو پاؤں کا ٹخنوں تک دھونا (وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ)

پھر جب آدمی وضو یا غسل کے لئے پانی نہ پائے یا اسکو کچھ مرض ہو، کچھ زخم ہوں، جو پانی کے استعمال سے مانع ہوں تو اسکو تیمم کر لینا جائز ہے۔

اور تیمم کے فرض جو آیت میں مذکور ہیں، یہ ہیں :-

(۱) چہرے کا مسح
(۲) دونو ہاتھوں کا مسح
(فَامْسَحُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ مِنْهُ)

مشق

(۱) وضو کے فرض جو آیت میں ذکر ہوئے ہیں، کتنے ہیں ؟

(۲) تیمم کے فرض جن کا ذکر آیت میں ہوا ہے کتنے ہیں ؟

(۳) جو شخص نماز پڑھنی چاہے اسکو تیمم کب روا ہوتا ہے ؟

مِنَ الْبَيْتِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ

اَنْشُوْدَةُ طِفْلَةٍ تَتَوَجَّهُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ

اَقُوْمُ فِي الصَّبَاحِ قَبْلَ الشَّمْسِ
اَغْسِلُ وَجْهِي وَ يَدِي وَ رَأْسِي
وَ بَعْدَ اَنْ اَخْلَعَ ثَوْبَ النَّوْمِ
اَلْبَسُ ثَوْبًا غَيْرَهُ لِلْيَوْمِ
وَ اَغْتَدِي وَ فِي يَدِي كِتَابِيْ
نَظِيْفَةَ الْحِذَاءِ وَ الثِّيَابِ
قَاصِدَةً مَدْرَسَتِي مُبَكِّرَهْ
سَاعِيَةً رَاضِيَةً مُسْتَبْشِرَهْ

أَهْدِي إِلَى صَوَاحِبِي سَلَامِي
وَ أَدْخُلُ الْمَكْتَبَ بِانْتِظَامٍ
وَ أَكْتُبُ الدُّرُوسَ بِالْإِتْقَانِ
وَ أَحْفَظُ الْعُلُومَ بِالْإِمْعَانِ
كَذَاكَ فِعْلُ الطِّفْلَةِ الرَّشِيْدَةِ
لِكَيْ تَعِيشَ عِيْشَةً سَعِيْدَةً

(الهراوی)

گھر سے مدرسے کو

گیت ایک لڑکی کا جو مدرسے کا رُخ کرتی ہے

میں صبح سورج سے پہلے اُٹھتی ہوں، اپنا مُنہ ہاتھ اور سر دھوتی ہوں
اور رات کا لباس اتارنے کے بعد، دن کے اَور کپڑے پہنتی ہوں
اور میں صبح صبح صاف جوتا، اجلے کپڑے پہنے، ہاتھ میں کتاب لئے چل پڑتی ہوں
سویرے اپنے مدرسے کا قصد کئے ہوئے جلدی جلدی چلتی خوش و خرم
میں اپنی سہیلیوں کو اپنا سلام ہدیہ کرتی ہوں، اور درستی کے ساتھ مدرسہ میں داخل ہوتی ہوں
اور اپنے اسباق پختگی کے ساتھ لکھتی ہوں، اور علموں کو غور کے ساتھ یاد کرتی ہوں
اچھی لڑکی کا کام ایسا ہی ہوتا ہے، تاکہ خوش قسمتی کی زندگی بسر کرے

وَصَايَا الْآبَاءِ لِلْأَبْنَاءِ

۱۔ يَا ابْنَتِي الْعَزِيْزَة ! مَتَى اسْتَيْقَظْتِ مِنْ نَوْمِكِ صَبَاحًا وَجَبَ عَلَيْكِ اَنْ تَغْسِلِي وَجْهَكِ وَ رَأْسَكِ وَ يَدَيْكِ وَ فَمَكِ وَ اَنْفَكِ وَ اُذُنَيْكِ وَ رِجْلَيْكِ بِالْمَاءِ النَّقِيِّ الطَّاهِرِ وَ الصَّابُوْنِ وَ تُنَشِّفِيْهَا بِالْمِنْشَفَةِ

(القوطة) -

٢- ثُمَّ مَشِّطِي شَعْرَكِ ، وَ اخْلَعِي ثَوْبَ النَّوْمِ - وَ الْبَسِي ثَوْبَكِ النَّظِيفَ الْمُعَدَّ لِلْمَدْرَسَةِ ، وَ حِذَاءَكِ وَ تَهَيَّئِي لِلذَّهَابِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ بَعْدَ أَنْ تَتَغَدَّى بِشَيْءٍ خَفِيفٍ مِنَ الطَّعَامِ كَاللَّبَنِ وَ الشَّاءِ وَغَيْرِهِمَا.

٣- مَتَى تَهَيَّأْتِ لِلْخُرُوجِ مِنَ الْبَيْتِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ وَجَبَ عَلَيْكِ أَنْ تُقَبِّلِي يَدَيْ وَالِدَيْكِ ، وَ تُوَدِّعِيهِمَا بِأَنْ تَقُولِي لَهُمَا : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا .

فَبِذٰلِكَ تَكْسِبِيْنَ رِضَاءَ هُمَا عَنْكِ ، وَ حُسْنَ دُعَاءِ هِمَا لَكِ وَ تَخْرُجِيْنَ مِنَ الْبَيْتِ مَصْحُوْبَةً بِالدَّعْوَاتِ الصَّالِحَاتِ لِتَفُوْزِيْ بِالنَّجَاحِ فِي دِرَاسَتِكِ.

٤- لَا تَنْسِ قَبْلَ خُرُوْجِكِ مِنَ الْمَنْزِلِ اَخْذَ كُتُبِكِ وَ كُرَّاسَاتِكِ وَ اَدَوَاتِكِ الْمَدْرَسِيَّةِ بِوَضْعِهَا فِي مِحْفَظَتِكِ (حَقِيْبَتِكِ) لِكَيْلَا تَحْرِمِي مِنْ فَائِدَةٍ مَا فِيْهَا مِنَ الْعُلُوْمِ ، وَ لِتَكُوْنِي بَعِيْدَةً عَنِ اللَّوْمِ وَ التَّوْبِيْخِ مِنْ حَضَرَاتِ الْمُعَلِّمِيْنَ وَ الْمُعَلِّمَاتِ .

٥- إِذَا اَهْمَلْتِ نَظَافَةَ بَدَنِكِ وَ نَظَافَةَ ثِيَابِكِ وَكُتُبِكِ وَ اَدَوَاتِكِ غَضِبَ عَلَيْكِ وَالِدَاكِ وَ مُعَلِّمُوْكِ وَ مُعَلِّمَاتُكِ ، وَكُنْتِ عُرْضَةً لِلْعِقَابِ وَ حُرِمْتِ مَحَبَّةَ الْاَهْلِ وَ الْاَصْحَابِ .

اندرز ہائے پدراں بہ پسراں

(۱) پیاری بیٹی ! جب تو صبح خواب سے بیدار ہو تو تجھ پر واجب ہے کہ تو اپنا چہرہ، اپنا

سر، اپنے ہاتھ، اپنا منہ، اپنی ناک، اپنے کان اور اپنے پاؤں پاک و صاف پانی اور صابون
سے دھوئے اور انکو تولئے سے خشک کرے۔

(۲) پھر اپنے بالوں میں کنگھی کرے، اور سونے کے کپڑے اتارے، اور اپنے صاف ستھرے
کپڑے اور جوتا جو مدرسہ کے لئے تیار رکھے ہوں پہنے۔ اور کچھ ہلکے سے کھانے مثلاً دود
اور چائے وغیرہ سے ناشتہ کرکے مدرسہ جانے کو تیار ہو جائے۔

(۳) جب تو گھر سے مدرسہ کو نکلنے کے لئے تیار ہو جائے تو تجھ پر فرض ہے کہ اپنے والدین کے
ہاتھوں کو بوسہ دے اور ان سے یوں کہکر رخصت ہو کہ السلام علیکما!

اسی طرح تو اپنے حق میں ان کی خوشنودی اور اپنے لئے ان کی نیک دعا حاصل کریگی، اور
گھر سے اچھی دعاؤں کو ساتھ لئے ہوئے نکلیگی تاکہ اپنی پڑھائی میں کامیابی کو پہنچ سکے۔

(۴) گھر سے نکلنے کے پہلے اپنی کتابوں کاپیوں اور مدرسے کا سامان لیکر بستے میں رکھنا نہ بھولیو
تاکہ ان میں جو علم ہیں ان کے فائدے سے محروم نہ رہ جائے اور تاکہ تو استادوں اور
استانیوں کے بُرا کہنے اور جھڑکنے سے دُور رہے۔

(۵)

نَنْشُرُ المِظَلَّاتِ وَنَحْنُ فِي الطَّرِيقِ
لِتَحْفَظَنَا مِنَ المَطَرِ زَمَنَ الشِّتَاءِ،
وَتَقِيَنَا حَرَارَةَ الشَّمْسِ زَمَنَ الصَّيْفِ.

الْمِقَصُّ

بِالْمِقَصِّ نَقُصُّ الْقُمَاشَ وَالْجِلْدَ وَالْوَرَقَ وَ نُقَلِّمُ الْأَظْفَارَ. وَ لِكُلٍّ مِنَ الْخَيَّاطِ وَ الْحَلَّاقِ مِقَصٌّ.

اَلْمِبْرَاةُ

لِهٰذِهِ الْمِبْرَاةِ ثَلَاثَةُ اَسْلِحَةٍ مِنَ الصُّلْبِ نَبْرِي بِهَا الْأَقْلَامَ وَ نَسْتَعْمِلُهَا فِي قَطْعِ الْخُيُوْطِ وَ غَيْرِهَا.

ترجمہ :-

ہم چھاتے کھولتے ہیں جبکہ ہم راستے میں ہوتے ہیں
تاکہ ہم کو مینہ سے بچائیں سردی کے موسم میں
اور ہم کو سورج کی گرمی سے بچائیں گرمی کے دنوں میں

قینچی

قینچی سے ہم کپڑا چمڑا اور کاغذ کاٹتے ہیں اور ناخن تراشتے ہیں۔ درزی اور نائی ہر ایک کے پاس قینچی ہوتی ہے۔

قلمتراش

اس قلمتراش کے تین پھل فولاد کے ہیں۔ ہم ان سے قلم تراشتے ہیں، اور دھاگوں وغیرہ کے کاٹنے میں استعمال کرتے ہیں۔

۹

فِي الرُّوبِيَةِ سِتَّ عَشَرَةَ آنَةً، إِذَا اشْتَرٰى لَكَ اَبُوْكَ كُرَةً بِسِتِّ آنَاتٍ وَ دَفَعَ لِلْبَائِعِ رُوبِيَةً فَكَمْ آنَةً تَبْقٰى ؟

حکایۃ

جَاءَ صَیَّادٌ بِسَمَکَۃٍ اِلٰی بَعْضِ الْمُلُوْكِ، فَاَعْطَاهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ. فَقَالَتْ لَهٗ زَوْجَتُهٗ اَسْرَفْتَ. فَقَالَ كَيْفَ اٰخُذُهَا مِنْهُ؟ فَقَالَتْ: قُلْ لَهٗ اَلسَّمَكَةُ ذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى؟ فَمَهْمَا قَالَ قُلْ لَهٗ: اُرِيْدُ ضِدَّهَا فَسَأَلَهٗ عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَ اِنَّهَا خُنْثٰى، لَا ذَكَرٌ وَلَا اُنْثٰى، فَضَحِكَ الْمَلِكُ وَاَعْطَاهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ اُخْرٰى فَلَمَّا اَخَذَهَا مِنْهُ سَقَطَ دِرْهَمٌ، فَاَخَذَهٗ سَرِيْعًا. فَقَالَتْ زَوْجَتُهٗ: اِنَّهٗ بَخِيْلٌ لَا يَسْتَحِقُّ شَيْئًا. فَسَأَلَهٗ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ بَادَرْتُ اِلٰی اَخْذِهٖ لِاَنَّ عَلَيْهِ اِسْمُ الْمَلِكِ، فَاَعْطَاهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ اُخْرٰى. وَنَادٰى مُنَادٍ: اَنْ لَا يَسْمَعَ اَحَدٌ مِنْ رَأْيِ زَوْجَتِهٖ.

شرح الکلمات :-

صَیَّادٌ: کوئی شکاری + جَاءَ بِ: لایا + سَمَکَۃٍ: ایک مچھلی + اِلٰی بَعْضِ الْمُلُوْكِ: کسی بادشاہ کے پاس + فَ: پس + اَعْطَا: اس نے دئے + هٗ: اسکو + اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ: چار ہزار درہم + فَ: پس + قَالَتْ: کہا + لَهٗ: اس سے + زَوْجَتُهٗ: اسکی زوجہ نے + اَسْرَفْتَ: تو نے فضول خرچی کی + كَيْفَ: کس طرح + اٰخُذُ: میں لوں + هَا: یہ (درہم) اس سے + قَالَ: پس اس عورت نے اس سے کہا + قُلْ لَهٗ: اس سے کہو: مچھلی ذَكَرٌ: نر ہے اَمْ: یا، اُنْثٰى: مادہ + فَمَهْمَا قَالَ: پھر جو کچھ وہ کہے۔ تم اس سے کہو مجھے اسکے خلاف چاہئے۔ پس اس (بادشاہ) نے اس سے پوچھا، عَنْ ذَالِكَ: اسکے بارے میں + اسنے کہا مچھلی ہیجڑ ہے نہ تو نر ہے نہ مادہ ہے۔ بادشاہ ہنس پڑا اور چار ہزار اور دیئے۔ پھر جب اسنے وہ اَخَذَ: لئے مِنْهُ: اس سے، ایک درہم، سَقَطَ: گر پڑا۔ پس اسنے اسکو جلدی سے اٹھا لیا۔ پس اسکی زوجہ نے کہا کہ وہ بَخِيْلٌ (کنجوس) ہے، لَا يَسْتَحِقُّ شَيْئًا: کسی چیز کا حقدار نہیں۔ پس اسنے اسکے متعلق دریافت کیا۔ اسنے کہا، میں نے اسکو اٹھا لینے میں اسلئے بَادَرْتُ: جلدی کی کہ اس پر بادشاہ کا نام ہے*

*پس اسنے اسکو چار ہزار درہم اور دیئے اور ایک مُنَادٍ: ڈھنڈورچی نے نَادٰی: منادی کی کہ کوئی آدمی اپنی بیوی کی رائے کو نہ سنے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیامِ اسلام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ

مدیر: محمد احمد خاں ذاکر

قواعد

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے، ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا۔

۳۔ چندہ سالانہ ۳ے ر۔ فی پرچہ ۴ ر۔

۴۔ اشتہارات کی اجرت کا تصفیہ مینیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپکر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

(کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیسہ اخبار

جالندھر شہر

جلد ۱۴ | اپریل ۱۹۴۳ء ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | نمبر ۴

اَلاُمُّ مَدرَسَۃٌ اِذَا اَعدَدتَھَا
اَعدَدتَ شَعبًا طَاھِرَ الاَعرَاقِ

(ترجمہ) ماں وہ مکتب ہے کہ ڈالی تم نے جب اسکی بنا
ایک پاکیزہ سرشت امّت کو پیدا کر لیا

عناصر : (۱) مقدمہ۔ (۲) ... ر الامہات۔ (۳) العنایۃ بھن۔ ...) خاتمہ۔

اجزاء ترکیبیہ : (۱) دیباچہ یا تمہید (۲) اثرِ مادران۔ (۳) انکی غور و پرداخت۔ (۴) خاتمہ۔

عمود المقال

اَلتَّربِیَۃُ اِیصَالُ الاِنسَانِ اِلَی الکَمَالِ المُمکِنِ۔

ا۔ تربیت، انسان کو کمالِ ممکن تک پہنچانا ہے۔

ا: تَشمَلُ التربیۃ الکاملۃ تَقوِیمَ

ا: کامل تربیت میں جسموں عقلوں اور

الاجسام والعقول و الاخلاق

ب: عَوَامِلُهَا: المنزلُ والمدرسةُ والرِفاق والمجتمع والمهنة والحكومة

۲ — الامّه نَسِيْجُ الامهاتِ

ا: الامُّ اكثر الناس مخالطة الطفل فی سنی حیاته الاولیٰ۔

ب: تضع اساس معارفه واخلاقه وعلیٰ هٰذا یقوم المستقبل۔

ج: رقی الامة رهن بنجاح الام فی الاسرة

د: هات امثلة تاریخیة تبین منزلة امهات فی انهاض الامم

۳ — تجب العِنایة بِالامهات:

ا: بتقویم اجسامهن وعقولهن واخلاقهن۔

ب: اهم العلوم الضروریة للحیاة المنزلیة هی الدین، وتاریخ الوطن والحساب والخط وفن تدبیر الصحة و المنزل.

۴ — اخذت الهند تهتم بِشَانِ المرأة:- تزداد المدارس الهندیة لتعلیم البنت واعدادها

خُلقوں کا درست کرنا شامل ہے۔

ب: تربیت کے مؤثرات: گھر، مدرسہ، رفقا، سماج، کاروبار اور حکومت ہیں۔

۲ — ملت ماں کی ساختہ پرداختہ ہوتی ہے۔

ا: بچے سے اسکی زندگی کے ابتدائی سالوں میں سب سے زیادہ مخالطہ ماں کا ہوتا ہے۔

ب: وہ بچے کے علوم و اخلاق کی بنیاد رکھتی ہے۔

ج: ملت کی ترقی، خاندان میں ماں کی کامیابی پر منحصر ہے۔

د: ایسی تاریخی مثالیں لاؤ جو قوموں کے اٹھانے میں ماں کی منزلت کو ظاہر کریں۔

۳ — ماں کی غور و پرداخت واجب ہے۔

ا: ان کے اجسام و عقول اور اخلاق کو ٹھیک کرنے سے،

ب: گھریلو زندگی کے سب علموں سے ضروری یہ ہیں: دین، تاریخ وطن، حساب، لکھائی، فن تدبیر صحت، خانہ داری۔

۴ — ہندوستان نے عورت کے حال پر توجہ شروع کردی ہے:- لڑکی کو پڑھانے اور آمادہ زندگی بنانے کے لئے ہندوستانی مدارس

للحیاۃ۔ | کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

اَلاُمُّ مَدْرَسَۃٌ اِذَا اَعْدَدْتَھَا اَعْدَدْتَ شَعْبًا طَیِّبَ الْاَعْرَاقِ
ماں وہ مکتب ہے کہ ڈالی تم نے جب اسکی بنا ایک پاکیزہ سرشت امت کو پیدا کر لیا

بَیْتٌ مُلِیَ حِکْمَۃً، یُشِیْرُ اِلیٰ مَا لِلْاُمَّھَاتِ مِنْ اَثَرٍ فِیْ حَیَاۃِ الْاُمَّۃِ، وَمَا لِلتَّرْبِیَۃِ مِنْ قُوَّۃٍ فِیْ اِنْھَاضِھَا۔
حکمت سے بھرا گھر، بتلاتا ہے کہ قوم کی زندگی میں ماؤں کا کتنا اثر ہے۔ اور اس کی ترقی میں تربیت کو کس قدر دخل ہے۔

وَالتَّرْبِیَۃُ — بِوَجْہٍ عَامٍّ۔ اِیْصَالُ الْاَحْیَاءِ اِلیٰ مَا یُمْکِنُ مِنْ کَمَالٍ وَقَدْ عَالَجَ الْاِنْسَانُ فُنُوْنَھَا مُنْذُ نَشْأَتِہٖ، اِذْ عَرَفَ حَاجَتَہٗ اِلَی النَّبَاتِ فَاسْتَنْبَتَہٗ، وَاِلَی الْحَیَوَانِ فَاسْتَأْنَسَہٗ، وَاتَّخَذَ مِنْھُمَا غِذَاءَہٗ وَکِسَاءَہٗ، وَکِنَّہٗ وَعَوْنَہٗ بِضُرُوْبٍ مِنَ الصِّنَاعَاتِ ابْتَدَعَھَا وَرَبّٰی ذُرِّیَّۃً لِیَخْلُفُوْہُ فِی الْاَرْضِ فَوَرَّثَھُمْ تَجَارِبَہٗ فِیْ سَبِیْلِ الْحُصُوْلِ عَلَی الْقُوْتِ، وَمُدَافَعَۃِ عَدُوِّہٖ مِنَ الْحَیَوَانِ۔
اور تربیت۔ عام طور پر۔ جس قدر ہو سکے زندوں کو ان کے کمال تک پہنچانا ہے اور انسان ابتدا ہی سے فنون تربیت میں کوشش کرتا رہا ہے اس طرح کہ اس کو نباتات کی ضرورت کا احساس ہوا تو ان کو اگایا اور حیوانات کی احتیاج محسوس ہوئی، تو ان کو مانوس کیا۔ اور قسم قسم کی صنعتوں کے ذریعے جو اس نے ایجاد کیں، ان سے اپنے کھانے پہننے، رہنے سہنے کا سامان اور امداد مہیا کی، اور اپنے بال بچوں کی پرورش کی تاکہ زمین پر اسکے قائم مقام ہوں پھر خوراک بہم پہنچانے اور دشمن حیوانوں سے بچاؤ کرنیکے تجربے پشت بہ پشت ان کو پہنچائے۔

ثُمَّ لَمَّا تَاَلَّفَتِ الْجَمَاعَاتُ وَاتَّسَعَ الْعُمْرَانُ، انْقَسَمَتْ تَرْبِیَۃُ
پھر جب جماعتیں بنیں اور تمدن پھیلا انسان کی تربیت تین قسموں میں منقسم ہو

الإِنْسَانِ أَقْسَامًا ثَلَاثَةً: هِيَ تَقْوِيَةُ الْجِسْمِ بِالْغِذَاءِ وَتَثْقِيفُ الْعَقْلِ بِالْمَعَارِفِ، وَتَهْذِيبُ الْخُلُقِ بِحُبِّ الْخَيْرِ وَالْعَمَلِ بِهِ۔

گئی - وہ ہیں: (۱) جسم کو غذا سے قوت پہنچانا (۲) عقل کو علموں سے مزین کرنا (۳) اور خُلق کو نیکی کی محبت اور اس پر عمل پیرا ہونے سے پیراستہ کرنا۔

كَانَ الإِنْسَانُ يَقُوْمُ بِتَرْبِيَةِ أَوْلَادِهِ فِي الْمَنْزِلِ، فَلَمَّا انْتَظَمَتِ الْمُجْتَمِعَاتُ أَعَانَهُ عَلَى التَّرْبِيَةِ عَوَامِلُ أُخْرَى قَلَّلَتْ مِنْ عَنَائِهِ، تِلْكَ هِيَ الْمَدْرَسَةُ، وَالْمُجْتَمِعُ وَالدِّيْنُ، وَالْحُكُوْمَةُ وَالْمَنْزِلُ أَهَمُّ تِلْكَ الْعَوَامِلِ، وَأَوْضَحُهَا أَثَرًا فِي إِنْمَاءِ الْقُوَى الْجِسْمِيَّةِ وَتَرْبِيَةِ الْمَلَكَاتِ الْعَقْلِيَّةِ وَالْخُلُقِيَّةِ: لِأَنَّهُ الأَسَاسُ الَّذِي تَقُوْمُ عَلَيْهِ الْعَوَامِلُ الأُخْرَى: إِذْ يَتَعَهَّدُ الأَطْفَالَ إِبَّانَ الْمُرُوْنَةِ وَاللُّدُوْنَةِ، فَتَكُوْنُ نُفُوْسُهُمْ مُسْتَعِدَّةً لِقَبُوْلِ مَا يُعْرَضُ عَلَيْهَا مِنْ صُوَرِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَأَقْبَلُ لِلتَّأْدِيْبِ وَالزَّجْرِ، لِعَدَمِ رُسُوْخِ الْمَلَكَاتِ، وَتَمَكُّنِ الْعَادَاتِ:

انسان اپنی اولاد کی تربیت اپنے گھر میں کیا کرتا تھا، پھر جب جماعتیں منتظم ہوگئیں تو دیگر ذریعوں نے تربیت کے کام میں مدد کرکے اس کی مشقت ہلکی کردی وہ ذریعے ہیں: مدرسہ، سوسائٹی، دین، حکومت اور ان سب سے اہم اور جسمانی قوتوں کی نشو ونما، خلقی اور عقلی قابلیتوں کی پرورش میں سب سے مؤثر منزل (گھر) ہے: کیونکہ یہی وہ بنیاد ہے جس پر دوسرے ذرائع قائم ہوتے ہیں: اس لئے کہ وہ، بچوں کی نگہداشت نرمی اور لچک کے دنوں میں کرتا ہے جبکہ ان کے دل جو صورتیں نیکی بدی کی پیش آتی ہیں ان کے قبول پر آمادہ اور ملکات وعادات کی ناپختگی کے باعث تادیب و توبیخ سے زیادہ متأثر ہوتے ہیں:

إِنَّ الْغُصُوْنَ إِذَا قَوَّمْتَهَا اعْتَدَلَتْ
وَلَا يَلِيْنُ إِذَا قَوَّمْتَهُ الْخَشَبُ

چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ
نشود خشک جز بآتش راست

فَإِذَا أَخَذَهُمُ الْمُرَبِّي وَقْتَئِذٍ بِالْحَسَنِ أَلِفُوهُ وَدَرَجُوا عَلَيْهِ، حَتَّى يَصِيرَ لَهُمْ عَادَةً وَطَبْعًا:

وَيَنْشَأُ نَاشِئُ الْفِتْيَانِ مِنَّا
عَلَى مَا كَانَ عَوَّدَهُ أَبُوهُ

وَيَقْتَضِي نِظَامُ الْحَيَاةِ أَنْ يَقُومَ رَبُّ الْأُسْرَةِ بِالْعَمَلِ لِجَلْبِ الرِّزْقِ، وَأَنْ تَتَفَرَّغَ رَبَّةُ الْأُسْرَةِ لِإِدَارَةِ الْبَيْتِ، وَتَرْبِيَةِ الْأَبْنَاءِ، إِذِ التَّرْبِيَةُ أَهَمُّ أَعْمَالِهَا، بَلْ وَظِيفَتُهَا الَّتِي خُلِقَتْ لَهَا، وَسَعَادَةُ الْأُسْرَةِ وَشَقَاؤُهَا مُتَوَقِّفَانِ عَلَى قِيَامِ الْأُمِّ بِوَظِيفَتِهَا، فَهِيَ إِنْ شَاءَتْ جَعَلَتْ مَنْزِلَهَا جَنَّةً يَمْرَحُ فِيهَا وِلْدَانُهَا، أَصِحَّةَ الْأَجْسَامِ مُهَذَّبِي الْعُقُولِ، يُفِيضُونَ بِشْرًا وَسُرُورًا، وَيَأْوِي إِلَيْهَا زَوْجُهَا، فَيَجِدُ نَعِيمًا مُقِيمًا، وَسَعَادَةً تَذْهَبُ بِمَتَاعِبِهِ وَالْامِهِ، وَإِنْ شَاءَتْ جَعَلَتْهُ جَحِيمًا: يَأْوِي إِلَيْهِ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ، الَّذِينَ يُقَوِّضُونَ بُنْيَانَ الْمُجْتَمَعِ، وَ

پھر جب مربی ان کی نیک تربیت کرتا ہے تو وہ اسی چال ڈھال پر چل پڑتے ہیں یہانتک کہ وہ انکی عادت اور طبیعت بنجاتی ہے۔

جو خو ڈالی ہو بچپن میں پدر نے
اسی خو پر بڑا ہوتا ہے بچا

زندگی کا نظام یہ چاہتا ہے کہ خاندان کا سردار روزی حاصل کرنے کا کام سنبھالے اور کنبے کی رانی گھر کے انتظام اور بچوں کی تربیت کا، کیونکہ اس کا مہتم بالشان کام بلکہ وہ کام جس کے لئے وہ پیدا ہوئی ہے تربیت ہے اور کنبے کی خوشحالی اور بدبختی ماں کے اپنا فرض پورا کرنے پر ہے، وہ اگر چاہے تو گھر کو ایک بہشت بنادے جس میں تندرست اور شائستہ بچے ہنسی خوشی اٹھلاتے پھرتے ہیں۔ شوہر گھر آتا ہے تو نعیم سرمدی اور ایسی خوشبختی کا احساس کرتا ہے جو اس کی کلفتوں کو کافور کر دیتی ہے، اور اگر وہ چاہے تو اسی گھر کو دوزخ کا نمونہ بنادے، جس میں ایسے شیطان بس رہے ہوں جو سوسائٹی کی اینٹ سے اینٹ بجادیں اور اس کا

يُفْسِدُوْنَ كِيَانَهُ.

وَمَا الْأُمَّةُ إِلَّا أُسْرَةٌ كَبِيْرَةٌ أَعْضَاءُهَا الْأُسَرُ الصَّغِيْرَةُ، فَإِذَا فَسَدَ عُضْوٌ مِنْهَا تَدَاعَىٰ لَهُ سَائِرُ الْأَعْضَاءِ، وَشَقِيَتِ الْأُمَّةُ، فَرَأَيْتَ فِي أَبْنَاءِهَا عَجَزَةً لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ عَمَلًا وَجُهَّالًا لَا يُغْنُوْنَ فَتِيْلًا، وَأَشْرَارًا لَا يَعْرِفُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ سَبِيْلًا.

قَلِّبْ نَظَرَكَ فِي التَّارِيْخِ تَجِدْ أَمْثِلَةً كَثِيْرَةً، تُنْبِئُ بِمَا لِلْأُمَّهَاتِ مِنْ أَثَرٍ فِي صُعُوْدِ الْأُمَمِ وَهُبُوْطِهَا وَإِلَيْكَ مَثَلًا مِنْ تَارِيْخِ الْأُمَّةِ الْعَرَبِيَّةِ الْمَجِيْدَةِ الَّتِيْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِيْهَا مِنْ أَكْبَرِ الْعَوَامِلِ عَلَىٰ مَا بَلَغَتْهُ فِيْ جَاهِلِيَّتِهَا وَإِسْلَامِهَا: مِنْ عِزَّةٍ قَعْسَاءَ، وَهِمَّةٍ شَمَّاءَ، أَحْدَثَتَا فِي الْعَالَمِ انْقِلَابًا لَمْ يَعْرِفِ التَّارِيْخُ مِثْلَهُ

وَقَفَتِ الْخَنْسَاءُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ تَشُدُّ أَزْرَ بَنِيْهَا الْأَرْبَعَةِ،

تہس نہس کر دیں۔

اور قوم ایک بڑا کنبہ ہی تو ہے جسکے اعضا چھوٹے چھوٹے کنبے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی عضو فاسد ہو جاتا ہے تو باقی اعضا بھی اسکا ساتھ دیتے ہیں اور قوم کی بدبختی آجاتی ہے، اور تم کو فرزندان قوم میں جو برخوردار دکھائی دینے لگتے ہیں وہ ایسے نالائق ہوتے ہیں کہ کوئی کام نہ کر سکیں، اور ایسے نادان کہ کسی کام نہ آسکیں، اور ایسے شریر کہ نیکی کی راہ لگنا نہ جانیں۔

تاریخ پر نگاہ ڈالو تم کو ایسی بہت سی مثالیں مل جائینگی جو یہ بتائینگی کہ قوموں کے عروج وزوال میں ماؤں کا کتنا اثر ہے۔ آپ کے سامنے شاندار عربی قوم کی تاریخ میں سے ایک مثال پیش کی جاتی ہے جو اپنے جاہلیت اور اسلام کے دونوں عہدوں میں جس عزتِ منیع اور ہمتِ رفیع کے درجوں پر فائز ہوئی ہے اسمیں عورت کو سب سے بڑے مؤثر اور کارکن کا پایہ حاصل ہے۔ جاہلیت کی عورت اور اسلام کی عورت دونوں نے عالم میں ایسا انقلاب پیدا کیا ہے اسکی مثال تاریخ میں نایاب ہے۔

خنساء دختر عمرو بن شرید جنگِ قادسیہ میں اپنے چاروں بیٹوں کی ہمت افزائی کرنے کے لئے کھڑی ہوئی، تاکہ وہ لڑائی

لِيَصْدُقُوا الْقِتَالَ، وَيَنْصُرُوا دِيْنَ اللهِ، وَ لَمَّا حَمِيَتِ الْمَعْرِكَةُ اسْتُشْهِدُوْا جَمِيْعًا، فَلَمْ تَذْرُفْ عَلَيْهِمْ دَمْعَةً، وَ لَا اَسَالَتْ عَبْرَةً، وَهِيَ الَّتِيْ عَلَّمَتِ النِّسَاءَ مِنْ قَبْلُ كَيْفَ يَبْكِيْنَ الْاَعِزَّاءَ، وَ يَنْدُبْنَ النُّصَرَاءَ، وَكَانَ لِتِلْكَ التَّضْحِيَةِ الْغَالِيَةِ وَ اَشْبَاهِهَا اَعْظَمُ الْاٰثَارِ فِيْ اِرْتِفَاعِ كَلِمَةِ الْاِسْلَامِ، وَ خُفُوْقِ اَعْلَامِهٖ عَلٰى مَمَالِكِ كِسْرٰى وَ قَيْصَرَ، وَ لَا غَرْوَ فَالَّتِيْ تَهُزُّ الْمَهْدَ بِاِحْدٰى يَدَيْهَا تَهُزُّ الْعَالَمَ بِالْاُخْرٰى۔

کی داد دیں۔ اور دینِ خدا کی امداد کریں۔ جب معرکہ گرم ہُوا تو وہ چاروں شہید ہو گئے۔ ماں نے ان پر نہ تو چشم نم کی، اور نہ کوئی اشک بہایا۔ حالانکہ یہی عورت تھی جس نے عورتوں کو سکھایا تھا کہ عزیزوں اور مددگاروں کو کس طرح رونا اور ان کے مرنے پر کس طرح بین کرنا چاہیئے۔ اس گرانقدر قربانی اور ایسی ہی دیگر قربانیوں کو اسلام کا بول بالا کرنے، اور کسرےٰ و قیصر کے ممالک پر اس کا جھنڈا لہرانے میں بہت بڑا دخل تھا۔ اور کوئی شبہ نہیں کہ یہی عورت جو اپنے ایک ہاتھ سے پنگوڑا ہلاتی ہے۔ دوسرے سے دنیا کو ہلا دیتی ہے۔

عَرَفَتِ الْاُمَمُ اَثَرَ الْمَرْاَةِ فِيْ تَرْبِيَةِ اَبْنَاءِهَا، وَ فِيْ اِسْعَادِ الْعَالَمِ، فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهَا يُعْلُوْنَ مِنْ شَاْنِهَا وَ نَادَوْا بِتَعْلِيْمِهَا وَ تَهْذِيْبِهَا، لِتُؤَدِّيَ وَظِيْفَتَهَا حَقَّ اَدَائِهَا، وَ وَضَعَتْ كُلُّ اُمَّةٍ خُطَّةً لِتَعْلِيْمِ الْمَرْاَةِ، تُلَائِمُ حَاجَتَهَا وَ عَوَائِدَهَا، وَخَيْرُ مَا يُنَاسِبُ الْمَرْاَةَ عِنْدَنَا

قوموں نے اپنے بچوں کی تربیت اور جہاں کی قسمت روشن کرنے میں عورت کی تاثیر کو دیکھا تو اس کی شان بالا کرنے پر متوجہ ہوئیں اور اس کی تعلیم و تہذیب کے واسطے صدا بلند کی تاکہ وہ اپنے فرائض کو پورے طور پر ادا کر سکے، اور ہر قوم نے اپنی اپنی حاجت اور منفعت کے مطابق تعلیم نسواں کی طرزِ عمل تجویز کی، اور ہمارے نزدیک جو بہتر طریق عمل عورت کے مناسب حال ہے وہ اسکو

تَعْلِيمُهَا الْعُلُومَ الْمُعِينَةَ عَلَى النَّجَاحِ فِي تَرْقِيَةِ الْأُسْرَةِ وَ تَرْفِيهِ حَالِهَا ۔

ایسے علوم کی تعلیم دینا ہے جو خاندان کی ترقی اور مُرفہ حالی میں اسکے مددگار ہوسکیں۔

وَ أَوَّلُ مَا يَنْبَغِي أَنْ تَعَلَّمَهُ الْبِنْتُ فَنُّ تَدْبِيرِ الصِّحَّةِ، لِتُحَافِظَ عَلَى صِحَّتِهَا وَ أَبْنَائِهَا، فَتُخْرِجَ لِلْمُجْتَمَعِ رِجَالًا أَقْوِيَاءَ أَصِحَّاءَ، يَضْطَلِعُونَ بِالْأَعْمَالِ الْمُثْمِرَةِ كَالزِّرَاعَةِ وَ الصِّنَاعَةِ وَ الذَّوْدِ عَنْ حِيَاضِ الْوَطَنِ، وَمَا تَطْلُبُهُ الْحَيَاةُ مِنْ جُهْدٍ وَ قُوَّةٍ. وَ إِنَّ الْأُمَّهَاتِ الْجَاهِلَاتِ لَيَقْتُلْنَ بِجَهْلِهِنَّ مِنَ الْأَطْفَالِ كُلَّ عَامٍ مَا يَرْبُوا عَلَى قَتْلَى الْحُرُوبِ الطَّاحِنَةِ۔ ثُمَّ لَا بُدَّ مِنْ تَعَلُّمِ الْحِسَابِ لِتَضْبِطَ الدَّخْلَ وَ الْخَرْجَ وَ تُدَبِّرَ ثَرْوَتَهَا وَ ثَرْوَةَ بَعْلِهَا فَتَسْتَغْنِيَ عَنْ غَيْرِهَا، وَ كَذٰلِكَ فَنُّ "تَدْبِيرِ الْمَنْزِلِ" لِتَقْتَصِدَ فِي النَّفَقَةِ آمِنَةً عَلَى مُسْتَقْبَلِهَا، وَلَا تُرْهِقُ الزَّوْجَ بِسَرَفِهَا، وَ يَنْبَغِي أَنْ تَعَلَّمَ مِنَ الْجُغْرَافِيَةِ،

پہلے جو کچھ جاننا لڑکی کے مناسب حال ہے، فنِ تدبیر صحت ہے تاکہ اپنی اور اپنے بچوں کی تندرستی کی نگہداشت کرسکے اور سماج کے لئے ایسے مرد مہیا کرے جو تندرست و توانا ہوں اور زراعت و صناعت وغیرہ مفید اعمال، حفاظتِ وطن کی خدمت، اور زندگی کے لئے جو کشش و کوشش درکار ہے اس کی پوری قابلیت رکھتے ہوں۔ اور جاہل مائیں اپنی جہالت کے باعث ہر سال اتنے بچوں کو قتل کردیتی ہیں جنکی تعداد گھمسان کی لڑائیوں کے مقتولوں سے زائد ہوتی ہے پھر علم حساب کا سیکھنا بھی لازم ہے تاکہ آمدوخرچ کو منضبط اور اپنی اور اپنے شوہر کی دولت کو منتظم رکھ سکے اور کسی غیر کی محتاج نہ ہو۔ اور اسی طرح فن خانہ داری ہے۔ تاکہ مستقبل کو ملحوظ رکھ کر خرچ میں کفایت شعاری کرے اور اپنی فضول خرچی سے شوہر کا دیوالہ نہ نکال دے اور جغرافیہ کا اس کو اتنا علم ہونا چاہیئے جس سے اس کو آگاہی ہو

مَا نَعْرِفُ بِهٖ عَلَاقَةَ بِلَادِهَا بِغَيْرِهَا، وَ نَقِفُ عَلٰى مُخْتَلِفَ الْحَاصِلَاتِ، وَ مَا بَيْنَ الْاُمَمِ مِنْ مَنَافِعَ مُتَبَادِلَةٍ وَحَاجَةُ الْمَرْأَةِ اِلٰى مَعْرِفَةِ التَّارِيْخِ وَ الدِّيْنِ مَاسَّةٌ شَدِيْدَةٌ. فَفِي التَّارِيْخِ المثل الصالح تضربه لابنائها، ليشبوا علىٰ حب الوطن. اما الدين فهو منبع الاخلاق الفاضلة التي ينبغي ان تأخذهم بها منذ نعومة اظفارهم، وهو يزعها ويحصنها من نزغات الشيطان۔

کہ اس کے ملک کا ممالک غیر کے ساتھ کیا تعلق ہے، اس کی پیداوار کیا کیا ہے، اور اقوام کے درمیان کن کن مفید چیزوں کا لین دین ہے۔ اور عورت کو علم تاریخ اور علم دین کا جاننا تو از حد ضروری ہے۔ اس لئے کہ تاریخ میں سے اچھے اچھے حالات اپنے بچوں کو سنائے گی تاکہ حب وطن کا جذبہ لے کر جوان ہوں۔ رہا دین سو وہ تو ان اعلیٰ اخلاق کا سرچشمہ ہے جن پر اسے بچپن ہی سے ان کو اٹھانا چاہیئے اور وہ اس کو شیطانی وسوسوں سے محفوظ اور دور رکھے گا۔

واساس ذلك كله انْ تعرف القراءة والكتابة لانها من الادوات التي لا غنى عنها ان تتوسع في بعض العلوم، كالتاريخ والجغرافية واللغات اوحذق بعض الفنون، فلا ضير، الا اذا اشتغلتها عن تربية الولد، او اضرت بحال الزّوج۔

اور ان سب کی بنیاد یہ ہے کہ لکھنا اور پڑھنا سیکھے، کیونکہ یہ اس سامان میں سے ہیں، جن کے بغیر بعض علوم: جیسے تاریخ جغرافیہ لغات۔ اور بعض فنون میں وسعت و مہارت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور اگر یہ بچے کی تربیت میں روڑا نہ اٹکائیں یا شوہر کے حالات کو نقصان نہ پہنچائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

وصفوة القول انه لابد ان تَعَلَّمَ الْمَرْأَةُ كُلَّ مَا يُنمي

الحاصل عورت کو ہر ایسے علم کا سیکھنا ناگزیر ہے جو اس کی جسمانی عقلی اور

قُوَاهَا الْجِسْمِيَّةَ وَالْعَقْلِيَّةَ وَالْخُلْقِيَّةَ لِتَسْعَدَ فِيْ حَيَاتِهَا وَيَسْعَدَ بِهَا ابْنَاؤُهَا وَزَوْجُهَا، وَتَزُوْلُ عَوَامِلُ الْحُزْنِ وَالْهَمِّ، وَاَسْبَابُ الْخِلَافِ وَالشِّقَاقِ الَّتِيْ يَجْلِبُهَا رَأْسٌ فَارِغٌ. وَيَدٌ مُتَعَطِّلَةٌ.

خلقی قوتوں کو نشو و نما بخشنے تاکہ وہ اپنی زندگی میں خوشحال رہے۔ اور اس سے اس کے فرزند خوشحال رہیں، اور اس کا شوہر خورسند رہے اور غم و اندوہ کے بواعث اور مخالفت اور نا اتفاقی کے اسباب جنکو فارغ دماغ اور بے کار ہاتھ کھینچ لاتے ہیں جاتے رہیں۔

وَقَدْ تَنَبَّهَ الرَّأْيُ الْعَامُّ فِي الْهِنْدِ اِلٰى تَعْلِيْمِ الْبِنْتِ وَاَخَذَتِ الْحُكُوْمَةُ تُنْشِئُ الْمَدَارِسَ الْمُخْتَلِفَةَ فِي الْمُدُنِ وَالْقُرٰى وَاِنَّا لَنَرْقُبُ هٰذِهِ النَّهْضَةَ الْمُبَارَكَةَ بِعَيْنِ الْاَمَلِ فِيْ صَلَاحِ الْمُسْتَقْبَلِ، فَاِنَّ تَعْلِيْمَ الْبِنْتِ وَتَرْبِيَتَهَا لَخَيْرُ مَا نُعَالِجُ بِهٖ اَمْرَاضَ الشَّرْقِ وَاٰفَاتِهٖ ‌+

ہندوستان میں رائے عامہ تعلیم بنات کے لئے بیدار ہو چکی ہے اور حکومت نے مختلف شہروں اور بستیوں میں مدرسے کھولنے شروع کر دئے ہیں۔ اور ہم اس مبارک اٹھان کو مستقبل کی بہبود کے لئے بچشم امید دیکھ رہے ہیں - اس لئے کہ لڑکی کی تعلیم و تربیت ایسی نیکی ہے جس سے ہم مشرق کے امراض ۰ آفات کا معالجہ کر سکتے ہیں +
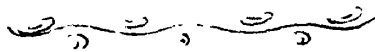
مختصر ابن ابی جمرہ

(۱۱۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔

ترجمہ :- عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور ویسا ہی بدلے میں دیتے۔

(ذکرہ البخاری فی باب المکافاۃ فی الھبہ)

(۱۱۱)

اَلْبُخَارِيُّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهٖ اَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ۔

ترجمہ : بخاریؒ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا اس پر کوئی حق ہو تو (وہ حق) اس کو دیدے یا اس سے بخشوا لے۔

(۱۱۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيْهِ فَابْتَاعَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ ٭

ترجمہ:

ابن عمرؓ: ہم نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور میں ایک تُند جوان اُونٹ پر سوار تھا (اور یہ اونٹ ان کے والد حضرت عمر بن خطاب رضؓ کا تھا) نبی خدا صلّی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو کہا اس کو میرے پاس بیچ دے۔ پس حضرت عمرؓ نے بیچ دیا اور) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ خرید لیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! یہ اونٹ تیرا ہوا۔

(۱۱۳)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ ٭

ترجمہ:

از جابر رضی اللہ عنہ، کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس کچھ زمین ہو تو وہ اس کو بوئے یا اپنے کسی (مسلم) بھائی کو (خیرات کے طور یا کرایہ پر یا ادھار) دیدے۔ پھر اگر وہ مسلم بھائی زمین لینے سے) انکار کر دے تو اپنی زمین اپنے پاس رہنے دے ٭

(۱۱۴)

عَنْ عُمَرَ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ فَرَاَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَ لَا تَعُدْ فِىْ صَدَقَتِكَ ٭

ترجمہ :

ازعمر رضی اللہ عنہ ، کہا : مینے ایک شخص کو (صدقے کے طور پر) ایک گھوڑا سواری کو دیا ، راہِ خدا میں (جہاد کرنے کے لئے) - پھر میں نے دیکھا کہ وہ بیچا جا رہا ہے - میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کے خریدنے کے متعلق) دریافت کیا ، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس کو مت خرید اور اپنے دئے ہوئے میں نہ لوٹ +

(۱۱۵)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَابَتَّ طَلَاقِيْ ، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ ، اِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ ، فَقَالَ اَ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ؟ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَ يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَ اَبُوْبَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهٗ +

ترجمہ :

ازعائشہ رضی اللہ عنہا : رفاعہ قرظی کی عورت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ، تو کہا : میں رِفاعہ کے پاس ہوتی تھی ، اس نے مجھ کو طلاق دی اور قطعی طلاق دے دی - پھر مینے زبیر کے بیٹے عبدالرحمٰن سے نکاح کر لیا و آنچہ با اوست مانند ریشہ پارچہ است - آنحضرتؐ نے فرمایا : تو چاہتی ہے کہ پھر رفاعہ کے پاس چلی جائے ؟ نہ باشد تا آنکہ تو انگبینکش نہ چشی و او انگبینکت نہ چشد - اور ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے -

تشریحات :

امرأة رِفَاعَة : بعض نے کہا ہے اس کا نام تیمہ اور بعض نے تُمیمہ یا اُمیمہ

ان کے والد کا نام وہب ہے ✣

قُرَظِیّ : بنو قُرَیظہ میں سے ✣

تَزَوَّجَتْ : بعدَ اِنْقِضَاءِ العدۃ ✣

زَبِیْر : باپ کا نام باطا قُرَظِی ✣

هُدْبَةُ الثَّوْبِ : جھالر کا ایک ریشہ ✣

عُسَیلَۃ : قد روی عبد اللہ بن ابی ملیکۃ عن عائشۃ مرفوعا ان العسیلۃ ھی الجماع ✣

(۱۱۶)

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بِنْتِ حَمْزَۃَ لَا تَحِلُّ لِی یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، هِیَ بِنْتُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ ✣

ترجمہ :

از ابن عباس رضی اللہ عنہ کہا: نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دختر حمزہ رضؓ کے بارے میں فرمایا : وہ مجھے حلال نہیں ہے (یعنی مجھ کو اس سے عقد کرنا حلال نہیں)۔ حرام ہوتا ہے دودھ پینے سے جو حرام ہوتا ہے نسب سے۔ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہیں ✣

تشریح :

هِیَ : وہ ، یعنی بنت حمزہ ۔ اس لئے کہ حلیمہ سعدیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ نے دو سال پہلے ان کے چچا حمزہ رضؓ کو دودھ پلایا تھا ۔ سو دختر حمزہ رضؓ آنحضرتؐ کے رضاعی بھائی کی بیٹی ہوئیں ۔

(ذکرہ البخاری فی باب الشھادۃ علی الانساب و الرضاع)

(۱۱۷)

عَنْ اَبِی مُوْسٰی قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ رَجُلًا یُثْنِیْ عَلٰی رَجُلٍ وَ یُطْرِیْہِ فِی مَدْحِہٖ فَقَالَ اَھْلَکْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَھْرَ الرَّجُلِ.

ترجمہ:

از ابو موسیٰ رضؓ کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک شخص کی تعریف کرتے اور اس کی تعریف میں مبالغہ کرتے سنا۔ فرمایا: تم نے اس شخص کو تباہ کر دیا یا اس شخص کی کمر کاٹ دی۔

(۱۱۸)

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ لَا یُزَکِّیْھِمْ وَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ: رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِیْقٍ یَمْنَعُ مِنْہُ ابْنَ السَّبِیْلِ، وَ رَجُلٌ بَایَعَ رَجُلًا لَا یُبَایِعُہٗ اِلَّا لِلدُّنْیَا فَاِنْ اَعْطَاہُ مَا یُرِیْدُ وَفٰی لَہٗ وَ اِلَّا لَمْ یَفِ لَہٗ وَ رَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰہِ لَقَدْ اُعْطِی بِھَا کَذَا وَ کَذَا فَاَخَذَھَا ۔

ترجمہ:

از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، کہا: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نہ تو قیامت کے دن کلام کریگا اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) فرمائیگا اور نہ ان کو پاک کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (ایک) وہ شخص جو

کسی راستے میں زائد (از ضرورت) پانی پر ہو، اس سے مسافر کو منع کرتا ہو۔ (دوسرا) وہ شخص جس نے کسی شخص سے بیعت کی ہو اور محض دنیا کے لئے بیعت کر رکھی ہو، اگر وہ اس کو جو کچھ وہ چاہتا ہے دیتا رہے تو بیعت پوری کرے ورنہ پوری نہ کرے اور (تیسرا) وہ شخص جو عصر کے بعد کسی شخص سے کسی مال کا سودا کرے اور اللہ کی قسم کھائے کہ میں نے اس کی اتنی اتنی قیمت دی ہے۔ اور (خریدار اسکی اس قسم پر اعتماد کر کے اس مول پر) وہ مال لے لے ⁜

(ذکرہ البخاری فی باب الیمین بعد العصر)

(اسم غیر منصرف پر تبصرہ۔ الدرس الحادی و العشرون)

دیکھو آیات ذیل میں (۲۳) اسمائے غیر منصرف ہیں۔ جن پر نشان لگے ہیں۔ مانع صَرف نواسباب میں سے علمیت اور عجمیت ہے۔ غور سے پڑھو۔ اور سمجھو۔ حق تعالیٰ جزائے خیر دیگا۔

(۱) وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ۝

(۲) مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ۝ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ

(۳) إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ۝ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ۝

---

(۱) نُوحًا۔ لُوطًا منصرف ہیں۔ عجمیت غائب عربی زبان کے لفظ ہیں۔ مُوسٰی - زَکَرِیَّا- یَحْیٰی - عِیْسٰی مبنیات کے چوتھے رکن کے الفاظ ہیں +

(۲) پہلا سیّارہ رج کی مشق، مَلَائِکَۃِ - رُسُلِ - جُنُوْدَ - کُتُبِ + دوسرے سیّارہ کی مشق - دَرَجَاتٍ - کَلِمَاتِ + چوتھا سیّارہ (الف کی مشق) الْمَلَکَیْنِ + پانچواں سیّارہ (الف کی مشق) الْمُحْسِنِیْنَ - الصَّالِحِیْنَ - الْعَالَمِیْنَ - خَاطِئِیْنَ - الْکَافِرِیْنَ - الْقَانِتِیْنَ + ان سب کی حالت اعرابی مع عامل بیان کرو +

(اسم غیر منصرف پر تبصرہ۔ الدرس الثانی والعشرون)

آیات ذیل میں دیکھو! بَكَّةَ۔ مَكَّةَ مانع صرف تانیث لفظی اور علمیت ہے۔ جَهَنَّمَ۔ سَقَرَ مانع صرف تانیث معنوی اور علمیت ہے۔ پہلا تین حرف سے زائد دوسرا متحرک الاوسط ہے +
صَفْرَآءُ۔ بَيْضَآءُ۔ اَشِدَّآءُ۔ رُحَمَآءُ مانع صرف الف ممدودہ سے تانیث قائم مقام دو سبب کے ہے +

(۱) اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۵ ۴/۱
وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ
اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۵ ۲۶/۱۱
(۲) قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۵ ۳/۱۰
يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۵ ۲۹/۱۶
(۳) قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۵ ۱/۸ وَنَزَعَ
يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۵ ۹/۱ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍۢ بَيْضَآءَ
لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۵ ۲۳/۵ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ
رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ
فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۲۶/۱۲

(۱) بَكَّةَ اسم غیر منصرف۔ حالت جری۔ حرف جار کا مجرور ہے + مَكَّةَ اسم غیر منصرف۔ حالت جری۔ عامل جار بَطْن مضاف ہے + جَهَنَّمَ۔ سَقَرَ حالت جری۔ عامل جا حرف جا ہے +
(۲) صَفْرَآءُ حالت رفعی۔ بَقَرَةٌ (خبر اِنَّ) کی پہلی صفت ہے + بَيْضَآءُ حالت رفعی۔ هِيَ مبتدا کی خبر ہے + بَيْضَآءَ حالت جری۔ مَعِيْنٍ موصوف کی صفت ہے + اَشِدَّآءُ حالت رفعی۔ مبتدا مرکب عطفی کی پہلی خبر ہے۔ رُحَمَآءُ حالت رفعی۔ دوسری خبر ہے +

(۳) پانچواں سپارہ (الف کی مشق) اَلْعٰلَمِيْنَ۔ اَلْمُجْرِمِيْنَ۔ اَلنّٰظِرِيْنَ۔
اَلشّٰرِبِيْنَ حالت اعرابی بیان کرو! حالت نصبی اور جری میں کیسے امتیاز کروگے؟

(اسم غیر منصرف پر تبصرہ۔ الدرس الثالث والعشرون)

جمع منتہی الجموع۔ وہ جمع جس کے آخر پر ۃ نہ ہو۔ پہلے دو حرف مفتوح اور تیسرا حرف الف ہو۔ ایسی جمع غیر منصرف قائم مقام دو سبب کے ہوتی ہے۔ آیات ذیل میں سولہ کلمات جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہیں۔ ان کی حالت اعرابی معہ وجہ اعراب۔ تیسرے سیّارہ سے حل کرو؟

(۱) یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ ۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۔ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۔ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۔

(۲) وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ۔ وَمَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًا ۔ وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۔ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ۔ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۔ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ۔

(۳) وَاَوْحٰی فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ۔ وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَحِفْظًا ۔ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۔ یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ ۔ وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِیْلَ تَقِیْكُمْ بَاْسَكُمْ ۔

(۴) وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۔ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۔

پہلا سیارہ (ج کی مشق) اَعْنَابًا۔ اَتْرَابًا۔ جِفَانٍ۔ الْجَوَابِ۔ قُدُوْرٍ۔ حُدُوْدُ۔ دوسرا سیارہ کی مشق۔ رٰسِیٰتٍ ۔ پانچویں سیارہ (الف کی مشق) اَلْمُؤْمِنِیْنَ۔ اَلْمُتَّقِیْنَ۔ عٰكِفُوْنَ۔ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۔ ساتویں سیارہ کی مشق۔ یُحَلَّوْنَ۔ تُبَوِّئُ۔ یُذْكَرُ۔ لَا یَشْكُرُوْنَ۔ تَتَّخِذُوْنَ۔ تَخْلُدُوْنَ۔ یَعْمَلُوْنَ۔ لَا تُبَاشِرُوْا۔ لَا تَقْرَبُوْا سب کی حالت اعرابی معہ وجہ اعراب بیان کرو۔ یہ بھی بتاؤ کہ اَلْمَسٰجِدِ۔ شَیٰطِیْنِ کے آخر سرہ کیوں آیا ہے؟

(اسم غیر منصرف پر تبصرہ۔ الدرس الرابع والعشرون)

وہ اسم جو اَفْعَلُ مضارع نمبر ۱۳ کے وزن پر ہو غیر منصرف ہے۔ مانع صرف وصفی معنی اور وزنِ فعل ہے۔ آیاتِ ذیل پڑھو اور غور کرو کہ اضافت اور لام تعریف سے اسم غیر منصرف پر کیا اثر پڑتا ہے۔ نیز معرب اور مبنی میں اعرابی تفاوت کی کیا صورت ہے؟

(۱) اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۝ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ ۝

(۲) وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا ۝ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝

(۳) وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۝ اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝

(۱) اَلْاَبْيَضُ۔ اَلْاَسْوَدُ۔ اَلْاَخْضَرِ۔ غیر منصرف سے منصرف کیوں ہو گئے؟

(۲) اَخِيْ۔ اَدْنٰى۔ اَدْهٰى مبنیات کے کس کس رکن سے ہیں؟ سند کیلئے ضابطہ کا حوالہ دو؟

(۳) اسم مبہم کی تمیز کہاں مذکور ہے اور کہاں محذوف ہے؟ محذوف کا بیان کرو؟

چھٹے سیارہ کی مشق۔ اَخُوْهُ حالت رفعی۔ بذریعہ عطف مبتدا ہے + اَبِيْنَا حالت جری۔ اِلٰى حرف جار کا مجرور ہے + ساتویں سیارہ کی مشق۔ اَلَّا يَعْلَمُوْا = اَنْ لَا يَعْلَمُوْا۔ يُصَدِّقُنِيْ اَخَافُ۔ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ = يُكَذِّبُوْنَنِيْ۔ اَلَّا تَرْتَابُوْا = اَنْ لَا تَرْتَابُوْنَ۔ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ۔ اَتِمُّوا۔ تُوْقِدُوْنَ ان سب کی حالت اعرابی مع عامل عزائب القرآن عزیزی کی روشنی سے بیان کرو +

(اسم غیر منصرف پر تبصرہ۔ الدرس الخامس والعشرون)

رَمَضَانَ۔ لُقْمَانَ ہر ایک علم جسکے آخر الف نون زائدہ ہو غیر منصرف ہے۔ مانع صرف علمیت اور الف نون زائدہ ہے + حَیْرَانَ غَضْبَانَ (بروزن فَعْلَانَ) صفت جسکی مؤنث کے آخر ۃ نہ ہو غیر منصرف ہے۔ مانع صرف وصفیت اور الف نون زائدہ ہے + رَحْمَانَ کی مؤنث ہی نہیں ہے پھر بھی غیر منصرف ہے لیکن قرآن مجید میں (۱۵۴) بار استعمال ہوا ہے۔ سب جگہ معرف باللام منصرف ہے۔

(۱) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ۲

(۲) وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۵ وَاِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۵ ۲۱

(۳) قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰۤی اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَی الْهُدَی ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۵

(۴) فَرَجَعَ مُوْسٰۤی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَمْ یَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ؕ اَفَطَالَ عَلَیْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ ۵ ۱۶

(۱) رَمَضَانَ حالت جری۔ عامل جار شَهْرُ مضاف ہے۔ لُقْمَانَ حالت نصبی۔ اٰتَیْنَا کا پہلا مفعول ہے + لُقْمَانُ حالت رفعی۔ قَالَ کا فاعل ہے۔ حَیْرَانَ حالت نصبی۔ اِسْتَهْوَتْهُ کی ضمیر مفعول سے حال ہے۔ غَضْبَانَ اَسِفًا مرکب توصیفی۔ حالت نصبی۔ حال ہے۔ موسیٰ فاعل ذوالحال ہے + ساتویں سیارہ کی مشق۔ لِیَصُمْ۔ اُشْكُرْ۔ مَنْ یَّشْكُرْ۔ یَشْكُرُ۔ یَعِظُ۔ لَا تُشْرِكْ۔ نَدْعُوْ۔ لَا یَنْفَعُ۔ لَا یَضُرُّ۔ نُرَدُّ۔ یَدْعُوْنَ۔ اِئْتِ۔ لِنُسْلِمَ۔ لَمْ یَعِدْ۔ اَنْ یَّحِلَّ ان سب کی حالت اعرابی معہ وجہ اعراب۔ غرائب القرآن عزیزی کی روشنی میں بیان کرو۔

(اسم غیر منصرف پر تبصرہ - الدرس السادس والعشرون)

ترکیب - یعنی وہ دو اسم جو اضافت واسناد کے بغیر مرکب ہوگئے ہوں - ایسا مرکب غیر منصرف ہے - مانع صرف ترکیب اور علمیت ہے - قرآن مجید میں ایسا مرکب نہیں ہے - آیات ذیل پڑھو اور اسمائے غیر منصرف کے اسباب مانع صرف بیان کرو -

(۱) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۝ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝ ۱۵/۱۲

(۲) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝ ۳۰

(۳) وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ ۸ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ ۱۴ -

(۱) مُوسٰی قبطی زبان کا مرکب ہے - مُو : پانی - سا : درخت - یعنی آل فرعون کو پانی میں درخت کے نیچے ملا - مانع صرف ترکیب اور علمیت ہے - لیکن آخر پر الف مقصورہ کے باعث اسکا شمار مبنیات میں ہے -

(۲) سِجِّیْل فارسی - سنگ گل - دو اسموں سے معرب ہو کر ترکیب ہے - فقدان علمیت کے باعث منصرف ہے *

(تذکرہ) قرآنی اسلوب بیان کی بنیاد ایسے اجمالی وزن و قافیہ پر ہے - جو امر طبعی سے زیادہ تر مشابہ ہے - عروضیوں کے افاعیل و تفاعیل کی پابندی نہیں - کیونکہ ہر ایک قوم کا اپنی اپنی نظم و نثر کا جدا جدا مذاق ہے - کلام سے اصل غرض و غایت دماغ کا انفعال تاثیر و لذت - اور ذوق و شوق کا بڑھنا ہے - قرآنی بیان سب سے بڑھکر - سب کا جامع اور سب سے انوکھا ہے - کوئی بھی اسکی مثال نہیں لا سکتا - عظیم الشان قدیم عرب اور عام انسانی فطرت کے مطابق - ہر ایک شان میں سب سے نرالا ہے - تفصیل کے لئے دیکھو - مقدمہ تفسیر القرآن عزیزی - یہاں تک سبع سیارہ معہ تبصرہ ختم ہے *

مبنیات ارکان خمسہ۔ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ۲۴/۱۳

پہلا رکن (الف۔ 1۔ حروف عاملہ) الدرس السابع والعشرون

(۱) حروف جارہ تعداد میں (۱۷) ہیں۔ مِنْ۔ فِیْ۔ وَ۔ بِ۔ كَ۔ تَ۔ لِ۔ عَلٰی۔ عَنْ۔ حَتّٰی۔ اِلٰی۔ (مُذْ۔ مُنْذُ۔ عَدَا + رُبَّ۔ حَاشَا خَلَا) مُذْ۔ مُنْذُ۔ عَدَا۔ رُبَّ یہ چار کلمات ہی قرآن مجید میں نہیں ہیں۔ ہاں! رُبَّ بصورت رُبَمَا اور حَاشَا۔ خَلَا قرآن مجید میں ہیں۔ لیکن ان کا استعمال بحیثیت حروف جارہ نہیں ہے +

(۲) حروف جارہ مبنیات سے ہیں۔ انکے مجرورات معربات اور مبنیات دونوں آتے ہیں۔ حروف جارہ کی ترکیب معرب سے۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ۔ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ۔ وَالْعَصْرِ۔ بِرَبِّ النَّاسِ۔ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ۔ تَاللّٰهِ۔ لِرَبِّكَ۔ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ۔ عَنْ صَلَاتِهِمْ۔ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ اِلٰی رَبِّكَ + حروف جارہ کی ترکیب مبنیات سے۔ مِنْهُ۔ مِنْهَا مِنْهُمْ + فِیْهِ۔ فِیْهِمْ۔ فِیْهَا + بِهٖ۔ بِهِمْ + لَهَا۔ لَكُمْ۔ لِیْ۔ لِیَ۔ لَهٗ + عَلَیْهِ۔ عَلَیْهُ۔ عَلَیْهِمْ + عَنْهُ عَنْهُمْ۔ عَمَّ = عَنْ مَا + اِلَیْهِ۔ اِلَیْهِمْ + مِمَّا = مِنْ مَا + عَلٰی ذٰلِكَ۔ بِمَا۔ بِالَّذِیْ۔ عَلٰی مَا۔ كَالَّذِیْ +

(۳) حروف جارہ کا تعلق فعل یا شبہ فعل سے ہوتا ہے۔ مصدر۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل یہ پانچ شبہ فعل کہلاتے ہیں۔ اور اپنے فعل کی طرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں سبع مثانی اُمّ القرآن پڑھو۔ اور متعلقات پر غور کرو + بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جار و مجرور منصوب محلاً فعل محذوف۔ نقرءُ کا مفعول ہے + لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ جار و مجرور منصوب محلاً شبہ فعل محذوف ثَابِتٌ کا مفعول ہے۔ ثَابِتٌ = یَثْبُتُ + عَلَیْهِمْ جار و مجرور منصوب محلاً اَنْعَمْتَ کا مفعول ہے + عَلَیْهِمْ جار و مجرور مرفوع محلاً الْمَغْضُوْبِ شبہ فعل کا نائب فاعل ہے۔ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ = الَّذِیْنَ غُضِبَ عَلَیْهِمْ + الضَّآلِّیْنَ = اَلَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ حرف جار ریلوے انجن کے مثال ہے جو بھری ٹرین کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔ یہی حالت اسم مضاف کی ہے۔ دیکھو صِرَاطَ الَّذِیْنَ

(پہلا رکن (الف - ۲ - حروف عاملہ) الدرس الثامن والعشرون)

(۱) حروف مشبہ بالفعل - اِنَّ - اَنَّ - کَاَنَّ - لَیْتَ - لٰکِنَّ - لَعَلَّ یہ چھ حروف بھی مبنیات سے ہیں۔ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ انکے اسم و خبر گاہے مبنی گاہے معرب - گاہے مفرد گاہے جملہ بھی ہوتے ہیں - اِنَّمَا - اَنَّمَا - کَاَنَّمَا بے عمل بھی مبنیات سے ہیں +

(۲) آیات ذیل پڑھو۔ اسم و خبر کی شناخت اور مبنیات و معربات میں امتیاز کرو؟

(۱) اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۵ ۱۳/۱۱ اس طرح بولو اَلشِّرْکَ اسم - لام تاکید ظُلْمٌ عَظِیْمٌ مرکب توصیفی خبر ہے - اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنا +

(۲) وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ۵ ۶۲/۱۵ اسطرح بولو - و حرف عطف - اَللّٰہَ اسم - ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ جملہ اسمیہ بتاویل مفرد خبر ہے - اَنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ معطوفہ بنا + پھر دیکھو! ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ۵ ھُوَ مبتدا - اَلْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ مرکب توصیفی خبر ہے - مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنا - اب یہ مفرد مبنی کے حکم میں آکر اَنَّ کی خبر ہے - محلاً مرفوع ہے +

(۳) کَاَنَّکَ حَفِیٌّ عَنْھَا ۱۸۷/۹ اس طرح بولو: کَ منصوب محلاً اسم - حَفِیٌّ عَنْھَا خبر ہے - کَاَنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنا - پھر دیکھو! عَنْھَا جار و مجرور منصوب محلاً - حَفِیٌّ صفت مشبہ کا مفعول ہے - شبہ فعل حَفِیٌّ = مَخْفِیٌّ ہے - حَفِیٌّ اپنے متعلق سے مل کر کَاَنَّ کی خبر ہے -

(۴) یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ ۷۹/۲۰ اسطرح بولو - یَا حرف ندا قائم مقام نَدْعُوْ - مِثْلَ مَا اُوْتِیَ قَارُوْنُ مرکب اضافی - اسم مؤخر - لَنَا مرکب جری - مرفوع محلاً خبر مقدم ہے - لَیْتَ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنکر منصوب محلاً نَدْعُوْ کا مفعول ہے - فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ بنا پھر دیکھو! لَنَا - کَائِنٌ شبہ فعل محذوف کا مفعول ہو کر خبر ہے + مَا اُوْتِیَ قَارُوْنُ جملہ موصولہ مضاف الیہ ہے -

(۵) وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ۵ ۳۸/۱۵ و حرف عطف لٰکِنَّ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ معطوفہ بنا -

(۶) لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ ۵ ۲۵/۲ - معاملہ صاف ہے باقی ہے - کلام میں اصل مسند الیہ اور مسند ہے - باقی اجزائے کلام انکے متعلقات سے ہیں - دیکھو! اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا +

(پہلا رکن (الف۔۳۔حروف عاملہ) الدرس التاسع والعشرون)

(۳) حروف ندا چار ہیں۔ یَا۔ یَا اَیُّھَا۔ یَا اَیَّتُھَا۔ مَّ مبنیات سے ہیں۔ یَا مذکر و مؤنث کی ندا کے لئے آتا ہے۔ اگر اس کو اگلے کلمہ سے ملانا ہو تو مذکر کے لئے یَا اَیُّھَا اور مؤنث کیلئے یَا اَیَّتُھَا آتا ہے۔ مَّ آخر پر اَللّٰہُ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مقام دعا میں آتا ہے اَللّٰھُمَّ + حرف ندا قائم مقام۔ اَدْعُوْ محذوف کے ہوتا ہے۔ اور جس اسم پر آئے اس کو منادیٰ کہتے ہیں۔ اس کے استعمال کی دو صورتیں ہیں۔ اگر منادیٰ اسم معرفہ ہے تو مضموم ہوگا۔ جیسے یَا اِبْرَاھِیْمُ۔ یَا نُوْحُ۔ یَا مَرْیَمُ۔ یَا مُوْسٰی۔ یَا عِیْسٰی۔ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ۔ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ۔ یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ۔ یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ +

اور اگر منادیٰ اسم مضاف ہے تو مفتوح ہوگا۔ جیسے یَا نِسَآءَ النَّبِیِّ۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ۔ اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ + گاہے حرف ندا محذوف ہوتا ہے۔ جیسے یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا = یَا یُوْسُفُ۔ گاہے اَیُّ۔ اَیَّۃُ کے پہلے یَا محذوف ہوتا ہے۔ جیسے یُوْسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ = یَا یُوْسُفُ یَا اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ۔ اَیَّتُھَا الْعِیْرُ = یَا اَیَّتُھَا الْعِیْرُ + یَا اَبَتِ = یَا اَبِیْ + یَا بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ

دیکھو منادیٰ اسم مضاف ہے۔ حالت اعرابی پر چوتھے سیارہ الف سے روشنی ڈالو۔ زور سے بٹن دباؤ +

(۴) حروف شرط اِنْ۔ لَوْ۔ لَوْلَا۔ اِمَّا۔ یہ حروف بھی مبنیات سے ہیں۔ عمل کرتے ہیں۔ دو جملوں پر آتے ہیں۔ پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں +

(۵) اَنْ۔ لَنْ۔ کَیْ۔ نونِ ثقیلہ۔ نونِ خفیفہ۔ مبنیات سے ہیں۔ اِذَنْ بصورت اِذًا صرف اسم ظرف زمان آیا ہے۔ قرآن مجید میں بطور ناصب مضارع اِذَنْ کا استعمال نہیں ہے +

(۶) حروف جوازم مضارع: اِنْ۔ لَمْ۔ لَمَّا۔ لامِ امر۔ لائے نہی۔ مبنیات سے ہیں +

(۷) مَا۔ لَا مشابہ بلَیْسَ۔ لائے نفی جنس مبنیات سے ہیں۔ لائے نفی جنس کا اسم بھی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ یہاں تک مبنیات کا پہلا رکن (حصۂ الف) حروف عاملہ ختم ہوئے +

(پہلا رکن (ب - 1. حروف غیر عاملہ) الدرس الثلاثون)

(۱) حروف عاطفہ جو کہ نو ہیں۔ وَ - فَ - ثُمَّ - حَتّٰی - اَوْ - اِمَّا - اَمْ - بَلْ - وَلٰكِنْ + یہ سب حروف مبنیات سے ہیں۔ دو کلموں یا چند کلمات کو، یا ایک جملہ کو دوسرے جملے سے یا کئی جملوں کو آپس میں جوڑتے ہیں۔ کہ ایک خاص سلسلہ میں مربوط ہو جاتے ہیں۔ لفظوں میں خود کسی طرح کا عمل نہیں کرتے ہیں۔ آیات ذیل پڑھو اور حروف عاطفہ کی شناخت کرو +

(۲) فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ۵ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۵ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰی ۵ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ۵ ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ۵ ۲۹/۱۸ ان آیات میں اَهْلِ کی حالت جری۔ يَتَمَطّٰی کی حالت رفعی ہے سبق کیلئے دیکھو پہلا اور ساتواں سبق۔ باقی تمام کلمات مبنیات ہیں +

(۳) اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۵ ۲۹/۱۹ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۵ ۲۹/۱۴ حروف عاطفہ۔ اِمَّا - وَاِمَّا - اَوِ - اَوْ - وَ۔ بار بار آیات پر غور کرو تاکہ ترکیب نحوی سمجھ میں آئے +

(۴) اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِی الزُّبُرِ ۵ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۵ ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۵ ۲۷/۹ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۵ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۵ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۵ ۳۰/۲۷ حروف عاطفہ۔ اَمْ - اَمْ - بَلْ - حَتّٰی - ثُمَّ + حرف اگرچہ مسند الیہ یا مسند نہیں ہوتا۔ لیکن اسلوب کلام کی فصاحت و بلاغت میں نہایت اہمیت اور عظمت و شان حاصل ہے +

(۵) ترکیب نحوی۔ اس طرح بولو۔ فَ حرف عطف۔ لَا صَدَّقَ فعل ماضی منفی۔ فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر هُوَ سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ بنا۔ وَ حرف عطف۔ لَا صَلّٰی فعل با فاعل جملہ فعلیہ منفیہ معطوفہ بنا۔ وَلٰكِنْ حرف عطف۔ كَذَّبَ فعل با فاعل جملہ فعلیہ منفیہ بنا۔ اسی طرح وَتَوَلّٰی + ثُمَّ حرف عطف۔ ذَهَبَ فعل هُوَ ضمیر مستتر ذو الحال۔ يَتَمَطّٰی جملہ فعلیہ حال ہے۔ ذو الحال اپنے حال سے مل کر ذَهَبَ کا فاعل۔ اِلٰٓی اَهْلِهٖ مرکب جری ذَهَبَ کا متعلق ہے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ بنا +

(پہلا رکن (ب-۲- حروف غیر عاملہ) الدرس الحادی والثلاثون)

(۲) حروف تنبیہ۔ اَلَا۔ هَا۔ غیر عاملہ مبنیات سے ہیں+ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ۔ هٰاَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۳/۱۵

ترکیب نحوی۔ اسطرح بولو۔ اَلْخَلْقُ معطوف علیہ۔ وَ حرف عطف۔ اَلْاَمْرُ معطوف بمعطوف علیہ اپنے معطوف ملکر مبتدا موخر۔ اَلَا حرف تنبیہ۔ لَهٗ جار ومجرور شبہ فعل ثَابِتٌ محذوف سے متعلق ہو کر خبر مقدم مبتدا اپنی جزء سے

(۳) حروف ایجاب۔ نَعَمْ۔ بَلٰى۔ اِیْ+ قَالُوْا بَلٰى+ قَالُوْا نَعَمْ+ اِیْ وَرَبِّیْ۔ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۱۱/۱۰

ہر سہ امثلہ میں حَقٌّ کے سوا سب کلمات مبنی ہیں۔ حَقٌّ کا کس سیپارہ سے تعلق ہے+

(۴) اَنْ حرف تفسیر۔ مَا مصدریہ۔ اَنْ مصدریہ مبنیات سے ہیں+ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ+ بِمَا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ+ اِلَّا اَنْ قَالُوْا= قَوْلُهُمْ+ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا=

(۵) حروف ترغیب وترهیب۔ لَوْلَا۔ لَوْمَا۔ كَلَّا+ یہ بھی حروف غیر عاملہ مبنیات سے ہیں+

(۱) وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۵۲/۲ دیکھو! دَفْعُ مصدر شبہ فعل= يَدْفَعُ اللّٰهُ اپنے فاعل کی طرف مضاف اور النَّاسَ اسکا مفعول ہے+

(۲) وَقَالُوْا يٰاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۵ لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۵ ۱۴/۱ مبنیات اور معربات جدا جدا کرو؟ اور معربات کی وجہ اعراب بتاؤ؟

(۳) كَلَّا بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۵ كَلَّا اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۵ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۵ ۲۹/۱۹

ترکیب نحوی۔ كَلَّا حرف ردع وزجر۔ بَلْ حرف اضراب وعطف۔ لَا يَخَافُوْنَ مضارع منفی فعل با فاعل۔ الْاٰخِرَةَ مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ منفیہ معطوف بنا۔ كَلَّا حرف ردع وزجر۔ هَا۔ اِنَّ کا اسم۔ تَذْكِرَةٌ خبر ہے۔ اِنَّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ بنا۔ فَ حرف عطف۔ مَنْ اسم موصول۔ شَآءَ فعل با فاعل۔ ذَكَرَهٗ فعل با فاعل ومفعول جملہ فعلیہ ہو کر شَآءَ کا مفعول ہے۔ شَآءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اپنے صلہ سے ملکر جملہ موصولہ معطوفہ بنا+ حروف کی ذات وخواص پر بحث ابتدائی تعلیم سے خارج ہے+

(پہلا رکن (ب-۶- حروف غیر عاملہ) الدرس الثانی والثلاثون)

(۶) حروف استفہام - أ - ھَلْ - مَا - مَاذَا - غیر عاملہ مبنیات سے ہیں - آیات ذیل میں اپنی خداداد قابلیت کے مطابق سمجھنے کی کوشش کرو - مبحث سے خارج آگے بڑھ کر حیران نہ ہونا +

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ٥ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ٥ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى ٥ وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ٥ سبع سیارہ سے روشنی لیتے رہو +

(۷) حروف استقبال - سَ - سَوْفَ - غیر عاملہ مبنیات سے ہیں - سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ + كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ٥

(۸) حرف توقع - قَدْ - ماضی پر تحقیق کیلئے اور مضارع پر تقلیل کیلئے آتاہے - یہ بھی مبنی ہے -

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا + قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ +

(۹) حروف تاکید - لام تاکید - نون ثقیلہ - نون خفیفہ - مبنیات سے ہیں + اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ + لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ + وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ + لَيَكُوْنًا = لَيَكُوْنَنْ + لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ + لَنَسْفَعًا = لَنَسْفَعَنْ +

(۱۰) حروف نفی - مَا - لَا - اِنْ - حرف حصر و استثنا اِلَّا - یہ سب مبنیات سے ہیں - وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ + لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى + لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ + اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ٥ اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ٥ ۲۵/۱۵ نفی کی نفی اثبات ہے - ان جملوں کو اسطرح بھی ادا کرسکتے ہیں - لیکن قرآنی فصاحت و بلاغت کا خون ہو جائیگا - حرف گو اگرچہ مسند الیہ یا مسند نہیں ہوتے پھر بھی کلام میں نہایت اہمیت اور عظمت و شان ہے -

مُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ + اَللّٰهُ اِلٰهٌ + اَلْحُكْمُ لِلّٰهِ + هٰذَا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ + هٰذَا قَوْلُ الْبَشَرِ + قرآن مجید ہر ایک نظریہ اور ما فی الضمیر مخصوص بے مثل طرز بیان میں پیش کرتاہے +

حرف استثنا لَمَّا = اِلَّا بھی مبنیات سے ہے - وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ٥ ۲۳ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ٥ ۲۵

(پہلا رکن (ب-۱۱- حروف غیر عاملہ) الدرس الثالث والثلاثون)

(۱) حرف تعریف- اَلْ جنسی- اَلْ استغراقی- اَلْ عہد خارجی- اَلْ عہد ذہنی —— مبنیات سے ہے۔ حروف قمری کے پہلے لام آواز دیتا ہے۔ اور حروف شمسی کے پہلے نہیں بولتا ہے۔ دیکھو قاعدہ نصاب القرآن+

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ+ اَلْحَمْدُ جنس حمد اَلْ جنسی ہے+ اَلْعَالَمِیْنَ- عَالَمِیْنَ کے تمام افراد- اَلْ استغراقی ہے+ اَللّٰہِ- اَلرَّحْمٰنِ اَلرَّحِیْمِ- اَلدِّیْنِ- وہ خاص لاہ- رَحْمٰنَ رَحِیْم- دِیْن جو خارج میں موجود ہیں۔ جنلو مخاطب منشائے متکلم سمجھ رہا ہے۔ یہ سب اَلْ عہد خارجی ہیں+

(۲) فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ+ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَهُ الذِّئْبُ+ اَلرَّسُوْلَ کا اَلْ عہد خارجی ہے مراد حضرت موسیٰؑ جو خارج میں موجود ہیں۔ اَلذِّئْبُ کا اَلْ عہد ذہنی ہے۔ وہ ذِئْب جو حضرت یعقوبؑ کے ذہن میں موجود ہے۔ خارج میں نہیں ہے۔ جسکا جواب فَاَکَلَهُ الذِّئْبُ سے دیا گیا قرآن مجید میں ہر ایک مقام پر مناسب مقام کے لحاظ سے اَلْ کے معنی ہیں۔ قوائے ذہنی کی تربیت سے اَلْ اور تنوین کے معانی میں نزالت فرق اور امتیازی شان۔ نصاب القرآن تعلیم وسطی میں سمجھو لے+

(۱۲) حرف تنکیر ـــٌ ـــً ـــٍ = نون ساکن یہ نون تنوین کہلاتا ہے۔ لام تعریف کی طرح کثیر الاستعمال والمعانی ہے۔

(۱) تنوین تمکن۔ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا ۲۲/۲ زَیْدٌ اسم معرفہ کا منصرف ہونا ظاہر کیا ہے۔ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ نَاصِیَةٍ کَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ- نَاصِیَةٍ نکرہ موصوفہ بدوصفات- اَلنَّاصِیَةِ اسم معرفہ کا بدل ہے۔ یہاں تنوین سے بَدَلِی معنی پیدا ہوئے ہیں۔ دونوں مقام پر تنوین سے نزالت معنی کی امتیازی شان دیکھو+

(۲) تنوین تنکیر- اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۱/۸ کسی بھی بَقَرَہ کی قربانی دو۔ نر و مادہ۔ سن و سال۔ کالی گوری۔ لاڈو انلاڈو۔ لمیری وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے آگے مَا هِیَ سے سوال کرکے قیود بڑھا لیں+

(۳) تنوین عوض مضاف الیہ۔ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ = عَلٰی بَعْضِهِمْ+

(۴) تنوین مقابلہ جو جمع مؤنث سالم کے آخر پر آتی ہے۔ جیسے فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ ۵/۴

(۵) تنوین عظمت شان کیلئے۔ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ ۵ ۲۰/۲۴ رَسُوْلٌ- صُحُفًا- مُطَهَّرَةً- کُتُبٌ- قَیِّمَةٌ یہ سب مقدس و محترم نہایت ہی عظمت و شان والے+

(دوسرا رکن (الف ۱-۔ ماضی مضارع نمبر ۶، ۱۲ اور اسمائے عاملہ) الدرس الرابع والثلاثون)

۱۔ ماضی۔ مضارع نمبر ۶، ۱۲۔ اور اسمائے عاملہ۔ یہ سب مبنیات سے ہیں +

(۱) قرآن مجید میں ماضی معروف و مجہول۔ مجرد و مزید کے تقریباً (۱۹۲۵) الفاظ ہیں جنکو ایک ہی گردان یعنی میزان کے (۱۴) الفاظ میں ضبط کر دیا ہے۔ مقدمہ غرائب القرآن کی روشنی میں۔ انکی عملی مشق کا طریق چہار اقسام میں لا کر۔ قاعدہ نصاب القرآن کے ماضی سے حل کرو +

(۲) مضارع اور تغیرات مضارع کے تقریباً (۳۵۸۳) الفاظ ہیں جنکو ایک ہی گردان یعنی مضارع کی میزان کے (۱۴) الفاظ میں مجرد و مزید کو ضبط کر دیا ہے۔ مضارع کی میزان کا نمبر ۶ اور نمبر ۱۲ مبنی ہے۔ جنپر مضارع کے عامل رافع۔ عامل ناصب۔ عامل جازم۔ کسی طرح کا عمل نہیں کرتے ہیں۔ اکثر عالمان علم النحو۔ امر حاضر معروف کے الفاظ کو مبنیات میں شمار کرتے ہیں۔ ہم نے انکا شمار تغیرات مضارع میں کر لیا ہے۔ قواعد بقدر ضرورت جیسے آٹے میں نمک۔ اصل مقصود قرآن فہمی ہے +

(۳) اسمائے جوازم مضارع بھی مبنیات میں شمار کئے جاتے ہیں۔ جو تعداد میں نو ہیں۔ مَنْ (= اِنْ) مَا۔ اَیًّامَا۔ اَیْنَمَا۔ مَہْمَا۔ اِذَامَا۔ حَیْثُمَا۔ مَتٰی۔ اَنّٰی + قرآن مجید میں آخری چار کا استعمال بحیثیت جوازم مضارع نہیں ہے۔ بہر حال یہ بھی چار مبنیات سے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھو ساتواں سیارہ۔ درس نمبر ۱۹ +

(۴) جار و مجرور ملکر مرکب جری بھی مبنیات سے ہے۔ اسکو صرف متعلق فعل یا شبہ فعل کہدینا کافی نہیں ہے۔ اور آگے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جیسے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، نَقْرَءُ کا مفعول بہ ہے۔ عَلَیْہِمْ۔ اَنْعَمْتَ کا مفعول بہ ہے دوسرا عَلَیْہِمْ اَلْمَغْضُوْبِ کا نائب فاعل ہے۔ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ۔ لِلصَّلٰوۃِ نُوْدِیَ کا نائب فاعل ہے۔ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ۔ مِنْ = فِیْ۔ نُوْدِیَ کا مفعول فیہ ہے۔ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا۔ بِاللّٰہِ کَفٰی کا فاعل ہے۔ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا۔ بِاللّٰہِ کَفٰی کا فاعل ہے +

(۵) جملہ بتاویل مفرد بھی مبنیات میں شمار کیا جاتا ہے۔ جیسے اَلَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ۔ صِرَاطَ کا مضاف الیہ مجرور ہے۔ مبنیات کا اعراب محلی اور معربات کا اعراب لفظی۔ اس قانون کو ہرگز نہ بھولو +

دوسرا رکن (ب)۔ 1۔ اسمائے مبنیہ غیر عاملہ) الدرس الخامس والثلاثون)

(۱) اسمائے جہات ستہ۔ جب ان کا مضاف الیہ محذوف اور باطن میں مقصود ہو مبنیات سے ہیں۔ اہل نحو ان ظروف کو غایات کہتے ہیں۔ قَبْلُ ۔ بَعْدُ ۔ فَوْقُ ۔ تَحْتُ ۔ قُدَّامُ ۔ خَلْفُ + آیات ذیل پڑھو اور دیکھو کہ مِنْ حرف جار معطل ہے۔ اور مجرور مبنی بر ضمہ ہے +

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ۵ ۲۶ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۲۶ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۚ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ ۲۱ مضاف الیہ محذوف کو مذکور کریں تو یہ صورت ہوگی۔ مِنْ قَبْلِ هٰذَا الزَّمَانِ + مِنْ بَعْدِ هٰذَا الزَّمَانِ + قُدَّامُ قرآن مجید میں نہیں آیا ہے لیکن ہمارے مبحث سے خارج ہیں +

(۲) وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَیْثُمَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ $\frac{1}{2}$

(۳) اِذَا ماضی پر بھی مستقبل اور شرط کے معنی دیتا ہے۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ + کبھی اِذَا استمرار زمانی کیلئے آتا ہے۔ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۔ کبھی اِذَا مفاجاۃ کیلئے آتا ہے۔ اس صورت میں اسکے بعد مبتدا کا ہونا ضروری ہے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ۵ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ۵ $\frac{23}{3}$ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ۵ فَاِذَا اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۵ $\frac{23}{4}$ -

(۴) اِذْ خواہ ماضی پر آئے خواہ مضارع پر ہر حال میں ماضی کے معنی دیتا ہے۔ اور نہایت ہی اہم واقعات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ $\frac{1}{1}$ وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ $\frac{9}{1}$ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا ۚ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۵ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۚ $\frac{1}{9}$ +

(نوٹ) اِذْ ۔ اِذَا اسمائے ظرف زمان ہیں مختلف اوقات کے واقعات کیلئے انکا استعمال پانچسو بار سے زائد ہے قرآن مجید میں بعض مقامات پر اسم ضمیر کے مرجع کے تعین کیلئے نہایت فہم و فراست کی ضرورت ہے۔ دیکھو! فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ہ اور ھا کی ضمیر کا مرجع۔ مَا كُنْتُمْ کا مَا موصولہ ہے جو مذکر و مؤنث۔ واحد و جمع سب جائز ہے۔ اس قاعدہ کا پہلے ...

(دوسرا رکن (ب۔ ۵۔ اسمائے مبنیہ غیر عاملہ) الدرس السادس والثلاثون)

(۵) اَیْنَ۔ اَنّٰی ظرف مکان کیلئے آتے ہیں۔ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۲۹ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا ۳ اَنّٰی = کَیْفَ بھی آتا ہے۔ قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ۳ لَمْ یَمْسَسْنِیْ کی تحلیل صرفی بیان کرو ؟

(۶) مَتٰی ظرف زمان استفہام کیلئے امور ہائلہ اور غیر ہائلہ دونوں میں مستعمل ہے۔ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ ۲ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ ۱۱ مَتٰی ھُوَ ۱۵ مَتٰی ھٰذَا الْفَتْحُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۲۱

(۷) اَیَّانَ ظرف زمان مبنی بر فتحہ امور ہائلہ سے مخصوص ہے۔ اَیَّانَ مُرْسٰھَا ۹ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۔ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ۲۶ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ ۲۹

(۸) کَیْفَ مبنی بر فتحہ استفہام حال کیلئے آتا ہے۔ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَکُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۱ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۳۰ ثُمَّ حرف عطف معطوف علیہ کے حکم میں۔ اشتراک ترتیب اور مہلت چاہتا ہے۔ ثَمَّ ظرف ہے۔ اس سے مکان بعید کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں بھی مبنیات سے ہیں۔ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ۱۹ وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا ۲۹۔

(۹) لَدٰی۔ لَدُنْ۔ عِنْدَ یہ دو خاص ہیں۔ انہیں سے کسی چیز کا سامنے ہونا ضروری ہے۔ بخلاف عِنْدَ کے اگر چیز نظر سے اوجھل ہو تو بھی عِنْدَ کہہ سکتے ہیں۔ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَی الْحَنَاجِرِ کٰظِمِیْنَ ۔ کِتَابُ اُحْکِمَتْ ...

(۱۰) مَعَ معیت زمانی اور مکانی دونوں کیلئے آتا ہے۔ ہمیشہ اسم ظاہر یا اسم مضمر کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۱۱ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ ۱۹ قَالَ لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی ۱۶ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ ۲۷

ترکیب نحوی۔ وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا ۔ و حرف عطف۔ اِذَا حرف شرط۔ رَاَیْتَ فعل با فاعل ثَمَّ مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر شرط ہے۔ رَاَیْتَ فعل با فاعل۔ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا مرکب عطفی مفعول ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جزا ہے۔ شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ بنا۔ مقصود قوائے ذہنی کی تربیت ہے کہ بولنا سیکھو +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

روضۃ الاطفال

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

اَلدُّرُوسُ العَرَبِیَّة

اَلصَّلَاة

تَرْتِیبُ اَعْمَالِ الصَّلَاۃِ

اِذَا اَرَدْتَ الصَّلَاۃَ فَاعْمَلْ مَا یَاتِیْ :-

۱- قِفْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ، وَ انْوِ الصَّلَاۃَ فِیْ نَفْسِكَ، وَ ارْفَعْ یَدَیْكَ بِحِذَاءِ اُذُنَیْكَ، وَ كَبِّرْ هٰكَذَا : (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) -

۲- اِقْرَاِ الفَاتِحَةَ وَ سُوْرَۃً مِنَ الْقُرْاٰنِ الكَرِیْمِ -

۳- اِرْكَعْ وَ قُلْ : (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۴- اِعْتَدِلْ وَ قُلْ: (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) -

۵- كَبِّرْ وَ اسْجُدْ، قَائِلًا فِی سُجُوْدِكَ: (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۶- كَبِّرْ وَ اجْلِسْ قَلِیْلًا .

۷- اُسْجُدْ مَرَّۃً ثَانِیَۃً .

۸- قُمْ لِتُصَلِّیَ رَكْعَۃً ثَانِیَۃً كَالْاُوْلٰی .

۹- بَعْدَ السَّجْدَۃِ الثَّانِیَۃِ اجْلِسْ وَ اقْرَاِ (التَّشَهُّدَ) .

۱۰- سَلِّمْ عَلٰی یَمِیْنِكَ مَرَّۃً، وَ عَلٰی یَسَارِكَ اُخْرٰی، قَائِلًا : (اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ) .

كيفية الصّلوٰة

۱
۲
۳
٤
۵
٦
۷
۸
۹
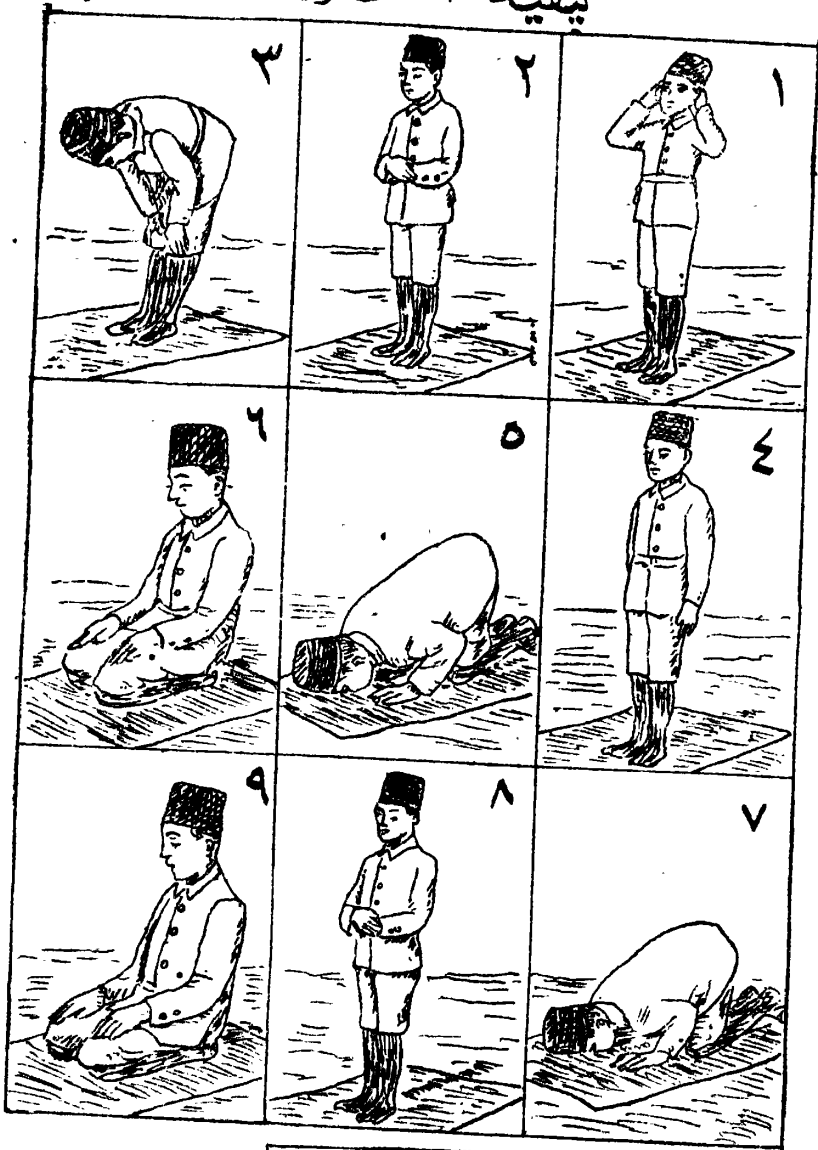
تَنْبِیْہٌ

اَلْاَعْمَالُ : (۱) اَلْقِیَامُ ، (۲) اَلْقِرَاءَۃُ ، (۳) الرُّکُوْعُ ، (۵ ، ۷) اَلسُّجُوْدُ مَرَّتَیْنِ ، (۹) القُعُوْدُ الاَخِیْرُ لِلتَّشَهُّدِ ، هِیَ الْاَرْکَانُ الَّتِیْ لَابُدَّ مِنْهَا فِی الصَّلٰوۃِ .

نماز

نماز کے کاموں کی ترتیب

جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو آنے والے کام کر :

(۱) قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور اپنے دل میں نماز کی نیت کر۔ اپنے دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے برابر اٹھا ، اور اس طرح تکبیر کہہ : اَللّٰهُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)۔

(۲) سورۂ فاتحہ اور قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھ ۔

(۳) رکوع کر اور کہہ : (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ : پاک ہے میرا رب عظمت والا) تین بار۔

(۴) سیدھا ہوجا اور کہہ : (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ : سنی اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی)

(۵) تکبیر کہہ اور سجدہ کر ، کہتے ہوئے اپنے سجدے میں (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی : پاک ذات ہے میرے رب کی جو سب سے اونچا ہے) تین بار ۔

(۶) تکبیر کہہ اور تھوڑا سا بیٹھ ۔

(۷) تکبیر کہہ اور دوبارہ سجدہ کر ۔

(۸) اٹھ دوسری رکعت پڑھنے کے لئے پہلی کی مانند ۔

(۹) دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر پڑھ (تَشَهُّد) ۔

(۱۰) اپنی دائیں طرف سلام پھیر ایک بار ۔ اور اپنی بائیں طرف دوسری بار ، کہتے ہوئے (اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ : تم پر سلامتی اور اللہ کی مہربانی ہو) ۔

نماز کی کیفیت (تصاویر : ایک سے دس تک) ۔

نوٹ: اعمالِ نماز ۱ (قیام)، ۲ (قراءت)، ۳ (رکوع)، ۵، ۷ (دو دفعہ سجدہ کرنا)، ۹ (دوسرا بیٹھنا اَلتحیات کے لئے) یہ وہ رکن ہیں جو نماز میں ضروری ہیں۔

شُرُوْطُ صِحَّةِ الصَّلَاةِ

١ـ مَعْرِفَةُ دُخُوْلِ الْوَقْتِ .
٢ـ سَتْرُ الْعَوْرَةِ .
٣ـ طَهَارَةُ الْبَدَنِ، وَ الثَّوْبِ، وَ الْمَكَانِ .
٤ـ اِسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ (جِهَةِ الْكَعْبَةِ) .
٥ـ النِّيَّةُ .
٦ـ تَكْبِيْرَةُ الْاِحْرَامِ .

بَيَانُ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَةِ وَرَكَعَاتُهَا

اَلصَّلَوَاتُ الْمَفْرُوْضَةُ هِيَ :

١ـ اَلصُّبْحُ : رَكْعَتَانِ . ٢ـ اَلظُّهْرُ : اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ .
٣ـ اَلْعَصْرُ : اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ . ٤ـ اَلْمَغْرِبُ : ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ .
٥ـ اَلْعِشَاءُ : اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ .

وَ تَجِبُ صَلَاةُ الْوِتْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَ هُوَ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ، وَ فِيْهِ الْقُنُوْتُ، وَ يُقْرَأُ قَبْلَ رُكُوْعِ الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ .

مُفْسِدَاتُ الصَّلٰوةِ

يُفْسِدُ الصَّلٰوةَ الْاُمُوْرُ الْاٰتِيَةُ :

۱۔ اِهْمَالُ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ ۔
۲۔ اَلْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ ۔
۳۔ اَلْعَمَلُ الْكَثِيْرُ : الَّذِي يَجْعَلُ الْمُصَلِّيَ كَأَنَّهُ لَيْسَ فِي الصَّلَاةِ ۔
۴۔ قَطْعُ الصَّلٰوةِ ۔

نماز کی درستی کی شرطیں

۱ ۔ وقتِ (نماز) آجانے کی پہچان ۔
۲ ۔ برہنگی کا ڈھانپنا ۔
۳ ۔ جسم ، جامہ ، اور جگہ کا پاک ہونا ۔
۴ ۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا ۔
۵ ۔ نیت ۔
۶ ۔ تکبیر تحریمہ ۔

فرض نمازوں اور ان کی رکعتوں کا بیان

۱ ۔ نمازِ صبح : دو رکعت ۔
۲ ۔ نمازِ پیشین : چار رکعت ۔
۳ ۔ نمازِ دیگر : چار رکعتیں ۔
۴ ۔ نمازِ شام : تین رکعتیں ۔
۵ ۔ نمازِ خفتن : چار رکعت ۔

عشاء کے بعد نمازِ وتر واجب ہے ، اور وہ تین رکعتیں ہیں اور اس میں دعائے قنوت ہے اور تیسری رکعت کے پہلے پڑھی جاتی ہے ۔

نماز کو بگاڑنے والے کام

ذیل کے کام نماز کو فاسد کر دیتے ہیں :۔

۱ ۔ نماز کے رکنوں میں سے کسی رکن کا بغیر عذر کے چھوڑ دینا ۔
۲ ۔ نماز میں بولنا ۔

۳ ـــ عمل کثیر، جو نماز گذار کو ایسا بنا دیتا ہے گویا وہ نماز میں نہیں ہے ۔
۴ - نماز کو قطع کر دینا ۔

۵ ـ اَلتَّشَهُّدُ

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ ، وَ الصَّلَوٰتُ وَ الطَّيِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ * وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ ، فِي الْعَالَمِيْنَ ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

۵ ـ تشہد

سلامتی اور بقاء اللہ کے لئے ہے ، نمازیں اور پاکیزہ چیزیں ۔ تجھ پر سلام ہو اے نبی ! اور اللہ کی مہربانی اور اس کی برکتیں ، سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے سب شائستہ بندوں پر ، میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں اکیلے خدا کے سوا جس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اسکے بندے اور پیغمبر ہیں ۔

اے اللہ محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل پر درود بھیجا ۔ اور محمدؐ اور آل محمدؐ کو برکت دے ، جیسے تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ کو برکت دی ، سب جہانوں میں ، بیشک تو سراہا ہوا ، بزرگی والا ہے ۔

---

٦ - القُنُوتُ

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ ، وَ نَسْتَهْدِيْكَ ، وَنَسْتَغْفِرُكَ ، وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ، وَ نُؤْمِنُ بِكَ ، وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ ، وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ ، نَشْكُرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ ، وَنَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ . اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ ، وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ ، وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ ، اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ .

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ، وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ .

اَلغَرَضُ مِنَ القُنُوتِ

اِخْلَاصُ النِّيَّةِ لِلّٰهِ ، وَ تَصْفِيَةُ الْقَلْبِ مِنَ الشَّوَاغِلِ ، وَ اِلْتِمَاسُ الْمَغْفِرَةِ وَ الرِّضَا مِنَ اللّٰهِ .

٦ - قنوت

بار خدایا ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں، اور تجھ سے رہنمائی چاہتے ہیں، اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں، اور تیری طرف لوٹتے ہیں، اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں، اور تجھ پر بھروسا کرتے ہیں۔ اور تیری ساری اچھی ثنائیں کرتے ہیں، اور تیرا شکر بجا لاتے ہیں، اور تیری ناشکری نہیں کرتے، اور جو تیری نافرمانیاں کرتے ہیں انکو چھوڑتے اور ان سے تعلق توڑتے ہیں، اے اللہ ہم تیری ہی بندگی کرتے اور تیری ہی نماز اور تجھی کو سجدہ کرتے ہیں، اور تیری ہی طرف دوڑتے اور تیری ہی خدمت کرتے ہیں، تیری رحمت کی امید رکھتے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بیشک تیرا

اگلی عذاب کفار کو جا ملنے والا ہے۔

اور اللہ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد پر جو امی نبی ہیں اور انکے آل و اصحاب پر۔

قنوت سے مراد ہے

اللہ کے لئے اپنے ارادے کو خالص کرنا، دل کو دھیان بٹانے والے دھندوں سے صاف کرنا، اور اللہ سے بخشش اور خوشنودی طلب کرنا۔

تمرین

۱۔ مَتٰی تَقْرَأُ التَّشَهُّدَ فِی الصَّلٰوۃِ۔

۲۔ هَلْ تَصِحُّ صَلَاةُ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ شَيْئًا فِي الصَّلَاةِ؟

۳۔ إِذَا سَأَلَكَ أَحَدٌ سُؤَالًا وَ أَنْتَ تُصَلِّي، فَأَجَبْتَهُ، ثُمَّ أَتْمَمْتَهَا فَهَلْ تَصِحُّ صَلَاتُكَ؟

۴۔ إِذَا كُنْتَ صَحِيحًا، وَ صَلَّيْتَ جَالِسًا، فَهَلْ تَصِحُّ صَلَاتُكَ؟

۵۔ مَتٰی تَقْرَأُ الْقُنُوْتَ فِي الصَّلٰوۃِ؟

بَعْضُ الْآيَاتِ الَّتِيْ وَرَدَتْ فِي الصَّلَاةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

۱۔ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔

۲۔ إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ۔

المَعْنٰى

۱۔ إِنَّ الصَّلٰوةَ مَفْرُوْضَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فِي أَوْقَاتٍ مُعَيَّنَةٍ۔

۲۔ إِنَّ الْمُؤْمِنَ الَّذِيْ يُؤَدِّي الصَّلَاةَ بِخُشُوْعٍ وَ تَذَلُّلٍ، يَبْتَعِدُ عَنْ فِعْلِ مَا يُغْضِبُ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنَ الْمَعَاصِي۔

مشق

۱۔ تم نماز میں تشہد کب پڑھتے ہو ؟
۲۔ کیا اسکی نماز درست ہوگی جو نماز میں کچھ بھی نہ پڑھے ؟
۳۔ جب نماز میں تم سے کوئی شخص کچھ پوچھے اور تم اسکے سوال کا جواب دو اور پھر اپنی نماز پوری کرو تو تمھاری نماز درست ہوگی ؟
۴۔ اگر تم تندرست ہو اور بیٹھکر نماز پڑھو، تو تمھاری نماز درست ہوگی ؟
۵۔ تم نماز میں قنوت کب پڑھتے ہو ؟

۷۔ بعض آیتیں جو نماز کے متعلق وارد ہوئیں :۔

اللہ نے فرمایا :۔

۱۔ بیشک نماز مومنوں پر وقت بندھا فرض ہے ۔
۲۔ یقیناً نماز بیحیائی اور برائی کے کاموں سے منع کرتی ہے ۔

معنے

۱۔ بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقتوں میں فرض ہے ۔
۲۔ بیشک جو ایمان والا نماز کو فروتنی اور خاکساری سے ادا کرتا ہے وہ ایسے گناہوں سے دور رہتا ہے جو اللہ تعالےٰ کو ناراض کردیں ۔

دِفَاعُ الْحَيَوَانِ عَنْ نَفْسِهٖ.

ذَوَاتُ الْاَيْدِى تَضْرِبُ .
ذَوَاتُ الْقُرُوْنِ تَنْطَحُ .
ذَوَاتُ الْاَنْيَابِ تَعَضُّ .
ذَوَاتُ الْمَنَاقِيْرِ تَنْقُرُ .
ذَوَاتُ الْمَخْلَبِ تَخْمِشُ وَ تَخْدِشُ .

ذَوَاتُ الحُمَةِ تَلْسَعُ وَ تَلْدَغُ.

(ترجمہ) حیوانوں کا اپنا بچاؤ کرنا

ہاتھوں والے پیٹتے ہیں -
سینگوں والے سینگ مارتے ہیں -
کچلیوں والے کاٹتے ہیں -
چونچوں والے ٹھونگیں مارتے ہیں -
پنجے والے نوچتے اور پھاڑتے ہیں -
ڈنک والے ڈستے ہیں -

حَرَكَاتُ بَعْضِ الْحَيَوَانِ

اَلْاِنْسَانُ يَمْشِي وَ يَجْرِي وَ يَقْعُدُ وَ يَقُوْمُ وَ يَنَامُ وَ يَصْحُوْ وَ يَلْعَبُ وَ يَجُرُّ وَ يَدْفَعُ وَ يَرْفَعُ وَ يَخْفِضُ وَ يَثِبُ.

اَلْحَيَوَانُ يَمْشِي وَ يَجْرِي وَ يَعَضُّ وَ يَرْفُسُ وَ يَنْطَحُ وَ يَزْقُدُ وَ يَعْدُوْ.

اَلطُّيُوْرُ تَطِيْرُ وَ تُرَفْرِفُ وَ تَحُطُّ وَ تَنْقُرُ.

اَلسَّمَكُ يَعُوْمُ وَ يَغُوْصُ وَ يَطْفُوْ.

(ترجمہ)

انسان چلتا ہے، دوڑتا ہے، بیٹھتا ہے، اٹھتا ہے، سوتا ہے، جاگتا ہے، کھیلتا ہے، کھینچتا ہے، ہٹاتا ہے، اٹھاتا ہے، گراتا ہے، اور کودتا ہے -

حیوان چلتا ہے، دوڑتا ہے، کاٹتا ہے، دولتی مارتا ہے، سینگ مارتا ہے،

سوتا ہے اور دوڑتا ہے۔

پرندہ اڑتا ہے، پھڑ پھڑاتا ہے، اترتا ہے، چونچ مارتا ہے۔

مچھلی تیرتی ہے، ڈبکی لگاتی ہے، پانی پر بہتی ہے۔

اَلرَّغِيْفُ

مَا اَجْمَلَهُ فِي عَيْنِ الطِّفْلِ الجائِعِ!

۱۔ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ يُصْنَعُ الرَّغِيْفُ؟

اَلرَّغِيْفُ يُصْنَعُ مِنَ الدَّقِيْقِ۔

۲۔ كَيْفَ يُحْصَلُ عَلَى الدَّقِيْقِ؟

اَلدَّقِيْقُ يُحْصَلُ عَلَيْهِ بِطَحْنِ الْغِلَالِ۔

۳۔ كَيْفَ يُعْجَنُ الدَّقِيْقُ؟

هُوَ يُعْجَنُ بِالْمَاءِ، وَ يُضَافُ اِلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْمِلْحِ وَ شَيْءٌ مِنَ الْعَجِيْنِ الْقَدِيْمِ۔

۴۔ بِمَاذَا يُعْرَفُ الْعَجِيْنُ الْقَدِيْمُ؟

اَلْعَجِيْنُ الْقَدِيْمُ يُعْرَفُ بِالْخَمِيْرَةِ۔

۵ كَيْفَ يُصْنَعُ الرُّغْفَانُ مِنَ الْعَجِيْنِ

مَتٰى بَدَأَ الْعَجِيْنُ فِي التَّخَمُّرِ يُقَطَّعُ قِطَعًا، ثُمَّ هٰذِهِ الْقِطَعُ تُبْسَطُ بِالْيَدِ ثُمَّ تُخْبَزُ فِي الْفُرْنِ۔

۶۔ مَاذَا نُسَمِّي هٰذِهِ الْقِطَعَ بَعْدَ الْخَبْزِ فِي الْفُرْنِ؟

هٰذِهِ الْقِطَعُ نُسَمِّي بَعْدَ خَبْزِهَا اَرْغِفَةً۔

۷۔ أَ تَعْرِفُوْنَ جَمِيْعَ الْاَشْخَاصِ الَّذِيْنَ سَاعَدُوْا عَلٰى

وُجُوْدِ الْخُبْزِ .
لَا اَظُنُّكُمْ تَسْتَطِيْعُوْنَ حَصْرَهُمْ. وَ لَا اَنْتُمْ تُفَكِّرُوْنَ فِيْهِمْ عِنْدَ مَا تَرَوْنَهُ اَمَامَكُمْ .
فَالْفَلَّاحُ الَّذِى زَرَعَ الْغِلَالَ ، وَ الطَّحَّانُ الَّذِى طَحَنَ الْغِلَالَ ، وَ الْعَجَّانَةُ الَّتِىْ عَجَنَتِ الطَّحِيْنَ وَ الْخَبَّازَةُ الَّتِىْ خَبَزَتِ الْعَجِيْنَ . لَيْسُوْا هُمْ كُلَّ مَنِ اشْتَرَكُوْا فِىْ اِيْجَادِ الْخُبْزِ ، بَلْ هُنَاكَ اَيْضًا النَّجَّارُ وَ الْحَدَّادُ اللَّذَانِ عَمِلَا الْمِحْرَاثَ لِحَرْثِ الْاَرْضِ قَبْلَ اَنْ تَزْرَعَ الْحُبُوْبَ ، وَ الْمُهَنْدِسُ الَّذِى حَفَرَ التُّرْعَةَ . وَ اَجْرٰى فِيْهَا الْمَاءَ لِاِرْوَاءِ الزِّرَاعَةِ ، وَ الْحَيْوَانُ الَّذِى سَاعَدَ عَلٰى تَسْمِيْدِ الْاَرْضِ وَ حَرْثِهَا .
كُلُّ اُولٰئِكَ لَهُمْ شَيْءٌ مِنَ الْفَضْلِ فِىْ وُجُوْدِ الْخُبْزِ بَيْنَ يَدَيْكَ ، وَ اَنْتَ لِذَالِكَ مَدِيْنٌ لَهُمْ جَمِيْعًا بِالشُّكْرِ .

روٹی

۱۔ روٹی کس چیز سے بنتی ہے ؟
روٹی آٹے سے بنائی جاتی ہے ۔
۲۔ آٹا کیسے حاصل ہوتا ہے ؟
آٹا اناج پیس کر حاصل کیا جاتا ہے ۔
۳۔ آٹا کیسے گوندھا جاتا ہے ؟
وہ پانی ملا کر گوندھا جاتا ہے ۔ اور اس میں کچھ نمک ملا لیا جاتا ہے ، اور کچھ پرانا گندھا ہوا آٹا ۔
۴۔ پرانے آٹے کو کیا کہتے ہیں ؟

پرانا آٹا خمیرہ کہلاتا ہے۔

۵۔ آٹے سے روٹیاں کیسے بنائی جاتی ہیں؟

جب آٹا خمیر ہونے لگتا ہے، تو اس کے ٹکڑے کاٹے جاتے ہیں۔ پھر ان ٹکڑوں کو ہاتھ سے پھیلایا جاتا ہے، پھر تنور میں پکائے جاتے ہیں۔

۶۔ تنور میں پکائے جانے کے بعد ان کا کیا نام رکھا جاتا ہے؟

یہ ٹکڑے پکائے جانے کے بعد روٹیاں کہلاتے ہیں۔

۷۔ تم ان اشخاص کو جانتے ہو جن کی مدد سے روٹی حاصل ہوتی ہے؟

میں نہیں سمجھتا کہ تم ان کو شمار کر سکتے ہو اور نہ یہ کہ جب تم اس کو اپنے سامنے دیکھتے ہو تو اسکے متعلق سوچتے ہو۔

سنو! وہ کسان ہے جسنے اناج بویا۔ وہ پسنہارا ہے جس نے غلہ پیسا، وہ گوندھنے والی ہے جس نے آٹا گوندھا، وہ نانبائن ہے جس نے آٹے کی روٹی پکائی، یہی وہ سب نہیں ہیں جنھوں نے روٹی بنانے میں شرکت کی، بلکہ ترکھان اور لوہار بھی جنھوں نے دانے بونے سے پہلے زمین جوتنے کے لئے ہل بنایا، اور انجنیر جس نے نہر کھودی اور اس میں کھیتی سینچنے کے لئے پانی چلایا، اور حیوان جس نے زمین کو کھاد دینے اور جوتنے میں مدد دی۔

روٹی کے تمہارے آگے آنے میں ان سب کی مہربانی کا حصہ ہے اور تم اس کے لئے ان سب کے مرہونِ احسان ہو۔

المُحَادَثَةُ

عند السلام و المقابلہ

١۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ! ✤ وَ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ!

٢۔ اَنَا مَسْرُوْرٌ اِنِّي رَاَيْتُكَ۔

۳- إِنَّهُ مِنْ مُدَّةٍ طَوِيْلَةٍ لَمْ أَرَكَ .
٤- أُعَرِّفُكَ بِالسَّيِّدِ حُسَيْن .
٥- سُرِرْتُ بِمَعْرِفَتِكَ .
٦- سُرِرْتُ مِنْ مُقَابَلَتِكَ .
زِيَارَتُكَ تَسُرُّنِي .
٧- السُّرُوْرُ لِي . الشَّرَفُ لِي .
٨- وَالِدِي يُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ .
٩- تَفَضَّلْ . اِجْلِسْ مِنْ فَضْلِكَ .
١٠- يَجِبُ أَنْ أَذْهَبَ الْآنَ .
١١- مِنْ فَضْلِكَ اُقْعُدْ قَلِيْلًا اَيْضًا .
١٢- اَشْكُرُكَ وَ لٰكِنْ لَا يُمْكِنُنِيْ اَنْ اَقْعُدَ زِيَادَةً .
١٣- اَنَا مُسْتَعْجِلٌ . عِنْدِي مُقَابَلَةٌ لِشُغْلٍ .
١٤- اَنَا خَائِفٌ سَاَصِلُ مُتَاَخِّرًا جِدًّا .
١٥- فَاِذًا لَنْ اُرِيْدَ اَنْ اُؤَخِّرَكُمْ اَكْثَرَ .
١٦- سَاَعُوْدُ يَوْمًا آخَرَ .
١٧- مَتٰى نَرَاكَ مَرَّةً اُخْرٰى .
١٨- بِاَقْرَبِ وَقْتٍ مَا يُمْكِنُ .
١٩- حَالَمَا اَكُوْنُ غَيْرَ مُنْشَغِلٍ. حَالَمَا اَفْضِيْ .
٢٠- مِنْ فَضْلِكُمْ تُوَصِّلُ اِحْتِرَامَاتِيْ لِحَضْرَةِ السِّتِّ .
٢١- وَصِّلْ سَلَامِيْ لِاَوْلَادِكَ .
٢٢- مِنْ فَضْلِكَ ، تَذَكَّرْنِيْ عِنْدَ اَخِيْكَ .
٢٣- اَشْكُرُكَ ، سَاَفْعَلُ هٰكَذَا بِسُرُوْرٍ .

٢٤ ـ مَعَ السَّلَامَةِ . عَلَيْكَ السَّلَام .

گفتگو

سلام اور ملاقات کے وقت

(۱)ـ تم پر سلامتی ہو! ، اور تم پر بھی سلامتی ہو!

(۲)ـ میں تم کو دیکھکر (تم سے مل کر) خوش ہوں -

(۳)ـ مدت دراز سے میں نے آپ کو نہیں دیکھا -

(۴)ـ میں جناب حسین صاحب سے آپ کا تعارف کراتا ہوں -

(۵)ـ میں جناب کی شناسائی سے بہت مسرور ہوا - (۶) جناب کی زیارت مجھ کو مسرت بخش رہی ہے -

(۷) یہ میری مسرت ہے یہ میرا شرف ہے - (۸) میرے والد آپکو سلام عرض کرتے ہیں -

(۹) نوازش فرمائیے! براہ کرم تشریف رکھئے (بیٹھئے) -

(۱۰) اب مجھے جانا چاہئے - (۱۱) براہ مہربانی ذرا اور بھی بیٹھئے -

(۱۲) شکریہ! لیکن میں زیادہ بیٹھ نہیں سکتا -

(۱۳) مجھے جلدی ہے - مینے ایک معاملہ کے لئے ایک صاحب سے وقت مقرر کر رکھا ہے -

(۱۴) مجھے اندیشہ ہے کہ بہت دیر سے پہنچ سکونگا -

(۱۵) اندریں حالت میں آپکو زیادہ دیر ٹھہرانے کی خواہش نہیں کرونگا -

(۱۶) میں کسی روز پھر حاضر ہو جاؤنگا - (۱۷) ہم دوبارہ آپ کے دیدار سے کب مشرف ہونگے؟

(۱۸) جہانتک ممکن ہوگا قریب تر وقت میں -

(۱۹) جُونہی فرصت میسر ہوئی - جونہی فارغ ہوا -

(۲۰) از راہ عنایت بیگم صاحب کی خدمت میں میرا آداب عرض کریں -

(۲۱) اپنے بچوں کو میرا سلام کہیں -

(۲۲) براہ عنایت، میری طرف سے اپنے بھائی کو بہت بہت سلام کہیں -

(۲۳) شکریہ! بخوشی ایسا کرونگا - (۲۴) خدا حافظ! +

عربی سیکھنے کے خواہشمند

جو اپنے مطالعہ سے عربی سیکھنا چاہتے ہوں، مندرجہ ذیل کتابیں مطالعہ فرمائیں:

معلم العربیہ | چار ماہ میں بلا رٹے عربی سکھانیوالا رسالہ جسمیں تمام ضروری صرفی، نحوی، مسائل، گردان، ترکیب، لغات بتلا کر مثال میں کثرت سے آیات قرآنیہ، احادیث، نصیحت آموز عربی مقولے، روزمرہ کی بول چال اور آنحضرتؐ کے اخلاق حمیدہ کے ذریعے سے تمام مسائل مشق کرائے گئے ہیں۔ جسکے پڑھنے سے بلا رٹے عربی بولنے، لکھنے اور پڑھنے پر قدرت ہوجاتی ہے۔ اخیر میں ایک ہزار جدید و قدیم لغات اور ہزار دو سے عربی مصادر کا ایک ضمیمہ شامل ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲/ ر۔

عربی ٹیچر | جدید و قدیم عربی سیکھنے کا نہایت مفید رسالہ۔ قیمت مجلد ایک روپیہ۔

عربی کا معلم حصہ اول و دوم | صرف و نحو عربی کے مسائل کو جدید سہل اسلوب پر نہایت خوبی سے سمجھایا گیا ہے۔ اور سبق کے تحت کثیر امثلہ مشقیہ قرآن مجید محاورات عرب سے دی گئی ہیں۔ قیمت مجلد ۸/ ر (حصہ دوم) قیمت مجلد ایک روپیہ۔

جدید عربی کا معلم | (حصہ اول) قیمت ۳/ ر (حصہ دوم) قیمت ۵/ ر۔

نظام عربی (حصہ اول) | جس میں عربی ادب قدیم و جدید اور قواعد ترجمہ کی نہایت آسان طریقہ پر عملی تعلیم دی گئی ہے اور جسکے ساتھ ڈیڑھ ہزار کثیر الاستعمال عربی الفاظ کی ایک جامع ڈکشنری شامل ہے۔ قیمت ۱۰/ ر۔

ملنے کا پتہ:- **منیجر مکتبہ علمیہ۔ مدرسۃ البنات۔ شہر جالندھر**

نوٹ:- کاغذ کی گرانی کے باعث تحریر کردہ قیمتوں میں تینتیس ۳۳ فیصدی کا اضافہ کیا جائے گا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

مدیر: محمد احمد خاں ذاکر

قواعد

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے، ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا۔

۳۔ چندہ سالانہ ۳ ۔ فی پرچہ ۴ ر۔

۴۔ اشتہارات کی اجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپکر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

(کتبہٗ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام آرام

جالندھر شہر

نمبر ۵

جلد ۱۴ مئی ۱۹۴۳ء ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیر کثیر

رئیسۂ کریمہ مکرمہ جناب نفیس دلھن صاحبہ

بیگم عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولٰنا الحاج

محمد حبیب الرحمن خان شروانی الدکتور فی اللاہوت مدظلہم العالی

نے اپنے مکتوب بشارت اسلوب المؤرخ ۲۱ اپریل ۱۹۴۳ء میں مژدۂ ذیل سے قلبِ افسردہ کو خوش وقت اور شاد کام فرمایا ہے:۔

"میں نے دس دس روپے کے دو وظیفے مقرر کئے ہیں، جو ماہِ مئی سے انشاء اللہ جاری ہو جائینگے:۔

ایک "مسلمہ" کی امداد کا ہے۔

دوسرا "پیام اسلام" کی۔

دونوں رسالے غیر مستطیع خواتین اور اصحاب کی خدمت میں مفت بھیجوائیے"

اور ہماری مخلصانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آں محسنہ کو

وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی

کی بہترین جزا سے شاد بہر فرمائے

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی! آمین

اس نوید کے بعد

اب کچھ حال سنئے: ایک قلب کی افسردگی اور اس نوید پر اس کی خوش وقتی کا۔ اور اس کے پیچھے کچھ حقیقت خیر کثیر کی

اوّل افسردگی کا قصہ لیجئے۔ اس دل نے جب اس دنیا کو اپنی بصیرت کی آنکھ اٹھا کر دیکھا تو اس کی نگاہِ عبرت ایک قریب ترملّت پر پڑی جس کی زبان پر اس شہادت کا اعلان ہے کہ: مالک الملک، احکم الحاکمین، ایک ربّ العالمین ہے جس کا نام اللہ ہے —

سب انسان اور سارے جہان اس کے بندے ہیں اور اس نے ان جہانوں کو انسان کی خدمت کے لئے اور انسان کو اپنی بندگی اور فرمانبرداری کے لئے پیدا کیا ہے اور اس نے اپنا کامل پیغام اور عالمگیر فرمان ایک روشن بیان زبان میں بھیجا تاکہ اسکے سمجھنے میں عقل کو کوئی مشکل پیش نہ آئے اور فہم کسی وقت میں نہ پڑ جائے۔ اور فرمایا:
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ: ہم نے اس پیغام کو قرآن عربی کے پیرائے میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ بوجھ سکو۔ اور فرمایا: كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (یہ پیغام ایک نامۂ مبارک ہے، ہم نے اس کو تیری طرف اس لئے اتارا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں کو پورا دھیان دے کر سمجھیں اور مغز والے لوگ سُوجھ حاصل کریں) اور اس نے اپنے اس پیغام عام و تام کو تمام عالم میں پہنچانے اور اپنی معدلت آئین، احسان قرین اور سعادت آفرین حکومت کی بنا، اس شر اندیشہ، ستم پیشہ دنیا میں ڈالنے کی خدمت جمیع بلاد و عباد میں سے ایک یتیم، اُمی اور فقیر عربی کو تفویض فرمائی جس نے بفحوائے كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ اور بمقتضائے سِرَاجًا مُّنِيْرًا مطلع عالم پر آفتاب عالمتاب کی صورت طلوع فرما کر فضاء انفس و آفاق کو علوم قرآنیہ کی ضیاء اور اعمال فرقانیہ کے انوار سے از قاف تا قاف بھر دیا اور

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے خطوطِ شعاعی سے لَا حُکْمَ اِلَّا لِلّٰہِ کا نقش جما کر طواغیت کے طلسم کو باطل کر دیا۔ خواجگی اور غلامی، برادری اور برابری کی ہموار سطح پر صف باندھکر، ایک مالک بے نیاز اور محبوب بے انباز کی بارگاہِ عرش پناہ کے حضور راکع وساجد دکھائی دینے لگی۔

لیکن اعمال کی دنیا میں، اس قال کا، حال کیسا پایا اور اس شہادت کا مآل کیا نظر آیا، یہ کیفیت ناگفتہ بہ ہے: یہاں نہ اللہ کی کوئی قدر، نہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کچھ مقدار، نہ کتاب سے واسطہ، نہ سنّت سے سروکار، اَوْلِیَاءُ ھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ، وَ یَدْعُوْنَھُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَى النَّارِ، اوران کے دوست جو یارانِ غدار اور باغیانِ سرکار ہیں ان کو نور سے نکال کر تاریکیوں میں لاتے اور بہشت سے دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور یہ ہیں اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ، آدم زاد برائے نام۔ برعکس اس کے کہ طاغوت سے کنارہ اس کی دعوت سے فرار کرتے، برخلافِ اسلاف کتاب اللہ سے سرتابی اور اس کی آیات سے انحراف کر کے اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَ اتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ؀ ذوقِ شہود و حضور سے دور ہوتے گئے۔ عرضِ نیاز اور فرضِ نماز کو کھو دیا اور نفس کی شہوتوں اور دل کی خواہشوں کے پیچھے ہو لئے ہیں۔ اب آگے کو اس کجروی کے کارن جس گمراہی سے دوچار اور اس گمراہی کے نتیجہ میں جس تباہی کا شکار ہونے والے ہیں اس کا ہیبت ناک تصور، کون ذہن میں لا سکتا ہے، نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا۔

گمراہی کی یہ حد، کہ کلامِ الٰہی سے نفور و اجتناب، کتابِ ھدیٰ خارج از نصاب، قراءت تعقل سے دور، تلاوت تدبّر سے برکنار، بجائے یَتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ اٰنَاءَ الَّیْلِ وَ النَّھَارِ ؀ "اَ کَیْنْٹ مِیوز اَینڈ اَ

ڈاگ "بازکس" کا رات دن تکرار ــــــ نمازیں جو دین کا عماد اور ایمان کا نشان ہیں لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ کی خلاف ورزی کا اظہار وَ اَنْتُمْ سُکَارٰی کی ہرزہ کاری کا شکار، حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ سے بیگانہ، اور عوض میں خُشُوع للہ اور رُجُوع اِلَی اللہ کے وساوس شیطانی کا آشیانہ۔

اور زبانِ عربی، جو خدا کی برگزیدہ، رسول کی پسندیدہ، امت کی ترجمان اور کتابِ عزیز کی لاثانی اور غیر فانی زبان ہے۔ اس سے امروزہ مسلمان اتنا کارہ اور اور ایسا نافر جیسے قبولِ قرآن سے کوئی کٹر کافر، جس کو دیکھو اپنی وطنی یا قبائلی زبان کا پجاری، اور اپنی ملّی و دینی زبان کے لئے نہ کہیں حرکت، نہ کوئی بیداری۔ ہر خطّے میں اسی وطنی عصبیّت کا جوشش، اور دین و امت کی مصلحت فراموش، اور پھر ہندی بھائی تو اتنے سادہ کہ خود در فضیحت اور بدیگراں نصیحت پر آمادہ، ابھی تازہ واردات اور تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے، کہ ایک وفد ترکی اخبار نویسوں کا ہندوستان میں آیا تھا اور اس نے ایک سوال کے جواب میں اپنا مسلک یہ بتایا تھا کہ ہم اوّلاً تُرک ہیں اور ثانیاً مسلمان، مطلب یہ کہ ہماری ذہنی اور عملی زندگی کی میزان میں قبیلہ پرستی کا پلّہ اسلام دوستی کے پلّے سے ثقیل تر ہے اور منزلت میں تُرکیت کی مصلحتوں کے مقابل اسلامی مصالح کا دوسرا نمبر ہے۔ یہ مقولہ جہاں ترکی سیرت کی قدِ آدم تمثال تھا وہاں ہندی مسلمان کے بھی پورا حسبِ حال، لیکن ہندوستان کا مسلم اس کھری بات کی تاب نہ لایا اور اپنے ترک بھائیوں کو اس کلمۂ کفر پر بڑی شدّت و غلظت کے ساتھ ہدفِ ملام ٹھہرایا، گویا ان حضرات کی ترازوئے نگاہ میں فعلاً و حالاً اوّل درجے کا ہندی ہونا بلکہ ہندی کی بھی چندی ہونا اور تھرڈ کلاس مسلمان رہنا تو کوئی خفّت کی بات نہیں مگر اپنے آپ کو ایسا کہنا لا کلام فسق و فجور کا کام ہے اور شرع شریف میں قطعاً حرام۔ ہندی مُسلِم کا یہ شعار مسلّم: کہ پہلے ہم مُسلِم ہیں اور بعد اس کے چیزے دیگر مگر ــــــ

اے طبل بلند بانگ و در باطن ہیچ !

یہ ہے وہ لفظ کہ شرمندۂ معنے نہ ہوا -

اس سہانے بول کی پول اگر دیکھنا ہو تو دور دور جانے کی حاجت نہیں۔ ذرا زبان ہی کے جھگڑے کے قریب آجائیے ، یہاں ہندو ہندی سے پرے سنسکرت کا راگ گاتا جائے گا اور جو 'سب سے پہلے مسلمان اور پھر ہندوستانی' ہے اردو اعقوا ہندوستانی کو اپناتا ، اور "ہماری زبان" کا ڈھنڈورا پیٹتا دکھائی دیگا۔ اگر اس کا دعوائے تقدیم اسلام درست ہوتا تو یہ ہندوستانی کی جگہ عربی کے لئے روتا ، جس کی زندگی کے لئے مرنا اس کی اسلام دوستی پر برہان اور اس کی دین نوازی کا نشان ہوتا۔ مگر اس دل حسرت منزل نے تو یہ دیکھا کہ اس غربت اسلام کے دور میں جن دردمندان اسلام نے اس مسلّمہ کے پیش نظر کہ جس دین یا جس ملت کی زبان مرجائے، اس دین و ملت کی زندگی محال ہے ،جب کبھی ہندوستان میں عربی زبان کے احیاء و اعلاء کے لئے قدم اٹھایا، تو ان ہی دین کو مقدم رکھنے والوں کی بے حسی نے اُٹھ کر روڑا اٹکایا، لاہور، بھوپال، لکھنؤ وغیرہ مقامات سے متعدد اوقات عربی جرائد و رسائل کا اجرا ہوا، الہ آباد میں عربی زبان کی خدمت کے لئے ایک جمعیۃ بھی معرض وجود میں آئی۔ مگر سب قوم کی بے اعتنائی کی نذر، اور اگر ان کی چندروزہ زندگی کا کہیں سہارا نظر آیا تو یہی خدا سلامت رکھے نواب صدر یار جنگ بہادر کی اعانت ، بعونہٖ تعالیٰ ۔

یہ ہے ایک دل کی افسردگی کی داستان ، اور یہ تھے اس پژمردگی کے اسباب'

فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَلْبَابِ !

مگر : تا ترا حالے نہ باشد ہمچو ما

حالِ ما باشد ترا افسانہ پیش

پھر اس کے بعد اس دل کی خوش وقتی کا وہی کچھ اندازہ کرسکتا ہے ، جس نے کسی ایسے

دشوار رس، قاصد کش مقصد کی طرف قدم اٹھایا ہو اور وہ اپنی بے سروسامانی اور راہ کی سنگلاخی و سنسانی اور گام گام پر پیش رفتگان کی واماندگی کے آثار اور حسرت نصیبوں کی ہڈیوں کے انبار دیکھ دیکھ کر یوں چلایا ہو کہ :

كَيْفَ الْوُصُوْلُ إِلٰى سُعَادَ وَ دُوْنَهَا
قُلَلُ الْجِبَالِ وَ دُوْنَهُنَّ حُتُوْفُ
وَ الرِّجْلُ حَافِيَةٌ وَ مَا لِيْ مَرْكَبٌ
وَ الْكَفُّ صِفْرٌ وَ الطَّرِيْقُ مَخُوْفُ

سعاد تک کیسے رسائی ہو، اس کے ورے تو پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں اور ان کے ورے موتوں کے پرے۔

پاؤں ننگے ہیں، سواری پاس نہیں ہے۔ ہاتھ خالی ہیں، اور راستہ خطرناک اور اس پریشانی و حیرت کے عالم میں اور اس ھو کے مقام پر کسی خضر کی اعانت نے کچھ کچھ اس کی ڈھارس بندھائی ہو تو اس سے اس خوشوقتی کی کیفیت سنئے۔

معذرت

"پیام اسلام" کے اجرا کا مقصد پیسہ لگا کر پیسہ کمانا نہیں ہے۔ اس لئے انجمن نے آجتک جتنا کمایا ہے، اس سے بہت زیادہ لگایا ہے، آپ "پیام اسلام کی ضخامت کے مطابق بازار سے سادہ کاغذ خرید کر خود اندازہ فرما سکینگے کہ انجمن کتنا لے رہی ہے اور کتنا زیادہ دے رہی ہے۔ اور آپ یہ کبھی گوارا نہ فرمائینگے کہ آپ کی انجمن برابر مالی نقصان برداشت کرتی جائے اور آپ اس کے درد میں شریک ہو کر ثواب نہ کمائیں۔ اس توقع پر کہ یہ آپ کو ناگوار نہ ہوگا، "پیام اسلام" کی ضخامت کم کر دی گئی ہے۔

خاکسار ایڈیٹر

اَلْمُخْتَارُ مِنْ حِکَمِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ علیہ السلام

۱۔ مَا کُلُّ مَفْتُوْنٍ یُعَاتَب ۔

۲۔ مَنْ اَبْطَأَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ ۔

۳۔ اَفْضَلُ الزُّھْدِ اِخْفَاءُ الزُّھْدِ ۔

۴۔ اَشْرَفُ الْغِنٰی تَرْکُ الْمُنٰی ۔

۵۔ مَنْ اَطَالَ الْاَمَلَ ، اَسَاءَ الْعَمَلَ ۔

۶۔ اَلْقَنَاعَۃُ مَالٌ لَا یَنْفَدُ ۔

۷۔ اَلْمَالُ مَادَّۃُ الشَّھَوَاتِ ۔

ترجمہ :- (۱) ہر مبتلائے فتنہ کو ملامت نہیں کی جاتی ۔

(۲) جس کو اس کا عمل سست کر دے اسکو اس کا نسب تیز نہیں کر سکتا ۔

(۳) زہد میں افضل زہد کا چھپانا ہے ۔

(۴) بڑی تونگری تمناؤں کو چھوڑنا ہے ۔

(۵) جو کوئی لمبی لمبی امیدیں باندھتا ہے بُرے کام کرنے لگ جاتا ہے ۔

(۶) قناعت ایسا مال ہے جو نبڑتا نہیں ۔

(۷) مال خواہشوں کا مسالہ ہے ۔

---

(۱) یعنی ہر فتنے میں پڑے ہوئے کو ملامت نہیں ہونی چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی بے بس اور ناچاری کی وجہ سے مبتلا ہوا ہو ۔

(۴) اَلْمُنٰی جمع مُنْیَہ خواہش۔ آرزو۔ یعنی چاہ چھوڑ دینے میں پوری تونگری ہے ۔

(۵) طُوْلُ الْاَمَل = عمل و کوشش کے بغیر تمناؤں کے حصول پر اعتماد یا عمر کو دراز سمجھنا یا آج کا کام کل پر ڈالتے جانا ۔

اَلدُّرُوسُ الْعَرَبِيَّةُ

اَلدِّينُ

اَلصَّوْمُ

عليّ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَحْمَدُ .
أحمد: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ، تَفَضَّلْ فَكُلْ مَعِي.
عليّ: آكُلُ فِي رَمَضَانَ ! إِنِّي صَائِمٌ .
أحمد: مَا مَعْنَى الصِّيَامِ ؟

علیّ: هُوَ تَرْكُ الأَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَ جَمِيعِ الْمُفْطِرَاتِ، مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ إِلَى غُرُوْبِ الشَّمْسِ، مَعَ النِّيَّةِ (۱)

أحمد: وَ عَلَى مَنْ يَجِبُ ؟

علیّ: يَجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، بَالِغٍ، عَاقِلٍ، قَادِرٍ عَلَى الصَّوْمِ، خَالٍ مِنَ الْمَوَانِعِ: كَالْحَيْضِ وَ النِّفَاسِ، قَالَ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ).

أحمد: وَ مَتَى يَجِبُ ؟

علیّ: يَجِبُ إِذَا رُئِيَ هِلَالُ رَمَضَانَ، أَوْ كَمُلَتْ عِدَّةُ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا، قَالَ تَعَالَى: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ)

عَلِيٌّ يُشِيْرُ إِلَى الْهِلَالِ

احمد: إِنَّكَ صَغِيْرٌ، وَ أَرَى كَثِيْرًا مِنَ الصِّغَارِ مِثْلَنَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ رَمَضَانَ.

علیّ: نَعَمْ، وَ لٰكِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَتَعَوَّدَ الصَّوْمَ مُنْذُ الصِّغَرِ

(۱) يَجُوْزُ لِلصَّائِمِ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ أَنْ يَنْوِيَ إِلَى مَا قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ، أَمَّا عِنْدَ الشَّافِعِيِّ فَلَا بُدَّ أَنْ تَقَعَ النِّيَّةُ لَيْلًا.

اَسْئِلَۃٌ

١ـ هَلْ يَجِبُ الصَّوْمُ عَلَى الصَّغِيْرِ ؟
٢ـ لِمَاذَا يَصُوْمُ بَعْضُ الصِّغَارِ ؟
٣ـ مَا الَّذِيْ يَمْنَعُ الْمَرْأَةَ مِنَ الصَّوْمِ ؟
٤ـ مَا مِقْدَارُ الْمُدَّةِ الَّتِيْ يَصُوْمُهَا الْإِنْسَانُ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ ؟
٥ـ مَتَى يَجِبُ عَلَى النَّاسِ صَوْمُ رَمَضَانَ ؟

ترجمہ

روزہ

علی : احمد ! السلام علیکم ۔
احمد : علیکم السلام ورحمۃ اللہ ! تشریف رکھئے میرے ساتھ (کھانا) کھائیے ۔
علی : رمضان میں کھانا کھاؤں ! میں روزے سے ہوں ۔
احمد : روزہ رکھنا کیا ہوتا ہے ؟
علی : وہ (ہوتا ہے) کھانے پینے کو اور سب روزہ کشا چیزوں کو پو پھٹنے سے سورج ڈوبنے تک چھوڑے رکھنا نیت کے ساتھ (۱)
احمد : یہ کن لوگوں پر فرض ہوتا ہے ؟
علی : ہر بالغ، عاقل مسلمان پر جو روزہ رکھ سکے اور رکاوٹوں سے خالی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر لکھا گیا روزہ رکھنا)
احمد : کب فرض ہوتا ہے ؟
علی : وہ فرض ہوتا ہے، جب رمضان کا نیا چاند نظر آئے یا شبرات کے تیس دنوں کی گنتی پوری ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (جو تم میں سے اس مہینے میں حاضر ہو وہ اسکے روزے رکھے)

(۱) امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آدھے دن سے پہلے نیت کر لینا جائز ہے۔ پر امام شافعی کے نزدیک نیت رات ہی کے وقت ہونا چاہئے

تصویر (علی نئے چاند کی طرف اشارہ کر رہا ہے)

احمد: تم تو چھوٹے ہو اور میں ہمارے جیسے بہت چھوٹوں چھوٹوں کو رمضان میں کھاتے پیتے دیکھتا ہوں

علی: جی ہاں، مگر میں چاہتا ہوں کہ بچپن ہی سے روزے کی عادت کر لوں۔

سوالات

(۱) کیا روزہ چھوٹوں پر فرض ہے ؟

(۲) بعض بچے کیوں روزہ رکھتے ہیں ؟

(۳) کتنی مدت انسان رات دن میں روزہ رکھتا ہے ؟

(۴) لوگوں پر رمضان کا روزہ کب فرض ہوتا ہے ؟

فَوَائِدُ الصَّوْمِ

احمد: لِمَ فُرِضَ الصَّوْمُ ؟

علیّ: لِاَنَّ لَهٗ فَوَائِدَ كَثِيْرَةً ، مِنْهَا :

۱- إِعْتِيَادُ الجُوْعِ وَ الْعَطَشِ : فَإِذَا حَصَلَ جَدْبٌ ، اَوْ حَرْبٌ ، اَوْ سِجْنَ الْإِنْسَانُ ، اَوْ مَرِضَ ، تَحَمَّلَ الْمَشَقَّةَ وَ الْجُوْعَ : لِاُعْتِيَادِهِ إِيَّاهُ بِالصَّوْمِ .

۲- صِحَّةُ الْاَجْسَامِ : فَالَّذِيْنَ يَكْثُرُوْنَ الْاَكْلَ، وَيُصَابُوْنَ بِاَمْرَاضِ الْمِعْدَةِ ، اِذَا جَاعُوْا فِي الصَّوْمِ ، شُفُوْا مِنْ اَمْرَاضِهِمْ ، وَ قَدْ قِيْلَ : (جُوْعُوْا تَصِحُّوْا) .

۳- اُعْتِيَادُ الصَّبْرِ وَ الثَّبَاتِ عَلَى الْمَشَقَّاتِ : فَالَّذِيْ يُبْعِدُ نَفْسَهٗ عَنْ مُشْتَهِيَاتِهَا : مِنَ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ وَ نَحْوِهِمَا ، مَعَ قُدْرَتِهِ عَلَيْهِمَا ، تَقْوٰى عَزِيْمَتُهٗ ، وَ يَقْدِرُ عَلَى ضَبْطِ نَفْسِهِ .

٤- تَهْذِيبُ النَّفْسِ : فَالصَّوْمُ يُقَوِّي الْفِكْرَ وَ يُصَفِّي النَّفْسَ، وَ يَبْعَثُ عَلَى التَّخَلُّقِ بِالرَّأْفَةِ، فَإِذَا أَحَسَّ الصَّائِمُ أَلَمَ الْجُوْعِ وَ الْعَطَشِ، عَطَفَ عَلَى الْجَائِعِ الْعَطْشَانِ.

٥- إِمْتِثَالُ أَوَامِرِ اللهِ وَ الْعَمَلُ بِطَاعَتِهِ.

أَسْئِلَةٌ

١- مَا الْأَحْوَالُ الَّتِيْ يُضْطَرُّ فِيْهَا الْإِنْسَانُ إِلَى الْجُوْعِ؟

٢- فِي أَيِّ الْحَالَاتِ يُعْتَبَرُ الصَّوْمُ دَوَاءً؟

٣- أُذْكُرِ الْفَضَائِلَ الَّتِيْ يَتَخَلَّقُ بِهَا الصَّائِمُ.

٤- لِمَ يَكْثُرُ الْجُوْدُ وَ الْعَطْفُ عَلَى الْفُقَرَاءِ فِي رَمَضَانَ؟

روزے کے فائدے

احمد : روزہ کیوں فرض ہوا؟

علی : کیونکہ اس میں بہت سے فائدے ہیں، جیسے :

(۱) بھوک اور پیاس کی عادت کر لینا : پس جب قحط یا جنگ ہو جائے، یا آدمی قید کر دیا جائے، یا بیمار پڑ جائے تو مشقّت اور بھوک برداشت کر لے، روزہ رکھنے کی عادت ہونے کے سبب۔

(۲) تندرستی : جو لوگ بہت کھاتے ہیں اور معدے کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، جب وہ روزے میں بھوکے رہتے ہیں تو اپنے امراض سے شفا پا لیتے ہیں اور کہا گیا ہے : (بھوکے رہو چنگے رہو)۔

(۳) مشقتوں پر قائمی اور برقراری کی عادت ہو جانا : جو اپنے آپ کو اپنی من بھاتی چیزوں

سے دُور رکھتا ہے۔ جیسے کھانے پینے وغیرہ کی چیزیں، باوجود ان پر بس چلنے کے، اس کی ہمت مضبوط ہو جاتی ہے اور وہ اپنے دل پر قابو رکھ سکتا ہے۔

(۴) دل کی صفائی: روزہ سوچنے کی قوت کو طاقت دیتا ہے، دل کو پاکیزہ کرتا ہے، مہربانی کو خو بنا لینے پر اُبھارتا ہے، پس جب روزہ دار بھوک پیاس کا دکھ معلوم کرتا ہے تو بھوکے پیاسے پر مہربانی کرتا ہے۔

(۵) خدا کے احکام کی بجا آوری اور اس کی فرمانبرداری پر عمل۔

سوالات:- (۱) کونسے ایسے حالات ہیں جن میں انسان بھوکا رہنے پر مجبور ہوتا ہے۔

(۲) کن حالات میں روزہ دوا سمجھا جاتا ہے۔

(۳) ان برائیوں کو بیان کرو جن کو روزہ دار اپنی خو خصلت بنا لیتا ہے۔

(۴) رمضان میں درویشوں پر لطف و کرم کیوں زیادہ ہوتا ہے۔

۳- آدَابُ الصَّوْمِ

احمد: وَ مَا آدَابُ الصَّوْمِ؟

علیؔ: آدَابُهٗ كَثِيْرَةٌ، مِنْهَا:

۱- كَفُّ الْجَوَارِحِ عَنِ الْمَعَاصِيْ:

(ا) بِأَنْ يَحْفَظَ الصَّائِمُ عَيْنَهٗ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهٗ.

(ب) وَ يَكُفَّ لِسَانَهٗ عَنْ: اَلْكِذْبِ، وَالْغِيْبَةِ، وَ النَّمِيْمَةِ، وَ السَّبِّ، وَ الْمُجَادَلَةِ فِي الْبَاطِلِ.

(ج) وَ يَمْنَعُ اُذُنَهٗ عَنْ سَمَاعِ ذٰلِكَ، فَاِنَّ سَامِعَ الْكِذْبِ كَذَّابٌ.

(د) وَ تَسْلَمَ يَدَهٗ مِنَ الْاِيْذَاءِ، وَ تَنَاوُلِ

الحَرَامِ .

(ھ) وَ تَمْتَنِعَ رِجْلُهُ عَنِ السَّعْيِ اِلَى اَمَاكِنِ الفَسَادِ .

٢- اَلْاِقْتِصَارُ مِنَ الطَّعَامِ عَلَى قَدْرِ الحَاجَةِ :

بِاَنْ يَكْتَفِيَ الصَّائِمُ مِنْ فُطُوْرِهٖ وَ سَحُوْرِهٖ بِمَا يَحْفَظُ جِسْمَهٗ مِنَ التَّلَفِ ، وَ لَا يَمْلَأُ بَطْنَهٗ بِاَلْوَانِ الطَّعَامِ ، فَيَضِيْعَ الغَرَضُ الْمَقْصُوْدُ مِنَ الصَّوْمِ ، وَ هُوَ تَاْدِيْبُ النَّفْسِ بِالْجُوْعِ .

٣- اَلتَّقَرُّبُ اِلَى اللّٰهِ .

بِاَنْ يُكْثِرَ الصَّائِمُ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْاِسْتِغْفَا وَ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ ، وَ التَّصَدُّقِ عَلَى الْفُقَرَا رَاجِيًا مِّنَ اللّٰهِ قَبُوْلَ صَوْمِهٖ ، لِيَكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ .

تَمْرِيْنٌ

١- مَا الْجَوَارِحُ ؟

٢- هَلِ الْكَذِبُ يَضُرُّ الصَّائِمَ ؟

٣- يُجَهِّزُ بَعْضُ النَّاسِ اَطْعِمَةً كَثِيْرَةً ، وَ اَصْنَا مِنَ الْحَلْوٰى فِيْ رَمَضَانَ ، فَهَلْ يَعْمَلُ هٰؤُلَا بِآدَابِ الصَّوْمِ ؟

٤- مَا اَحْسَنُ مَا تَشْغَلُ بِهٖ نَفْسَكَ فِيْ رَمَضَانَ اِنْ كُنْتَ خَالِيًا مِنَ الْعَمَلِ ؟

ترجمہ :-

روزے کے آداب

احمد : روزے کے آداب کیا ہیں ؟

علی : اس کے آداب بہت سے ہیں مثلاً : اعضاء کو گناہوں سے روکنا :

۱۔ (ا) اس طرح کہ روزہ دار اپنی آنکھ کو ان چیزوں (کے دیکھنے) سے بچائے جو اس کو حلال نہیں ہیں ۔

(ب) اور اپنی زبان کو : جھوٹ بولنے ، پیٹھ پیچھے برا کہنے، چغلی کھانے، گالی دینے اور جھوٹ پر جھگڑنے سے بچائے ۔

(ج) اور اپنے کان کو اس کے سننے سے بچائے ، کیونکہ جھوٹ کا سننے والا بھی جھوٹا ہوتا ہے ۔

(د) اور اپنے ہاتھ ستانے اور حرام چیز لینے سے بچائے ۔

(ھ) اور اپنے پاؤں کو فساد کی جگہوں میں دوڑ کر جانے سے بچائے ۔

۲۔ کھانے میں سے قدر ضرورت پر بس کرنا : اس طرح کہ روزے دار اپنی افطاری اور سحری میں سے اُتنے پر بس کرے جس سے اپنے جسم کو تلف (تباہ) ہونے سے بچا سکے ، اور اپنے پیٹ کو قسم قسم کے کھانوں سے پُر نہ کرے ، کہ وہ مطلب ہی جاتا رہے جو روزے سے مقصود ہے ، اور وہ نفس کو بھوک سے ادب سکھانا ہے ۔

۳۔ اللہ کی نزدیکی حاصل کرنا : وہ اس طرح کہ روزیدار اللہ کی یاد ، استغفار (اللہ سے گناہوں کی بخشش مانگنا) اور فقیروں پر خیرات کثرت سے کرے ، اللہ سے اپنے روزے کی قبولیت کا امیدوار ہو کر ، تاکہ کامیابوں میں سے ہو جائے ۔

مشق :۔ (۱) اعضاء کیا ہیں ؟ ۔ (۲) کیا جھوٹ بولنا روزیدار کو مضر ہے ؟

(۳) کچھ لوگ رمضان میں بہت سے کھانے اور قسم قسم کی مٹھائیاں طیار کرتے ہیں ، تو کیا یہ لوگ روزے کے آداب پر عمل کرتے ہیں ؟

(۴) کونسے کام اچھے ہیں جن میں تو رمضان میں اپنے نفس کو مشغول رکھے اگر تو کام سے فارغ ہو ۔

دوسرا رکن (ب - II - اسمائے مبنیہ غیر عاملہ) الدرس السابع والثلاثون

(۱۱) یَوْمَ - حِیْنَ جملہ کی طرف مضاف ہو کر مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں۔ اور جب اِذْ کی طرف مضاف ہوں تو اِذٍ تنوین جری سے پڑھا جائیگا۔ آیات ذیل میں استعمال دیکھو۔ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِ ۝ ۳۰ یَوْمَ مضاف - یَفِرُّ فعل اَلْمَرْءُ فاعل ہے۔ آگے مرکب جری متعلق فعل سے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اُذْکُرْ فعل محذوف کا مفعول فیہ ہے + وَلَکُمْ فِیْھَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَحِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ ۱۴ حِیْنَ جملہ کی طرف مضاف۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر شبہ فعل جَمَالٌ مصدر کا مفعول فیہ ہے + فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ ۲۷ (حِیْنَ) لِکُلِّ امْرِیءٍ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْہِ ۳۰ (یَوْمَ) یَوْمِئِذٍ میم کے زیر سے بھی استعمال ہے دیکھو! ۲۹/۷

(۱۲) اسم کنایہ بھی مبنیات سے ہے۔ کَذَا لَکَ - کَذَا لِکَ - کَذَا وَکَذَا مبہم کیلئے۔ اور کَمْ عدد مبہم کیلئے آتا ہے +

(۱۳) اسمائے افعال بھی مبنیات سے ہیں ھَاؤُمُ - ھَیْھَاتَ - عَلَیْکُمْ - ھَیْتَ لَکَ +

(۱۴) سب قسم کے اسمائے ضمائر مبنیات سے ہیں دیکھو قاعدہ نصاب القرآن صفحہ ۱۱ تا صفحہ ۱۲۔ کا ہے جملے سے پہلے ایک ضمیر غائب بلا مرجع آتی ہے۔ مذکر کو ضمیر شان کہتے ہیں جیسے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ + اور مؤنث کو ضمیر قصہ کہتے ہیں جیسے یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ ۲۱ - تحقیق وہ چیز خصلت اچھی یا بری۔ کبھی مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر زائد صل آجاتی ہے اسکو ضمیر فصل کہتے ہیں جیسے وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ۱

(۱۵) اسمائے موصولہ مبنیات سے ہیں جملوں پر آتے ہیں جنکو صلہ کہتے ہیں اَلَّذِیْ - اَلَّذَانِ - اَلَّذِیْنَ اور اَللَّائِیْ مذکر کیلئے + اَلَّتِیْ - اَللَّتَانِ - اَللَّائِیْ - اَللَّاتِیْ مؤنث کیلئے + مَنْ - مَا مشترک ہیں +

(۱۶) اسم اشارہ قریب: ذَا - ذَانِ - ذِیْ - تَیْنِ - اُولَآءِ + اسم اشارہ بعید کیلئے ذٰلِکَ - ذٰنِکَ - ذٰلِکُمَا - ذٰلِکُمْ - اُولٰٓئِکَ + اسم اشارہ قریب مع تنبیہ مخاطب - ھٰذَا - ھٰذَانِ - ھٰذِہٖ - ھَاتَیْنِ - ھٰٓؤُلَآءِ + اسم اشارہ قریب جگہ کے لئے ھٰھُنَا + اسم اشارہ بعید جگہ کے لئے ثَمَّ - ھُنَالِکَ + یہ سب مبنیات سے ہیں +

تیسرا رکن (ہر ایک اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو) الدرس الثامن و الثلاثون

آیت ذیل اس رکن کی مفتاح ہے۔ ہمیشہ یاد رکھو! قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ ؁ مبنیات کے تیسرے رکن کے الفاظ قرآنی جمع کر دیئے جاتے ہیں۔ ان سب کو نگاہ میں رکھو۔ اور طریق تعلیم جس کے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ نہایت توجہ سے اپنے مغز میں بٹھاؤ۔ فہم قرآن کے سے طریق تعلیم بتانا ہمارا نصب العین ہے۔

اٰبَاءِیْ	اُمِّیْ	حَسْبِیَ	رُوْحِیْ	عَیْنِیْ	مَرْضَاتِیْ
اَبَتِ = اَبِیْ	اَهْلِیْ	حَیَاتِیْ	رَهْطِیْ	غَضَبِیْ	مُصْرِخِیَّ
اِبْنَتَیَّ (ین)	اٰیَاتِیْ	خَطِیْئَتِیْ	سَبِیْلِیْ	غَنَمِیْ	مَعِیَ
اِبْنِیْ	بَیْتِیْ	دُعَاءِیْ	سُلْطَانِیَهْ	قَبْلِیْ	مَقَامِیْ
اَبِیْ	بَعْلِیْ	دُوْنِیْ	شُرَکَاءِیْ	قَلْبِیْ	مَمَاتِیْ
اِثْمِیْ	بَنَاتِیْ	دِیْنِ = دِیْنِیْ	شِقَاقِیْ	قَوْلِیْ	نُسُکِیْ
اِجْرَامِیْ	بَیْتِیَ	دِیْنِیْ	صِرَاطِیْ	قَوْمِیْ	نُصْحِیْ
اَخِیْ	بُنَیَّ	ذُرِّیَّتِیْ	صَلَاتِیْ	کِتَابِیْ	اُمَّتِیْ
اِخْوَتِیْ	تَحْتِیْ	ذِکْرِیْ	ضَیْفِیْ	کِتَابِیَهْ	نَفْسِیْ
اُذُنِیْ	تَذْکِیْرِیْ	رَأْسِیْ	عِبَادَتِیْ	کَلَامِیْ	وَالِدَیَّ
اَرْضِیْ	تَوْفِیْقِیْ	رَبِّیْ	عِبَادِیَ	لَدُنِّیْ	وَالِدَیَّ (ین)
اَزْرِیْ	جَنَّتِیْ	رَحْمَتِیْ	عَذَابِیْ	لَدَیَّ	وَجْهِیَ
اِصْرِیْ	حُزْنِیْ	رُسُلِیْ	عَصَایَ	لِسَانِیْ	وَرَآءِیْ
بِهِمَّتِیْ	حِسَابِیَهْ	رِسَالَاتِیْ	عِلْمِیْ	اَعْنِیْ	وَلِیِّیْ
اِمْرَاَتِیْ	حَسْبِیَ	رَسُوْلِیْ	نَسْلِیْ	مَحْیَایَ	هُدَایَ

عربی کورس اور نحو القرآن آپ کے سامنے ہے۔ تحلیل صرفی کیلئے دیکھو غرائب القرآن عزیزیہ

چوتھا رکن اسم مقصورہ (جس کے آخر الف مقصورہ ہو) الدرس التاسع والثلاثون

اس رکن کی مفتاح حسب ذیل آیت ہے۔ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ۝ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ۝ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ۝

أَبْقَى	أَعْلَى	حَوَايَا	شَتَّى	عُلَى	مَحْيَا
أَتْقَى	أَعْمَى	دَعْوَى	شَعْرَى	عُلْيَا	مَرْسَى
إِحْدَى	أَقْصَى	دُنْيَا	شَفَا	عِيسَى	مَرْضَى
أَحْصَى	أُنْثَى	ذِكْرَى	شَفَا	فَتَى	مَرْعَى
أَخْزَى	أَوْفَى	رُؤْيَا	شَوَى	فُرَادَى	مُصَلَّى
أُخْرَى	أَوْلَى	الثُّرَيَّا	شُورَى	قَتْلَى	مُنْتَهَى
آخِرَى	أُولَى	الرُّجْعَى	صَرْعَى	قُرَى	مَوْتَى
أَغْنَى	أَهْدَى	الزِّنَا	صَفَا	قُرْبَى	مُوسَى
أَدْنَى	بُشْرَى	زَكَرِيَّاءُ	ضُحَى	قُسْوَى	مَوْلَى
أَدْهَى	بَلَى	سُدَى	ضِيزَى	قُوَى	نُهَى
أَذَى	تَتْرَى	سُقْيَا	طَغْوَى	كُبْرَى	وُثْقَى
أَدْنَى	تَقْوَى	سُكَارَى	طُوبَى	لَظَى	وُسْطَى
أُسَارَى	ثَرَى	سَلْوَى	عُزَّى	مَأْوَى	وَيْلَتَى
أَسَفَى	جَنَى	سَنَا	عُسْرَى	مُثْلَى	هُدَى
أَشْقَى	حَسْرَتَى	سُوَى	عَصَا	مَثْنَى	هَوَى
أَطْغَى	حُسْنَى	سِيمَا	عُقْبَى	مَثْوَى	يَتَامَى

نوٹ: اسم مقصور بابت تلفظ میں آخری الف کا خیال رکھو۔ تحریری ی سے ہرگز دھوکا نہ کھاؤ۔ قرآنی کلمات کو باقاعدہ ضبط کر لینا ہی فہم قرآن مجید ہے۔

پانچواں رکن اسم منقوص (جسکے آخر ی ماقبل مکسور ہو) الدرس الاربعون

اسم منقوص کی تین صورتیں ہیں ۔ حالت رفعی وجری میں مبنی ہے ۔ حالت نصبی میں زبر آتا ہے ۔

گاہے حالت رفعی وجری میں ی گرا کر تنوین جری دیتے ہیں ۔

۱۔ اسم منقوص حالت رفعی وجری میں مبنی ہے : ۔

أَيْدِيْ	اَلْبَادِ(يْ)	اَلتَّرَاقِيْ	اَلتَّنَادِ(يْ)	اَلْجَوَارِ(يْ)	اَلدَّاعِ(يْ)
اَلزَّانِيْ	سَالِ(يْ)	صَيَاصِيْ	لَاقِيْ	مُبْتَلِيْ	مُبْدِيْ
مُحْيِيْ	مُلَاقِيْ	نَوَاصِيْ			

۲۔ اسم منقوص حالت نصبی میں منصوب ہے :

أَيْدِيَ	بَادِيَ	ثَانِيَ +	ثَانِيَ +	ثَاوِيًا	ثَمَانِيَ
دَاعِيَ	دَاعِيًا	رَابِيًا	عَالِيَ	عَالِيًا	مُنَادِيًا
مَوَالِيَ	نَادِيَ	هَادِيًا			

۳۔ اسم منقوص کی حالت رفعی جری میں ی ساقط ہو کر حرف ماقبل کے نیچے تنوین جری آگئی ہے : ۔

آتٍ	آنٍ	بَاغٍ	بَاقٍ	تَرَاضٍ	تَلَاقٍ
جَازٍ	دَانٍ	رَاقٍ	زَانٍ	عَادٍ	عَالٍ
غَوَاشٍ	فَانٍ	قَاضٍ	كَافٍ	مُلَاقٍ	نَاجٍ
وَادٍ	وَاقٍ	وَالٍ	هَادٍ		

نوٹ : کتاب الثوابت (مبنیات) کے ارکان خمسہ ختم ہوئے ۔ عربی کورس اور عربی گرامر ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں ۔ عربی کورس قرآن مجید سے آپ مانوس ہیں ۔ عربی گرامر نہایت مختصر اور جامع ہے ۔ روزانہ ۴۵ منٹ صرف کریں ۔ قاعدہ نصاب القرآن ۔ غرائب القرآن عزیزی ۔ مصباح القرآن عزیزی کا بار بار اعادہ کرنے سے قوائے دماغی و ذہنی کی تربیت ہوگی ۔ فرصت کے وقت اردو گرامر کا بھی مطالعہ جاری رکھیں ۔ حق تعالیٰ سعادت دارین عطا فرمائے گا ۔

مصباح القرآن عزیزی - اجزائے کلام اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا ۲/۱۲ +

(1 - مرکب جری - الدرس الحادی والاربعون)

یاد رکھو کہ متکلم اپنے مخاطب کے فہم و ذکا پر بھروسہ کر کے کلام میں کئی ایک کلمات بلکہ جملوں تک کو چھوڑ جاتا ہے - کلام میں اصل چیز مسند الیہ اور مسند ہے - باقی سب ان کے متعلقات ہوتے ہیں ترکیب نحوی سے پہلے اجزائے کلام کا کھناضروری ہے جن کو بیان کیا جاتا ہے +

(قُوْلُوْا) نَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ (ثَابِتٌ) لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

قُوْلُوْا مسند الیہ اور مسند ہے + نَقْرَءُ مسند الیہ اور مسند ہے + اَلْحَمْدُ ثَابِتٌ مسند الیہ اور مسند ہے - نَعْبُدُ مسند الیہ اور مسند ہے + نَسْتَعِیْنُ مسند الیہ اور مسند ہے + اِھْدِ مسند الیہ اور مسند ہے + اَنْعَمْتَ مسند الیہ اور مسند ہے +

حرف جار کا تعلق فعل یا شبہ فعل سے ہوتا ہے - مصدر - اسم فاعل - اسم مفعول - صفت مشبہ - اسم تفضیل - یہ پانچ اسمائے عاملہ شبہ فعل ہیں - اور اپنے فعل کے مطابق عمل کرتے ہیں +

(۱) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ منصوب محلاً - حالت نصبی - نَقْرَءُ کا مفعول ہے +

(۲) لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ - جار و مجرور منصوب محلاً - حالت نصبی - شبہ فعل ثَابِتٌ کا مفعول ہے - ثَابِتٌ = یَثْبُتُ +

(۳) عَلَیْھِمْ - جار و مجرور منصوب محلاً - حالت نصبی - اَنْعَمْتَ کا مفعول ہے +

(۴) عَلَیْھِمْ - جار و مجرور مرفوع محلاً - حالت رفعی - شبہ فعل اسم مفعول مَغْضُوْب کا نائب فاعل ہے - اَلْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ = اَلَّذِیْنَ غُضِبَ عَلَیْھِمْ +

(نوٹ) وَلَا الضَّآلِّیْنَ = وَ غَیْرِ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنِ الصِّرَاطِ - اَلْمُسْتَقِیْمِ شبہ فعل ہے مگر اور اس پر اَلْ بمعنی اَلَّذِیْ ہے اس کی ترکیب نہ کرو - مرکب اضافی اور توصیفی کا بیان آگے دیکھو -

اجزائے کلام ۔ ۲ ۔ مرکب اضافی الدرس الثانی و الاربعون

مضاف پر اَل اور نون تنوین نہیں آتا۔ آخر پر نون تثنیہ یا نون جمع ہو تو گر جاتا ہے۔ جیسے تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ۞ یَدَا = یَدَانِ۔ مگر شبہ فعل پر اَل آ جاتا ہے جیسے وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ۔ اَلْمُقِیْمِیْ = اَلْمُقِیْمِیْنَ اضافت سے نون گرا شبہ فعل۔ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ۔

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ اس کا عامل جار مضاف ہوتا ہے۔ لیکن مضاف کی حالت اعرابی اختلاف عامل کے باعث بدلتی رہتی ہے۔ آیات ذیل سے مضاف کی حالت رفعی، نصبی، جری معلوم کرو۔

(۱) مضاف حالت رفعی ۔ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ۞ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۞ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ ۞ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ ۞ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۞ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۞ لِیَنَا مَرْجِعُهُمْ ۞ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۞ مَا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۞ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۞ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۞

(۲) مضاف حالت نصبی ۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ ۞ وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۞ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ ۞ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ ۞ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۞ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۞ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۞

(۳) مضاف حالت جری ۔ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۞ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۞ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۞

ضابطہ نمبر ۱ ۔ ہر ایک حرف جار اپنے مجرور کو اور ہر ایک مضاف اپنے مضاف الیہ کو کسرہ دیتا ہے۔ مبنیات میں کسرہ کا اعراب محلی ہوگا۔ اور معربات میں کسرہ کا اعراب یا حرکت یا یا حرف ہوگا۔ یا درکھو جار و مجرور مل کر ایک چیز جملہ بنا دیں مجرور بھی ایک چیز ہے ... کا اعراب محلی ہوگا۔ یہ ضابطہ عربی زبان کے ... پر حاوی ہے۔

(اجزائے کلام ۳۔ مرکب توصیفی۔ الدرس الثالث والاربعون)

صفت اپنے موصوف کی بھلائی یا برائی خصوصیت۔ وضاحت یا تاکید کرتی ہے، ور حالت اعرابی میں اپنے موصوف کے تابع ہوتی ہے آیات ذیل پڑھو۔ دیکھو، موصوف کی حالت اعرابی کے ساتھ ہی صفت کی حالت اعرابی بھی بدلتی جارہی ہے

(۱) موصوف حالت رفعی۔ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ

(۲) موصوف حالت نصبی۔ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (الفاتحہ)۔

(۳) موصوف حالت جری۔ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ۔ اَلَّذِیْنَ جملہ موصولہ بتاویل مفرد حالت جری الْمُتَّقِينَ پہلی صفت کا شخص ہے۔ ضابطہ نمبر ۲۔ مرکب توصیفی۔ مرکب عطفی۔ مرکب بدلی مرکب تاکیدی۔ مرکب تمیزی۔ ان پانچ میں سے ہرایک کا دوسرا جزو۔ حالت اعرابی میں پہلے جزو کے تابع ہوتا ہے دوسرے ضابطہ پر پہلے ضابطہ کی روشنی میں غور کرو۔ ورنہ یاد رہے آپ کے خلاف دستوری قانون کے مطابق باضابطہ کارروائی کی جائے گی آپ خود جواب دہ ہوں گے۔

اجزائے کلام ۔ ۹ ۔ مرکب عطفی ۔ الدرس الرابع والاربعون

حروف عطف تعداد میں نو ہیں ۔ انکے پہلے معطوف علیہ اور آگے معطوف آئے گا ۔ وَ ۔ فَ ۔ وَلٰکِنْ ۔ ثُمَّ ۔ حَتّٰی ۔ اَوْ ۔ اَمْ ۔ اِمَّا ۔ بَلْ + عطف مفرد کا مفرد پر ۔ عطف مرکب کا مرکب پر عطف مفرد کا مرکب پر اور مرکب کا مفرد پر جملہ کا عطف جملہ پر ۔ بہرحال تمام صورتوں میں معطوف اپنے معطوف علیہ کی حالت اعرابی اور حکم میں تابع ہوتا ہے ۔ آیات ذیل پڑھو ۔ معطوف علیہ ۔ حروف عطف ۔ اور معطوف کی شناخت کرو ۔ غلط مبحث سے بچو ۔ طریق استعمال پر غور کرو ۔

(۱) فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۔ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۔ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۔ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۔ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ پ۲۹ دیکھو! حروف عطف ۔ فَ ۔ وَ ۔ وَلٰکِنْ ۔ وَ ثُمَّ ۔ فَ ۔ ثُمَّ ۔ فَ + پھر دیکھو! اَھْلِ ۔ یَتَمَطّٰی کے سوا سب کلمات مبنی ہیں +

(۲) يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۔ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ پ۲۹ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝ پ۲۹ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِى الزُّبُرِ ۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ پ۲۷ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ تَكْذِيْبٍ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۔ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ پ۳۰ دیکھو حروف عطف اَوْ ۔ اَوْ ۔ وَ ۔ اِمَّا ۔ وَاِمَّا ۔ اَمْ ۔ اَمْ ۔ بَلْ ۔ وَ ۔ بَلْ +

(۳) وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ پ۱ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ پ۲۲ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ پ۳۰ دیکھو! حروف عطف ۔ وَ ۔ حَتّٰی ۔ وَ ۔ حَتّٰی +

فائدہ: کبھی حرف عَنْ اپنے فعل کے سلب ماخذ کے لئے آتا ہے جیسے وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ ۔ حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ عَنْ ۔ حرف عَنْ کے خاص محل وقوع کے لحاظ سے سلب رغبت و سلب فزع کے معنی پیدا ہوگئے ہیں حروف اگرچہ مسند الیہ یا مسند نہیں ہوتے پھر بھی انکو کلام میں عجائب و غرائب معانی پیدا کرنیکے لئے نہایت ہی عظمت و شان حاصل ہے ۔ آپ ابتدائی تعلیم ختم کریں ۔ وسطی تعلیم میں انشاء اللہ بحث حروف سے حظ تعلیم حاصل کرینگے ۔

اجزائے کلام۔ ۵۔ مرکب بدلی۔ الدرس الخامس والاربعون

بدل حالت اعرابی لفظی یا محلی میں اپنے مبدل منہ کے تابع اور اصل مقصود ہوتا ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ بدل کل۔ بدل بعض۔ بدل اشتمال۔ آیات ذیل سے ہر ایک کے سمجھنے کی کوشش کرو۔ کیا بدل اپنے مبدل منہ کا کل ہے یا بعض یا صرف شامل ہی ہے +

(۱) بدل کل۔ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحَاقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ پ۱ دیکھو اِلٰهَكَ مبدل منہ حالت نصبی نَعْبُدُ کا مفعول ہے۔ اِلٰهًا وَّاحِدًا مرکب توصیفی بدل کل ہے۔ یہ اپنے اعراب میں مبدل منہ کے تابع ہے۔ مبدل منہ اپنے بدل کیساتھ مکر نَعْبُدُ کا مفعول ہے + پھر دوسری بار دیکھو۔ اٰبَآئِكَ مرکب اضافی مبدل منہ۔ حالت جری اِلٰهَ کا مضاف الیہ ہے۔ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ مرکب عطفی۔ اٰبَآئِكَ سے بدل کل ہے۔ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ سب کی حالت جری ہے سند کیلئے دیکھو تیسرا سپارہ۔ ایک آیت میں دو مبدل منہ اور دو ہی بدل کل ہیں۔ بنی اسرئیل کا ماضی الضمیر مسئلہ توحید قانون الٰہی میں کس فصاحت و بلاغت سے ادا کیا گیا ہے؟ اور سنو! اَلَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ جملہ موصولہ حالت جری۔ مبدل منہ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ بدل کل ہے۔ حالت جری میں اپنے مبدل منہ کے تابع ہے۔ اس طرح سے سمجھنا ہی فہم قرآن ہے +

(۲) بدل بعض۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ۝ پ۴ اَلنَّاسِ حالت جری مبدل منہ۔ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا جملہ موصولہ حالت جری بدل بعض ہے۔ کیونکہ ہر ایک اَلنَّاسِ میں استطاعت نہیں ہے۔ جملہ بتاویل مفرد حالت جری اعراب محلی ہے۔ سند کے لئے دیکھو ضابطہ نمبر ۱ و ۲۔

(۳) بدل اشتمال۔ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ پ۲ اَلشَّهْرِ الْحَرَامِ مرکب توصیفی حالت جری مبدل منہ۔ قِتَالٍ فِيْهِ حالت جری بدل اشتمال ہے۔ کیونکہ قِتَالٍ فِيْهِ۔ اَلشَّهْرِ الْحَرَامِ کا نہ کل نہ بعض ہے۔ محض واقعہ کے لحاظ سے شمولیت ہے +

نوٹ:۔ قرآنی علم الاعراب محض تائید ربانی اور امر الٰہی سے لکھا گیا۔ یہ ایک سر مخفی تھا جسکے ظہور کا وقت آگیا۔

(اجزائے کلام - ۶ - مرکب تاکیدی - الدرس السادس والاربعون)

تاکید کا اعراب لفظی ہو یا محلی اپنے مؤکد کے تابع ہوتا ہے - تاکید کی دو قسمیں ہیں - تاکید لفظی اور تاکید معنوی - تاکید لفظی تکرار لفظ سے ہوتی ہے - تاکید معنوی حسب ذیل الفاظ سے ہوتی ہے - کُلٌّ - کِلَا - کِلْتَا - ہر دو لازم الاضافت - اَجْمَعُوْنَ وغیرہ - مؤکد و تاکید ہر دو مفرد - ایک مفرد اور ایک مرکب اور جملہ بھی آجاتے ہیں - آیات ذیل سے سمجھنے کی کوشش کریں +

(۱) تاکید لفظی - كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ - وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ - وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ط كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ ۳۰/۱۴ دَكًّا - دَكًّا پہلا مؤکد دوسرا تاکید ہے - حالت نصبی - مؤکد اپنی تاکید سے مل کر - فعل ماضی مجہول دُکَّتْ کا مفعول مطلق ہے - اور آگے دیکھو - صَفًّا صَفًّا پہلا مؤکد دوسرا تاکید ہے - حالت نصبی - مؤکد اپنی تاکید سے مل کر جَآءَ فعل کا مفعول ہے +

(۲) تاکید معنوی - فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۲۳/۱۴ دیکھو! اَلْمَلٰٓئِكَةُ حالت رفعی کُلُّهُمْ پہلی تاکید اَجْمَعُوْنَ دوسری تاکید ہے مؤکد اپنی ہر دو تاکید سے مل کر سَجَدَ کا فاعل ہے +

(۳) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ ۲/۲ دیکھو! اَللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ مرکب عطفی حالت جرّی - مؤکد ہے - اَجْمَعِيْنَ حالت جرّی تاکید - مؤکد اپنی تاکید سے مل کر لَعْنَةُ کا مضاف الیہ ہے +

(۴) اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ ۱۵/۳ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۱۵/۱۷ دیکھو! کِلَا - کِلْتَا مطابقت مضاف الیہ سے تاکیدی معنی پیدا کرتے ہیں - باقی خیر ہے - دیکھو چوتھا سیپارہ - ترکیب نحوی اس طرح ہو گی كَلَّا حرف تنبیہ بَلْ حرف عطف لَا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ فعل با فاعل و مفعول جملہ فعلیہ معطوفہ بنا - پھر آگے جملہ

(اجزائے کلام - ۷ مرکب تبیینی - الدرس السابع والاربعون)

عطف بیان اپنے مُبَیَّن کی صفت نہیں ہوتا صرف وضاحت کرتا ہے - حالت اعرابی میں اپنے مبیّن کے تابع ہوتا ہے - آیات ذیل پڑھو - مبیّن اور عطف بیان کی شناخت کرو -

(۱) وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝ ۲۱ فِجَاجًا مبیّن - سُبُلًا عطف بیان مفہوم واحد - حالت نصبی دونوں ملکر مفعول ہے -

(۲) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ مبیّن حالت نصبی - صِرَاطَ آخر تک مرکب اضافی عطف بیان حالت نصبی ہے - مبیّن اپنے عطف بیان سے ملکر اِهْدِ کا دوسرا مفعول ہے +

(۳) فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۝ ۲۲ اَلْبَائِسَ مبیّن - اَلْفَقِيرَ عطف بیان ہے

(۴) وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا ۝ ۱۹ حِجْرًا مبیّن مَحْجُورًا عطف بیان - دونوں ملکر جَعَلَ کا دوسرا مفعول ہے

(۵) كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۲۴ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ مرکب مبیّن - اَلَّذِينَ جملہ موصولہ اعراب محلی عطف بیان ہر دو کی حالت رفعی - مبیّن اپنے عطف بیان سے ملکر هُوَ مبتدا کی خبر ہے +

(۶) اَلْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ ۷ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ ۷ مبیّن اور عطف بیان واضح کرو +

(۷) (كَانَ هَٰذَا) جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۳۰ دیکھو! رَبِّكَ مرکب اضافی حالت جرّی مبیّن ہے - اَلرَّحْمَٰنِ حالت جرّی عطف بیان ہے - دونوں مل کر مجرور حرف جار ہیں - جار و مجرور شبہ فعل جَزَاءً مصدر سے علاقہ رکھتے ہیں - منصوب محلاً جَزَاءً کا مفعول ہے +

(۸) جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۳۰ دیکھو! رَبِّكَ - مبدل منہ - رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا بدل ہے - مبدل منہ محض تمہید ...

(اجزائے کلام۔ ۸۔ مرکب حالی۔ الدرس الثامن والاربعون)

ذوالحال۔ فاعل یا مفعول یا دونوں ہوتے ہیں۔ اسم ظاہر اسم ضمیر بلکہ ضمیر مجرور تک بھی ہوتا ہے۔ مفرد۔ مرکب جملہ بھی ہوتا ہے۔ حال اپنے صاحب حال کی حالت واضح کرتا ہے۔ مفرد۔ مرکب ہے جملہ بھی آجاتا ہے۔ آیات ذیل پڑھو۔ ذوالحال اور حال کی شناخت کرو۔ حال بہرحال لفظاً یا محلاً منصوب ہوتا ہے حال پر نشان دیا جائیگا۔ ذوالحال خود سمجھو۔

(۱) وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ۱؎ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۲؎ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۳؎ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ط وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۵؎ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَافَّةً ۶؎ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۷؎

(۲) وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى ۸؎ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۹؎ ایسا واو حالیہ کہلاتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۱۰؎ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط ۱۱؎ ضمیر مجرور کُم ذوالحال ہے۔

(۳) كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۱۲؎ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۱۳؎ دیکھو یہ تین حالات متواترہ ہیں +

(فائدہ) مَنْ اٰمَنَ بِهٖ جملہ موصولہ۔ بتاویل مفرد منصوب محلاً۔ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ دونوں فعلوں کا مفعول بہ ہے۔ اور اس پر یہ دونوں فعل اپنے اپنے عمل کیلئے تنازع کر رہے ہیں۔ تنازع فعلین علم نحو کا ایک مشہور مسئلہ ہے۔ قرآن مجید میں اسکی عملی مشق کیلئے ایک مثال مل گئی ہے۔ فہم قرآن کیلئے ترکیب نحوی ایک انتہائی مرحلہ ہے۔ جو اجزائے کلام کے سمجھنے پر موقوف ہے۔ سب سے پہلے قاعدہ نصاب القرآن کا مطالعہ کرو۔ پارہ دو بارہ مقدمہ غرائب القرآن کی روشنی میں مطالعہ کرو۔ غرائب القرآن سے تحلیل معانی۔ اعراب القرآن سے ترکیب نحوی معلوم کرو۔ فہم قرآن کا یہی طریق مستقیم ہے۔

(اجزائے کلام ۔ ۹ ۔ مرکب استثنائی ۔ الدرس التاسع والاربعون)

حرف استثنا (اِلَّا ۔ لَمَّا) کے ذریعہ سے مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ کے حکم سے نکالا جاتا ہے ۔ اگر مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہے تو متصل کہلاتا ہے ۔ ورنہ منقطع ۔ یہ بھی یاد رکھو جس کلام میں نفی ۔ نہی ۔ استفہام انکاری نہ ہو مثبت تام کہلاتی ہے مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں ۔ آیاتِ ذیل پڑھو ۔ اور ہر ایک صورت کا اعراب مخرج میں بٹھاؤ ۔

(۱) اگر مستثنیٰ منہ محذوف ہے تو مستثنیٰ کا اعراب لفظی یا محلی اس کے تابع ہوگا ۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا (اَحَدًا) اِلَّآ اِيَّاهُ ۱۵؍۳ هَلْ يُهْلَكُ (اَحَدٌ) اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۞ ۱۱؍۷ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ (شَيْئًا) اِلَّا الْحَقَّ ۲؍۶ لَا اِلٰهَ (مَوْجُوْدٌ) اِلَّا اللّٰهُ ۔

(۲) مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے ۔ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۱۳؍۲ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ (سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۞) اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۞ ۲۳؍۹

(۳) مستثنیٰ متصل ۔ کلام مثبت تام میں ہمیشہ منصوب ہوتا ہے ۔ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۲؍۱۷ جملہ مثبت تام اور غیر مثبت تام کی شناخت کرو ۔

(۴) مستثنیٰ متصل کلام غیر مثبت تام میں منصوب ہوتا ہے ۔ یا مستثنیٰ منہ کے تابع ہوتا ہے ۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ ۱۱؍۶ دیکھو منصوب ہے ۔
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ ۱۸؍۱ دیکھو تابع ہے ۔

(۵) لَمَّا = اِلَّا ۔ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۞ ۲۳؍۱ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۞ ۲۵؍۹ دیکھو تابع ہے ۔

ترکیب نحوی اصطلاح بولو ۔ وَ حرف عطف قَضٰى فعل ۔ رَبُّكَ مرکب اضافی فاعل ۔ اَلَّا تَعْبُدُوْا اَحَدًا اِلَّآ اِيَّاهُ جملہ بتاویل مفرد مفعول ہے ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔ پھر دیکھو ! اَلَّا تَعْبُدُوْا = اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا فعل با فاعل ۔ مرکب استثنائی مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ منفیہ ہوا خود مفعول ہے ۔

اجزائے کلام - ۳۵ مرکب ندائی - الدرس الخمسون (۵۰)

حروف ندا - یَا مذکر و مؤنث کیلئے۔ آگے ملانا ہو تو یَا اَیُّھَا مذکر کیلئے۔ اور یَا اَیَّتُھَا مؤنث کیلئے آتا ہے۔ مَّ آخر دعا کیلئے اَللّٰھُمَّ = یَا اَللّٰہُ ان کے بعد اسم معرفہ مبنی بر ضمہ ہوتا ہے۔ اور اسم مضاف ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ گاہے یَا محذوف ہوتا ہے گاہے اَیُّھَا۔ اَیَّتُھَا مذکور اور ان کے پہلے یَا محذوف ہوتا ہے۔ آیات ذیل پڑھو۔ حرف ندا اور منادیٰ کے اعراب پر غور کرو +

(۱) حرف ندا یَا: فَقَالَ لَہٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یَا مُوْسٰی مَسْحُوْرًا ۝ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یَا فِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝ ۱۵/۱۲ یَا اَھْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۲۱/۱۸ یَا مَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ ھٰذَا ۳/۱۲ +

(۲) حرف ندا یَا اَیُّھَا: یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۶/۱۰ وَقَالُوْا یَا اَیُّھَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْہِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ ۱۴/۱ یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ۔ یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ +

(۳) حرف ندا یَا اَیَّتُھَا: یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۝ ۳۰/۱۴

(۴) حرف ندا مَّ: قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ ۳/۱۱ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ ۷/۵ قُلِ اللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۲۴/۲ +

(۵) حرف ندا محذوف قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ ۱۲/۱۲ (یَا رَبِّ۔ رَبِّ = رَبِّیْ) یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا ۱۲/۱۳ (یَا یُوْسُفُ) یُوْسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ ۱۲/۱۶ (= یَا یُوْسُفُ یَا اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ) ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُھَا الْعِیْرُ ۱۳/۳ (= یَا اَیَّتُھَا الْعِیْرُ) یَا اَبَتِ = یَا اَبِیْ دیکھو ۱۲/۱ ۱۳/۵ ۱۲/۲ ۱۲/۶ ۱۲/۲ + یاد رکھو! منادیٰ ہر حال میں مفعول بہٖ ہوتا ہے کیونکہ حرف ندا مناسب مقام فعل محذوف کا قائم مقام ہوتا ہے۔ سورہ یوسفؑ کے بارہ رکوع۔ توراۃ مقدس میں بارہ باب ہیں حسن اتفاق ہے۔ ضابطہ نمبر ۳ ترکیب نحوی سے پہلے۔ ہر ایک جملہ کے ہر ایک کلمہ کو اس طرح دیکھنے کی عادت ڈالو۔ یہ کلمہ مبنی ہے یا معرب۔ مبنی ہے تو اعراب محلی کیا ہے؟ معرب ہے تو اعراب لفظی بالحرکت ہے یا بالحرف۔ یہ سب کچھ سبع سیارہ کی روشنی سے دیکھو۔ یہ ضابطہ تمام قرآن مجید بلکہ تمام عربی زبان پر حاوی ہے۔ حق تعالیٰ فہم قرآن کی توفیق عنایت فرمائے +

(اجزائے کلام - ۱۱ - مرکب تمیزی) الف الدرس الحادی والخمسون

تمیز ایک طرح کا اسم نکرہ ہے۔ جو مبہم چیز کے ابہام کو دور کرتا ہے۔ اس مبہم چیز کو ممیز کہتے ہیں۔ تمیز پر افعال کے علاوہ اسم تام (جو تنوین۔ نون تثنیہ۔ نون جمع۔ یا اضافت سے تمام ہو جاتا ہے) بھی عمل کرتا ہے۔ تمیز و ممیز کے مختلف حالات و مقامات ہیں۔ آیات ذیل پڑھو اور ہر دو کے سمجھنے کی کوشش کرو۔

(۱) تمیز حالت نصبی جس پر نشان دیا گیا ہے۔ مَاذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا اٰبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَكَفٰى بِهٖ اِثْمًا مُّبِيْنًا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ترجمے سے ممیز بھی معلوم ہو جائے گا۔

(۲) تمیز عددی تین سے دس تک بلفظ جمع آتی ہے۔ اور مضاف الیہ ہونے کے باعث مجرور ہوتی ہے۔ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ (= سَبْعَةِ اَيَّامٍ تنوین عوض مضاف الیہ) اِذَا رَجَعْتُمْ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ

(۳) تمیز عددی گیارہ سے ننانوے تک منصوب اور مفرد آتی ہے۔ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (مَلَكًا) وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ

اجزائے کلام - ۱۱ - مرکب تمیزی ب - الدرس الثانی والخمسون)

(۴) تمیز عددی - سَو - ہزار - لاکھ اور ان سب کے تثنیہ و جمع کیلئے مجرور اور مفرد آتی ہے - کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۲/۳۴ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ ۱۸/۲ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۲/۱ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۲۹/۷ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۳۰/۲۲ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ (= اَلْفِ رَجُلٍ - تنوین عوض مضاف الیہ) اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۲۳/۹ اَوْ = وَ جیسے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۷/۱۴ یہ بھی واضح ہے کہ ایک دو تک تمیزی عدد کا استعمال نہیں ہے - مذکر و مؤنث قیاسی ہے جیسے اِلٰهًا وَّاحِدًا ۱/۱۶ وَلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۲۳/۱۱

(۵) تمیزی عدد تین سے دس تک خلاف قیاس مذکر ۃ سے اور مؤنث بغیر ۃ کے ہے جیسے ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ - ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ - اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ - فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ - سَبْعَةُ اَبْوَابٍ - ثَمَانِيَةَ اَزْوَاجٍ - تِسْعَةُ رَهْطٍ - عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ + ثَلٰثَ لَيَالٍ - ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ - ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ - اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ - سَبْعَ سَنَابِلَ - تِسْعَ اٰيَاتٍ - بِعَشْرِ سُوَرٍ - تمیزی عدد گیارہ سے بارہ تک موافق قیاس ہے - مذکر بغیر ۃ کے اور مؤنث ۃ سے ہے جیسے اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا + اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا + ... پھر تیرہ سے ننانوے تک - مذکر کے لئے پہلا جزو خلاف قیاس اور مؤنث کے لئے بھی پہلا جزو خلاف قیاس ہے جیسے تِسْعَةَ عَشَرَ مَلَكًا مذکر کیلئے - تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً مؤنث کیلئے ہے + دہائیوں میں تذکیر و تانیث کی مساوات ہے جیسے ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا - اَرْبَعِيْنَ سَنَةً - خَمْسِيْنَ عَامًا - سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا - سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا ہیں (۵ اجزائے کلام ختم ہیں +

عربی سیکھنے کے خواہشمند

کلامِ عربی (حصہ دوم) جس میں عربی ادب قدیم و جدید، ترجمہ و انشاء اور عربی اخبارات سے استفادہ کی نہایت سہل طریقے پر تعلیم دی گئی ہے۔ اور جسکے ساتھ ۱۳۵ اجدید عربی الفاظ کی ایک جامع ڈکشنری شامل ہے۔ قیمت ۱۰/

اللغات والامثال اردو سے عربی میں ترجمہ کرنیوالوں کیلئے نہایت مفید کتاب ہے اس میں تین ہزار سے زائد اردو الفاظ کے سامنے ان کے ہم معنے چار ہزار سے زائد عربی الفاظ دیئے گئے ہیں۔ اور دوسرے حصہ میں ایک ہزار سے زائد عرب کی مشہور ضرب الامثال جمع کی گئی ہیں۔ قیمت مجلد عہ/

اساسِ عربی جدید طریق پر عربی صرف و نحو کا نصاب معہ کثیر امثلۂ مشقیہ۔ قیمت ۸/

ہدایۃ العربیہ بآسانی عربی سکھانے والی کتاب۔ (از شمس العلماء ڈاکٹر محمد ہدایت حسین صاحب ایم۔ اے)

خزینۃ العلوم (حصہ اول) عربی سیکھنے کی دلچسپ کتاب قیمت ۹/ (حصہ دوم) قیمت ۸/

غرائب القرآن عزیزی یہ الفاظ قرآن مجید کی بے نظیر لغات ہے۔ اسکے پہلے ساٹھ صفحوں میں جسقدر صرف و نحو قرآن فہمی کیلئے درکار ہے نہایت آسان طریقے سے آگئی ہے۔ اسکے حل لغات کا طریقہ حسب ذیل ہے:۔ پہلے خانہ میں لفظ دوسرے میں معنے۔ تیسرے میں لفظ کی قسم علامت وغیرہ۔ قیمت عہ/

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر مکتبہ علمیہ۔ مدرسۃ البنات شہر جالندھر**

نوٹ:۔ کاغذ کی گرانی کے باعث تحریر کردہ قیمتوں میں تینتیس ۳۳ فیصدی کا اضافہ کیا جائے گا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

مدیر محمد احمد خان ذاکر

قواعد

۱ ۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲ ۔ رسالہ [illegible] مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی

چاہیے [illegible] موجودگی قیمت پر ملیگا ۔

۳ ۔ چندہ [illegible] فی پرچہ ۴ر ۔

۴ ۔ [illegible] اجرت کا تصفیہ نیجر سے بذریعہ خط و کتابت

کرنا چاہئے ۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپکر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

(کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیام اسلام

جلد ۱۴ | جولائی سنہ ۱۹۴۳ء جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۲ھ | نمبر ۷

الرّقُّ فی الاسلام

غلامی اسلام میں

لَا نَزَالُ نَسْمَعُ اَنَا بَعْدَ اَنٍ الطَّعْنَ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ بِاسْتِحْلَالِہٖ الرِّقَّ الَّذِیْ تَمْقُتُہُ الْاِنْسَانِیَّۃُ وَتَاْبَاہُ الرَّحْمَۃُ وَ یَدْمَغُہُ الشَّرَفُ، وَاَنَا مَا اَدْرِیْ اَیَذُمُّوْنَ بِھَا الْاِسْلَامَ اَوِالْمُسْلِمِیْنَ اَمْ کِلَیْھِمَا! مَا فَعَلَ الْاِسْلَامُ فِی الرِّقِّ؟

ہم دم بدم دین اسلام پر اس غلام کے حلال سمجھنے کا طعن سنتے رہتے ہیں، انسانیت جس کو ناپسند کرتی ہے، رحمت جس سے انکار کرتی ہے اور شرف جس کا سر کچلتا ہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ وہ اس سے اسلام کی مذمت کرتے ہیں، یا مسلمانوں کی یا دونوں کی! اسلام نے غلامی کے متعلق کیا کیا ہے؟

اَلرِّقُّ شَرِیْعَۃُ الْاِنْسَانِ

غلامی ابتدائے آفرینش سے انسان کا بلکہ

مِنْ مُبْدَءِ الْخَلِيقَةِ بَلْ اَسَاتِذَةُ الْاِنْسَانِ وَهِيَ الْفِئَاتُ ذَاتُ الْمَدَنِيَّةِ وَالنِّظَامِ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ كَالنَّمْلِ اتَّخَذَتِ الْاَسْرٰى وَنَظَّمَتِ الْجُنْدَ، جَاءَ الْاِسْلَامُ فَمَاذَا صَنَعَ؟ اَجَعَلَ الرِّقَّ مِنْ عِلْمِ اُصُوْلِ الدِّيْنِ بِحَيْثُ مَنْ تَرَكَهُ يَكُوْنُ خَارِجًا مِنَ الدِّيْنِ كَشَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ. هَلِ اتَّخَذَهَا مِنْ اُمُوْرِ الْاِسْلَامِ وَهِيَ الْعِبَادَاتُ الظَّاهِرَةُ كَالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ هَلِ اتَّخَذَهَا سُنَّةً يُثَابُ فَاعِلُهَا كَصِيَامِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ؟ لَا هٰذَا وَلَا ذَاكَ.

انسان کے استادوں کا قانون رہا ہے اور انسان کے استاد ہیں وہ حیوانات کے گروہ جو تمدن اور نظام رکھتے ہیں، جیسے چیونٹیاں جو قیدی بناتی اور لشکروں کی تنظیم کرتی ہیں، اسلام آیا تو اس نے کیا کیا؟ کیا غلامی کو کوئی اصول دین کا علم قرار دیا کہ جو کوئی اس کو ترک کرے وہ دین سے خارج ہو جائے جیسے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا؟ کیا اس نے اسکو عبادات ظاہرہ مثلاً نماز و زکوٰۃ وغیرہ امور میں سے ٹھہرا دیا؟ کیا اس نے اس کو کوئی ایسی سنت بنا دیا جس پر عمل کرنے والے کو ثواب ملے؟ جیسے ہر ماہ میں سے کچھ دنوں کے روزے رکھنا، نہ یہ اور نہ وہ۔

رَاَى الْاِسْلَامُ الْاُمَمَ الْجَاهِلَةَ مُنْحَطَّةً وَالْمَسِيْحِيُّوْنَ يَشْرَهُوْنَ عَلَى الرِّقِّ وَالْكَنِيْسَةُ لَا تَمْنَعُهُ وَاِنْ كَانَتْ تُوْصِيْ بِهٖ خَيْرًا فَلَمْ يَسَعْهُ اِبْطَالُ الرِّقِّ مَرَّةً وَاحِدَةً وَكَيْفَ يُبْطِلُهُ وَالْاُمَمُ جَمْعَاءُ تُبِيْحُهُ. اَ تَمْنَعُ الْمُسْلِمِيْنَ اِذْ ذَاكَ وَالْاُمَمُ الْمُحِيْطَةُ بِهِمْ تَنْقَضُّ عَلَيْهِمْ مِنْ

اسلام نے دیکھا کہ جاہل قومیں پست حالت میں ہیں اور عیسائی غلامی پر حریص ہیں اور کلیسیا اس کو منع نہیں کرتا گو اس کے متعلق نیک وصیت کرتا ہے، تو اس کو غلامی کے یکبارگی مٹا دینے کی گنجائش نہ ہوئی اور وہ اسکو مٹا بھی کیسے سکتا تھا جبکہ سب اقوام اسکو جائز قرار دے رہی تھیں۔ کیا وہ مسلمانوں کو اسوقت منع کر دیتا جبکہ انکے گرد و نواح

كُلِّ حَدَبٍ تَخْتَطِفُ أَبْنَاءَ هُمْ وَ تَسْتَحْيِي نِسَاءَ هُمْ وَ هُمْ صَامِتُوْنَ لَا يُقَابِلُوْنَ الْفِعْلَ بِالْفِعْلِ؟

لَوْ فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَالِكَ لَكَانَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ مَنْ جَاوَرَهُمْ كَمَثَلِ الْمِصْرِيِّيْنَ وَ قَمْبِيْز اِذْ سَارَ الْاَخِيْرُ اِلَيْهِمْ بِخَيْلِهِ وَ رَجِلِهِ فَانْقَضَّ عَلَيْهِمْ، فَمَاذَا صَنَعَ الْمِصْرِيُّوْنَ؟ قَابَلُوْهُ بِالْمِثْلِ وَ حَارَبُوْهُ وَانْتَصَرُوْا عَلَيْهِ وَ ذَالِكَ فِي الْاُسْرَةِ السَّادِسَةِ وَالْعِشْرِيْنَ۔

فَلَمَّا اَعْيَتْهُ الْقُوَّةُ لَجَأَ اِلَى الْحِيْلَةِ الدِّيْنِيَّةِ فَصَفَّ الْحَيَوَانَاتِ الْمَعْبُوْدَةَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فَتَحَرَّجَ الْمِصْرِيُّوْنَ عَنْ قَتْلِ الْاٰلِهَةِ وَ انْقَضَّ الْفَارِسِيُّوْنَ عَلَى الْعَابِدِ وَالْمَعْبُوْدِ فَافْنَوْهُمْ وَ احْتَلَّ الْفَارِسِيُّوْنَ مِصْرَ۔

فَلَوْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الرِّقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ لَانْقَرَضُوْا فِي قَرْنٍ وَاحِدٍ، فَكُنْتَ تَرٰى اَبْنَاءَ هُمْ وَ نِسَاءَ هُمْ اَسْرٰى وَهُمْ

کی قومیں ان پر ہر طرف سے ٹوٹی پڑتی تھیں وہ انکے فرزندوں کو اچک لیتیں اور انکی عورتوں کو جیتی چھوڑ دیتیں اور وہ چپ چاپ پڑے جاتے اور ترکی بہ ترکی جواب نہ دیتے؟

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تو مسلمانوں کا اپنے آس پاس والوں کے مقابل وہی حال ہوتا جیسا مصریوں کا قمبیز کے ساتھ ہوا تھا۔ جب آخر الذکر اپنے سوار اور پیادے لیکر ان پر ٹوٹ پڑا تھا۔ تب مصریوں نے کیا کیا؟ اس کا برابر کا مقابلہ کیا، اور لڑ کر اس پر فتح یاب ہو گئے۔ یہ چھبیسویں خاندان کا واقعہ ہے۔

پھر جب اس کو قوت نے جواب دیدیا تو اس نے یہ دینی تدبیر کی کہ جن حیوانوں کی مصری پرستش کرتے تھے۔ دونوں صفوں کے درمیان ان کی قطار باندھ دی۔ مصریوں نے اپنے معبودوں کے قتل سے ہاتھ روک لئے اور پارسیوں نے ان پر دھاوا بول کر عابد و معبود دونوں کا صفایا کر دیا اور مصر پر قابض ہو گئے۔

اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسلمانوں پر غلامی حرام کر دیتے تو ایک ہی صدی میں ان کا خاتمہ ہو گیا ہوتا، اور تم دیکھ لیتے کہ ان کے زن و فرزند اسیر ہیں اور وہ بے حس و حرکت

لَا يُبْدُوْنَ حَرَاكًا وَلَا يُقَابِلُوْنَ الْعَدُوَّ بِالْمِثْلِ۔

ہیں اور دشمن کا برابر کا مقابلہ نہیں کرتے۔

كَانَ يُعْتَرَضُ عَلَى الْإِسْلَامِ لَوْ أُوْجِبَ الرِّقُّ فِي الْإِسْلَامِ وَلٰكِنَّهُ اتَّخَذَ طَرِيْقًا وَسَطًا بَيْنَ الطَّرَفَيْنِ فَأَبَاحَ الرِّقَّ فَلَنَا فِعْلُهُ وَتَرْكُهُ. وَلَقَدْ صَرَّحَ الْقُرْاٰنُ بِهٖ إِذْ قَالَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ (أَيْ بَعْدَ الْحَرْبِ) وَإِمَّا فِدَاءً فَأَبَاحَ الْفِدْيَةَ وَأَبَاحَ الْمَنَّ عَلَيْهِمْ وَالْإِفْضَالَ بِإِطْلَاقِ سَرَاحِ الْأُسَارٰى، فَكَانَ الرِّقُّ خَصْلَةً مِنْ ثَلَاثٍ وَهِيَ إِخْلَاءُ سَبِيْلِ الْأُسَارٰى وَفِدْيَتُهُمْ وَاتِّخَاذُهُمْ أَرِقَّاءَ وَجَعَلَ الْأَمْرَ مَوْكُوْلًا إِلٰى فِطْنَةِ رِجَالِ السِّيَاسَةِ بِحَيْثُ يُرَاعُوْنَ الزَّمَانَ وَالْمَكَانَ وَأَنَّ الْقُرْاٰنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ يَسْتَقْبِلُوْنَ الرِّقَّ بِالْبِشْرِ وَالْفَرَحِ وَالسُّرُوْرِ وَمِنَ الْعَجِيْبِ أَنَّ أَسْرَى الْمُسْلِمِيْنَ وَأَرِقَّاءَهُمْ كَانُوْا أَكْبَرَ مُمَثِّلِيْ دَوْرِ السِّيَاسَةِ فِي الْإِسْلَامِ۔

اسلام پر اعتراض تو جب ہوسکتا کہ غلامی اسلام میں واجب ہوتی۔ مگر اس نے تو ایک بین بین راہ اختیار کرکے غلامی کو مباح رکھا۔ اب اس کا کرنا نہ کرنا ہمارے بس میں ہے اور قرآن مجید نے یہ کہکر اس کی صراحت فرمادی ہے کہ لڑائی کے بعد اب یا تو احسان کرنا ہے یا فدیہ قبول کرنا۔ پس فدیہ لینا مباح کیا اور ان پر احسان کرنا اور ازراہِ کرم ان کو آزاد کرنا مباح فرمایا۔ گویا غلامی تین باتوں میں سے ایک ہے اور وہ ہیں: قیدیوں کو چھوڑ دینا۔ ان کو فدیہ لیکر آزاد کرنا اور ان کو غلام بنا لینا۔ اور معاملہ سیاسی لوگوں کی دُور اندیشی کے سپرد کردیا کہ جیسا وقت اور موقع دیکھیں ویسا سلوک کریں۔ قرآن اور مسلمان غلامی کا فرحت و مسرت اور کشادہ روئی کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔ اور یہ انوکھی بات ہے کہ مسلمانوں کے اسیر اور غلام اسلام میں سیاست کے سب سے بڑے کھلاڑی ہوئے ہیں۔

لَمَّا رَأَى الشَّارِعُ أَنَّ الرِّقَّ

جب شارع نے یہ دیکھا کہ بعض اوقات

يَضْطَرُّ إِلَيْهِ الْقَائِمُوْنَ بِالْأَمْرِ فِيْ بَعْضِ الْأَوْقَاتِ حَوَّلَهُ مِنَ الضَّرِّ إِلَى النَّفْعِ كَمَا يَتَّخِذُ الْأُسْتَاذُ صِفَةَ الْغَضَبِ فِي التِّلْمِيْذِ ذَرِيْعَةً لِعُلُوِّ الْهِمَّةِ وَالْغَيْرَةِ وَالنَّشَاطِ كَنَهْرٍ فَاضٍ فَاتُّخِذَتْ لَهُ الْقَنَاطِرُ وَالسُّدُوْدُ وَالْحَوَاجِزُ لِيُحَوَّلَ إِلَى سَقْيَا الْأَرْضِ عَنِ الْفَسَادِ فِيْهَا۔ وَكَمَا يُحَوِّلُ الطَّبِيْبُ حُبَّ الْمَرْأَةِ لِلزِّيْنَةِ وَالْجَمَالِ إِلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصِّحَّةِ فَيَتْبَعُهَا بَقَاءُ الْجَمَالِ

فرمانرواؤں کو غلامی کی ضرورت پڑ ہی جاتی ہے تو اس کے ضرر کو نفع میں تبدیل کر دیا، جیسا کہ استاد غصے کی صفت کو جو شاگرد میں ہوتی ہے بلندیِ ہمت اور غیرت و نشاط کا ذریعہ بنا دیتا ہے، جیسے کہ طغیانی پر آئے ہوئے دریا کے لئے پل اور بند بنا دئے جاتے ہیں تاکہ زمین کو خراب کرنے کے عوض اس کی آبپاشی کے کام آئیں۔ اور جیسے کہ طبیب عورتوں کی زیبائی اور آرائش کی خواہش کو تندرستی کی محافظت سے تبدیل کر دیتا ہے تو خوبصورتی کی بقاء خود اس کے بعد حاصل ہو جاتی ہے۔

وَكَمَا يَجِدُّ عُلَمَاءُ الْأَخْلَاقِ فِيْ تَحْوِيْلِ وِجْهَةِ الْمُقَامِرِيْنَ فِي الْأَمْوَالِ إِلَى الْمُغَالَبَةِ فِي الْفَخَارِ وَحَوْزِ الْمَجْدِ وَالشَّرَفِ وَالرِّفْعَةِ وَيَقُوْلُوْنَ لَهُمْ "إِمَّا هُلْكًا وَإِمَّا مُلْكًا" كَمَا يَقُوْلُ الْمُقَامِرُ: "إِمَّا غِنًى كَامِلٌ وَإِمَّا فَقْرٌ شَامِلٌ" وَكَمَا يُحَوِّلُ حُبَّ الْجَمَالِ إِلَى رِقَّةِ الشُّعُوْرِ وَالْوِجْدَانِ وَكَمَا تُتَّخَذُ رَذِيْلَةُ كَثْرَةِ الْكَلَامِ فَضِيْلَةً فِي الْوَعْظِ وَ

اور جیسا کہ عالمانِ اخلاق مال سے قماربازی کرنے والوں کے رُخ کو مفاخرت کے مقابلے اور بزرگی اور برتری حاصل کرنے کی طرف پھیرنے میں کوشش کرتے اور ان کو کہتے ہیں " یا تخت یا تختہ" جیسے کہ جواری کہا کرتا ہے " یا پوری تونگری یا ساری درویشی" اور جیسے کہ حسن پرستی نازک خیالی میں بدل دی جاتی ہے۔ اور جس طرح بسیار گوئی کی رذیلت کو وعظ و خطابت میں لا کر فضیلت بنا لیا جاتا ہے تاکہ

الخطابة لئلا تضيع سدًى او نضر
ضررًا عظيمًا .

على هذا جعل الإسلام الرق
مدرسة عظمى يتخرج منها اولئك
الجهلاء في الامم المنحطة فهو بهذا
درأ شرًا باتقاء الامم المغيرة ، و
جلب نفعًا عظيمًا بجلب الارقاء و
تعليمهم وتدريبهم وتمليكهم
مقاليد السياسة فكان العبيد
وعبيد العبيد يتولون الادارة
والمالية والجندية ثم يتولون
الملك ويدعى لهم على المنابر-
ولعلك ايها القارى تسمع عن
بني الاخشيد وهم عبيد الدولة
العثمانية ملكوا مصر والشام و
الحرمين ، ثم قام كافور الاخشيد
وهو عبد عبيدنا فصار ملكًا على
مصر و مدحه المتنبي وقرنه
بسيف الدولة بل فضله عليه
في المنتصف القرن الرابع .

جلب المعتصم الاتراك . و
ولاهم الجندية فنظم امرهم و

بیکار ضائع نہ ہو یا کوئی بھاری نقصان
نہ پہنچائے ۔

اس بنا پر اسلام نے غلامی کو ایک
عظیم الشان درس گاہ بنا دیا جس میں سے
گری ہوئی قوموں کے یہ جاہل سند فضیلت
حاصل کر کے نکلتے ہیں ۔ پس اسنے اس طرح (ایک تو)
غارتگر قوموں سے اپنا بچاؤ حاصل کر کے ایک شر
کو دور کیا اور (دوسرے) غلاموں کو لا کر انکو علم
تہذیب سکھا کر اور سیاست و حکمرانی کی چابیاں
دے کر ایک بہت بڑا نفع کمایا، چنانچہ غلام اور
غلاموں کے غلام اولاً انتظامی، مالی اور فوجی
عہدوں پر سرفراز ہوتے اور پھر عنان سلطنت کو ہاتھ
میں لے لیتے تھے، اور ممبروں پر انکے لئے دعائیں مانگی جاتی تھیں
اور اے پڑھنے والے تو نے بنی اخشید کا حال سنا ہوگا
یہ لوگ دولت عثمانیہ کے غلام تھے اور مصر و شام اور
حرمین پر حکمران رہے ۔ پھر کافور اخشیدی اٹھا وہ
بھی ہمارا غلام تھا، وہ سلطان مصر ہوا، اور
متنبی نے چوتھی صدی کے نصف میں اسکی
مدح کر کے اس کو سیف الدولہ کے ساتھ ملا
دیا بلکہ اس سے بھی اوپر چڑھا دیا ۔

معتصم نے ترکوں کو لا کر ملٹری کا کام
ان کو سپرد کیا، بالآخران کا کام سدھرا اور

صار الامر بایدیہم وکان من ذالک الاخشیدیون والطولونیون وما کان بیبرس والمظفر والممالیک البریۃ والبحریۃ الا ممالیک المسلمین تولوا امرھم۔

نظام سلطنت ان کے ہاتھوں میں آگیا ایسے ہی اخشیدی اور طولونی تھے۔ اور بیبرس اور مظفر اور بری اور بحری غلام مسلمانوں کے غلام ہی تو تھے جو ان کے فرمانروا ہو گئے تھے۔

ابعد ذالک یشک عاقل فی ان الاسلام حول رذیلۃ الرق الی فضیلۃ عظمی وھو التدریس و التعلیم۔ الرق فی الاسلام کان کلیۃ کبری و یعلم فیہا ابناء الامم الضعیفۃ التی تابی نشر التعلیم فی بلادھا

کیا اس کے بعد بھی کوئی عاقل اس میں شک کریگا کہ اسلام نے غلامی کی رذیلیت کو فضیلت عظمی بنا دیا ہے اور وہ تعلیم و تدریس ہے۔ غلامی اسلام میں ایک بہت بڑا کالج تھا جس میں ان کمزور قوموں کے فرزندوں کو تعلیم دی جاتی تھی جو اپنے ملک میں تعلیم پھیلانے سے اباء و انکار کرتی تھیں۔

ومن ذا الذی یرجو من العساکر الانکشاریۃ الذین قویت بھم الدولۃ الترکیۃ زمنا طویلا ان یتعلموا و ینھذبوا فی دیار اباءھم الجھلاء۔ ھذا ما رأیتہ فی مسئلۃ "الرق فی الاسلام" فلیأتنا رجال العلم والسیاسۃ باروبا بمثال واحد من اتباع وصایا المسیح علیہ السلام الذی نحبہ کحبھم ونقول لہ اعظم اجلال

اور ینگچری افواج جن کی بدولت ترکی حکومت مدت دراز تک مضبوط رہی کون ان سے یہ توقع رکھ سکتا تھا کہ وہ اپنے جاہل باپ دادوں کے ملک میں علم و تہذیب حاصل کر سکتے تھے۔ یہ تو ہے "اسلام میں غلامی" کے مسئلے پر میری نگاہ کا ماحصل، اب یورپ کے مردان علم و سیاست حضرت مسیح علیہ السلام کے حکموں پر چلنے والوں کی ایک مثال لا کر ہم کو دکھائیں۔ وہ حضرت مسیح جن سے ہم بھی ویسی ہی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ وہ اور جن کی ہم ان سے

لِيَأْتُوا لَنَا بِبُرْهَانٍ وَاحِدٍ عَلَى أَنَّهُمْ
وَلَّوْا الْعَبِيدَ السُّودَ أَوِ الْبِيضَ إِدَارَةً
صُغْرٰى أَوْ كُبْرٰى فَضْلًا عَنِ الْمُلْكِ
نَحْنُ لَا نَعْتَرِضُ عَلَى الْمَسِيحِيَّةِ لِأَنَّا
نُجِلُّ صَاحِبَهَا وَإِنِ اعْتَرَضُوا عَلَى
الْإِسْلَامِ فَإِيمَانُنَا بِعِيسٰى كَإِيمَانِنَا
بِاللّٰهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ
وَإِنَّمَا نَحْنُ نُحَكِّمُ التَّارِيخَ وَنَسْأَلُهُمْ
أَيْنَ ذَهَبَتْ عَنَاصِرُ أَمْرِيكَا الْأَصْلِيُّونَ
وَقَدْ وَعَظَ رِجَالُ الدِّينِ الْقِسِّيسُونَ
وَالرُّهْبَانُ. فَمَنْ ذَا الَّذِي أَجَابَ
نِدَاءَهُمْ؟ وَمَا لِأَسْتَرَالِيَا يَتَقَهْقَرُ
نَسْلُ الْوَطَنِيِّينَ فِيهَا؟ وَمَا لَنَا
لَا نَرٰى رِجَالًا مِنَ الْعَبِيدِ يُمَثِّلُونَ
تَارِيخًا فِي أُورُبَا أَوْ أَمْرِيكَا كَمَا
مَثَّلُوهُ فِي الشَّرْقِ!

لَا جَوَابَ عَلَى هٰذَا إِلَّا أَنَّ
الْمُسْلِمِينَ اعْتَادُوا عَلَى صِدْقِ
النِّيَّةِ فِي التَّعْلِيمِ وَالْإِرْشَادِ وَ
اتِّبَاعِ نَصَائِحِ دِينِهِمْ لَا سَبِيلَ
لِسَرْدِ وَصَايَا النَّبِيِّ الْآنَ وَلٰكِنْ
نَذْكُرُ مُلَخَّصَهَا فِي قَوْلٍ وَجِيزٍ:

بڑھکر تعظیم کرتے ہیں ہاں وہ ہمارے پاس ای
ایک ہی دلیل لے آئیں کہ انھوں نے بھی اپنے گورے
یا کالے غلاموں کو سلطنت تو درکنار کوئی چھوٹا موٹا
انتظام بھی تفویض کیا ہو۔ ہم مسیحیت پر اعتراض نہیں
کرتے کیونکہ ہم مسیحؑ کی تعظیم کرتے ہیں اگرچہ مسیحی اسلا
پر معترض رہتے ہیں۔ ہمارا عیسیٰؑ پر ویسا ہی ایمان
ہے جیسا ہمارا ایمان اللہ پر۔ ہم اللہ کے رسولوں
کسی ایک کو بیچ سے خارج نہیں کرتے، ہم تو تاری
کو منصف ٹھہراتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ پادر
اور پوپوں کے وعظ کہتے کہتے امریکہ کے اصلی باشند
کدھر چلے گئے؟ کون ہے جس نے ان کی پکار کو سن
اور یہ آسٹریلیا کا کیا معاملہ ہے کہ اسکے وطنی لوگ
کی نسل پیچھے ہٹتی چلی جا رہی ہے؟ اور یہ کیا بات
ہے کہ ہم یورپ یا امریکہ میں غلاموں کو کوئی تاری
ممثل کرتے نہیں دیکھتے جیسا کہ انھوں نے
مشرق میں اسکو ممثل کیا تھا!

اس کا بجز اسکے کوئی جواب نہیں کہ مس
تعلیم وارشاد اور احکام دین کی پیروی میں خ
نیت کی خو رکھتے ہیں۔

اب نبی علیہ السلام کے احکام کی تفصیل
موقع نہیں لیکن ایک مختصر سے قول میں ہم
کا ملخص ذکر کرتے ہیں :۔

أَمَرَ أَنْ يُجْعَلَ الْعَبْدُ فِيْ مَقَامِ
الِابْنِ فَعَمِلَ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ مَنْ
كَانَ فِيْ شَكٍّ مِنْ ذَالِكَ فَلْيَنْظُرْ
لِأَحْوَالِ مِصْرَ الْآنَ فَإِنَّكَ لَتَجِدُ
لِبَقَايَا الْمَعْتُوْقِيْنَ فِيْ بِلَادِنَا مِنَ
الْمَالِ وَالْعِقَارِ وَالْأُبَّهَةِ وَالْجَلَالِ
مَا بِهِ يَسْتَعْبِدُوْنَ الْأَحْرَارَ وَ
يَسُوْدُوْنَهُمْ مِنْ غَيْرِ إِنْكَارٍ. كَمْ فَضَّلَ
الْمُسْلِمُ عَبْدَهُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ وَ
بَعِيْدٍ. أَيَسْتَطِيْعُ ذَالِكَ الْمُعْتَرِضُ
عَلَى الْإِسْلَامِ أَنْ يُعَامِلَنَا بِمَا عَامَلْنَا
بِهِ أَرِقَّاءَنَا فَيَتَّخِذَ أَصْغَرَ الطَّبَقَاتِ
عِنْدَنَا قُوَّادَ الْجُيُوْشِ فِيْ انكلترا
وسائر الجزائر البريطانية فيحل
الفلاح محل الادوارد فوق عرش
الملك وتُضْرَبُ لَهُ الموسيقى كَمَا
ضَرَبَهَا الْمُسْلِمُوْنَ لكافور الاخشيدي
عَبْدَ عَبْدِهِمِ الْأَسْوَدِ؟ إِنَّ
مُقْتَرِحَ مِثْلِ هٰذَا يُعَدُّ مِنَ
الْمَهْوُوْسِيْنَ. وَإِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ
اوروبا أَنْ تَتَّخِذَ ارق الطبقات
عِنْدَنَا فِيْ إِدَارَتِهَا فِيْ بِلَادِهَا فَضْلًا

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ غلام کو بیٹے کے درجے پر
رکھا جائے۔ سو مسلمانوں نے اس پر عمل کیا۔
جسکو اس بات میں کچھ شک ہو، وہ اب مصر
کے حال پر نگاہ ڈال لے، تو وہ ہمارے آزاد
کردہ غلاموں کی نسل کے پاس ہمارے ملک
میں وہ اموال و املاک اور ایسی شان و شوکت
دیکھیگا جس سے بغیر کسی انکار کے آزادوں کو
غلام بنا رہے ہیں اور ان پر آقائی فرما رہے ہیں۔ اکثر
مسلمانوں نے اپنے غلام کو ہر نزدیک و دور پر فضیلت
دی ہے۔ کیا اسلام پر معترض ہونے والا یہ کر سکتا
ہے کہ ہم سے ویسا ہی معاملہ کرے جو ہم نے اپنے
غلاموں سے کیا تھا وہ بھی ادنے طبقے کے لوگوں
کو انگلستان اور باقی جزائر برطانیہ میں سپہ سالار
بنائے اور ایک کسان کو تخت سلطنت پر
اڈورڈ کی جگہ بیٹھنے کا موقع دے اور اس کے
لئے اسی طرح بینڈ بجے جس طرح مسلمانوں نے
اپنے غلامانِ غلام کافور اخشیدی حبشی کے
لئے بجایا تھا؟ یقیناً ایسی درخواست کرنے
والا ہوس باز سمجھا جائے گا۔ اور جب وہ
ہمارے ادنے تو درکنار اونچے طبقے والوں
کو بھی اپنے انتظام ملک میں نہیں لے
سکتا بلکہ . . . .

عَنْ اَدْنَى الطَّبَقَاتِ عِنْدَ نَابِلٍ لَمْ
تَسْمَحْ لَهَا نَفْسُهَا الْكَرِيْمَةُ
بِاِعْدَادِنَا لِلْحُكْمِ بِلَادِنَا بِاَنْفُسِنَا بَلْ
تَرَكْنَا اَكْثَرُ الدُّوَلِ عَدْلًا وَرَحْمَةً
تَحْتَ نِيْرِ الْاِسْتِعْبَادِ الْحَقِيْقِيِّ وَ
التَّظَاهُرِ بِالرَّحْمَةِ اَمَدًا طَوِيْلًا.
لِيَتْرُكِ الْعَالَمُ الْاِسْتِرْقَاقَ
وَلْتَمُدَّ الدُّوَلُ اَيْدِيَهَا مَعًا
لِلْاِشْتِرَاكِ فِي مُحَارَبَةِ هٰذِهِ
الْوَصْمَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ وَنَحْنُ مَعَاشِرُ
الْمُسْلِمِيْنَ اَوَّلُ الْمُسَارِعِيْنَ لَهَا.
وَهَلْ اُنَبِّئُكَ بِكَيْفِيَّةِ تَقْسِيْمِ
بَيْتِ الْمَالِ عَلَى الْمَصَارِفِ ؟
جَاءَ فِي الْقُرْاٰنِ الشَّرِيْفِ
فِي سُوْرَةِ التَّوْبَةِ اَنَّ الْمَحْصُوْلَ
الْمُجْتَمِعَ مِنْ اَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ
الْمُسْتَخْرَجَةِ مِنَ الْاَرْضِيْنَ وَالتِّجَارَاتِ
وَالزَّرْعِ وَزَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَغَيْرِهَا تُقْسَمُ ثَمَانِيَةَ اَقْسَامٍ:
(۱) لِلْقَوْمِ الَّذِيْنَ اشْتَدَّ فَقْرُهُمْ.
(۲) وَلِلْمَسَاكِيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ اَقَلُّ فَقْرًا.
(۳) وَلِمُوَظَّفِي الْحُكُوْمَةِ .

. . . .
اس کی ذاتِ گرامی اس کو یہ بھی اجازت نہیں
دیتی کہ وہ ہم کو ہمارے اپنے ملک کی حکومت
کے لئے تیار کرے بلکہ سب سے بڑی عادل و مہربان
حکومت نے حکومت دراز تک حقیقی غلامی کے جوئے
کے نیچے اپنی مہربانی کا تختۂ مشق بنا رکھا ہے۔
دنیا غلام بنانا چھوڑ دے اور حکومتیں
اس عیبِ انسانیت کے محاربہ میں حصہ لینے
کے لئے یکدست اپنے ہاتھ بڑھائیں، اور
ہم مسلمان سب سے پہلے اس
تگ و دو میں شریک ہوں گے۔ اور
کیا میں تم کو بیت المال کے خرچ کرنے کی جگہوں کا
حال بتاؤں کہ کس طرح انکی حصہ بندی ہوئی ہے:-
قرآن شریف کی سورۂ توبہ میں آیا ہے:
کہ زمینوں، تجارتوں، کھیتیوں
سے نکالے ہوئے صدقات
اور سونے چاندی وغیرہ کی
زکوٰۃ کے مالوں سے جمع شدہ آمدنی آٹھ
حصوں میں بانٹی جاتی ہے:-
(۱) ان لوگوں کے لئے جن کی حاجتمندی سخت ہو
(۲) ان مسکینوں کیلئے جن کو احتیاج کمتر ہو۔
(۳) سلطنت کے ملازموں کے لئے۔

(٤) وَ لِلْقَوْمِ الَّذِيْنَ نَصْطَفِيْهِمْ لِمَحَبَّتِنَا كَسُفَرَاءِ الدُّوَلِ وَ اَهْلِ السِّيَاسَةِ وَذَوِي الْمَوَدَّةِ مَعَنَا مِنَ الْمَسِيْحِيِّيْنَ وَغَيْرِهِمْ وَ عَامَّةِ النُّزَلَاءِ فِيْ بِلَادِنَا وَ الْمُتَوَدِّدِيْنَ اِلَيْنَا مِنَ الْمُعَاهِدِيْنَ ۔

(۴) اور ان لوگوں کے لیئے جن کو ہم اپنی محبت کے لیئے انتخاب کریں، مثلاً حکومتوں کے سفیر اور اہلِ سیاست اور مسیحیوں اور غیر مسیحیوں میں سے ہمارے ساتھ دوستی رکھنے والے، اور ہمارے ملک میں عام وارد ہونے والے اور معاہدین میں سے ہمارے دوست ۔

(٥) وَ تَلَوُّ الرَّقِيْقِ لِاِبَادَةِ هٰذِهِ النَّوْعِ مِنَ الْوُجُوْدِ اَوْ تَقْلِيْلِهٖ وَفِيْ مُسَاعَدَةِ اُولٰئِكَ الرِّجَالِ الْعُظَمَاءِ الَّذِيْنَ يَغْرَمُوْنَ الْاَمْوَالَ فِيْ اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَ هٰكَذَا فِيْ اِصْلَاحِ الدُّيُوْنِ الَّتِيْ عَلٰى اَبْنَاءِ الْاُمَّةِ حَتّٰى لَا تَضِيْعَ اَمْلَاكُهُمْ فَيَهْلِكَ الدَّائِنُ الْمَدْيُوْنُ ۔

(۵) اور غلاموں کا محکمہ اس نوع کو لوحِ ہستی سے مٹانے یا گھٹانے کے لیئے، اور ان شاندار لوگوں کی مدد میں جو باہمی اصلاحات کے بارے میں مالوں کا خسارہ یا تاوان اٹھاتے ہیں، اور اسی طرح ان قرضوں کی اصلاح میں جو فرزندانِ قوم پر چڑھے ہوئے ہوں تاکہ ان کی املاک ضائع نہ ہوں کہ اس سے لینے دینے والے دونوں ہی تباہ ہو جائیں ۔

(٦) وَ لِلْاَعْمَالِ الْعَامَّةِ مِنَ الرَّيِّ وَاِصْلَاحِ الطُّرُقِ وَ الْهَنْدَسَةِ وَ الْجَيْشِ وَ بِنَاءِ الْحُصُوْنِ وَغَيْرِهِمَا مِمَّا تَعُمُّ الْحَاجَةُ اِلَيْهِ ۔

(۶) اور اعمالِ عامہ (Public Works) کے لیئے جیسے آبپاشی، سڑکوں کی درستی، فنِ تعمیر، لشکر اور کوٹ اور قلعے بنانا اور ان کے سوا اور کام جن کی ضرورت عام ہوتی ہے ۔

(٧) وَ لِبِنَاءِ النُّزُلِ لِلْاَضْيَافِ مِنَ السَّائِحِيْنَ الْوَارِدِيْنَ عَلَيْنَا مِنَ الْبِلَادِ الْقَرِيْبَةِ وَ الْبَعِيْدَةِ وَاِكْرَامِهِمْ مَعَ شُرُوْطٍ وَ اَحْوَالٍ خَاصَّةٍ فِيْ

(۷) اور نزدیک و دور ملکوں سے آنے والے سیاحوں کے واسطے مہمانخانے تعمیر کرنے اور ان کے احترام کے لیئے اور ان تمام امور میں خاص خاص شرطوں اور حالتوں کے ساتھ ۔

بیح ذالك وهی هذه الآیة :

(إنما الصدقات للفقراء و
ساكین والعاملین علیها والمؤلفة
بهم و فی الرقاب والغارمین
فی سبیل الله وابن السبیل
یضة من الله)

عجبا كیف یقول فریضة فی
ن التقسیم حتی یجنّم علی المسلمین
ن جزء كبیر من اموالهم لإغاثة
رقاء و ابطال هذه الصفة و
نها فی القرآن بمصالح الحكومة
لبلاد من الری والهندسة و
لب ثم نراه عند الاسترقاق لا
ق بشیء بل یقول رقاما منّا
د واما فداء)

اذن فنحن نعلن الملاء ان
سلام ینبذ الرق نبذا ویكرهه
دة الكراهة ویأمر بالمساعدة
ابادته متی آن الزمن. وهاهو
فت ازف فها نحن معكم واموالنا
دمها لهذا الغرض الشریف
ن كانت لنا دولة و دعج الرق

اور وہ آیت یہ ہے :-

(صدقات تو فقیروں اور مسکینوں کے
لئے ہیں، اور ان کے لئے جو زکوٰۃ کے کاموں پر
مامور ہوں اور جنکی تالیف قلوب منظور ہو اور غلاموں کی
آزادی میں اور جو تاوان بھرنیوالے ہوں اور راہ خدا
اور مسافروں کیلئے۔ (یہ) فریضہ (ہے) اللہ کا)

محل تعجب ہے کیسے وہ اس تقسیم کو فریضہ
فرما رہا ہے، یہاں تک کہ مسلمانوں پر انکے مالوں
کا ایک بڑا حصہ غلاموں کی فریاد رسی اور
غلامی کے مٹانے کے لئے ضروری ٹھہرا رہا ہے اور
اسکو قرآن میں ملک و سلطنت کی مصلحتوں
جیسے آبپاشی، انجنیری اور طب وغیرہ کے
ساتھ شامل کرتا ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ
غلام بنانے کیوقت کچھ نہیں بولتا بلکہ کہتا ہے (پھر اسکے
بعد یا تو احسان کرنا ہے یا فدیہ لیکر چھوڑ دینا)۔

جبھی تو ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ اسلام
غلامی کو پھینک مارتا ہے اور اس سے سخت نفرت
کرتا ہے، اور وقت آجانے پر اس کے مٹا دینے
میں معاونت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور لیجئے
اب وہ وقت آگیا ہے، اور لیجئے اب ہم تمہارے
ساتھ ہیں اور ہم اپنے مال اس غرض شریف کیلئے
حاضر کرینگے، ذرا ہماری نوبت آلینے دیجئے اور غلامی

اِلیٰ اَنَّہٗ اَمْرٌ سِیَاسِیٌّ بحث فَدَعُوْا کو ایک خالص سیاسی معاملہ ہولینے دیجئے، اب اس الکَلَامَ فِیْہِ مَعَ الِاسْلَامِ وَخَاطِبُوْنَا معاملے میں اسلام کے ساتھ بات چیت چھوڑ دیجئے نَحْنُ الْمُسْلِمِیْنَ نُجِبْکُمْ۔ اور ہم مسلمانوں سے گفتگو فرمائیے ہم آپکو جواب دینگے۔

مباحث ادبیہ

اس عنوان کے تحت امام رازیؒ کی تفسیر کبیر میں سے لغت و اعراب کے متعلق چند ایسے لطیف مسائل اور انیق فوائد پیش کئے جاتے ہیں جن کا مطالعہ طالبان زبان عربی کے لئے انشاء اللہ بہت دلچسپ ہوگا۔

پہلا باب

کلمہ اور قائم مقام کلمہ کی بحث میں

اور اس باب میں کئی مسئلے ہیں

پہلا مسئلہ

معلوم ہونا چاہیئے، کہ سب سے کامل طریق ان چیزوں کی شناخت پیدا کرنے کا جن کو الفاظ بناتے ہیں اشتقاق کا طریقہ ہے۔ اشتقاق دو طرح پر ہوتا ہے: اشتقاق اصغر اور اشتقاق اکبر۔

(۱) اشتقاق اصغر، جیسے ماضی و مضارع اور اسم فاعل و اسم مفعول وغیرہ کا مصدر سے نکلنا۔

(۲) اور اشتقاق اکبر کا بیان اس طرح ہے۔ کہ جب کوئی کلمہ چند حرفوں سے ملکر بنا ہوگا۔
تو وہ ضرور اُلٹایا پلٹایا جاسکیگا۔ ایسے مرکب کلمے کا پہلا درجہ یہ ہے کہ وہ دو حرفوں سے
مل کر بنا ہو۔ اس صورت میں وہ دو ہی طرح پلٹ سکیگا۔ جیسے مِنْ اور اس کا اُلٹ نِمْ۔
دوسرا درجہ یہ، کہ تین حرفوں سے مل کر بنا ہو جیسے حَمْد، اور یہ کلمہ چھ طور پر الٹایا جا
سکتا ہے۔ اس طرح کہ ان تینوں میں سے ہر حرف اس کلمہ کے شروع میں رکھا جاسکتا ہے
اور ہر صورت میں باقی دونو حرف دو وجہ پر واقع ہو سکتے ہیں۔ اور تین کو دو میں ضرب کرنے
سے چھ حاصل ہوتے ہیں۔ پس سہ حرفی کلمات کا چھ طرح پر اُلٹاؤ پلٹاؤ ہوسکتا ہے: (۱)
ح م د (۲) م د ح (۳) د ح م (۴) م ح د (۵) ح د م (۶)
د م ح) +

تیسرا درجہ یہ ہے کہ کلمہ رباعی (چہار حرفی) ہو جیسے عقرب، ثعلب۔ یہ
چوبیس وجہ پر اُلٹ سکتا ہے۔ اس واسطے کہ ان چاروں حرفوں میں سے ہر حرف اس
کلمے کی ابتدا میں رکھا جاسکتا ہے اور ان چاروں صورتوں میں سے ہر ایک میں باقی تینوں
حرف چھ طرح پر اُلٹائے جاسکتے ہیں اور ۴ × ۶ کا حاصل ۲۴ ہی ہوتا ہے۔ پھر اس کے
بعد چوتھا درجہ یہ ہے کہ کلمہ خماسی ہو (یعنی پانچ حرفی) جیسے سَفَرجَل۔ یہ ایک سَو
بیس قسم کی تقلیبیں قبول کرسکتا ہے۔ اس واسطے کہ ان پانچ حرفوں میں سے ہر ایک اس
کلمے کے شروع میں آسکتا ہے۔ اور ان پانچوں شکلوں میں باقی چاروں حرف چوبیس ۲۴
وجہوں پر آسکتے ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا۔ سو پانچ کو چوبیس میں ضرب کرنے سے
نتیجہ ایک سو بیس ہی نکلتا ہے۔ اور اس باب میں ضابطہ یہ ہے کہ جب تم کو سب سے
کم درجہ کے عدد کی تقلیبات ممکنہ معلوم ہوجائیں اور پھر تم اس کے اوپر کے عدد کی تقالید
ممکنہ دریافت کرنا چاہو تو اس اوپر کے عدد کو اس کی حاصل شدہ تقلیبوں میں ضرب دے ا

واللہ اعلم +

دوسرا مسئلہ

معلوم رہے کہ اشتقاق اصغر کا حال تو بآسانی عبارت میں لایا جا سکتا ہے، اور معمول و مستعمل ہے، مگر اشتقاق اکبر کی رعایت دشوار ہے گویا کہ سہ حرفی کلمات کے سوا اسکی رعایت ممکن ہی نہیں۔ اس لئے کہ سہ حرفی لفظوں کی تقلیبیں چھ سے زائد نہیں ہوتیں۔ مگر چار حرفی اور پنج حرفی لفظوں کی تقلیبیں بہت کثرت سے ہوتی ہیں اور زیادہ تر مہمل (بیکار)، اس لئے اس قسم کے اشتقاق کی رعایت شاذ و نادر ہی ہو سکتی ہے۔ ثلاثیات (تین حرف والے کلموں) میں بھی ایسے کلمات کمیاب ہیں، جن کی ساری الٹی شکلیں (تقلیبیں) معتبر ہوں۔ بلکہ اکثر بعض کار آمد ہوتی ہیں اور بعض بیکار۔ مباحث لغویہ کی تحقیق میں یہی قدر ممکن بڑی انتہا ہے۔

تیسرا مسئلہ

کلمے کی تفسیر

معلوم رہے کہ کاف اور لام اور میم کی ترکیب (اپنی تقالیب ممکنہ کے موافق) چھ طور پر ہے۔ اور قوت و شدت کے معنے دیتی ہے۔ پانچ طور معتبر ہیں۔ ایک ضائع ہے (ضائع کوئی نہیں لغۃ میں موجود ہے)۔

اول: ک. ل. م. اسی سے لفظ کلام نکلا ہے۔ کلام شنوائی کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ اس میں تاثیر کرتا ہے۔ اور اپنے معنوں کے ذریعے ذہن میں بھی تاثیر کرتا ہے اور اسی سے لفظ کَلْم ہے بمعنی زخم اور اس میں شدت ہے۔ اور کلام کے معنی ہیں مَا غَلَظَ مِنَ الْاَرْضِ (جو زمین سخت و غلیظ ہو) اور یہ غلظت بوجہ اسکی شدت کے ہوگی۔

دوم: ک. م. ل. اس میں قوت کے معنی بدیں لحاظ ہیں کہ کامل ناقص سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔

سوم: ل. ک. م. لکم (مکا مارنا) میں شدت کے معنی ظاہر ہی ہیں۔

چہارم: م. ل. ک. ل اور اسی سے ہے بِئْرٌ مَكُولٌ (چاہ کم آب) کنواں جس کا پانی کم ہوگیا ہے۔ سو ایسی حالت میں اس پر آنا ناگوار ہی ہوتا ہے۔ اور اس پر آنے کے وقت ایک

م کی شدّت حاصل ہوتی ہے ۔

پنجم : م ل ک ۔ ملکتُ العجین کے معنی ہیں، مینے آٹے کو اتنا گوندھا کہ اس میں
ت وقوت پیدا ہوگئی ۔ اور ملکُ الانسان اور املکت الجاریہ سے بھی ایک
م کی قدرت ظاہر ہے ۔

چوتھا مسئلہ

لفظ کلمہ کبھی کبھی ایک ہی لفظ کے بارے میں بولا جاتا ہے اور اس سے مراد ہوتی ہے کلام کثیر
ہ کے اجزا ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہوں ۔ چنانچہ پورے قصیدے کو کلمہ کہتے ہیں ۔ اور
ے ہیں کلمۂ شہادۃ اور کہا گیا ہے اَلکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ (اچھی بات صدقہ ہے)
ور کلام الٰہی میں آیا ہے (قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ:
ں نے کہا: اے میرے رب مجھے پھر بھیج دے تاکہ میں اس میں جس کو چھوڑ آیا ہوں کوئی اچھا عمل
لوں) ۔ (کَلَّا اِنَّھَا کَلِمَۃٌ ھُوَ قَائِلُھَا : نہیں نہیں یہ تو ایک کلمہ ہے جس کو وہ کہہ رہا
ہ) ۔ آیہ میں اس سارے جملہ: رَبِّ ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کو لفظ
ہ سے تعبیر کیا گیا ہے ۔ فتامل +

اور چونکہ مجاز، اشتراک سے اولیٰ ہے ۔ لہٰذا ہم نے جان لیا کہ لفظ کلمہ کا اطلاق کلام
ب پر مجاز ہے، بدو وجہ : اول یہ کہ مرکب مفردات سے مل کر بنتا ہے ۔ سو لفظ کلمے کا اطلاق
م مرکب پر اسم جزء کا اطلاق کل پر ہوگا ۔ اور دوم یہ کہ کلام کثیر کے اجزاء جب ایک دوسرے
ے وابستہ ہوں تو اسکو ایک قسم کی وحدت اور مفرد کے ساتھ مشابہت حاصل ہو جاتی ہے ۔
مشابہت بھی حسنِ مجاز کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور لفظ کلمہ کا کلام طویل پر اطلاق
ی سبب سے ہے ۔　　(باقی باقی)

عتذار: حضرت مولٰنا عبدالحق عباس قبلہ کے زیادہ بیمار ہو جانے کی وجہ سے رَوْضَۃُ
الاَطْفَال کا حصہ تیار نہیں ہو سکا ۔ یہ کمی آیندہ اشاعت میں انشاء اللہ
ری کردی جائیگی ۔
ایڈیٹر

رجسٹرڈ ایل ۵۵۵۵

عربی سیکھنے کے خواہشمند

کلامِ عربی حصہ دوم جس میں عربی ادب قدیم وجدید ترجمہ و انشاء اور عربی اخبارات سے استفادہ کی نہایت سہل طریقے پر تعلیم دی گئی ہے اور جسکے ساتھ ۱۳۵ جدید عربی الفاظ کی ایک جامع ڈکشنری شامل ہے۔ قیمت ۱۰ار

اللغات والامثال اردو سے عربی میں ترجمہ کرنیوالوں کیلئے نہایت مفید کتاب ہے اس میں تین ہزار سے زائد اردو الفاظ کے سامنے ان کے ہم معنے چار ہزار سے زائد عربی الفاظ دئے گئے ہیں۔ اور دوسرے حصہ میں ایک ہزار سے زائد عرب کی مشہور ضرب الامثال جمع کی گئی ہیں۔ قیمت فیجلد عـ۲ـار

اساسِ عربی جدید طریق پر عربی صرف ونحو کا نصاب معہ کثیر امثلیہ مشتقیہ۔ قیمت عـ

ہدایۃ العربیہ باسانی عربی سکھانے والی کتاب۔ (از شمس العلماء ڈاکٹر محمد ہدایت حسین صاحب ایم۔ اے)

خزینۃ العلوم (حصہ اول) عربی سیکھنے کی دلچسپ کتاب قیمت ۹ر (حصہ دوم) قیمت ۱۲ر

غرائب القرآن عزیزی یہ الفاظ قرآن مجید کی بے نظیر لغات ہے۔ اسکے پہلے ساٹھ صفحوں میں جسقدر صرف ونحو قرآن فہمی کیلئے درکار ہے نہایت آسان طریقے سے آگئی ہے۔ آگے حل لغات کا طریقہ حسب ذیل ہے:۔ پہلے خانہ میں لفظ۔ دوسرے میں معنے۔ تیسرے میں لفظ کی قسم علامت وغیرہ۔ قیمت عـ۱ـ

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر مکتبہ علمیہ۔ مدرسۃ البنات شہر جالندھر**

نوٹ:۔ کاغذ کی گرانی کے باعث تحریر کردہ قیمتوں میں تینتیس ۳۳ فیصدی کا اضافہ کیا جائے گا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

مُدیر: محمد احمد خاں ذاکر

قواعد

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے، ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا۔

۳۔ چندہ سالانہ ۳؎ ۔ فی پرچہ ۴ر ۔

۴۔ اشتہارات کی اجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپکر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا
(کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۴ | اگست ۱۹۴۳ء ۔ رجب ۱۳۶۲ھ | نمبر ۸

ایمان اور قرآن

ایمان کے جتنے رکن ہیں، اگر یہ کہا جائے، کہ ان سب کی بنیاد "قرآن پر ایمان لانا ہے"، تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔

پہلا رکن اللہ پر ایمان لانا۔ ساری دنیا اللہ کو مانتی ہے، سب دینوں کے پیرو اللہ کو مانتے ہیں، عیسائی بھی اللہ کو مانتے ہیں، یہودی بھی اللہ کو مانتے ہیں، ہندو اور پارسی بھی اللہ کو مانتے ہیں، اور یہ سب اللہ کو جدا جدا صورت پر مانتے ہیں، کیا ان سب کا ایمان اللہ پر جو آپس میں ایکدوسرے سے مختلف ہے درست سمجھا جاسکتا ہے ؟ کبھی نہیں۔

پھر ہم ایسے نادرست عقیدوں کی درستی کہاں سے کرسکتے ہیں ؟ قرآن مجید سے۔ یہی اسلامی عقیدہ ہے۔

دوسرا رکن ملائکہ پر ایمان لانے کا ہے، ملائکہ پر بھی اہل مذاہب ایمان رکھتے ہیں لیکن کھانے پیتے اور ہر قسم کی حیوانی خواہشوں سے لذت اندوز ہونے والے ملائکہ پر، ہم مسلمانوں کے نزدیک ملائکہ پر بھی ان کا ایمان صحیح نہیں۔ اسلئے کہ قرآن مجید نے ملائکہ کی کچھ اور

صفات بیان کی ہیں اور ملائکہ کو انھی کے مطابق ماننے سے ایمان بالملائکہ صحیح ہو سکتا ہے۔

تیسرا رکن اللہ کی کتابوں پر ایمان لانے کا ہے۔ یہ بھی قرآن ہی کی گواہیوں اور دلیلوں سے درست ہو سکتا ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ صحیح ایمان تک پہنچنے کا قرآن کے سوا اور کوئی راستہ نہیں اور کسی کے لئے نہیں۔ اللہ فرماتا ہے:-

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ	اسی طرح ہم نے تیری طرف وحی کی، ایک روح اپنے امر کی۔ تو نہ تو جانتا تھا کتاب کیا چیز ہے اور نہ ایمان کیا چیز؛ لیکن ہم نے اسے ایسی روشنی بنایا جس سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں راہ سجھا دیتے ہیں اور بیشک تو سیدھی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے۔

اس آیت سے ہمیں واضح ہوتا ہے کہ:

(۱) قرآن مجید ایک روح ہے جس سے ہمیں حقیقی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اور جو لوگ اس روح سے زندگی حاصل نہ کریں یا نہ کر سکیں وہ مردہ ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ (یہ تو ایک ذکر اور صاف و صریح قرآن ہے۔ تاکہ وہ (پیغمبر) ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن میں جان ہے اور کافروں پر وہ بات ثابت ہو جائے)۔ وہ بات کونسی ہے؟ اس کا پتہ ذیل کی آیتوں میں چلتا ہے

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ (اعراف ۱۷)	اور اللہ نے شیطان کو فرمایا: یہاں سے نکل جا برے حال سے مردود ہو کر۔ جو کوئی ان میں سے تیرے پیچھے چلیگا تو میں تم سب سے جہنم کو بھر دونگا۔
وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ	اور تیرے رب کی بات پوری ہوئی کہ میں

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ (ہود: ۱۱۹) سب جنوں اور انسانوں سے جہنم کو بھرپور کردونگا۔

مطلب دونو آیتوں کا یہ ہے کہ جن و انسان اس جہان میں دو قسم پر ہو جائینگے۔ ایک تو وہ ہونگے جو اللہ کی کتابوں کو سیکھ سمجھ اور سوچ بچار کر ان پر عمل پیرا رہینگے اور پیغمبروں کی راہ پر چلینگے، یہ مومن اللہ کی مہربانی سے بہشت بریں کے وارث ہونگے اور دوسرے وہ ہونگے جو شیطان کے بہکانے سے کلام اللہ سے روگردان اور شیطان کے تابع فرمان رہینگے۔ یہ سب دوزخ کے کندے بنینگے۔ گویا قرآن ہی اس وقت کفر و ایمان کی کسوٹی ہے۔ جن کو اس کی طرف رغبت نہیں وہ غیر متقی اور مردہ اور کافر اور جہنمی ہیں اور جو قرآن کو اپنا مرشد بنا لیتے ہیں وہ زندہ متقی، مومن اور وارثانِ جنت ہیں۔

(۲) دوسری بات سورۃ الشوریٰ کی مندرجہ بالا آیت سے یہ واضح ہو جاتی ہے کہ ایمان کا گیان حاصل کرنے کے لئے انبیاء بھی کلام اللہ کے محتاج ہیں، چنانچہ ہمارے پیشوا سرخیل انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نزولِ قرآن سے پہلے تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کس کو کہتے ہیں اور ایمان کیا چیز ہے اور یہی ظاہر ہے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى سے۔

(۳) تیسری بات اس آیت کریمہ سے یہ واضح ہوتی ہے کہ قرآن ہی وہ اللہ کا نور ہے، جس سے دونوں جہان کی سعادت اور کامیابی کا راستہ اللہ کے بندوں کو مل سکتا ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے: قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى: (کہہ دو: اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے۔ (البقرۃ: ۱۲۰ - الانعام: ۷۱)) - قُلْ إِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ (کہہ دو ہدایت اللہ کی ہدایت ہے۔ (آل عمران: ۷۳))۔
اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے:

قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا — کہہ دو اگر میں راہ سے بھٹکا ہوا ہوں تو میرا بھٹکنا میری ہی جان پر پڑتا ہے، اگر میں نے

يُوحِيَ إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝ (سبا ۵)

راہ پالی ہے تو اس وحی کی بدولت جو میرا رب مجھ پر کرتا ہے بیشک وہ نزدیک ہی سنتا ہے

آیت بالا میں ہمارے پیشوائے اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرایا گیا کہ میرا راہ راست پر ہونا صرف کلام اللہ کی پیروی کی بدولت ہے، اور اس کے بغیر میں بھی گم کردہ راہ ہوں۔

اسی واسطے اللہ نے صرف قرآن کے پیچھے چلنے کا حکم دیا ہے اور دیگر اولیاء کی پیروی سے نہی فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

اِتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (۳) اعراف

اسی پر چلو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتارا گیا اور اسکے سوا اور رفیقوں کے پیچھے نہ چلو۔ تم کم ہی دھیان کرتے ہو۔

اور اپنے رسول سے فرمایا اِتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ (تو اس پر چل جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر وحی کیا جاتا ہے)۔ اور حکم دیا: قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي (کہدو میں تو اسی پر چلتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی آتی ہے)۔

اب اس کے بعد وحی الٰہی سے برگشتہ ہونے پر جو نتیجہ مترتب ہوتا ہے اس کا حال سنئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اکرمؐ سے فرماتا ہے:

وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ۝ وَلَوْلَا أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ۝ إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا

اور وہ تو ایسے لگتے تھے کہ تجھ کو اس وحی سے بچلا کر ہی رہینگے جو ہم نے تیری طرف بھیجی تھی، کہ تو ہم پر اس (وحی) کے سوا اور افترا کرے تب تو وہ تجھے اپنا گاڑھا دوست بنا لیتے۔ اور اگر ہم نے تجھکو استواری نہ بخشی ہوتی تو قریب ہی تھا کہ تو کچھ تھوڑا سا انکی طرف مائل ہو جائے۔ اور اگر ایسا ہو جاتا تو ہم تجھے زندگی کا اور مرگ کا دونا دونا

تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ٥ عذاب چکھاتے پھر تجھ کو ہمارے خلاف کوئی یاور نہ ملتا ؛

(۱۱۹)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عليه وسلم قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَ أُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَ قَفَلَ وَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ صَدْرِي، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ بِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَ

هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنِّیْ فِيْهِ، وَ كَانَ النِّسَاءُ اِذْ ذَالِكَ
خِفَافًا لَمْ يُثْقِلْنَ وَ لَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَ اِنَّمَا يَاْكُلْنَ
الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِيْنَ رَفَعُوْا
ثِقَلَ الْهَوْدَجِ، فَاحْتَمَلُوْهُ وَ كُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ
فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَ سَارُوْا. فَوَجَدْتُ عِقْدِیْ بَعْدَ مَا
اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَ لَيْسَ فِيْهِ اَحَدٌ،
فَاَمَمْتُ مَنْزِلِیَ الَّذِیْ كُنْتُ فِيْهِ، فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ
سَيَفْقِدُوْنِیْ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَیَّ، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِیْ
عَيْنَایَ فَنِمْتُ، وَ كَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِیُّ
ثُمَّ الذَّكْوَانِیُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِیْ
فَرَاٰی سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاَتَانِیْ وَ كَانَ يَرَانِیْ قَبْلَ
الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ، حَتّٰی اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ
فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِی الرَّاحِلَةَ حَتّٰی
اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوْا مُعَرِّسِيْنَ فِیْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ،
فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَ كَانَ الَّذِیْ تَوَلَّی الْاِفْكَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا
شَهْرًا وَ هُمْ يُفِيْضُوْنَ مِنْ قَوْلِ اَصْحَابِ الْاِفْكِ، وَ
وَ يُرِيْبُنِیْ فِیْ وَجَعِیْ اَنِّیْ لَا اَرٰی مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰه
عليه وسلم اللُّطْفَ الَّذِیْ كُنْتُ اَرٰی مِنْهُ حِيْنَ اَمْرَضُ،
وَ اِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ؟ وَلَا
اَشْعُرُ بِشَیْءٍ مِنْ ذَالِكَ حَتّٰی نَقِهْتُ، فَخَرَجْتُ اَنَا وَ اُمُّ
مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزِنَا، وَ كُنَّا لَا نَخْرُجُ اِلَّا

لَيْلًا إِلَىٰ لَيْلٍ، وَ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُتَّخَذَ الْكُنُفُ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، وَ أَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي التَّنَزُّهِ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَ أُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِي رُهْمٍ نَمْشِي فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ! فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَمَا قُلْتِ. أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَتْ يَا هَنْتَاهُ! أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلَىٰ مَرَضِي. فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَىٰ بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تِيكُمْ؟ فَقُلْتُ ائْذَنْ لِي إِلَىٰ أَبَوَيَّ، قَالَتْ وَ أَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ. فَقُلْتُ لِأُمِّي مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَىٰ نَفْسِكِ الشَّأْنَ، فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَ لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا. فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ لَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَ لَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ، فَقَالَ أُسَامَةُ، أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ لَا نَعْلَمُ وَ اللّٰهِ إِلَّا خَيْرًا،

وَ اَمَّا عَلِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمْ یُضَیِّقِ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ النِّسَاءُ سِوَاھَا کَثِیْرٌ، وَ اسْاَلِ الْجَارِیَۃَ تَصْدُقْکَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَرِیْرَۃَ فَقَالَ یَا بَرِیْرَۃُ ھَلْ رَاَیْتِ فِیْھَا شَیْئًا یُرِیْبُکِ فَقَالَتْ بَرِیْرَۃُ لَا وَ الَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، اِنْ رَاَیْتُ مِنْھَا اَمْرًا اَغْمِصُہٗ عَلَیْھَا قَطُّ اَکْثَرَ مِنْ اَنَّھَا جَارِیَۃٌ حَدِیْثَۃُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِیْنِ فَتَاْتِی الدَّاجِنُ فَتَاْکُلُہٗ . فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ یَوْمِہٖ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ یَعْذِرُنِیْ فِیْ رَجُلٍ بَلَغَنِیْ اَذَاہُ فِیْ اَھْلِیْ، فَوَ اللّٰہِ مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا* وَ مَا کَانَ یَدْخُلُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا مَعِیْ، فَقَامَ سَعْدُ ابْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا وَ اللّٰہِ اَعْذِرُکَ مِنْہُ اِنْ کَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَہٗ وَ اِنْ کَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِیْہِ اَمْرَکَ. فَقَامَ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَۃَ وَ ھُوَ سَیِّدُ الْخَزْرَجِ وَ کَانَ قَبْلَ ذٰلِکَ رَجُلًا صَالِحًا وَ لٰکِنِ احْتَمَلَتْہُ الْحَمِیَّۃُ فَقَالَ کَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰہِ لَا تَقْتُلُہٗ وَ لَا تَقْدِرُ عَلٰی ذٰلِکَ، فَقَامَ اُسَیْدُ بْنُ الْحُضَیْرِ فَقَالَ کَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰہِ وَ اللّٰہِ لَنَقْتُلَنَّہٗ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِیْنَ، فَثَارَ الْحَیَّانِ الْاَوْسُ وَ الْخَزْرَجُ حَتّٰی ھَمُّوْا وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَی الْمِنْبَرِ،

فَنَزَلَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَ سَكَتَ ، وَ بَكَيْتُ يَوْمِي لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَ لَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ، فَاَصْبَحَ عِنْدِي اَبَوَايَ ، قَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَ يَوْمًا حَتّٰى اَظُنَّ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي ۔ قَالَتْ فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَ اَنَا اَبْكِي ، وَ اِذِ اسْتَاذَنَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ ، فَاَذِنْتُ لَهَا ، فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ، فَجَلَسَ وَ لَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَوْمِ قِيْلَ فِيَّ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا وَ قَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِي شَاْنِي شَيْءٌ ، قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ، ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَ كَذَا ، فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ ، وَ اِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَ تُوْبِي اِلَيْهِ ، فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ۔ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَقَالَتَهُ ، قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً ، وَ قُلْتُ لِاَبِي اَجِبْ عَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ وَ اللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ۔ فَقُلْتُ لِاُمِّي اَجِيْبِي عَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْمَا قَالَ ۔ قَالَتْ وَ اللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ۔ قَالَتْ وَ اَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ ، لَا اَقْرَاُ كَثِيْرًا مِنَ الْقُرْاٰنِ ، فَقُلْتُ اِنِّي وَ اللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا تَحَدَّثَ بِهٖ

النّاس، و وقر فی انفسکم، و صدّقتم به، و لئن
قلت لکم انّی بریئة، و الله یعلم انّی لبریئة،
لا تصدّقونی بذلک، و لئن اعترفت لکم بامر، و الله
یعلم انّی لبریئة لتصدّقنّی و الله ما اجد لی و لکم
مثلاً الّا ابا یوسف، اذ قال فصبر جمیل و الله
المستعان علی ما تصفون. ثمّ تحوّلت علی فراشی و
انا ارجوا ان یبرّئنی الله، و لکن و الله ما ظننت
ان ینزل فی شانی وحیا، و لانا احقر فی نفسی من
ان یتکلّم بالقرآن فی امری، و لکن کنت ارجوا ان
یری رسول الله صلی الله علیه وسلم فی النّوم رؤیا یبرّئنی
الله بها، فو الله ما رام رسول الله صلی الله علیه وسلم
مجلسه، و لا خرج احد من اهل البیت، حتّی
انزل الله علیه الوحی، فاخذه ما کان یاخذه
من البرحاء حتّی انّه لیتحدّر منه مثل الجمان
من العرق فی یوم شات. فلمّا سرّی عن رسول
الله صلی الله علیه وسلم و هو یضحک، فکان اوّل کلمة
تکلّم بها ان قال لی یا عائشة احمدی الله فقد
برّاک الله، فقالت لی امّی: قومی الی رسول الله
صلی الله علیه وسلم، فقلت لا و الله لا اقوم الیه، و
لا احمد الّا الله، فانزل الله عزّ و جلّ: انّ
الّذین جاءوا بالافک عصبة منکم الآیات، فلمّا
نزّل الله عزّ و جلّ هذا فی براءتی قال ابو بکر

الصِّدِّیْقُ وَ کَانَ یُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحِ ابْنِ اُثَاثَۃَ لِقَرَابَتِہٖ مِنْہُ، وَ اللّٰہِ لَا اُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحٍ شَیْئًا اَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَۃَ، فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَ السَّعَۃِ اِلٰی قَوْلِہٖ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ، فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ بَلٰی وَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّ اَنْ یَغْفِرَ اللّٰہُ لِیْ، فَرَجَعَ اِلٰی مِسْطَحٍ الَّذِیْ کَانَ یُجْرِیْ عَلَیْہِ، وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْأَلُ زَیْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِیْ، فَقَالَ یَا زَیْنَبُ مَا رَاَیْتِ؟ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَحْمِیْ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ، وَ اللّٰہِ مَا عَلِمْتُ عَلَیْہَا اِلَّا خَیْرًا، قَالَتْ وَ ھِیَ الَّتِیْ کَانَتْ تُسَامِیْنِیْ فَعَصَمَہَا اللّٰہُ بِالْوَرَعِ +

ترجمہ :-

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی عائشہؓ سے مروی ہے، کہا: جب حضرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو نکلنا چاہتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، پھر جس کا ان میں سے پانسہ نکل آتا اس کو اپنے ساتھ لیکر نکلتے۔ پس ایک غزوہ (یعنی غزوہ بنی مصطلق) میں جسے وہ لڑے آنحضرتؐ نے ہمارے درمیان قرعہ اندازی فرمائی تو میرا پانسہ نکل آیا۔ اور میں آپ کے ساتھ نکلی، حجاب نازل ہونے کے بعد (کا واقعہ ہے)۔ پس میں ہودج میں سوار کی جاتی اور ہودج میں اتاری جاتی۔ پس ہم چلے، یہانتک کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو کر لوٹے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو ایک شب کوچ کا اعلان کیا، اور جب انھوں نے کوچ کا اعلان کیا تو میں اٹھی اور چلتے چلتے لشکر سے باہر جا پہنچی اور جب قضائے حاجت کر چکی تو اپنے ٹھکانے کی طرف آئی۔ اور میں نے اپنے سینے کو ٹٹولا تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا ایک ہار جو نگھ کے منکوں کا تھا ٹوٹ پڑا ہے۔ پس میں واپس گئی اور اپنا ہار

تلاش کرنے لگی، سو مجھ کو اس کی تلاش نے روک رکھا۔ وہ لوگ جو میرا کجاوہ کستے تھے آئے،
میرا ہودج اٹھایا اور اسے میرے اونٹ کی پشت پر جس پر میں سوار ہوتی تھی کس دیا۔ وہ یہی سمجھتے
رہے کہ میں اس میں موجود ہوں اور عورتیں اس وقت ہلکی پھلکی تھیں، نہ تو بوجھل ہوئی تھی، نہ ان
پر گوشت چڑھا تھا، تھوڑا ہی کھانا کھایا کرتی تھیں، انھوں نے ہودج کے بوجھ کو غیر معمولی ہلکا
نہ جان کر اس کو اٹھا لیا۔ اور میں نو عمر لڑکی تھی، پس اونٹ کو کھڑا کیا اور چل پڑے۔ اور ادھر
لشکر کے چل پڑنے کے بعد ہار مل گیا، میں ان کے پڑاؤ پر آئی تو وہاں کوئی نہ تھا، یہ دیکھ کر میں نے
اپنے مقام کا جہاں میں تھی قصد کیا، میں نے خیال کیا کہ جب مجھ کو نہ پائیں گے تو (ڈھونڈھنے کے لئے)
واپس آئیں گے۔ پھر بیٹھے بیٹھے مجھ پر میری آنکھوں نے غلبہ کیا یعنی نیند غالب آئی تو میں سو گئی۔
صفوان بن معطل سُلَمی ثُمَّ ذکوانی لشکر کے پیچھے پیچھے آتا تھا، وہ صبح میرے مقام پر پہنچا۔ اس کو
کسی سوئے ہوئے انسان کا دھندلکا سا دکھائی دیا۔ یہ دیکھ کر وہ میرے پاس آ گیا۔ اس نے
حجاب سے قبل مجھ کو دیکھا ہوا تھا۔ اس کے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ پڑھنے پر میں جاگ اٹھی
یہانتک کہ اس نے اپنے اونٹ کو بٹھا کر اس کا گھٹنا ٹیکا تو میں اس پر سوار ہو گئی اور وہ سواری
کی مہار پکڑے آگے آگے چل پڑا، یہانتک کہ ہم سخت دوپہر میں ان کے آرام کرنے کے لئے اتر پڑنے
کے پیچھے لشکر میں آ پہنچے۔ پس جس کو ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا، اور جس نے اس بہتان کا اہتمام
کیا تھا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ پھر ہم مدینے میں آئے۔ میں یہاں ایک ماہ بیمار پڑی
رہی اور لوگ بہتانیوں کی بات کا چرچا کرتے رہے۔ اور مجھ کو اپنی بیماری میں یہ شک ہوتا تھا کہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے وہ حسن سلوک نہیں دیکھ رہی ہوں جو اپنے بیماری کے
ایام میں ان کی طرف سے دیکھا کرتی تھی، بس اندر آتے، سلام کہتے اور فرماتے: کیسی طبیعت ہے؟
اور میں اس کا کچھ احساس نہ کرتی، یہانتک کہ بیماری سے کچھ آرام ہوا تو میں اور مسطح کی ماں شہر سے
باہر اپنے قضائے حاجت کے مقامات کی طرف نکلیں اور ہم راتوں ہی کو نکلا کرتے تھے۔ یہ ہمارے
گھروں کے قریب ٹٹیاں بنائے جانے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت ہمارا دستور وہی پہلے
عربوں کا صحرا یا شہر سے باہر جانے کا دستور تھا۔ پس میں اور ابی رُہم کی بیٹی مسطح کی ماں چل پڑیں تو

وہ چادر میں الجھ کر گری اور کہا: مُوا مارا مسطح! مینے اس سے کہا: تم نے کیسی بُری بات کہی۔ تم ایسے شخص کو گالی دیتی ہو جو بدر میں موجود تھا۔ اس نے کہا: بھولی (لڑکی)! تو نے سنا نہیں ان لوگوں نے کیا کیا کہا ہے۔ یہ کہکر اس نے بہتان کا قصہ مجھ کو سنایا، اس سے میرے مرض پہ ایک مرض اور بڑھ گیا۔ پھر جب میں لوٹ کر گھر آئی۔ تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اندر تشریف لائے اور فرمایا: کیا حال ہے تمھارا؟ میں نے کہا: مجھے ماں باپ کے پاس جانے کی اجازت دیجئے۔ میں چاہتی اسوقت یہ تھی کہ میں ان سے اس قصہ کے متعلق یقینی حالات دریافت کروں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دے دی اور میں اپنے والدین کے ہاں آگئی۔ مینے اپنی ماں سے کہا: لوگ کیا باتیں کرتے ہیں؟ ماں نے کہا: بیٹا! اپنا جی ہلکان نہ کرو، یہ تو ہوا ہی کرتا ہے کہ جس مرد کے ہاں کوئی خوبصورت عورت ہوتی ہے جسکو وہ چاہتا ہے اور اسکی سوتیں بھی ہوتی ہیں تو وہ اسس پر عیب لگایا کرتی ہیں۔ مینے کہا: سبحان اللہ! لوگ ایسا بھی کہنے لگے۔ کہا: پھر مینے یہ شب اس طرح گذاری کہ نہ تو میرے آنسو تھمتے، نہ ذرا نیند ہی مجھ کو آئی۔ پھر مینے صبح کی اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نزولِ وحی میں دیر ہوئی تو علیؓ بن ابی طالب اور اُسامہؓ بن زید کو اپنی بیوی کو جدا کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے بلایا۔ اسامہؓ نے اس بنا پر کہ اس کو آنحضرتؐ کے دل میں اپنے گھر کے لوگوں سے جو محبت تھی اس کا حال معلوم تھا مشورہ دیا اور کہا: اے پیغمبرِ خدا! یہ لوگ آپ کے اہل ہیں، اور ہم کو سوا بھلائی کے اور کچھ معلوم نہیں، مگر علیؓ نے فرمایا: رسولِ خدا! اللہ نے آپ پر تنگی نہیں کی، اور عورتیں سوا ان کے اور بہت ہیں، آپ کنیز سے پوچھیں، وہ آپ سے سچ سچ کہہ دے گی۔ اس پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا: بریرہ! تم نے اس میں کوئی ایسی بات جو تجھ کو شک میں ڈالے دیکھی ہے؟ بریرہ نے کہا: مجھ کو اس ذاتِ پاک کی قسم جس نے آپ کو پیغامِ حق دیکر مبعوث فرمایا ہے۔ میں نے اس میں کوئی ایسی بات جس کا میں اس پر عیب لگا سکوں، اس سے زیادہ نہیں دیکھی کہ وہ کم سن بچی ہے، گندھا ہوا آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے، بکری آتی ہے اور اس کو کھا جاتی ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسی روز اٹھے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے جواب طلبی فرمائی، رسولِ خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ مسلمانان کون ہے جو اس شخص کے معاملے میں میری اعانت کرے؟ مجھ کو اپنے گھر کے لوگوں کے متعلق اس کی بدزبانی اور ایذا رسانی کی خبر ملی اور اللہ کی قسم مجھے اپنے گھر والوں کے خلاف بجز نیکی کے کچھ معلوم نہیں اور (ان لوگوں نے ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جس کے خلاف مجھ کو بھلائی کے سوا کچھ معلوم نہیں، اور وہ میرے گھر والوں کے پاس بجز میری معیت کے نہیں جاتا تھا۔ اس پر سعد بن معاذؓ نے اٹھکر کہا: میں خدا کی قسم، اس کے مقابل آپ کی امداد کرونگا۔ اگر یہ شخص قبیلۂ اوس میں سے ہوا تو ہم اس کی گردن مارینگے اور اگر ہمارے خزرجی بھائیوں میں سے ہوا تو جیسا آپ کا ارشاد اس کے بارے میں ہوگا ہم آپ کا ارشاد بجا لائیں گے۔ اس پر سعد بن عبادہ اٹھا، وہ خزرج کا سردار تھا، وہ اس سے پیشتر بھلا آدمی تھا، لیکن (اپنے قبیلے کی پاسداری اور) غیرت اس پر سوار ہوگئی۔ اس نے کہا: خدا کی قسم! تو اس کو قتل نہ کر پائیگا اور نہ ایسا کرسکیگا، یہ سن کر اسید بن حضیر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: خدا کی قسم تو جھوٹ کہتا ہے، خدا کی قسم، ہم اس کو قتل کرکے رہینگے، تو منافق ہے، منافقوں کی طرف سے جھگڑتا ہے۔ اس پر دونوں قبیلے جوش میں آگئے یہانتک کہ لڑنے کو طیار ہوگئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر ہی تھے، آپ نے اتر کر ان کا جوش ٹھنڈا کیا، یہانتک کہ وہ بھی چپ چاپ ہوگئے اور آنحضرتؐ بھی خاموش ہوئے۔ میں سارا دن روتی رہی، نہ تو آنسو تھمتے، نہ آنکھیں خواب آلود ہوئیں، صبح کو میرے والدین میرے پاس آئے، میں دو راتیں اور ایک دن روتی رہی یہانتک کہ میں سمجھتی تھی کہ رونا دھونا میرے جگر کو پاش پاش کردے گا۔ کہا: اس اثنا میں کہ وہ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک بی بی نے آنے کی اجازت طلب کی، مینے اس کو اجازت دے دی اور وہ بھی میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لاکر بیٹھ گئے اور وہ اس دن سے کہ میرے بارے میں کہا گیا جو کچھ کہا گیا میرے پاس نہ بیٹھے تھے، ایک ماہ رکے رہے، میرے حق میں کوئی وحی ان کو نہ ہوئی تھی۔ کہا: پھر آنحضرتؐ نے کلمۂ شہادت پڑھا، اور فرمایا: اما بعد، اے عائشہ! مجھ کو تیرے متعلق ایسی ایسی خبریں ملی ہیں۔ اگر تو بے گناہ ہے تو اللہ تیری بے گناہی ظاہر کر

دے گا، اور اگر تجھ سے کوئی خطا سرزد ہوگئی ہے، تو اللہ سے اس کی بخشش مانگ اور اس کے حضور توبہ کر کہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف اور توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کلام ختم کیا، تو میرے آنسو اس حد تک خشک ہوئے کہ ان کا کوئی قطرہ بھی نہ پاتی تھی۔ میں نے اپنے والد سے کہا: میری طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیجئے۔ انھوں نے کہا: واللہ میں نہیں جانتا کہ رسولِ خدا کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیجئے۔ اس نے کہا: بخدا میں نہیں جانتی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ کہا: میں کمسن لڑکی تھی، قرآنِ مجید بہت نہیں پڑھا ہوا تھا۔ میں نے کہا: میں نے 'بخدا' جان لیا ہے کہ لوگ جو چرچا کرتے ہیں وہ تم نے سنا اور تمھارے دلوں میں بیٹھ گیا، اور تم نے اس کو سچ مان لیا۔ اور اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں بے گناہ ہوں، تو تم میری اس بات کا باور نہ کروگے، لیکن اگر میں تمھارے سامنے کسی امر کا اعتراف کرلوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو تم میری یہ بات سچ مان لوگے۔ بخدا میں بجز پدرِ یوسف کے اپنی اور تمھاری کوئی مثال نہیں پاتی جب انھوں نے کہا: فَصَبْرٌ جَمِيلٌ، وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ (صبر ہی اچھا ہے۔ اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی کی مدد مطلوب ہے)۔ پھر میں اپنے بستر پر آگئی اور مجھ کو اس کی امید تھی کہ اللہ مجھ کو اس الزام سے بری قرار دے گا، لیکن بخدا مجھ کو یہ سان و گمان بھی نہ تھا کہ وہ میرے حق میں کوئی وحی نازل فرمائیگا اور میں اپنی ذات میں اس سے کہیں حقیر ہوں کہ میرے معاملے میں قرآن کے ذریعے کلام کیا جائے۔ ہاں مجھ کو یہ امید تھی کہ رسولِ خدا خواب میں کوئی ایسا رؤیا دیکھینگے جس کے ذریعے میری بے گناہی آشکار کردے گا، خدا کی قسم ابھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نشستگاہ کا قصد نہیں کیا تھا اور نہ کوئی گھر والوں میں سے باہر نکلا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی۔ پس آپ کو پکڑا اس شدت (وحی) نے جو آپ کو پکڑا کرتی تھی،

یہانتک کہ سردی کے دن میں بھی آپ کا پسینہ موتیوں کی مانند ٹپکنے لگ جاتا، اور جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حالت رفع ہوئی اور آنحضرت ہنس رہے تھے تو پہلا کلمہ جو آپ نے بولا وہ یہ تھا کہ مجھ کو فرمایا: عائشہ خدا کی ستائش کر کہ اس نے تجھ کو بری کر دیا ہے۔ میری ماں نے مجھ سے کہا: اُٹھ کر رسول اللہؐ کے پاس جا۔ میں نے کہا: نہیں بخدا نہ تو میں اٹھ کر ان کے پاس جاؤں گی، اور نہ اللہ عزّوجل کے سوا کسی کی ستائش کرونگی۔ پھر اللہ عزّوجل نے فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ الآیات (سورۂ نور)

جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میرے بری ہونے کے بارے میں نازل فرمائیں، ابوبکرؓ صدیق نے کہا اور وہ مسطح پسر اثاثہ پر اپنی اس کی قرابت کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے، خدا کی قسم میں مسطح پر اس کے عائشہؓ کے متعلق کہنے کے بعد کبھی کوئی چیز خرچ نہ کرونگا، اس پر اللہ عزّوجل نے نازل فرمایا: وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ (قولہٖ تعالیٰ) غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تک۔ اس پر ابوبکرؓ نے کہا: کیوں نہیں خدا کی قسم میں تو پسند کرتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخش دے اور مسطح کو جو دیا کرتے تھے پھر دینے لگے۔

اور رسول اللہؐ زینب دختر حجش سے میرے معاملے کا حال پوچھتے، سو آپ نے کہا: زینب! تم کو کیا معلوم ہے؟ (زینب نے) کہا: اے پیغمبرِ خدا! میں اپنی شنوائی اور بینائی کو بچاتی ہوں۔ خدا کی قسم مجھ کو اس کے خلاف بھلائی کے سوا کچھ معلوم نہیں۔ (عائشہؓ نے) کہا: وہی تھیں جو میرے لگّے کی تھیں۔ پس اللہ نے (ان کی) پارسائی کی وجہ سے ان کو بچا لیا +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

الخطب

إليكن أيتها الفتيات

إليكنَّ يا أمهاتِ الغدِ! أُقدِّمُ حديثي و قولي. إليكنَّ يا سيِّداتِ المستقبلِ! أسوقُ نصحي وكلامي: بعضُ النّاسِ يقولُ، أنتنَّ نصفُ الأمةِ، وفتيانُها النِّصفُ الآخر — و لكنِّي أقولُ: أنتنَّ الأمةُ، و الأمةُ أنتنَّ. أنتنَّ مصدرُ الخيرِ و أصلُ السّعادةِ. أنتنَّ منبعُ الرُّشدِ و العرفانِ. أنتنَّ مبعثُ النُّورِ و الهدى في البلادِ. فسيكونُ منكنَّ المربِّياتُ الماهراتُ. و المؤدِّباتُ المؤثِّراتُ. و المرشداتُ الحكيماتُ - و الأمهاتُ الصّالحاتُ و القائماتُ بأعباءِ المنزلِ. و المباشراتُ لأثقالِ البيوتِ و المذكِّياتُ نارَ الحميَّةِ الوطنيَّةِ. والعزَّةِ القوميَّةِ و الغيرةِ الأهليَّةِ: و ما الأمةُ إلاّ مجموعةٌ من الأسرِ. و كلُّ أسرةٍ زمامُها بيدِ الأمِّ. فأنتنَّ يا أمهاتِ الغدِ! سيكونُ بيدكنَّ زمامُ الأمةِ جمعاء. كما هو بيدِ أمهاتكنَّ اليوم.

فَالوَطنُ بِكُنَّ وَ مِنْكُنَّ يَنْتَظِرُ السَّعَادَةَ وَ الهَنَاءَ، وَ العِزَّةَ الشَّمَّاءَ. وَ الاَمْنَ وَ الخَيْرَ وَ الصَّفَاءَ.

كُلُّ فَتَاةٍ مِنْكُنَّ مُطَالَبَةٌ بِاِعْدَادِ العُدَّةِ لِلْحَيَاةِ المُقْبِلَةِ. مُلْزَمَةٌ بِالتَّسَلُّحِ الكَامِلِ لِلْمُسْتَقْبِلِ القَرِيْبِ. وَ مَا عُدَّتُهَا اِلَّا عِظَمُ اَخْلَاقِهَا. وَ مَا سِلَاحُهَا اِلَّا فَضْلُ آدَابِهَا وَ الاَصْلُ فِي ذٰلِكَ هُوَ الدِّيْنُ الدَّالُّ عَلَى السَّعَادَةِ الحَقَّةِ وَ الحَيَاةِ الهَنِيئَةِ.

فَيَا اَيَّتُهَا الفَتَيَاتُ! اَقِمْنَ شَعَائِرَ الدِّيْنِ، وَ قَوِّيْنَ مِنْكُنَّ اليَقِيْنَ، وَ اَتْقِنَّ مِنَ الاٰنِ تَدْبِيْرَ المَنَازِلِ. فَتَعَوَّدْنَ الاِقْتِصَادَ، وَ بَسَاطَةَ العَيْشِ، وَ حُسْنَ العِشْرَةِ، وَ حُبَّ النَّظَافَةِ، وَ كَمَالَ الذَّوْقِ، وَ الغَسْلِ، وَ الطَّبْخِ، وَ الكَيِّ، وَ الاِسْعَافِ الوَقْتِي وَ كُلَّمَا يَجْعَلُ حَيَاتَكُنَّ سَعِيْدَةً فِي المُسْتَقْبِلِ. اَنْتُنَّ اليَوْمَ فَتَيَاتٌ صَغِيْرَاتٌ، وَ غَدًا سَتَكُنَّ اُمَّهَاتٌ كَبِيْرَاتٌ وَ رَبَّاتُ بُيُوتٍ تَسْعَدُ وَ تَرْقَى بِقَدْرِ مَا لَكُنَّ مَهَارَةُ المَعَاشِيَّةِ، وَ الحِذْقُ المَنْزِلِي، وَ التَّدْبِيْرُ العَظِيْمُ، وَ العِلْمُ المُفِيْدُ، وَ الرَّأْيُ السَّدِيْد.

اَيَّتُهَا الفَتَيَاتُ! لَا تَحْسَبْنَ الحَيَاةَ لَهْوًا وَ لَعِبًا. وَ سُرُوْرًا وَ طَرَبًا وَ اَكْلًا وَ شُرْبًا وَ زَهْوًا وَ عُجْبًا وَ تَبَرُّجًا وَ لُبْسًا وَ رُكُوْبًا وَ مَشْيًا. لَا وَ رَبِّكُنَّ،

إِنَّ الْحَيَاةَ جِهَادٌ وَ مُنَافَسَةٌ، وَ عِرَاكٌ وَ نِضَالٌ، وَ جِدٌّ وَ اِجْتِهَادٌ، وَ سَعْيٌ وَ نِشَاطٌ، وَ عَمَلٌ مُتَوَاصِلٌ. فَإِنْ أَنْتُنَّ تَزَوَّدْتُنَّ لَهَا، وَ أَعْدَدْتُنَّ عُدَّتَهَا، مَلَكْتُنَّ أَنْفُسَكُنَّ، وَ إِلَّا مَلَكَكُنَّ غَيْرُكُنَّ وَ لَا خَيْرَ فِي حَيَاةِ الذُّلِّ وَ الْاِسْتِعْبَادِ. غَدًا وَ إِنَّهَا لَقَرِيبٌ، سَتَدْخُلْنَ مَيْدَانَ الْحَيَاةِ وَ سَتُحَاسَبْنَ عَلَىٰ أَعْمَالِكُنَّ الْحِسَابَ الْأَوْفَىٰ فَإِمَّا شَقَاءٌ وَ عَذَابٌ وَ إِمَّا سَعَادَةٌ وَ هَنَاءٌ، وَ بِقَدْرِ مَا تَعْمَلْنَ الْآنَ سَتَرَيْنَهُ فِي الْمُسْتَقْبَلِ. كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْكُنَّ عَلَيْهَا لِلْوَطَنِ الْمَحْبُوْبِ دَيْنٌ عَظِيْمٌ فَلْتَعْمَلْ مِنَ الْآنِ حَتَّىٰ تُؤَدِّيَ الدَّيْنَ مَوْفُوْرًا وَ تَقُوْمُ بِهِ قِيَامًا مَشْكُوْرًا ذٰلِكَ مَا سَيَكُوْنُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ. تَوَلَّاكُنَّ اللّٰهُ بِالرِّعَايَةِ وَ السَّدَادِ، وَ نَفَعَ بِكُنَّ الْأُمَّةَ وَ الْبِلَادِ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

ترجمہ :-

خطبات

تمھاری ہی جانب، اے دوشیزگان

تمھاری ہی جانب، اے مادرانِ فردا! میں اپنا سخن اور اپنی گفتار تقدیم کرتا ہوں، تمھاری ہی جانب، اے بیگماتِ آیندہ میں اپنی نصیحت اور اپنا کلام روانہ کرتا ہوں: کچھ لوگ کہتے ہیں: تم امت کا ایک نصف ہو، اور دوسرا نصف جوانانِ امت ہیں، لیکن، میں کہتا ہوں: تم ہی اُمت ہو، اور اُمت ہی تم ہو۔ تم، خیر کا سرچشمہ، خوش بختی

کی جڑ ہو، تم رشد و عرفان کا منبع ہو. تم ملک میں روشنی اور رہنمائی کی نشرگاہ ہو۔ عنقریب تم ہیں سے بعض فنِ تادیب و تربیۃ میں موثرہ و ماہر، اور بعض ارشاد و ہدایت میں پختہ کار، اور بعض گھربار چلانے اور خانہ داری کے بوجھ اُٹھانے والی شائستہ مائیں، اور بعض حمیتِ وطنی، عزتِ قومی اور غیرتِ اہلی کے جوشش کو تیز کرنے والیاں ہونگی۔ اور امت کیا ہے یہی خاندانوں کا مجموعہ اور ہر ایک خاندان کی باگ ماں ہی کے ہاتھ ہوتی ہے۔ پس اے مادرانِ فردا! وہ تمھیں ہو جن کے ہاتھوں میں ساری امت کی باگ ہو گی جس طرح وہ آج تمھاری ماؤں کے ہاتھوں میں ہے، سو وطن تمھاری بدولت اور تمھاری ہی جہت سے خیر و سعادت، عزت و راحت اور امن و صفا کی راہ دیکھ رہا ہے۔ تم میں سے ہر دوشیزہ پر آنے والی زندگی کے لئے ساز و سامان کی تیاری کا مطالبہ، اور مستقبلِ قریب کے لئے کامل طور پر مسلح رہنے کی ذمہ داری عائد ہو چکی ہے۔ اس کا ساز و سامان کیا ہے ؟ یہی اس کے اخلاق کی بلندی۔ اس کے ہتھیار کیا ہیں ؟ یہی اس کے آداب کی ارجمندی۔ اور اصل اس باب میں وہ دین ہے جو سچی سعادت اور خوشگوار زندگی کا راستہ بتلاتا ہے۔

پس اے دوشیزگان! شعائرِ دین کو قائم اور اپنے یقین محکم کر لو، اور میانہ روی، گزران کی سادگی، معاشرت کی خوبی، صفائی پسندی، کمال ذوق، اور دھونے پکانے استری کرنے، اور وقتی امداد اور ہر ایسے کام کی جو آنے والے زمانے میں تمھاری زندگی کو خوشحال بنا دے، اپنی عادت کر لو۔ آج تم کمسن لڑکیاں ہو اور کل تم ہی بزرگ مائیں اور گھروں کی رانیاں بنوگی۔ اور یہ گھرانے ہی بھاگوان اور عالیشان ہونگے جتنی تم کو معاشی کاموں میں مہارت، خانہ داری میں حذاقت، شاندار تدبیر، فائدہ بخش دانش، اور درست رائے حاصل ہو گی۔

اے دوشیزگان! تم اس زندگانی کو کھیل تماشا، موج بہار، کھانا پینا، فخر و ناز، نمود و نمائش، آرائش و پیرائش، پاؤں پر چلنے اور سواریوں پر چڑھنے کا ٹھاٹھ نہ سمجھ لینا۔ نہیں نہیں، قسم تمھارے پروردگار کی، زندگی تو جہاد و مقابلہ، قتال و محاربہ، جد و جہد، چستی و

چابکی، اور عمل پیہم کا نام ہے۔ پھر اگر تم نے اس کے لئے زاد مہیا اور ساز و سامان طیار کر لیا تو تم اپنی ذاتوں کی آپ مالک ہو گی ورنہ غیر تم پر حکمرانی کرینگے۔ اور ذلت و غلامی کے جینے میں کوئی بھلائی نہیں۔ اور کل (کل قریب ہے) تم میدان زندگی میں داخل ہونے والی ہو، اور تمہارے اعمال کا پورا پورا محاسبہ ہونے والا ہے۔ پھر یا تو بدبختی اور سختی ہے، یا خوشحالی و راحت۔ اور اب تم جس قدر عمل کرو گی اتنا ہی مستقبل میں اس کا پھل پاؤ گی، تم میں سے ہر ایک پر وطن کا بہت بڑا قرض ہے، سو ہر ایک کو کام کرنا چاہیئے تاکہ یہ قرضہ پورا پورا بیباق ہو جائے اور خدمت وطن کے کام میں پورا پورا انہماک دکھانا چاہیئے۔ خدائے پاک تمہارا نگران و کارساز رہے اور تم سے وطن و ملت کو فائدہ پہنچائے۔ یقیناً وہ سب کچھ کر سکتا ہے +

اَلطَّاوُوْسُ

اَلطَّاوُوْسُ طَائِرٌ جَمِيلٌ، لَهٗ ذَيْلٌ طَوِيلٌ عَجِيبٌ، يَنْشُرُهٗ كَالْمِرْوَحَةِ فِي ضَوْءِ الشَّمْسِ، فَيَكُوْنُ مَنْظَرُهٗ بَهِيْجًا يَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ. فَاذْهَبْ إِلَى الْبُسْتَانِ لِتَرَاهُ هُنَاكَ.

اَلطَّاوُوْسُ فِي الْبُسْتَانِ

أَنَا فِي الْبُسْتَانِ أَجْرِي — بَيْنَ أَشْجَارٍ وَ نَهْرٍ
لَاعِبًا طُولَ النَّهَارْ — تَحْتَ أَغْصَانٍ كِبَارْ
أَشْرَبُ الْمَاءَ النَّمِيْرَ — أَلْقُطُ الْحَبَّ الْكَثِيْرَ

إِنَّ ذَيْلِي لَطَوِيلْ إِنَّ رِيشِي لَجَمِيلْ
مِثْلُ نَقْشٍ فِي حَرِيرْ صَنْعَةُ الْمَوْلَى الْقَدِيرْ

مور

مور ایک خوبصورت پرندہ ہے، اس کی عجیب لمبی دم ہوتی ہے، جس کو وہ پنکھے کی طرح سورج کی روشنی میں پھیلاتا ہے، تو اس کا نظارہ خوشنما ہو کر دیکھنے والوں کو شاد کرتا ہے، تم چڑیا گھر کو جاؤ تاکہ اس کو وہاں دیکھو۔

مور باغ میں

میں باغ میں دریا اور درختوں کے بیچ چلتا پھرتا ہوں۔
سارا دن بڑی بڑی ڈالیوں کے نیچے کھیلتا رہتا ہوں۔
صاف پانی پیتا ہوں اور بہت سا دانہ چگتا ہوں۔
میری دم لمبی ہے۔ میرے پر خوشنما ہیں۔
ریشمی کپڑے کے گل بوٹوں کی طرح، قدرت والے مولیٰ کی کاریگری ہے۔

(۱)

عَمُّ الْعَاجِزِ خُرْجُهُ

خَرَجَ رَجُلٌ مَعَ عَمِّهِ إِلَى السَّفَرِ، وَ لَمْ يَتَزَوَّدْ اتِّكَالًا عَلَى مَا فِي خُرْجِ عَمِّهِ.
فَلَمَّا جَاعَ قَالَ: يَا عَمُّ! أَطْعِمْنِي.
فَقَالَ لَهُ عَمُّهُ: عَمُّكَ خُرْجُكَ.
يُضْرَبُ هٰذَا الْمَثَلُ فِي مَنْ يَتَّكِلُ عَلَى غَيْرِهِ.

مفردات: خُرْج: توشہ دان + لَمْ يَتَزَوَّدْ: اس نے توشہ نہ لیا +

(۲)

اَلسَّارِقُ وَابْنُهُ

كَانَ لِرَجُلٍ فَقِيْرٍ وَلَدٌ صَغِيْرٌ، فَقَالَ لَهُ يَوْمًا: تَعَالَ يَا بُنَيَّ! مَعِي، نَذْهَبُ اِلَى بُسْتَانِ جَارِنَا، وَ نَقْطُفُ خَوْخًا. وَ كَانَ الْوَلَدُ يَعْرِفُ اَنَّ ذٰلِكَ سَرِقَةٌ، وَ اَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ. لٰكِنَّهُ ذَهَبَ مَعَ اَبِيْهِ لِاَنَّهُ لَمْ يُرِدْ اَنْ يُخَالِفَ اَمْرَهُ. وَ لَمَّا وَصَلَ اِلَى الْبُسْتَانِ، قَالَ الرَّجُلُ لِابْنِهٖ: قِفْ هُنَاكَ وَ ارْصُدِ الطَّرِيْقَ، لِئَلَّا يَرَانَا اَحَدٌ. فَوَقَفَ الْوَلَدُ، وَ اَخَذَ الْاَبُ يَقْطُفُ مِنَ الْخَوْخِ، وَبَعْدَ قَلِيْلٍ قَالَ الْوَلَدُ لِاَبِيْهِ: يَا اَبِي! يَا اَبِي! وَاحِدٌ يَرَانَا، فَخَافَ الْاَبُ سَاَلَهُ، وَ هُوَ يَرْتَجِفُ: مَنْ هُوَ هٰذَا؟ وَ اَيْنَ هُوَ؟

فَقَالَ الْوَلَدُ: هُوَ اللهُ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ. فَخَجِلَ الرَّجُلُ وَ اَسْرَعَ، فَخَرَجَ مِنَ الْبُسْتَانِ، وَ قَدْ نَدِمَ عَلٰى مَا فَعَلَ، وَ تَابَ تَوْبَةً صَادِقَةً.

مفردات:- اُرْصُدْ: نگرانی کر ÷ نَقْطُفُ: پھل توڑنا ÷

(۳)

شُرَيْحُ الْقَاضِي

قَالَ الشَّعْبِيُّ، كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ شُرَيْحِ الْقَاضِي،

ذْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ امْرَأَةٌ تَشْتَكِيْ زَوْجَهَا وَ هُوَ
ائِبٌ ، وَ تَبْكِيْ بُكَاءً شَدِيْدًا
فَقُلْتُ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ مَا اَرَاهَا اِلَّا مَظْلُوْمَةً،
الَ : وَ مَا عِلْمُكَ ؟ قُلْتُ لِبُكَائِهَا .
قَالَ : لَا تَفْعَلْ ، فَاِنَّ اِخْوَةَ يُوْسُفَ جَاءُوْا
بَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُوْنَ ، وَ هُمْ لَهُ ظَالِمُوْنَ .

(۴)

اَلْكَلْبُ وَالطَّبْلُ

حُكِيَ اَنَّ كَلْبًا كَانَ مِنْ عَادَتِهٖ ، اِذَا سَمِعَ
صَوْتَ طَبْلٍ فِيْ مَكَانٍ ، يَذْهَبُ اِلَيْهِ وَ يَظُنُّ
اَنَّ فِيْهِ عُرْسًا اَوْ وَلِيْمَةً .
فَعَمِلَ النَّاسُ حِيْلَةً عَلٰى ذٰلِكَ الْكَلْبِ . وَ
تَوَاطَؤُا بِاَنْ يَضْرِبُوا الطَّبْلَ فِيْ قَرْيَتَيْنِ .
كُلَّمَا اَتَى الْكَلْبُ اِلٰى مَضْرَبِ الطَّبْلِ يُسْكَتُ،
وَ يُضْرَبُ فِي الْقَرْيَةِ الْاُخْرٰى . فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ
فَجَعَلَ الْكَلْبُ يَجْرِيْ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ ، كُلَّمَا جَاءَ
قَرْيَةً مِنْهُمَا ، اَسْكَتُوْا الطَّبْلَ وَ ضُرِبَ بِالْقَرْيَةِ
الْاُخْرٰى وَ لَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ الْكَلْبُ
جَائِعًا عَطْشَانًا .

ترجمہ :-

(۱)

ناتوان کا چچا جان ، اسکا توشہ دان

ایک شخص اپنے چچا کے ساتھ سفر کو نکلا ، اور جو کچھ اس کے چچا کے توشہ دان میں تھا اُس پر بھروسہ کر کے توشہ (ساتھ) نہ لیا ۔

پھر جب بُھوک لگی تو (چچا کو) کہا : چچا جان ! مجھ کو کھانا دیجئے ۔ چچا نے اس کو کہا : تیرا چچا جان، تیرا توشہ دان ۔

یہ کہاوت اس شخص کے حق میں کہی جاتی ہے جو اپنے سوا اور پر بھروسہ کرتا ہے،

کس نخارد پشت من جز ناخنِ انگشتِ من

(۲)

چور اور اُس کا بیٹا

ایک غریب آدمی کا ایک چھوٹا سا لڑکا تھا ، اس نے ایک دن اس کو کہا : آؤ بیٹا میرے ساتھ ، ہم اپنے پڑوسی کے باغ میں چل کر کچھ آڑو توڑیں ۔ لڑکا جانتا تھا کہ یہ چوری ہے اور یہ ناجائز ہے ۔ لیکن وہ اپنے باپ کے ساتھ ہو لیا ، کیونکہ اس نے اس کے حکم کے خلاف کرنا نہ چاہا ۔ جب باغ کے پاس پہنچا تو اس آدمی نے اپنے بیٹے سے کہا : وہاں ٹھیر کر راستے کی طرف دھیان رکھو کہ کوئی ہم کو دیکھ نہ لے ۔ لڑکا (وہاں) ٹھہر گیا اور باپ آڑو توڑنے لگا ۔ تھوڑی دیر کے بعد لڑکے نے اپنے باپ سے کہا : ابّا جان ! ابّا جان ! ایک ہم کو دیکھتا ہے ۔ باپ ڈر گیا ، اور کانپتے کانپتے پوچھا ، وہ کون ہے ؟ کہاں ہے ؟

لڑکے نے کہا : وہ اللہ ہے ، اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمھارے ساتھ ہے ۔ یہ سُنکر وہ مرد شرمندہ ہوا اور جھٹ پٹ باغ سے نکل گیا اور اپنی کرتوت پر پشیمان ہوا اور سچی

توبہ کر لی +

(۳)

قاضی شریح

شعبی نے کہا: میں قاضی شریح کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت بہت روتی دھوتی اپنے شوہر کی، جو غیر حاضر تھا، شکایت کرنے کو آئی۔

مینے اس سے کہا: خدا تمھارا بھلا کرے، یہ تو ستم رسیدہ ہی نظر آتی ہے۔

اس نے کہا: تم نے کیسے جانا؟ مینے کہا: اس کے رونے سے۔

اس نے کہا: ایسا خیال نہ کرو۔ یوسف کے بھائی بھی تو اپنے باپ کے پاس روتے ہی آئے تھے اور تھے وہ اس پر ظلم کرنے والے۔

(۴)

کتّا اور ڈھول

حکایت ہے کہ ایک کتّے کی عادت تھی کہ جب وہ کسی جگہ ڈھول کی آواز سن پاتا تو اسکی طرف (دوڑا) جاتا اور سمجھتا کہ وہاں کوئی شادی یا شادی کی دعوت ہے۔

لوگوں نے اس کتے کے ساتھ ایک چال کھیلی اور اس پر اتفاق کر لیا، کہ دو بستیوں میں ڈھول بجائیں۔ جب کتّا ڈھول بجنے کی جگہ تک پہنچے ڈھول بند کر دیا جائے اور دوسری بستی میں بجایا جائے۔ پس انھوں نے ایسا ہی کیا، اور کتا دونوں بستیوں کے بیچ دوڑنے لگا۔ جب کبھی وہ ایک بستی میں آتا تو ڈھول (پیٹنا) بند کر دیتے اور وہ دوسری بستی میں بجنے لگ جاتا۔ اور اسی طرح ہوتا رہا، یہانتک کہ کتا بھوکا پیاسا مر گیا۔

البراعیم الباسمۃ

البرعومۃ الثانیۃ عشر

اَتٰی : وہ آیا + اَتَیَا : وہ دو آئے + اَتَوْا : وہ سب آئے +

اَتَتْ : وہ آئی + اَتَتَا : وہ دو آئیں + اَتَیْنَ : وہ سب آئیں +

اَتَیْتَ : تو آیا + اَتَیْتُمَا : تم دو آئے + اَتَیْتُمْ : تم سب آئے +

اَتَیْتِ : تو آئی + اَتَیْتُمَا : تم دو آئیں + اَتَیْتُنَّ : تم سب آئیں +

اَتَیْتُ : میں آیا (آئی) + اَتَیْنَا : ہم دو آئے ۔ ہم سب آئے ۔

یَأْتِیْ : وہ آتا ہے تَأْتِیْ : وہ آتی ہے

یَأْتِیَانِ : وہ دو آتے ہیں تَأْتِیَانِ : وہ دو آتی ہیں

یَأْتُوْنَ : وہ سب آتے ہیں یَأْتِیْنَ : وہ سب آتی ہیں ۔

تَأْتِیْ : تو آتا ہے تَأْتِیْنَ : تو آتی ہے

تَأْتِیَانِ : تم دو آتے ہو تَأْتِیَانِ : تم دو آتی ہو

تَأْتُوْنَ : تم سب آتے ہو تَأْتِیْنَ : تم سب آتی ہو

اٰتِیْ : میں آتا (آتی) ہوں نَأْتِیْ : ہم دو (سب آتے ہیں

لِ ۔ لِاَجْلِ : لئے ۔ واسطے کَثِیْرٌ ۔ کَبِیْرٌ : بہت

طَعَام ۔ اَکْل : کھانا بَقَرَۃٌ ۔ بَقَرٌ : گائے ۔ گائیں

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) تَعَالَ مَعِی اِلَی الْحَقْلِ الْیَوْمَ. (۲) اَلْحُقُوْلُ نَظِیْفَةٌ جِدًّا. (۳) جَمِیْلٌ یَأْتِیْ هُنَا. (٤) هُوَ وَلَدٌ لَطِیْفٌ جِدًّا. (٥) هُوَ یَذْهَبُ مَعَنَا.
(٦) یَا جَمِیْلُ! هَلْ تَذْهَبُ مَعَنَا اِلَی الْحُقُوْلِ
(۷) سَنَنْظُرُ هُنَاكَ بَقَرًا كَثِیْرًا وَ حِصَانِی.
(۸) أَ نَأْخُذُ مَعَنَا قَلِیْلًا مِنَ الْعَیْشِ.
(۹) نَعَمْ عِنْدِی الْعَیْشُ هُنَا لِلْجَمِیْعِ. (۱۰) وَ اَنَا اٰخُذُ مَعِی اَكْلًا لِحِصَانِی. (۱۱) اَلْبَقَرَاتُ فِی الْحَقْلِ الْوَاسِعِ بِقُرْبِ الْبَحْرِ.

اردو ترجمہ :-

(۱) آج میرے ساتھ کھیت پر چل - (۲) کھیت بہت خوب ہیں - (۳) جمیل یہاں آتا ہے - (۴) وہ بہت خوب لڑکا ہے - (۵) وہ ہمارے ساتھ جائیگا - (۶) جمیل! کیا تم ہمارے ساتھ کھیتوں کو چلوگے ؟ (۷) ہم وہاں بہت سی گائیں اور اپنا گھوڑا دیکھینگے - (۸) ہم اپنے ساتھ کچھ روٹی لے چلیں گے - (۹) ہاں میرے پاس یہاں سب کے لئے روٹی ہے - (۱۰) اور میں اپنے ساتھ کچھ اپنے گھوڑے کا چارہ بھی لے چلوں گا - (۱۱) گائیں بڑے کھیت میں سمندر کے قریب ہیں -

عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) ہمارے ساتھ آ - (۲) ہم ابھی کھیت کو چلیں گے - (۳) وہاں ہم بہت سی گائیں دیکھیں گے - (۴) بچے گائے کو کھلاتا ہے - (۵) گائے دودھ دیتی ہے (۶) یہ گائے میری ہے - (۷) بچے ہر روز کھیت کو جاتا ہے - (۸) کیا تو روٹی لیگا (۹) میرے پاس کچھ کھانا ہے - (۹) میں لڑکوں کے ساتھ آؤنگا - (۱۰) تو ہمارے ساتھ آئے گا - (۱۱) وہ بچے کے ساتھ آئیں گے اور گائیں اور گھوڑے دیکھیں گے -

(۱۲) آدمی لمبے کھیت سے آرہا ہے۔ (۱۳) ہم لڑکی کے ساتھ غریب آدمی کے پاس گئے۔ (۱۴) گائے سمندر کے قریب کھیت میں ہے۔

عربی ترجمہ:-

(١) نَعَالَ مَعَنَا. (٢) سَنَذْهَبُ اِلَى الحَقْلِ. (٣) هُنَاكَ نَرٰى بَقَرًا كَثِيْرًا. (٤) يَحْيٰى يُطْعِمُ الْبَقَرَةَ. (٥) اَلْبَقَرَةُ تُعْطِي لَبَنًا. (٦) هٰذِهِ البَقَرَةُ لِيْ. (٧) يَحْيٰى يَذْهَبُ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى الْحَقْلِ. (٨) عِنْدِى قَلِيْلٌ مِنَ الطَّعَامِ. (٩) سَاٰتِى مَعَ الْاَوْلَادِ. (١٠) سَتَاٰتِىْ مَعَنَا. (١١) هُمْ سَيَاْتُوْنَ مَعَ يَحْيٰى وَ يَنْظُرُوْنَ البَقَرَ وَ الخَيْلَ. (١٢) الرَّجُلُ يَاْتِىْ مِنَ الحَقْلِ الطَّوِيْلِ. (١٣) ذَهَبْنَا مَعَ الْبِنْتِ اِلَى الرَّجُلِ المِسْكِيْنِ. (١٤) اَلْبَقَرَةُ فِي الحَقْلِ بِقُرْبِ البَحْرِ.

اَلْبُرْعُوْمَةُ التَّاسِعَةُ عَشَرَ

سَمَكٌ، سَمَكَةٌ: مچھلیاں، مچھلی + بِرْكَةٌ، بِرَكٌ: تالاب + جَدِيْدٌ، جَدِيْدَةٌ: نیا، نئی + اَلْاٰنَ: اب + لَطِيْفٌ. شَفُوْقٌ. كَرِيْمٌ: مہربان +

(١) اَكَلَ - (٢) يَاْكُلُ - (۱) اس مرد نے کھایا - (۲) وہ کھاتا ہے -
(٣) اَكَلَا - (٤) يَاْكُلَانِ - (۳) اُن دو نے کھایا - (۴) وہ دو کھاتے ہیں -
(٥) اَكَلُوْا - (٦) يَاْكُلُوْنَ - (۵) انھوں نے کھایا - (۶) وہ کھاتے ہیں -
(٧) اَكَلَتْ - (٨) تَاْكُلُ - (۷) اس عورت نے کھایا - (۸) وہ کھاتی ہے -

(۹) اَکَلَتَا - (۱۰) تَاْکُلَانِ - (۹) ان دو عورتوں نے کھایا۔ (۱۰) وہ دو کھاتی ہیں۔
(۱۱) اَکَلْنَ - (۱۲) یَاْکُلْنَ - (۱۱) انھوں نے کھایا۔ (۱۲) وہ کھاتی ہیں۔
(۱۳) اَکَلْتَ - (۱۴) تَاْکُلُ - (۱۳) تو نے کھایا۔ (۱۴) تو کھاتا ہے۔
(۱۵) اَکَلْتُمَا - (۱۶) تَاْکُلَانِ - (۱۵) تم دو نے کھایا۔ (۱۶) تم دو کھاتے ہو
(۱۷) اَکَلْتُمْ - (۱۸) تَاْکُلُوْنَ - (۱۷) تم سب نے کھایا۔ (۱۸) تم سب کھاتے ہو۔
(۱۹) اَکَلْتِ - (۲۰) تَاْکُلِیْنَ - (۱۹) تو نے کھایا - (۲۰) تو کھاتی ہے۔
(۲۱) اَکَلْتُمَا - (۲۲) تَاْکُلَانِ - (۲۱) تم دو نے کھایا۔ (۲۲) تم دو کھاتی ہو
(۲۳) اَکَلْتُنَّ - (۲۴) تَاْکُلْنَ - (۱۳) تم سب نے کھایا۔ (۲۴) تم سب کھاتی ہو۔
(۲۵) اَکَلْتُ - (۲۶) آکُلُ - (۲۵) میں نے (ایک نے) کھایا۔ (۲۶) میں کھاتا ہوں، کھاتی ہوں۔
(۲۷) اَکَلْنَا - (۲۸) نَاْکُلُ - (۲۷) ہم نے کھایا۔ (۲۸) ہم کھاتے ہیں۔

اردو میں ترجمہ کرو :-

(۱) سَیَذْهَبُوْنَ اِلَی الْبِرْکَةِ - (۲) هٰذَا کَلْبٌ لَطِیْفٌ جِدًّا - (۳) یُوْجَدُ سَمَكٌ کَبِیْرٌ فِی الْبِرْکَةِ - (٤) سَیَاْخُذُوْنَ بَعْضَ خُبْزٍ وَ لَبَنًا لِاَجْلِنَا وَ سَنَاْکُلُهُمَا هُنَاكَ - (٥) اَکَلْتُ مَرَّةً مَعَ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ - (٦) اَکَلَ سَمَکًا وَ خُبْزًا - (٧) سَنَاْکُلُ الْیَوْمَ قَلِیْلًا مِنْ لَبَنٍ جَیِّدٍ اَیْضًا - (٨) خُذْ هٰذَا الْکِتَابَ الْجَدِیْدَ مَعَكَ - (٩) اَکَلَتِ الْقِطَّةُ الْفَارَ فِی الْحُجْرَةِ الصَّغِیْرَةِ - (١٠) اُعْطِ الْکَلْبَ بَعْضَ خُبْزٍ وَ سَمَكٍ -

اردو ترجمہ :-

(۱) وہ جوہڑ پر جائینگے۔ (۲) یہ کتا بہت خوب ہے۔ (۳) جوہڑ میں

بڑی مچھلیاں ہیں - (۴) وہ ہمارے لئے کچھ روٹی اور دودھ لے جائینگے اور ہم وہاں کھائینگے - (۵) میں نے اس نیک مرد کے ساتھ ایک مرتبہ (کھانا) کھایا - (۶) اس نے کچھ روٹی اور مچھلی کھائی - (۷) ہم آج کچھ عمدہ دودھ بھی پئیں گے - (۸) یہ نئی کتاب اپنے ساتھ لے چلو - (۹) بلّی نے ایک چوہا چھوٹے کمرے میں کھایا - (۱۰) کتے کو کچھ روٹی اور مچھلی دو ÷

عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) یحییٰ آدمی کے ساتھ تالاب پر گیا - (۲) تالاب میں بڑی بڑی مچھلیاں پائی جاتی ہیں - (۳) میں کچھ مچھلی لونگا - (۴) کیا تیرے پاس کچھ دودھ ہے؟ (۵) ہاں میرے پاس تازہ دودھ ہے - (۶) ہم کھانا وہاں کھائینگے - (۷) ہم کچھ روٹی اور مچھلی کھائینگے - (۸) ہم بلّے کو تھوڑی سی مچھلی دینگے - (۹) جہاز کے بادبان نئے ہیں اور رسّے لمبے ہیں - (۱۰) چھوٹی مچھلیاں خوب ہیں - (۱۱) انھوں نے اپنا کھانا نئے گھر میں بڑے کمرے میں کھایا -

عربی میں ترجمہ :-

(۱) يَحْيٰى ذَهَبَ إِلَى الْبِرْكَةِ مَعَ الرَّجُلِ . (۲) يُوْجَدُ سَمَكٌ كَبِيْرٌ فِي الْبِرْكَةِ . (۳) سَاٰخُذُ بَعْضَ سَمَكٍ . (۴) هَلْ عِنْدَكَ لَبَنٌ . (۵) نَعَمْ عِنْدِيْ لَبَنٌ جَدِيْدٌ . (۶) سَنَاْكُلُ الطَّعَامَ هُنَاكَ . (۷) سَنَاْكُلُ سَمَكًا وَ خُبْزًا . (۸) سَنُعْطِي الْقِطَّ قَلِيْلًا مِنَ السَّمَكِ . (۹) قُلُوْعُ الْمَرْكَبِ جَدِيْدَةٌ وَ الْحِبَالُ طَوِيْلَةٌ . (۱۰) اَلسَّمَكُ الصَّغِيْرُ ظَرِيْفٌ . (۱۱) اَكَلُوْا طَعَامَهُمْ فِي الْاَوْضَةِ الْكَبِيْرَةِ فِي الْبَيْتِ الْجَدِيْدِ .

اَلْبُرْعُوْمَۃُ الْعِشْرُوْنَ

یَشْرَبُ: وہ پیتا ہے + تَشْرَبُ: تو پیتا ہے + اَشْرَبُ: میں پیتا ہوں +
تَشْرَبُ: وہ پیتی ہے + تَشْرَبِیْنَ: تو پیتی ہے + اَشْرَبُ: میں پیتی ہوں +
یَشْرَبَانِ: وہ دو پیتے ہیں + تَشْرَبَانِ: تم دو پیتے ہو + نَشْرَبُ: ہم دو پیتے ہیں +
تَشْرَبَانِ: وہ دو پیتی ہیں + تَشْرَبَانِ: تم دو پیتی ہو + نَشْرَبُ: ہم دو پیتی ہیں +
یَشْرَبُوْنَ: وہ سب پیتے ہیں + تَشْرَبُوْنَ: تم سب پیتے ہو + نَشْرَبُ: ہم سب پیتے ہیں +
یَشْرَبْنَ: وہ سب پیتی ہیں + تَشْرَبْنَ: تم سب پیتی ہو + نَشْرَبُ: ہم سب پیتی ہیں
شَرِبَ: اس نے پیا + فِنْجَانٌ: پیالی + فَنَاجِیْن: پیالیاں +
نَبِیْذٌ: شراب + کَثِیْرٌ: بہت +

عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) میں دودھ اور چاء پیونگا۔ (۲) مجھے چائے کی ایک پیالی دو۔ (۳) روٹی کھاتا ہے، دودھ پیتا ہے۔ (۴) وہ بہت دودھ پیتے ہیں۔ (۵) کیا تیرے پاس بہت سی چائے ہے؟ (۶) ہم کو ایک چائے کی پیالی دو۔ (۷) ہمارے پاس کچھ روٹی ہے (۸) ہم مہذب لڑکے کے ساتھ کھائینگے۔ (۹) وہ شراب نہیں پیتا۔ (۱۰) ہم سب دودھ پیتے ہیں۔ (۱۱) تیرے پاس پینے کو کیا ہے؟ (۱۲) میرے پاس چائے اور دودھ ہے؟ (۱۳) وہ اس غریب لڑکے کو دودھ دینگے۔ (۱۴) غریب لڑکا دودھ لیگا۔ (۱۵) دودھ کس نے پیا؟ (۱۶) امیر آدمی نے دودھ پیا +

عربی ترجمہ:-

(۱) سَاَشْرَبُ الشَّایَ وَ اللَّبَنَ۔ (۲) اَعْطِنِی فِنْجَانَ شَایٍ۔ (۳) یَاْکُلُ خُبْزًا وَ یَشْرَبُ لَبَنًا۔

(٤) يَشْرَبُوْنَ لَبَنًا كَثِيْرًا . (٥) هَلْ عِنْدَكَ شَاىٌ كَثِيْرٌ؟ (٦) اَعْطِنَا فِنْجَانَ شَاى . (٧) عِنْدَنَا خُبْزٌ . (٨) نَاْكُلُ مَعَ الْوَلَدِ الْمُهَذَّبِ . (٩) هُوَ لَا يَشْرَبُ نَبِيْذًا . (١٠) كُلُّنَا نَشْرَبُ لَبَنًا . (١١) مَا عِنْدَكَ لِلشُّرْبِ؟ (١٢) عِنْدِى شَاىٌ وَ لَبَنٌ . (١٣) يُعْطُوْنَ لَبَنًا لِذٰلِكَ الْوَلَدِ الْفَقِيْرِ . (١٤) اَلْوَلَدُ الْفَقِيْرُ سَيَاْخُذُ اللَّبَنَ . (١٥) مَنْ شَرِبَ اللَّبَنَ؟ (١٦) اَلرَّجُلُ الْغَنِىُّ شَرِبَ اللَّبَنَ ٭

اردو میں ترجمہ کرو :-

(١) مَا عِنْدَكَ هُنَا لِنَاْكُلَ وَ نَشْرَبَ . (٢) عِنْدِى بَعْضُ خُبْزٍ وَ سَمَكٍ لِاٰكُلَ ، قَلِيْلٌ مِنَ اللَّبَنِ لِاَشْرَبَ . (٣) هَلْ عِنْدَكَ لَبَنٌ . (٤) نَعَمْ عِنْدَنَا لَبَنٌ جَيِّدٌ جِدًّا . (٥) اَعْطِنِى فِنْجَانَ شَاى وَ قَلِيْلًا مِنَ اللَّبَنِ . (٦) اَعْطِنَا بَعْضَ خُبْزٍ . (٧) هٰؤُلَاءِ اَوْلَادُ الصَّالِحُوْنَ لَا يَشْرَبُوْنَ النَّبِيْذَ . (٨) اَعْطِهِمْ شَاىً . (٩) نَحْنُ جَمِيْعُنَا نَشْرَبُ لَبَنًا جَيِّدًا . (١٠) هُمْ شَرِبُوا اللَّبَنَ وَ فِنْجَانَ شَاىٍ .

اردو ترجمہ :-

(۱) تیرے پاس کھانے پینے کو کیا چیز ہے ؟ (۲) میرے پاس کچھ روٹی اور مچھلی کھانے کو اور تھوڑا سا دودھ پینے کو ہے - (۳) کیا تیرے پاس کچھ دودھ

ہے ؟ (۴) ہاں ہمارے پاس بہت عمدہ دودھ ہے ۔ (۵) مجھ کو ایک پیالی چائے اور تھوڑا سا دودھ عطا کرو ۔ (۶) ہم کو کچھ روٹی دو ۔ (۷) یہ نیک لڑکے شراب نہیں پیتے ۔ (۸) ان کو کچھ چائے دو ۔ (۹) ہم سب اچھا دودھ پیتے ہیں ۔ (۱۰) ان سب نے دودھ پیا اور ایک پیالی چائے کی ۔

۲۱

يَشْتَرِي يَشْتَرِيَانِ يَشْتَرُوْنَ ۔ تَشْتَرِي تَشْتَرِيَانِ يَشْتَرِيْنَ ۔
تَشْتَرِي تَشْتَرِيَانِ تَشْتَرُوْنَ ۔ تَشْتَرِيْنَ تَشْتَرِيَانِ تَشْتَرِيْنَ ۔
اَشْتَرِي نَشْتَرِي

اِشْتَرٰى : اس نے خریدا ۔ يَشْتَرِي : وہ خریدتا ہے ۔
مَرِيْضٌ ، سَقِيْمٌ : بیمار ۔ وَرْدَةٌ : گلاب کا پھول ۔ وَرْدٌ : گلاب کے پھول ۔ ثَانِيًا : پھر ۔ لَوْح حَجَر : سلیٹ ۔

اردو میں ترجمہ کرو :-

(۱) اَيْنَ كُنْتَ ؟ (۲) كَانَتْ فِي الْحُقُوْلِ ۔ (۳) مَاذَا فَعَلْتُمْ هُنَاكَ ؟ (۴) نَظَرْنَا بَقَرَةً وَحِصَانًا وَ وَرْدًا كَبِيْرًا ۔ (۵) اِشْتَرَيْنَا وَرْدًا لِلْبِنْتِ الْمَرِيْضَةِ الْمِسْكِيْنَةِ ۔ (۶) عِنْدَنَا بَعْضُهٗ لِاَجْلِكَ اَيْضًا ۔ (۷) اَلْاَوْلَادُ اشْتَرَوْا لَبَنًا وَ نَحْنُ شَرِبْنَاهُ مَعَ خُبْزِنَا ۔ (۸) نَحْنُ نَذْهَبُ ثَانِيًا وَ الْبَنَاتُ جَمِيْعُهُنَّ يَذْهَبْنَ مَعَنَا ۔ (۹) كَانَ هٰذَا يَوْمًا لَطِيْفًا ۔ (۱۰) اِشْتَرِ حِصَانًا وَ كَلْبًا ۔

اردو ترجمہ :-

(۱) تو کہاں تھا؟ (۲) وہ کھیتوں میں تھی۔ (۳) تم نے وہاں کیا کیا؟ (۴) ہم نے ایک گائے، ایک گھوڑا اور کچھ گلاب کے بڑے بڑے پھول دیکھے۔ (۵) ہم نے بیچاری بیمار لڑکی کے واسطے گلاب کے پھول خریدے۔ (۶) ہمارے پاس کچھ تمہارے واسطے بھی ہیں۔ (۷) لڑکوں نے کچھ دودھ خریدا اور ہم نے اس کو اپنی روٹی کے ساتھ کھایا۔ (۸) ہم پھر جائینگے اور لڑکیاں سب ہمارے ساتھ جائینگی۔ (۹) یہ ایک سہانا دن تھا۔ (۱۰) ایک گھوڑا اور ایک کتا خریدو +

عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) تو کہاں تھا؟ (۲) میں کھیت کو گیا اور اپنے گھوڑے اور گائے کو دیکھا۔ (۳) مننے کھیت میں گلاب کے پھول دیکھے۔ (۴) وہ بیمار لڑکے کے لئے (گلاب کے) کچھ پھول خریدتا ہے۔ (۵) لڑکوں نے دودھ اور روٹی خریدی۔ (۶) ہم ان کے ساتھ روٹی خریدنے جائینگے۔ (۷) ہمارے پاس تھوڑا سا دودھ ہے۔ (۸) یہ خوب دن ہے! (۹) کیا تو نے کھیت میں کوئی گھوڑا دیکھا؟ (۱۰) ہاں۔ مینے اس کو بیمار دیکھا۔ (۱۱) لڑکے کو کس نے لیا؟ (۱۲) یحییٰ نے لیا۔

عربی ترجمہ:-

(۱) اَيْنَ كُنْتَ؟ (۲) ذَهَبْتُ اِلَى الحَقْلِ وَ نَظَرْتُ حِصَانِي وَ بَقَرَتِي. (۳) نَظَرْتُ وَرْدًا فِي الحَقْلِ. (٤) يَشْتَرِيْ وَرْدًا لِلْوَلَدِ المَرِيْضِ. (٥) اَلْاَوْلَادُ اشْتَرَوْا لَبَنًا وَ خُبْزًا. (٦) سَنَذْهَبُ مَعَهُمْ لِنَشْتَرِيَ خُبْزًا. (٧) عِنْدَنَا قَلِيْلٌ مِنَ اللَّبَنِ. (٨) هٰذَا يَوْمٌ لَطِيْفٌ. (٩) هَلْ نَظَرْتَ حِصَانًا فِي الحَقْلِ. (١٠) نَعَمْ نَظَرْتُهُ وَ هُوَ مَرِيْضٌ. (١١) مَنْ اَخَذَ الوَلَدَ. (١٢) اَخَذَهُ يَحْيٰى +

انشا مراسلات

ہم پیام اسلام میں عرائض و خطوط کے کچھ ایسے نمونے شائع کرنا چاہتے تھے جن کی مدرسی زندگی میں مراسلت کے لئے بالعموم ضرورت رہتی ہے۔ اس کے لئے نہایت تنگ وقت میں محترمہ سیدہ کلثوم (معلمہ ادب عربی، مدرسۃ البنات) کی خدمت میں استدعا کی گئی اور ہم آں محترمہ کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے فوراً چند نمونے قلم برداشتہ لکھ کر بھیج دئے اور ہم ان کو پیام اسلام کی اسی اشاعت میں شائع کر سکے۔

طَرِيْقَةٌ فِىْ كِتَابَةِ الرَّسَائِل

بقلم حضرة السيّدة الفاضلة كلثوم معلمة ادب العربي فى مدرسة البنات

١- رَسَائِلُ مِنْ مُعَلِّمَةٍ اِلىٰ مُدِيْرَةِ الْمَدْرَسَةِ تُقَدِّمُهَا أَعْذَارًا لِمَرَضِهَا

اَلصُّوْرَةُ الْاُوْلىٰ :-

سَيِّدَتِي الْمُدِيْرَةَ .

أُقَدِّمُ اِلَيْكِ هٰذِهِ الرُّقْعَةَ الْمُصَدَّقَةَ بِعُذْرِ الطَّبِيْبِ رَاجِيَةً مِنْ جَنَابِكِ الْمُكَرَّمِ اَنْ تَمْنَحِيْنِىْ بِاِجَازَةِ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَكْثَرَ لِلْاِسْتِرَاحَةِ فِى الْبَيْتِ وَ اسْتِرْجَاعِ مَا فَقَدَتْ صِحَّتِىْ مِنَ الْقُوَّةِ مَعَ الْعِلْمِ اَنَّ الصَّفَّ الَّذِىْ أُعَلِّمُهُ سَيَتَاَخَّرُ

قَلِيْلًا وَ لٰكِنْ اِنْ شَاءَ اللهُ عِنْدَ حُضُوْرِىْ سَاَجْتَهِدُ بِكُلِّ اِمْكَانٍ اَنْ يُسَدِّدَ تَاْخِيْرَهُ وَ لَكِ الشُّكْرُ الْجَزِيْلُ سَلَفًا وَ السَّلَامُ۔

المخلصہ

. . . . .

اَلصُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ :-

حَضْرَةُ الرَّئِيْسَةُ

اِقْبَلِى هٰذِهِ الرِّسَالَةَ عُذْرًا لِمُفَاجَئَتِىْ بِالْمَرَضِ الْفُلَانِىْ حَيْثُ اِنَّنِىْ لَا اَقْدِرُ الْقِيَامَ بِوَاجِبِى الْيَوْمَ وَ اَعْلَمُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ هَيِّنٌ عَلَىَّ عَدَمُ الْحُضُوْرِ وَ لٰكِنِّىْ مَجْبُوْرَةٌ بِذٰلِكَ۔ اَرْجُوْا مِنَ اللهِ تَعَالٰى اَنْ يَجْعَلَنِى الْقِيَامَ بِوَاجِبِىْ عَلٰى اَسْرَعِ مَا يُمْكِنُ وَ لَكِ مِنِّى الْاِحْتِرَامَ الْفَائِقَ فَقَطْ۔

المعلمہ

. . . . .

اَلصُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ :-

مُدِيْرَتِىَ الْفَاضِلَةَ

اَرْسِلُ اِلَيْكِ رِسَالَتِىْ هٰذِهٖ بِمَزِيْدِ الْاَسَفِ لِاَنَّنِىْ مُصَابَةٌ بِاَلَمٍ...... وَ لَمْ اَتَمَكَّنِ الْحُضُوْرَ الْيَوْمَ وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ يُجْبِرُنِى الْاَلَمُ لِمَا قَدَّمْتُ اِلٰى حَضْرَتِكِ الْمُحْتَرَمَةِ هٰذِهِ الْمَعْذِرَةَ شُكْوَةً۔ وَ اَتَاَمَّلُ مِنْكِ الْمُوَافَقَةَ وَ لَكِ مَزِيْدُ الشُّكْرِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

إِقْبَلِي فَائِقَ الإِحْتِرَامِ.

المخلصه

. . . . . .

اَلصُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ :-

إِلَى المُدِيْرَةِ المُحْتَرَمَةِ .

إِنَّنِيْ آتَأَسَّفُ جِدًّا لِعَدَمِ حُضُوْرِي غَدًا وَسَبَبُ ذٰلِكَ هُوَ عِنْدَ مَا رَجَعْتُ مِنَ المَدْرَسَةِ فَاجَئَتْنِي الحُمّٰى وَ لَمْ تَزَالْ فِي شِدَّتِهَا وَ الطَّبِيْبُ (الدَّكْتُوْرُ) اَمَرَنِي لِبَقَائِي غَدًا فِي الفِرَاشِ لِلْاِسْتِرَاحَةِ . اَظُنُّ سَتُوَافِقِيْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَ يَجْعَلِيْنِيْ مُدِيْنَةً بِالشُّكْرِ وَ خِتَامًا إِقْبَلِي تَحِيَّةً وَ إِحْتِرَامًا ودمت .

المخلصه

. . . .

۲ : رَسَائِلُ مِنْ مُعَلِّمَةٍ إِلٰى مُدِيْرَةِ المَدْرَسَةِ تَدْعِيْهَا لِلْفَرَحِ

اَلصُّوْرَةُ الاُوْلٰى :-

حَضْرَةُ الفَاضِلَةِ المُحْتَرَمَةِ مُدِيْرَةِ المَدْرَسَةِ .

تَحِيَّةً وَ احْتِرَامًا، بَعْدَهُ أُخْبِرُكِ لَقَدْ قَرَّرْنَا عَلٰى عَقْدِ قِرَانَ (فلان) اَخِي عَلَى السِّتِّ (الآنِسَةِ) فُلَانَه بِتَارِيْخِ كَذَا وَ كَذَا اَوْ قَرَّرْنَا زَوَاجَ اُخْتِي بِتَارِيْخِ الفُلَانِي وَ اَقْبَلِي مِنَ الحَقِيْرَةِ وَ مِنْ جَمِيْعِ

اِلَى البَيْتِ دَعْوَةَ الحُضُوْرِ وَ اعْلَمِى اَنَّ حُضُوْرَكِ يَزِيْدُنَا شَرَفًا وَ وَقَارًا وَ السَّلَامُ عَلَيْكِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ .

الداعية

. . . . .

اَلصُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ :-

اِلٰى حَضْرَةِ المُكَرَّمَةِ مُدِيْرَةِ المَدْرَسَةِ .

سَلَامًا قَائِقًا : اِنَّنِي أُرْسِلُ اِلَيْكِ هٰذِهِ الدَّعْوَةَ مِنْ صَمِيْمِ قَلْبِيْ وَ اَتَاَمَّلُ مِنْكِ التَّلْبِيَةَ لِحُدُوثِ فَرَحٍ بِمُنَاسَبَةِ السَّبَبِ الفُلَانِي عِنْدَنَا بِتَارِيخِ كَذَا وَ كَذَا وَ لَابُدَّ لَكِ مِنَ الحُضُوْرِ وَ المُشَارِكَةِ بِهٰذَا الفَرَحِ لِاَنَّ جَمِيْعُ مِنَّا مُتَأَمِّلِيْنَ قُدُوْمَكِ وَ بِقُدُوْمِكِ لِتَزِيْدِيْنَ المَجْلِسَ فَرَحًا وَ سُرُوْرًا وَ اِلَيْكِ الشُّكْرُ المَزِيْد .

مَنْ تَرْغَبُ بِقُدُوْمِكِ

. . . .

اَلصُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ :-

مُدِيْرَتِى المُحْتَرَمَة : اَعَزَّكِ اللهُ .

مَزِيْدُ التَّحِيَّةِ وَ الاِحْتِرَامِ : أُقَدِّمُ اِلَيْكِ هٰذِهِ الرُّقْعَةَ اَدْعِيْكِ لِمُشَارَكَتِكِ مَعَنَا لِحُدُوْثِ الفَرَحِ بِسَبَبِ خَتْنَةِ اَخِيْ اَوْ اَخَوَى بِتَارِيخِ المُقَرَّرِ ...... وَ كَذَالِكَ جَمِيْعُ الاَهْلِ يَدْعُوكِ مِنْ

صَمِيْمِ قُلُوْبِهِمْ وَ بِاِشْتِرَاكِكِ مَعَنَا يَزِيدُ الْمَحْضَرُ عِزًّا وَ شَرَفًا وَ دُمْتِ سَالِمَةً .

الْمُخْلِصَه

. . . . . .

الصُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ :-

مُدِيْرَتِي الْعَزِيْزَه :-

بَعْدُ التَّحِيَّةِ وَ الْإِحْتِرَامِ : تَتَشَرَّفُ حَفْلَتُنَا بِحُضُوْرِكِ بِيَوْمِ الْفُلَانِيِّ الْمُوَافِقِ بِتَارِيْخِ كَذَا وَ كَذَا لِتَنَاوُلِ الْغَدَاءِ فِي السَّاعَةِ . . . . بِمُنَاسَبَةِ قُدُوْمِ اَخِيْ بَعْدَ . . . . سَنَوَاتٍ اَوْ لِاَخْذِهِ الشَّهَادَةَ الطِّبِّيَّةَ وَ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ وَ حُضُوْرُكِ يَزِيْدُنَا رَوْنَقًا وَ بَهَاءً . وَ اقْبَلِي مَزِيْدَ السَّلَامِ مِنَ الدَّاعِيَاتِ .

الْكَاتِبَه

. . . . . .

۳: رَسَائِلُ مِنَ التِّلْمِيْذَاتِ اِلٰى وَالِدَيْهِنَّ وَ هُنَّ بَعِيْدَاتٌ عَنْهُنَّ

الصُّوْرَةُ الْاُوْلٰى :-

رِسَالَةُ ابْنَةٍ تُبَلِّغُ وَالِدَيْهَا بِنَجَاحِهَا فِيْ صَفِّهَا

وَالِدَيَّ الْمُحْتَرَمَيْنِ .

اِنِّي اَوَدُّ اَنْ اَكْتُبَ لَكُمَا تَهْنِئَةً حَسَنَةً بِنَجَاحِي

فِیْ صَفِّیْ وَ تَحْصِیْلِیْ عَلَی الدَّرَجَةِ کَذَا ..... مِنْ مَجْمُوْعِ کَذَا .... اُظْهِرُ فِیْهِ لَکُمَا اِخْلَاصَ مُعَلِّمَاتِی الْمُحْتَرَمَاتِ وَ اعْتِنَائِهِنَّ بِتَعْلِیْمِیْ کَمَا اِنِّیْ اُبَیِّنُ لَکُمَا اجْتِهَادِیَ التَّامِ وَ ذَالِكَ کُلُّهُ بِعَظِیْمِ فَضْلِکُمَا وَ دُعَائِکُمَا. اَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ یَّحْرُسَکُمَا وَ یُطِیْلَ عُمْرَکُمَا وَ لَا تَنْسَیَانِ اَنَّ اشْتِیَاقِیْ لِرُؤْیَتِکُمَا کَثِیْرًا. وَ فِی الْخِتَامِ اقْبَلَا مِنِّی التَّحِیَّةَ وَ الْاِحْتِرَامَ مَعَ اِهْدَاءِ سَلَامِیْ اِلٰی اِخْوَانِیْ وَ دُمْتُمَا بِالْعِزِّ وَ الْاِنْعَامِ وَ السَّلَامِ.

اِبْنَتُکُمَا الْمُطِیْعَةُ

. . . .

الصُّوْرَةُ الثَّانِیَةُ :-

رِسَالَةٌ مِنْ اِبْنَتَیْنِ اِلٰی وَالِدَیْهِمَا تُخْبِرَانِهِمَا عَنِ الْاِمْتِحَانِ.

سَیِّدَیْنَا الْوَالِدَیْنِ.

نَطْلُبُ مِنْکُمَا الْعَفْوَ وَ الْمُسَامَحَةَ لِتَاْخِیْرِ کُتُبِنَا وَ سَبَبُ ذٰلِكَ لِاَنَّنَا کُنَّا مَشْغُوْلَیْنِ لِمُرَاجَعَةِ الدُّرُوْسِ لِقُدُوْمِ الْاِمْتِحَانِ. اَمَّا الْیَوْمُ وَ قَدْ تَمَّ الْاِمْتِحَانُ فَنُخْبِرُکُمَا بِخَبَرٍ یَسُرُّکُمَا جِدًّا وَ هُوَ اَنَّنَا بِمُوَاصَلَةِ الْاِجْتِهَادِ قَدْ نَجَحْنَا فِیْهِ نَجَاحًا عَظِیْمًا وَ کُنْتُ اَنَا فُلَانَةُ الْاُوْلٰی بِصَفِّیْ وَ اُخْتِیْ فُلَانَةُ الثَّانِیَةَ فِیْ صَفِّهَا وَ جَمِیْعُ الْمُعَلِّمَاتِ رَاضِیَاتٌ عَلَیْنَا.

وَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ سَتَجِدَانِ اِبْنَتَیْکُمَا مُتَقَدِّمَتَیْنِ فِیْ

آخِرِ هٰذِهِ السَّنَةِ تَقَرُّبِهَا اَعْيُنُكُمَا. هٰذَا وَ اَقْبَلَا مِنَّا الاِحْتِرَامَ الفَائِقَ مَعَ تَقْبِيلِ عُيُوْنِ اِخْوَاتِنَا المَحْرُوْسِيْنَ دُمْتُمَا وَ اِيَّاهُمْ سَالِمِيْنَ اٰمِيْنَ.

اِبْنَتُكُمَا المُؤَدَّبِيْن

. . . .

الصُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ :-

اِبْنَةٌ تُخْبِرُ وَالِدَيْهَا بِمَرَاضِهَا الَّذِیْ شُفِيَتْ مِنْهُ.

سَيِّدَیَّ الفَاضِلَيْنِ.

لَقَدْ كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَكْتُبَ لَكُمَا مِنْ قَبْلُ مُدَّةٍ وَ لٰكِنْ اُخْبِرُكُمَا السَّبَبُ الَّذِیْ اَخَّرَنِیْ عَنِ الكِتَابَةِ هُوَ مُصَابَتِیْ بِالمَرَضِ . . . . نَعَمْ اَعْرِفُ اَنَّكُمَا مَشْغُوْلِی البَالِ. وَ الْآنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِفَضْلِهٖ تَعَالٰی قَدْ شَفَيْتُ مِنْ ذٰلِكَ المَرَضِ بَعْدَ اَنْ اَخَذَ حَقَّهُ تَمَامًا. وَ لٰكِنْ اُخْبِرُكُمَا اَنَّ صَاحِبَ السَّعَادَةِ المُدِيْرِ اعتَنَیٰ فِیْ مُعَالَجَتِیْ اعْتِنَاءً تَامًّا وَ اهْتَمَّ فِیْ مَرَاضِیْ اهْتِمَامًا هَامًّا وَ لَوْ لَاهُ وَ لَوْ لَا المُعَلِّمَاتُ المُحْتَرَمَاتُ الحَنُوْنَاتُ لَكُنْتُ لَا اَعْلَمُ اِلٰی اَیِّ دَرَجَةٍ اَصِلُ فِی الضُّعْفِ وَ الْاِنْحِطَاطِ. وَ لٰكِنَّ حَنَانَ مُدِيْرِ مَدْرَسَتِیْ الفَاضِلِ وَ مُعَلِّمَاتِی الفَاضِلَاتِ قَدْ اَدْرَكُوا المَرَضَ جَمِيْعًا وَ قَدْ شَفَيْتُ بِالعَجَلِ وَ اَنَا اَتَمَنّٰی مِنَ المَوْلٰی اَنْ يَحْفَظَ سَعَادَةَ المُدِيْرِ وَ يَحْرُسَهُ مَعَ المُعَلِّمَاتِ المُحْتَرَمَاتِ وَ اَنْ يُوَفِّقَهُمُ الجَمِيْعَ بِاَعْمَالِهِمْ اٰمِيْن

وَ فِی الخِتَامِ اِقْبَلا مِنّی فَائِقَ الاِحْتِرَامِ مَعَ تَقْبِیْلِ نَوَاظِرِ اِخْوَتِی الصِّغَارِ وَ اسْلَمُوْ الجمیع ۔

المطیعہ

. . . . . .

عریضجات از معلمہ بنام مدیرہ مدرسہ

جن میں اپنے مرض کی معذوریاں معروض کرتی ہے

پہلا نمونہ :۔

جناب مدیرہ

میں یہ رقعہ ڈاکٹر صاحب کی سند سے مستند بایں امید آپکی جناب مکرمت نصاب میں معروض کرتی ہوں کہ آپ مجھے گھر میں آرام کر کے اپنی صحت کی کھوئی ہوئی قوت کو حاصل کرنے کے لئے ..... دو ۔ یا تین ۔ یا اس سے زائد ... دنوں کی رخصت مرحمت فرمائینگی ، یہ بھی معلوم ہے کہ جس جماعت کو میں پڑھاتی ہوں وہ کچھ پیچھے رہ جائیگی ۔ لیکن حاضر ہونے کے وقت انشاءاللہ تعالیٰ میں پورے امکان کے ساتھ کوشش کرونگی کہ اسکی تاخیر کی رخنہ بندی ہوجائے اور آپ کا بہت بہت شکریہ بجا لاؤنگی ۔ والسلام ۔

اخلاص مند

. . . . . .

دوسرا نمونہ :۔

جناب رئیسہ

اس عریضہ کو میرے ناگہاں ۔ فلاں مرض ۔ میں اس درجہ مبتلا ہو جانے کے عذر میں ، کہ میں آج اپنے فرض کو بجا نہیں لاسکتی ، منظور فرمائیے اور ملحوظ رہے کہ یہ غیر حاضری مجھ پر آسان نہ تھی ، لیکن (کیا کروں) مجبور ہوں ۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھتی ہوں کہ جسقدر جلد تر ممکن ہے وہ مجھکو اپنے فریضے کی بجاآوری کے قابل کردیگا ۔ اور میری جانب سے آپ کی خدمتمیں زیادہ احترام ۔

مخلصہ

تیسرا نمونہ :-

جناب مدیرہ فاضلہ

میں بہت افسوس کے ساتھ اپنا یہ عریضہ آپ کی خدمت میں ارسال کر رہی ہوں کہ میں .... تکلیف میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتی اور اگر مجھ کو یہ تکلیف مجبور نہ کر دیتی تو میں یہ معذرت نامہ اظہار مرض کے لئے خدمت عالی میں تقدیم نہ کرتی، میں آپ کی موافقت کی متوقع ہوں اور آپ کا اس پر بہت بہت شکریہ۔ اور بصد احترام قبول فرمائیں ۔

المخلصہ

....

چوتھا نمونہ :-

بخدمت مدیرہ محترمہ

مجھ کو اپنے کل کو حاضر نہ ہو سکنے کا نہایت تاسف ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ جب میں مدرسہ سے واپس آئی یکلخت مجھ کو بخار ہو گیا اور اب تک اپنی اسی شدت پر ہے، اور ڈاکٹر نے فرمایا ہے کہ کل کو آرام کرنے کے لئے بستر ہی میں رہوں۔ متوقع ہوں کہ آپ اس پر موافقت فرما کر مرہونِ تشکر فرمائینگی۔ اور آخر میں سلام و احترام قبول فرمائیں اور قائم و دائم رہیں

مخلصہ

....

نامجات

معلمہ کی طرف سے مدیرہ مدرسہ کی خدمت میں

(شادی پر دعوت دیتی ہے)

جناب فاضلہ محترمہ مدیرہ مدرسہ

سلام و احترام کے بعد گزارش کرتی ہوں کہ ہم نے اپنے بھائی ...... کی منگنی سیدہ (یا آنسہ) فلانہ سے فلاں تاریخ کو قرار دی ہے ـــــ یا فلاں تاریخ کو اپنی بہن کی شادی قرار

دی ہے۔ لہٰذا حقیرہ اور تمام اہلِ خانہ کی جانب سے دعوت تشریف آوری قبول فرمائیں، اور معلوم ہو کہ آپ کی قدم رنجہ فرمائی ازدیادِ شرف و وقار کا باعث ہوگی۔ والسلام علیک و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

الداعیہ

دوسرا نمونہ :۔

حضرت مکرمہ مدیرہ مدرسہ صاحبہ

سلام فائق ۔ میں خلوص دل سے یہ دعوت نامہ ارسال خدمت کرکے کہ فلاں تاریخ کو ہمارے یہاں فلاں سبب کی مناسبت سے وقوع شادیانہ کی دعوت قبول فرمانے کی متوقع ہوں، اور آپ کی تشریف آوری اور شرکت فرمائی اس شادی میں ضروری ہے۔ کیونکہ ہم سب آپ کی قدم رنجہ فرمائی کے امیدوار ہیں اور آپ اپنی تشریف آوری سے مجلس کی شادمانی اور مسرت کو زیادہ فرمائینگی اور آپ کا بہت بہت شکریہ +

(تیسرا نمونہ)

میری محترمہ مدیرہ خدائے پاک آپکا اعزاز فرمائے

سلام واحترام زیادہ میں رقعہ پیش خدمت کرکے، آپکی خدمت میں اپنے بھائی کے ختنے (یا دو بھائیوں کے ختنوں) کی تقریب مسرت کے وقوع پر بتاریخ مقررا اپنے ساتھ مشارکت کی دعوت عرض کرتی ہوں اور اسی طرح سارے خاندان کے لوگ خلوص دلی کے ساتھ آپکو دعوت دیتے ہیں اور آپکے ہمارے ساتھ اشتراک فرمانے سے عزت و شرف زیادہ ہوگا، ہمیشہ سلامت رہو +

(چوتھا نمونہ)

پیاری مدیرہ

بعد سلام واحترام، آپ بروز . . . . بتاریخ . . . . ہماری محفل کو اپنی تشریف آوری سے مشرف فرمائیں۔ اور میرے بھائی کے کئی سال کے بعد آنے یا ڈاکٹری کی سند حاصل کرنے کی مناسبت سے . . . . . بجے کھانا تناول فرمائیں اور آپ کی تشریف آوری رونق افزائی کا موجب

ہوگی اور داعیات کی جانب سے مزید سلام قبول فرمائیں -

(پہلا نمونہ)

لڑکی کا خط جو اپنے والدین کو جماعت میں اپنی کامیابی کی اطلاع دیتی ہے -

میرے محترم والدین !

میں آپ کی خدمت میں اپنی جماعت میں کامیاب ہونے اور .... اور مجموعے میں سے ...... درجہ حاصل کرنے پر ایک اچھی مبارکباد لکھنا چاہتی ہوں - میں اس میں اپنی محترم استانیوں کی کوشش و محنت ، اور میری تعلیم پر توجہ رکھنے کا اظہار کرتی ہوں جیسا کہ اپنی پوری محنت کا اظہار کرتی ہوں ، اور یہ سب آپ کی بڑی مہربانی اور دعا کی بدولت ہے - میں اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ آپ کی نگہبانی فرمائے اور آپ کی عمریں دراز کرے اور آپ یہ نہ بھولیں کہ مجھے آپ کے دیدار کا اشتیاق بہت ہے - اور آخر میں میرا اسلام و احترام قبول فرمائیں اور بھائی بہنوں کو بھی سلام اور آپ ہمیشہ عزت و نعمت و سلامتی سے رہیں +

(دوسرا نمونہ)

خط دو لڑکیوں کا ان کے والدین کو جنمیں اپنی امتحان میں کامیابی کی اطلاع دیتی ہیں

بزرگوار والدین !

ہم آپ سے خطوں میں دیر کرنے کی معافی اور درگزر چاہتے ہیں - سبب اس کا یہ تھا کہ ہم امتحان آجانے کی وجہ سے اسباق کے دہرانے میں مشغول تھے - پر آج امتحان پورا ہوگیا ہے سو ہم آپکو ایسی خبر دیتے ہیں جو بہت خوشی کا باعث ہوگی - وہ یہ ہے کہ ہم نے متواتر محنت کرتے رہنے سے اس میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے اور میں اپنی جماعت میں اول آئی ہوں اور میری بہن ... اپنی جماعت میں دوم - اور سب استانیاں ہم سے خوش ہیں -

اور انشاءاللہ تعالی آپ اپنی دونوں لڑکیوں کو اس سال کے آخر میں ترقی کرتی پائینگے

اور اس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی - اس کے بعد ہمارا بہت بہت احترام قبول فرمائیں
اور خدا رکھے ہماری بہنوں کو دیدہ بوسی - اور آپ اور وہ ہمیشہ سلامت رہیں - آمین +
آپکی مؤدب دختران

. . . . . .

(تیسرا نمونہ)

لڑکی والدین کو اپنی بیماری کی جس سے شفا پائی اطلاع دیتی ہے

بزرگوار ابا - اماں !

میں مدت پہلے آپ کی خدمت میں خط لکھنا چاہتی تھی - لیکن میں آپ کو وہ سبب بتاتی ہوں جس نے مجھے خط لکھنے سے باز رکھا : وہ میرا بیماری میں مبتلا ہو جانا تھا - ہاں، میں جانتی ہوں کہ آپ فکرمند رہے ہونگے - اب الحمد للہ ! اللہ کے فضل و کرم سے اس مرض سے شفایاب ہوگئی بعد اس کے کہ اس مرض نے اپنا پورا پورا حق وصول کر دیا - لیکن میں آپکو آگاہ کرتی ہوں کہ سعادت مآب مدیر مدرسہ نے میرے معالجہ میں پوری پوری نگرانی فرمائی اور میرے مرض کے متعلق بہت بڑا اہتمام فرمایا - اگر وہ نہ ہوتے اور اگر محترم و مشفق معلمات نہ ہوتیں تو معلوم نہیں کہ میں ضعف و انحطاط کے کس درجے کو پہنچ جاتی - مگر میرے مدرسے کے فاضل مدیر اور فاضلہ معلمات کی شفقت تھی کہ سب نے مرض کا درست تدارک فرمایا اور کچھ جلد ہی صحت حاصل ہوگئی اور میں خدائے پاک سے متمنی ہوں کہ جناب مدیر کا مع معلمات محترمات حافظ و نگہبان رہے اور ان سب کو انکے اعمال کی توفیق بخشے آمین، اور آخر میں میرا اعلیٰ سلام و احترام چھوٹے بھائی بہنوں کی دیدہ بوسی کے ساتھ قبول فرمائیے اور سب سلامت رہو -

از مطیعہ

. . . . .

نوٹ:- کاغذ کی گرانی کے باعث تحریر کردہ قیمتوں میں تینتیس فیصدی کا اضافہ کیا جائے گا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

مدیر: محمد احمد خاں ذاکر

قواعد

رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہئیے، ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا۔

چندہ سالانہ ۳؎ ، فی پرچہ ۴؍ ۔

اشتہارات کی اُجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط وکتابت کرنا چاہئیے۔

جنرل برقی پریس، ریلوے روڈ، جالندھر شہر میں چھپ کر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

(کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
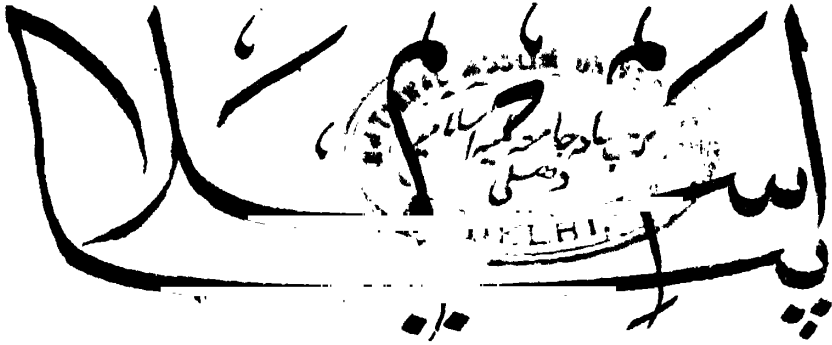
جلد ۱۴	ستمبر ۱۹۴۳ء رمضان ۱۳۶۲ھ	نمبر ۹

حِکْمَةُ الصِّیَامِ فِی الْاِسْلَامِ

رازِ روزہ در اسلام

(بقلم حضرت محمد فرید وجدی)

اَلصِّیَامُ عِنْدَ الْاُمَمِ الْقَدِیْمَةِ:- روزہ پرانی قوموں کے عندیہ میں:-

المتتبع لتاریخ الامم القدیمة من الناحیة الدینیة یجد ان تلک الامم قاطبة اعتبرت الصیام رکنا من عباداتها. فنصت شریعة (مانو) فی الهند علی ضرورته عادة ایاه من خیر الاعمال العبادیة. و

پرانی قوموں کی تاریخ کا دینی جہت سے مطالعہ کرنے والا اس حقیقت کو موجود پاتا ہے کہ ان تمام قوموں نے، روزے کو اپنی عبادات کے ارکان میں سے ایک رکن مانا ہے۔ ہندوستان میں منو کا دھرم شاستر اس کو عبادت کے بہترین اعمال میں شمار کرکے واضح طور پر ضروری قرار دیتا ہے، اور

قد عمل البراھمة بھذا الشریعة من اقدم عھودھم۔

برہمن اس دھرم (شریعت) پر اپنے نہایت پرانے وقتوں سے عمل کرتے آئے ہیں۔

والمعروف ان البراھمة من اشد الامم مراعاةً للصیام، حتیٰ انھم لا یعفون منہ الشیوخ و لا المرضیٰ

اور یہ سبکو معلوم ہے کہ برہمن روزے کی نگہداشت میں سب قوموں سے زیادہ سخت ہیں، یہانتک کہ بوڑھوں اور بیماروں کو بھی روزہ معاف نہیں کرتے

والطائفة المعروفة عِندَھُم بالیوغیین وھم المنقطعون للعبادة یصومون من عشرة ایامٍ الیٰ خمسة عشر یومًا لا یذوقون طعامًا غیر صبابات من الماء۔

اور جو فرقہ ان میں سے جوگی کہلاتا ہے اور یہ لوگ تارک دنیا ہوتے ہیں، یہ دس سے لے کر پندرہ دن تک روزے رکھتے ہیں (جن میں) بجز پانی کے قطروں کے کوئی کھانے کی چیز نہیں چکھتے۔

اما بوذیو التبت فلھم نوعان من الصیام: احدھما مدتہ اربع وعشرون ساعة لا یذوقون فیھا شیئًا حتیٰ ولا یجوز لھم ابتلاع ریقھم، وقد یمد بعضھم ھذا الصیام الیٰ ثلاثة ایام لا یفطر فی کل یوم الا علیٰ قدح من الشای۔

تبتی بدھوں کا دو طرح کا روزہ ہوتا ہے۔ ایک کی مدت چوبیس گھنٹے ہوتی ہے جس میں کوئی چیز نہیں چکھتے، یہانتک کہ ان کو اپنے تھوک کا نگلنا بھی جائز نہیں، اور ان میں بعض لوگ اس روزے کو تین دن تک طول دیتے ہیں۔ ہر دن میں بجز ایک پیالی چائے کے کسی چیز سے افطار نہیں کرتے۔

والنوع الثانی مدتہ اربع و عشرون ساعةً کالنوع الاول، غیر ان الصائم فیہ لہ ان یُفطر علیٰ ما یشتھی من الاطعمة دون ان

دوسری نوع کے روزے کی مدت بھی پہلی نوع کی طرح ۲۴ گھنٹے ہی ہے، بجز اسکے کہ روزہ دار کو اس میں بغیر اس کے کہ چائے ہی سے افطار کرنے کا پابند ہو، جس کھانے کو جی چاہے اس سے

یکون مُقیّدًا با لافطار بالشای.

افطار کر لینے کی اجازت ہے۔

وعرف الصینیون الصیام من اقدم عصورھم، فکانوا یقومون بہ تعبّدًا و یوجبونہ علی انفسہم فی اوقات الفتن۔

اور چین والے روزے کو اپنے قدیم ترین زمانوں سے جانتے ہیں۔ وہ عبادت کے لئے روزے رکھتے تھے، اور فتنوں کے اوقات میں اپنے اوپر واجب کر لیتے تھے۔

وکان المصریون القدماء یصومون فی جمیع اعیادھم الدینیۃ وکان قساوستھم یصومون من سبعۃ ایام الی ستۃ اسابیع۔

اور قدیم مصری اپنے تمام مذہبی تہواروں میں روزہ رکھتے تھے، اور ان کے پروہت سات دن سے لیکر چھ ہفتوں تک کے روزے رکھا کرتے تھے۔

وکان الالوزینیون والتسموفوریون من قدماء الیونانیین یکلفون نساءھم بالصیام فیجلسن علی الارض فی حالۃ اکتئاب و کمد قیامًا بآداب عندھم۔

اور الوزینی اور تسموفوری جو قدیم یونانیوں میں سے تھے اپنی عورتوں کو روزے رکھایا کرتے تھے سو وہ سخت رنج وتاب اور اداسی کے عالم میں اپنے ہاں کے آداب پورے کرنےکو زمین پر بیٹھا کرتیں۔

وکان اللاسیدیمونیون من القبائل الیونانیۃ القدیمۃ یصومون ایامًا متوالیۃ قبل شروعھم فی حرب۔

اور لاسیدیمونی جو پرانے یونانی قبائل میں سے تھے جنگ آغاز کرنے سے پہلے کئی دن لگاتار روزے رکھتے۔

وکان قسیسو جزیرۃ کریدفی ذلک العھد لا یاکلون طول حیاتہم لحمًا و لا سمکا و لا طعاما مطبوخا۔

اس زمانے میں جزیرہ کریٹ کے قسیس عمر بھر نہ تو گوشت کھاتے نہ مچھلی اور نہ کوئی دوسرا پکایا ہوا کھانا۔

اما الرومانیون فقد عرف عنہم انہم کانوا یصومون، وکانت جمیع شعوب ایطالیا یصومون کذلک حتی لقد روی

رومانیوں کے متعلق بھی یہی معلوم ہوا ہے کہ وہ روزے رکھا کرتے تھے، اور اسی طرح اطالیہ کی تمام قومیں روزے رکھا کرتی تھیں۔

ان الناصرتیین لمّا حاصرھم الرومانیون صاموا عشرة ایام استنزالاً للنصر.

یہانتک کہ روایت میں آیا ہے کہ جب رومانیوں نے ناصرتیوں کا محاصرہ کرلیا تو انھوں نے حصول فتح کی خاطر دس روزے رکھے

امّا لدى الیھود فقد ورد فی کتابھم اشارة بذکر الصیام، وکان قُدَمَاؤھم لا یکتفون منه بمجرد الامتناع عن الطعام من المساءِ الی المساءِ، ولٰکنّھم کانوا یمضون الصیام مضطجعین علی الحصی والتراب، و مستشعرین حزنا عمیقا علٰی ما اصابھم من الفتن، حتّٰی انھم ما کانوا یعقدون فی اثناءہ زواجا.

رہے یہود، تو ان کی کتاب میں روزے کا ذکر موجود ہے اور پرانے وقتوں کے یہودی، صرف شام سے شام تک طعام سے باز رہنے پر ہی، اکتفا نہ کرتے۔ بلکہ اپنا روزہ خاک اور سنگریزوں پر لیٹے ہوئے اور جو فتنے ان کو پہنچے تھے ان پر گہرے غم کا احساس کرتے ہوئے گزارتے۔ یہاں تک کہ اس اثناء میں نکاح بھی نہیں باندھتے تھے۔

والیھود المعاصرون لا یصومون فی السنة اکثر من ستّة ایام وامّا اتقیاءھم فیصُومُون شھرًا کاملا، وَ یُفطِرُون کُلّ اربع وعشرین ساعة مرّةً واحدةً عند ظھورِ النجومِ.

موجودہ زمانے کے یہودی سال میں چھ دن سے زیادہ روزہ نہیں رکھتے۔ ہاں ان کے پارسا لوگ پورے مہینے کے روزے رکھتے ہیں اور ہر چوبیس ساعت میں ایک دفعہ ستاروں کے نمایاں ہونے پر افطار کرتے ہیں۔

ویصوم الیھود الیوم التاسع من شھر آب فی کل سنة ذکری لخراب ھیکل اورشلیم وکانوا یستعدون للصیامِ قبل حلوله، فکانوا یقتصرون قبله علی تناول لون واحد. ویزید اتقیاءھم علی ھٰذا اکلھم الخبز مادومًا بالتراب، ونومھم

اور یہودی ہر سال ماہ "آب" کی نویں تاریخ کو یروشلم کی ہیکل کی تباہی کی یادگار منانے کے لئے روزہ رکھتے ہیں وہ روزوں کے وُرود سے پہلے ان کے لئے تیاری کیا کرتے تھے، اس سے قبل وہ ایک ہی قسم کا کھانا کھانے پر اکتفا کرتے، اور انکے اتقیاء مزید برآں اس بہت بڑی مصیبت پہنچنے پر نالہ و شیون کی حالت میں، روٹی خاک

ليلتهم على الاحجار، وهم في حالة عويل و نواح على ما اصابهم من تلك الكارثة العظيمة.

کے سالن سے کھاتے، اور رات کو پتھروں کے بستر پر سوتے۔

والنصارى يصومون في كل سنة اربعين يوماً مقتدين بعيسى عليه السلام وكان الاصل في صيامهم الامتناع عن الاكل بتاتاً، والافطار في كل اربع وعشرين ساعة مرة، ثم قصروه على الامتناع عن كل ذي روح وما ينتج من اللبن والزبد والجبن.

عیسائی ہر سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی میں چالیس دن کے روزے رکھتے ہیں۔ دراصل ان کا روزہ تھا کھانے (پینے) سے قطعاً باز رہنا اور ہر چوبیس ساعتوں میں ایک بار افطار کرنا، پھر وہ اسکو گھٹا کر ہر ذی روح سے، اور دودھ مکھن پنیر وغیرہ جو ان سے برآمد ہوتے ہیں باز رہنے پر لے آئے۔

ولدى النصارى ايضاً صيام الفصول الاربعة وهو صيام ثلاثة ايام في كل منها، ولديهم ايضاً صيام الاربعاء والجمعة تطوعاً لا فرضاً.

اور عیسائیوں کے ہاں چار فصلوں کے روزے بھی ہیں، اور وہ ہر ایک فصل میں تین دن کے روزے ہیں، اور انکے ہاں بدھ اور جمعے کا روزہ بھی ہے، فرض کے طور پر نہیں نفل کے طور پر۔

الصيام في الاسلام

اسلام میں روزہ

فرض الله على المسلمين ان يصوموا شهر رمضان، فقال تعالى:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض کئے ہیں۔ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَ

اے لوگو جو ایمان رکھتے ہو تم پر بھی لکھا گیا روزہ رکھنا جس طرح ان لوگوں پر لکھا گیا تھا جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم پرہیزگاری کرنے لگو۔ چند گنے ہوئے دنوں میں، پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر پر ہو تو اور دنوں میں روزوں کی گنتی پوری کرلے، اور انپر جنکو اسمیں نہایت مشقت ہوتی ہو فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا دینا۔ پھر جو کوئی اپنے شوق سے کوئی نیکی کرے تو

أَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۵ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۵

وہ اسکے لئے بہتر ہے اور اگر تم روزہ رکھو تمھارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ ماہِ رمضان جس میں قرآن اتارا گیا لوگوں کیلئے ہدایت اور راہ دکھانے اور حق و باطل کا فرق سمجھانے کی کھلی کھلی باتیں پھر جو کوئی تم میں سے یہ مہینہ پائے تو اسکے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو اور دنوں میں گنتی کر (کے رکھ) لے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور تا کہ تم تعداد پوری کر لو اور تا کہ تم اس پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اسنے تم کو ہدایت دی اور تا کہ تم شکر کرو۔

وللصيام عند المسلمين آداب لا بد من مراعاتها، منها غضّ البصر عن كل مذموم ومكروه وما يثير الشهوة وحفظ اللسان من الهذيان والكذب والغيبة والنميمة والخصومة والمراء، وكف السمع عن الاصغاء الى كل مكروه، وكف بقية الجوارح عن الآثام والشهوات وان لا يستكثر من الطعام وقت الافطار والسحر فيكتفي بما يحفظ عليه صحته ولا يوقعه في التخمة او سوء الهضم۔

اور مسلمانوں کے ہاں روزے کے کچھ آداب ہیں جنکی نگرانی ضروری ہے جیسے ہر برے گھنونے اور شہوت انگیز امر سے نگاہ کو باز رکھنا۔ بکواس جھوٹ، پس گوئی، سخن چینی اور جھگڑے تکرار سے زبان کو محفوظ رکھنا، اور کان کو ہر ناسزا بات سننے سے روکنا، اور باقی اعضا کو گناہوں اور بد خواہشوں سے روکے رکھنا، اور سحر گاہی اور افطاری کے وقت زیادہ نہ کھانا، اور اسی مقدار پر اکتفا کرنا جو اس کی صحت کو محفوظ رکھے اور اس کو بدہضمی میں مبتلا نہ کردے۔

والغرض من هذا ان يتاهل المسلم للاستفادة من مزايا الصيام الروحية والجسدية، فان الله لم يفرض الصوم على الناس تعذيبا لهم او انتقاما منهم، ولكنه فرضه

اور غرض اس سے یہ ہے کہ مسلمان روزے کی روحانی اور جسمانی خوبیوں سے فائدہ حاصل کرنے کے قابل ہو جائے، اسلئے کہ اللہ نے لوگوں پر روزہ انکو عذاب دینے یا ان سے انتقام لینے کی خاطر فرض نہیں کیا بلکہ انکے جسول

لمصلحة نفوسهم وجسومهم، كما قال تعالى
ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج،
ولكن يريد ليطهركم وليتم نعمته
عليكم لعلكم تشكرون ۵

اور جانوں کی بھلائی کے لئے فرض کیا ہے جیسا کہ فرمایا:
اللہ تم پر کوئی تنگی وارد کرنا نہیں چاہتا، بلکہ وہ تو
چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری
کرے، اور تاکہ تم شکر کرو۔

الصوم من افعل العوامل للترقي الروحاني

الانسان جسد وروح الف
الخالق بينهما على اختلاف طبيعتهما الى
حين. فاكثر الناس تتسلط المطالب
الجثمانية عليهم فتزج بهم في حمأة الشهوات
فيصبحون خطرا على انفسهم وذويهم
ومجتمعاتهم.

وقد شرع الاسلام ليبلغ الانسان
في حدود الاعتدال، ودائرة الامكان
درجة عالية في الرفيق الاعلى، فكلفه
بآداب واخلاق، مراعيا فيها ضعفه،
وملاحظا قابليته، واوجب عليه
عبادات تتكافل كلها في ايتائه بقوة
معنوية يتغلب بها على العوامل التي
تدفعه لخلع العذار والمضي خلف
الاهواء فشرع له الصلوة ليستمد منها
الخشية من الله ودوام مراعات اوامره
في كل ما يصدر منه لغيره. وشرع الصوم

روزہ روحانی ترقی کا مؤثر ترین ذریعہ ہے

انسان جسم و روح ہے جن کے درمیان خالق
نے باوجود انکی طبیعتوں کے جدا جدا ہونے کے ایک
وقت تک ملاپ کر دیا ہے۔ پس اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں
جن پر جسمانیت تسلط جما کر انکو شہوتوں کے کیچڑ میں دھنسا
دیتی ہے، تو اپنی جانوں پر اپنے خاندانوں پر اور اپنی
سماج پر وبال ہو جاتے ہیں۔

اور اسلام اسلئے مشروع ہوا ہے کہ انسان کو
اعتدال کی حدوں اور امکان کے دائرے کے اندر
رفیق اعلیٰ میں اونچے مرتبہ پر پہنچا دے۔ اس بنا پر اس نے
اسکو اسکی کمزوری کا پاس اور اسکی قابلیت کا لحاظ
رکھتے ہوئے کچھ آداب و اخلاق کا مکلف ٹھہرایا اور
کچھ عبادتیں اس پر واجب کیں جو سب کی سب اسکو
ایک ایسی اندرونی قوت عطا کرنے کی ذمہ دار
ہیں جس سے وہ ان اسباب پر غلبہ حاصل کر سکے جو اسکو
بے مہاری اور شہوتوں کی تابعداری پر آمادہ کرتی ہیں پس اسکے
لئے نماز مشروع کی تاکہ اس سے خدائے پاک سے ڈرتے رہنے اور تمام
معاملات میں اسکے احکام کا ہمیشہ پاس رکھنے میں امداد حاصل ہو

لیؤھلہ للعروج فی معارج الکمال والتجرد بقدر الامکان من عالم المادۃ۔

نعم، فان الانسان فی حالۃ الاعتدال تتعادل فیہ قوتاہ الروحیۃ والجسدیۃ، فاذا غلب علی نفسہ صفات البھائم، بطل تعادل قوتیہ واقترب من العالم الحیوانی۔

امّا اذا امتنع الانسان عن الطعام والشراب راعی ما ذکرناہ من الآداب فقد اتصف بما علیہ الملٰئکۃ من التجرد عن سلطان المادّۃ فالتحق بعالمہم، وکان وھو فی تلک الحالۃ اھلٌ ما یکون للتجلیات الالٰھیۃ، والاشراقات الروحانیّۃ فیکتسب بذالک قدرۃ علی مغالبۃ الشھوات، وقوۃ علی مکافحۃ الاھواء و یزداد من اللہ قربا و من عوامل الشر بعدا۔

اما من الناحیۃ العبادیۃ، فان الصیام الاسلامیّ بالمکان الارفع منہا حتیٰ شرّفہ اللہ بنسبتہ الیٰ نفسہ، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یحکیہ عن ربہ من حدیثٍ قدسی: اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ ذالک لِاَنَّ فی کبح النفس عن اَحَبّ شھواتھا الیھا، ایذانا من الصائم بکمال التسلیم لاوامر

اور روزہ اسلئے مشروع ہوا کہ کمال کے زینوں پر عروج اور جہانتک ممکن ہو عالم مادہ سے تجرد حاصل کرنیکے قابل بنائے۔

ہاں اعتدال کیحالت میں انسان کی روحانی اور جسمانی قوتیں برابر برابر رہتی ہیں، پھر جب وہ اپنے نفس پر بہائم کی صفات کو غالب کر دیتا ہے تو اسکی دونوں قوتوں کی برابری باقی رہتی ہے اور وہ عالم حیوانی سے قریب ہو جاتا ہے

پر جب انسان کھانے پینے سے باز رہے اور جن آداب کا ہم نے ذکر کیا ہے انکو ملحوظ رکھے تو وہ مادہ کے تسلط سے نکل کر اور فرشتوں کی صفات سے متصف ہو کر عالم ملکوت میں شامل ہو جائیگا اور وہ اسحالت میں تجلیات الٰہیہ اور اشراقات روحانیہ کی قابلیت حاصل کریگا، اور اس سے اس میں شہوتوں پر غلبہ پانے کی قدرت اور نفسانی خواہشوں کو زیر کرنے کی قوت پیدا ہوگی اور اللہ سے نزدیکی اور بدی کے اسباب سے دوری بڑھتی جائیگی۔

پر عبادت ہونیکی جانب سے تو روزے کا بہت اونچا درجہ ہے، یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنی ذات کے ساتھ نسبت کا شرف بخشا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی میں اپنے پروردگار کی بابی ارشاد فرمایا ہے: ”روزہ میرا ہے اور میں ہی اسکا بدلہ دیتا ہوں“ اسکا سبب یہ ہے کہ نفس کو اسکی سب سے پیاری خواہشوں سے باز رکھنے میں روزہ دار کی طرف سے اپنے مالک کے احکام کو

مُبدعہ، والتسلیم غایۃ غایات العبودیۃ
بل ھو معنی الاسلام وحقیقتہ، والصوم
مع انہ قربۃ من اقرب القربات فی
ذاتہ یُعِدُّ النفس البشریۃ ویؤھلھا
لجمیع الخصال الکریمۃ التی امر اللہ عبادہ
بالاخذ بہا: کالعطف علی المساکین،
والحدب علی المحرومین، والرحمۃ بالضعفاء
والمصابین واغاثۃ الملھوفین، و
التنفیس عن المکروبین، والشعور
بحاجات المحتاجین وھذہ الخصال
مجتمعۃ تنبہ القلوب لضرورۃ التکافل
بین الاقویاء والضعفاء، وبین الاثریاء
والفقراء. وفی اعقاب ھذہ الصفات
تضام الآحاد وتضافرھم علی القیام
بمہام الاجتماع کلہ، والاضطلاع
باعبائہ وثمرۃ ذالک توحد الوجھۃ،
واجتماع الکلمۃ، وقیام دولۃ الحق فی
الارض.

پورا پورا مان لینے کا اعلان ہے اور یہ مان لینا ہی انتہا
درجے کی بندگی ہے، بلکہ یہی اسلام کی روح اور حقیقت ہے۔ اور
روزہ باآنکہ بذات خود سب قربتوں میں قریب تر قربت ہے،
نفس بشری کو ان تمام اعلیٰ صفات کی جنکے لینے کا اللہ
نے حکم دیا ہے قابلیت بھی عطا کرتا ہے، جیسے مسکینوں
پر لطف، ناداروں پر کرم، کمزوروں اور
مصیبت زدوں پر مہربانی، فریادیوں
کی فریاد رسی، غمگینوں کی غمخواری اور محتاجوں
کی ضرورتوں کا احساس۔ اور یہ سب
خصلتیں زورآوروں اور کمزوروں، زرداروں
اور ناداروں کے درمیان باہمی ذمہ داری
کی ضرورت کے لئے دلوں کو بیدار کرتی ہے،
اور ان صفتوں کے پیچھے پیچھے افراد کا اتحاد،
سماج کی مہمات سرانجام دینے اور اس کے بار
برداشت کرنے پر سب کی ہمدستی ہے اور نتیجہ
اس کا سب کی یکجہتی اور ہم آہنگی اور
زمین میں دولتِ حق کا قیام ہے۔

وقد عرف علماء النفس حدیثا
ان الصیام یقوی الارادۃ الانسانیۃ
ویمد النفس بوسائل معنویۃ تتغلب
بہا علی المطالب الجسدانیۃ فیصرف

اور علمائے نفس نے ابھی تازہ تازہ معلوم کیا
ہے کہ روزہ انسانی ارادے کو قوت دیتا اور نفس
کو ایسے اندرونی وسیلے بہم پہنچاتا ہے جن سے وہ
جسمانی مطالب پر غلبہ پا کر اپنے مادی وجود کو اپنی

وجوده المادي على ما يقتضيه عقله،
لا على ما تطبعه غرائزه البهيمية۔

عقل کے مطابق چلاتا ہے نہ اس سبھاؤ کے موافق جو
اسکی حیوانی طبیعتیں پیدا کرتی ہیں۔

وعلى هذا الاساس العلمي وضع
الاستاذ الالماني "جيهاردت" كتابا
في تقوية الارادة جعل اساسه الصوم و
ذهب فيه الى ان الصوم هو الوسيلة
الفعالة لتحقيق الروح على الجسد فيعيش
الانسان مالكا زمام نفسه، لا اسير
ميوله المادية، تقوده الى الهلكات وهو
يعلم انه مقود اليها لا محالة۔

اسی علمی بنیاد پر جرمن پروفیسر "جیہاردت"
نے ایک کتاب تقویت ارادہ کے موضوع پر لکھی جسکی
اساس اس نے روزے کو قرار دیا ہے، اور اس میں
اس نے اپنا مذہب اسی کو قرار دیا ہے کہ جسم پر روح
کا سکہ بٹھانے کے واسطے روزہ مؤثر وسیلہ ہے۔
اس سے انسان اپنی باگ ڈور کا مالک ہو کر جیتا ہے
نہ کہ اپنی مادی خواہشوں کا اسیر ہو کر، جو اسکو تباہیوں
کی طرف کھینچتی ہیں اور وہ جانتا ہے کہ انکی طرف کھنچ رہا ہوں

فحكمة الصيام لا تنقدر من هذه
الناحية وطريقته في الاسلام احسن الطرق
واكفلها لتحقيق جميع الاغراض المرجوة
منه، كما ستراه هنا۔

پس اس طرف سے روزے کی حکمت کا اندازہ نہیں
ہو سکتا اور جو طریقہ اس کا اسلام میں ہے وہی بہترین
اور روزے کی ان تمام اغراض کو جو اس سے متوقع
ہیں پورا کرنیکا ذمہ دار ترین طریقہ ہے جیسا کہ ابھی دیکھو گے

اثر الصوم في صحة الاجسام

روزے کا اثر تندرستی پر

قد ثبت علميا ان مزايا الصوم لا
تقتصر على الناحية الروحانية من الانسان،
ولكنها تشمل الناحية المادية منه ايضا۔

یہ بات علمی طور پر پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ
روزے کے فضائل محض انسان کی روحانی جانب
تک ہی بس نہیں کرتے بلکہ اسکے جسمانی پہلو کو بھی شامل ہیں

تبين للمشتغلين بعلاج الامراض
منذ وجد علم الطب، ان للاغذية دخلا
عظيما في اصابة الاجسام بالادواء المختلفة
لا من ناحية الافراط فيها فحسب، بل

علاج الامراض کا شغل رکھنے والوں پر یہ اسی وقت
سے روشن ہو چکا ہے جب سے علم طب وجود میں آیا
ہے کہ جسموں کے مختلف امراض کا شکار ہونے میں
غذاؤں کو بہت بڑا دخل ہے۔ نہ محض ان میں افراط کرنیکی

من ناحیۃ التسمم بالعناصر الداخلۃ فی ترکیبھا ایضا۔

وجہ سے بلکہ جو عناصر انکی ترکیب میں داخل ہیں ان سے زہر پذیر ہو جانے کی وجہ سے بھی۔

اما تاثیر الافراط فیھا فمعلوم ومن آثارہ التخمۃ وسوء الھضم والامراض المعدۃ، والسمن والترھل، وخمود الفطنۃ، والبول السکری وتشحم القلب الخ، حتی قال بوقراط منذ نحو خمسۃ وعشرین قرنا اکل الناس اکل السباع فمرضوا، فغذوناھم باغذیۃ الطیور فصحوا"۔

مگر ان میں افراط کرنے کی تاثیرات تو معلوم ہی ہیں، چنانچہ اسکے بعض اثرات یہ ہیں: ناگوار ہونا طعام کا، بدہضمی، معدے کی بیماریاں، موٹاپا، گوشت کا ڈھیلا اور پھولا پھولا ہونا، کندی عقل، شکری پیشاب، اور دل کا چربیلا ہو جانا وغیرہ۔ یہانتک کہ ابوقراط نے پچیس صدیوں سے کہہ رکھا ہے: لوگوں نے درندوں کی خوراک کھائی تو بیمار ہو گئے، تب ہم نے انکو پرندوں کی غذائیں دیں تو تندرست ہو گئے۔

وقد اتضح للناس کافۃ ان الحمیۃ رأس الدواء، فجری علیھا الاطباء منذ اقدم عھود التاریخ وقد جاء فی ذلک: المعدۃ بیت الداء، والحمیہ رأس الدواء۔"

اور یہ بات سب پر واضح ہو چکی ہے کہ پرہیز چوٹی کی دوا ہے۔ اور طبیب اس پر تاریخ کے نہایت قدیم زمانوں سے لے کر چل رہے ہیں، اور اس پر ایک کہاوت ہے: "معدہ بیماری کا گھر اور پرہیز دوا کا سر"۔

واما تأثیر الاغذیۃ من ناحیۃ التسمم بھا فامرۃ مقرر معروف، وذالک ان الانسان باستکثارہ من الوان الطعام یدخل الی معدتہ ضروبا شتی من المواد المتعاکسۃ الطبیعۃ تترکب فی القناۃ الھضمیۃ ترکبا جدیدا، فتتولد متحصلات ضارۃ بالبنیۃ. فقد شوھد ان زیادۃ تناول المواد الزلالیۃ

رہا غذاؤں کی وجہ سے زہر پیدا ہو جانا، تو یہ بھی جانا پہچانا معاملہ ہے۔ سبب اس کا یہ ہے کہ انسان رنگا رنگ کے کھانوں کی بہتات کر لینے کی وجہ سے اپنے معدے میں مخالف مادوں کی متفرق قسمیں داخل کر لیتا ہے جو کہ ہضم کی نالی میں ایک نئی ترکیب پاتی ہیں اور اس سے ایسی چیزیں پیدا ہوتی ہیں جو جسم کو مضر ہوں، چنانچہ دیکھنے میں آیا ہے کہ آبی مادوں کا بکثرت تناول کرتا جو کچھ

يفضي الى استحالة ما يزيد منها عن حاجة الجسم الى بولينا، وهذه بائتلافها بقليل من الاوكسيجن تصير حمضا بوليا، وهو سم شديد الفعل يصيب بامراض ثقيلة، ولا يمكن التخلص منه الا بحمية طويلة وادوية كثيرة. هذا مصداق لقول النبيّ صلى الله عليه وسلم: مَا مَلَأَ ابْنُ آدَمَ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنِهِ. وقوله: حسب الانسان من الطعام لقيمات يقمن صلبه.

جسم کی ضرورت سے زائد بچ جاتا ہے اسکو مادہ بول میں تبدیل کر دیتا ہے اور یہ تھوڑا سا آکسیجن مل جانے سے یورک ایسڈ بن جاتا ہے اور وہ ایسا زہر ہے جس سے انسان ایسی ثقیل بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے جن سے بغیر طویل پرہیز اور کثیر دواؤں کے چھٹکارا محال ہو جاتا ہے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مصداق ہے کہ: "فرزند آدم نے اپنے پیٹ سے برا کوئی برتن نہیں بھرا" اور اس قول کا کہ "انسان کو کھانے کے چند لقمے بس ہیں جو اسکی پشت کو سیدھی رکھیں"۔

فاعتمادا على هذا الاساس العلمي يعتمد الاطباء في معالجتهم للامراض على الحمية، فقد شوهد انه بالتقليل من الطعام، وتناول الخفيف من الاغذية تفرغ البدنة للتخلص من السموم المنبثة فيها.

پس اس علمی بنیاد پر اعتماد کر کے اطبا امراض کے معالجات میں پرہیز پر بھروسا کرتے تھے، چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ طعام کو گھٹانے اور ہلکی غذائیں استعمال میں لانے سے جسم انسانی اپنے اندر پھیلی ہوئی زہروں سے خلاصی حاصل کرنے کیلئے فارغ ہو جاتا ہے۔

وقد ثبت ان اللجأ الى الصوم ينجي الانسان من امراض فتاكة، اهمها البول السكري، فقد روت المجلة الطبية المصرية انه عولج به ثلاثمائة شخص دفعة واحدة فشفوا جميعا وفي الاثر: "جوعوا تصحوا".

اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ روزے کا آسرا لینا انسان کو ان امراض مہلکہ سے بچا لیتا ہے جن میں سب سے اہم "بول شکری" ہے۔ چنانچہ مصر کے مجلہ طبیہ کی روایت ہے کہ روزے سے تین سو اشخاص کا بیک دفعہ معالجہ ہوا اور سب شفایاب ہو گئے۔ اور اثر میں ہے: بھوکے رہو چنگے رہو۔

الصوم الاسلامي خير انواع الصيام

اسلامی روزہ سب روزوں میں بہترین روزہ ہے۔

الصوم في الاسلام عمل عبادي يقصد

روزہ اسلام میں ایک عبادتی عمل ہے جس سے

به مصلحة الانسان جسديا وروحيا، لقوله تعالى: وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ. وقوله: مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ"۔ وقد علمت مدى تاثير الصوم في الجسم والنفس معا، وقد دلّ تاريخ المسلمين الاولين على مدى ما بلغوه في سنين معدودة من الصحة الجسدية والسمو الروحاني، وهو ما عجزت التربية الحديثة عن تحقيقه منذ وجودها الى اليوم.

جسمی اور روحی طور پر انسان کی مصلحت مقصود ہوتی ہے، بقولہ تعالیٰ: "اور تمہارا روزہ رکھنا تمہارے حق میں بہتر ہے"۔ اور بقولہ تعالیٰ: "اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈال دے لیکن وہ تم کو پاک کرنا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دینا چاہتا ہے"۔ اور تم جسم و نفس دونوں پر تاثیر روزہ کی حد جان ہی چکے اور پہلے مسلمانوں کی تاریخ ہمکو پتہ دیتی ہے کہ وہ چند ہی سالوں میں صحت جسمانی اور عروج روحانی کی کس غایت تک پہنچ گئے تھے، اس غایت تک کہ نئی تربیت اپنے جنم سے لے کر آج تک وہاں پہنچنے سے درماندہ ہے۔

وهنا نريد ان ندلل على ان الصيام في الاسلام هو خير ضروبه على الاطلاق: فقد وضع على اسلوب حكيم بحيث ينتج جميع ما ينتظر منه من فائدة جسدية وروحية، ولا يضر بالبنية كما تضرها ضروبها الاخرى.

ہم یہاں اسکی دلیل پیش کرنا چاہتے ہیں کہ اسلامی روزہ اپنی اقسام سے مطلقاً بہتر و برتر ہے، اسلئے کہ وہ ایسے حکیمانہ اسلوب پر رکھا گیا ہے کہ جتنے روحانی و جسمانی فوائد کی اس سے توقع کی جا سکتی ہے ان سب کو برآمد کرتا ہے، اور اپنی دوسری اقسام کی طرح جسم کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

فالذين يصومون اربعا وعشرين ساعة متوالية ثم يفطرون على الشاي او الخبز المغموس في الماء او الملتات بالتراب، هؤلاء يضرون انفسهم ضررا كبيرا، فقد اثبت الاستاذان الفيزيولوجيان

پس لوگ پے درپے چوبیس گھنٹے کا روزہ رکھتے ہیں، پھر چائے پر یا پانی میں ڈبوئی یا مٹی میں لتھڑی روٹی پر اسکو افطار کرتے ہیں، وہ اپنے آپ کو بہت بڑا ضرر پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ فزیالوجی کے دو پروفیسروں ہنرلو اور ریشیہ نے ثابت کیا

(هنريو) و (رهيشيه) ان الجسم يفقد من
وزنه بالحرمان من التغذی فی اربع
وعشرين ساعة مقدارًا محسوسًا ويقل
طرح حمض الكربون من الدم، وتبطئ
تهوية الرئتين فينزل مقدار ما
يدخل من الهواء فيهما من ٥٠٠ الی
٤٠٠ لتر فی تلك المدة.

فاذا كان الذی يريد الاقتصار علی
أكلة واحدة يعمد الی تناول كل ما يحتاج
اليه دفعة واحدة، اضطر الی ملء
معدته ملئًا لا يتفق وسهولة الهضم،
فلا يكتسب من وراء صيامه خيرًا.

والذين يجعلون صيامهم منحصرًا
فی الانقطاع عن اكل اللحم وما يشتق
منه فان صيامهم لا يعتبر صيامًا ولا
ينتج المزايا الجسدية والروحية المنتظرة
منه. فانهم يستعيضون بالبقول و
الزيوت عن اللحم والسمن والجبن، وهی
اغذی من تلك ويمكن الاكتفاء بها
مدی الحياة، فان البوذيين لا يأكلون
اللحوم بجميع انواعها وهم عائشون
كسائر الناس.

ہے کہ جسم ۲۴ گھنٹے غذا سے محروم رہ کر اپنے وزن کی
ایک بین مقدار کھو بیٹھتا ہے اور خون میں سے
کاربانک ایسڈ کا اخراج گھٹ جاتا ہے، اور
پھیپڑوں کو ہوا پہنچانا سست پڑ جاتا ہے
اور جو ہوا اس مدت میں پھیپڑوں میں داخل ہوتی
ہے اسس کی مدت ۵۰۰ سے اتر کر ۴۰۰ لتر
تک اتر آتی ہے۔

پھر اگر ایسا ہو کہ جو شخص ایک کھانے
پر بس کرنا چاہتا ہے وہ یکبارگی ہر اس چیز کے تناول
کرنے کا جسکی اس کو احتیاج ہو قصد کر پائے تو وہ
اپنے معدے کو اتنا بھر لینے پر ناچار ہو جائیگا جس کے
ساتھ سہولت ہضم میسر نہ ہوسکے تو اس کو اپنے اس

اور جو لوگ اپنے روزے کو گوشت سے
پیدا ہونے والی چیزوں کا کھانا چھوڑ دینے پر منحصر
رکھتے ہیں، تو ان کے روزے کو روزہ نہیں کہا جاسکتا
ہے اور نہ وہ ایسے جسمانی اور روحانی فضائل پیدا کرسکتا
ہے جو اس سے متوقع ہوسکتے ہیں۔ اسلئے کہ یہ لوگ
گوشت، گھی اور پنیر کے بدل ترکاریوں اور روغنوں سے
حاصل کر لیتے ہیں اور وہ ان سے زیادہ غذا بخش ہیں
اور ان پر تا زندگی اکتفا کی جاسکتی ہے۔ دیکھو بدھ
تمام اقسام کے گوشت نہیں کھاتے اور وہ باقی
انسانوں کی طرح زندہ ہیں۔

ولكن الصيام في الاسلام يحقق هذا اياه من كل وجه، فهو يأمر الانسان ان يمتنع عن الطعام و الشراب من الفجر الى غروب الشمس وقد سن له ان يعجل الافطار وان يتلطف فيه، وان يؤخر السحور ما استطاع الى قبيل الفجر، لقول النبي صلى الله عليه وسلم: "دامت امتي بخير ما اخرت السحور وعجلت الافطار".

لیکن اسلامی روزہ تو ہر وجہ سے اپنے فضائل کو ثابت کرتا ہے، وہ انسان کو حکم کرتا ہے کہ فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے سے باز رہے، اور اس کو مسنون ہے کہ افطار میں جلدی اور نرمی کرے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "میری امت جب تک سحری میں تاخیر اور افطار میں عجلت کرتی رہے گی بخیر رہیگی"۔

وكان صيام المسلمين الاولين كما رسمه النبي صلى الله عليه وسلم ان يمسكوا عن الطعام والشراب و الاتصال الجنسي الى غروب الشمس، ثم يفطرون على قليل من الماء او غيره، ثم يصلون المغرب ثم يمضون هزيعا من الليل في الطاعة، ثم ينامون الى قبيل الفجر فيتناولون طعام السحور وينتظرون الفجر فيصلونه، ثم ينصرفون الى اعمالهم.

پہلے مسلمانوں کا روزہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے مطابق یہ تھا: کھانے پینے اور اتصال جنسی سے غروب آفتاب تک رُکے رہنا، پھر تھوڑے سے پانی یا کھجور وغیرہ سے افطار کرنا۔ پھر نماز مغرب پڑھنا۔ پھر کچھ حصہ رات کا طاعت میں گزارنا۔

پھر فجر سے کچھ پہلے اٹھ کر سحری کا تناول کرنا، نماز فجر کا انتظار کرنا اور وقت آنے پر اس کو پڑھنا، پھر اپنے اپنے کاموں پر چلے جانا۔

فهذا النظام الحكيم يسمح للبنية ان تفرغ للتخلص من سمومها باراحة المعدة اكثر من عشر ساعات متوالية،

پس یہی نظام حکیم ہے جو پے در پے دس گھنٹوں سے زائد وقت تک معدے کو آرام دیکر زہروں سے چھٹکارا پانے کے لئے فارغ کر دیتا ہے

ولا يدع عوامل التحليل تتسلط على
الجسم، فاذا توالى هذا التطهير
الجسماني ثلاثين يوما، فان البنية
تخلص من جميع سمومها، فيشعر مؤدى
لهٰذهِ الفريضة على هٰذا النحو بصحة
كاملة وغبطة تامة وبارتقاء
محسوس في نفسيته وقوة في ارادته۔

نعم: ان من الناس من يتوسعون
في الطعام في شهر رمضان ويضيعون
اوقاتهم في السهر الضارة بصحتهم،
ويفرطون في السحور ثم ينامون قبل
تمام الهضم، فهؤلاء لا يتبعون
النظام الذي وضعه الاسلام للصوم
وعليهم تبعة اعمالهم۔ وفيهم يقول
النبي صلى الله عليه وسلم:

"كم من صائم ليس له من صومه
الا الجوع والعطش"۔

فنرجوا الله ان يوفقنا لنفهم
اسرار هٰذا الدين وان يلهمنا العمل
به فان فيه خيري الدنيا والآخرة۔

اور تحلیل کے عمل کو جسم پر مسلط ہونے نہیں دیتا،
پھر جب یہ جسمانی صفائی کا کام تیس دن تک
لگاتار جاری رہتا ہے، توجسم اپنے سارے
زہریلے مادوں سے چھوٹ جاتا ہے اور اس
فریضہ کا اس طریق پر ادا کرنے والا، پوری صحت
اور کامل شادمانی کا احساس کرتا ہے اور اپنی
نفسیت میں ایک محسوس ارتقا اور اپنے

ہاں، ایسے بھی اشخاص ہیں جو ماہ رمضان
میں خوب دل کھول کر پکاتے اور ٹھونس ٹھونس کر
کھاتے ہیں اور اپنے اوقات مضر صحت بیداری میں
ضائع کرتے ہیں اور سحری میں کوتاہی کرتے ہیں، پھر
پہلے ہضم سے پہلے سو جاتے ہیں، سو یہ لوگ جو نظام
اسلام نے روزے کیلئے رکھا ہے اسکی پیروی نہیں
کرتے اور انکے اعمال کا وبال انھیں پر پڑتا ہے اور
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انھی کے متعلق فرمایا:

"کئی ایسے روزے دار ہیں جن کو اپنے روزے سے
بجز بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا"

سو ہم اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہم کو اس
دین کے اسرار سمجھنے کی ہدایت دیگا اور اس پر
عمل پیرا ہونا ہم پر الہام فرمائیگا کہ اسی میں دنیا و
آخرت کی بھلائی ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مدیر: محمد احمد خان ذاکر

الدُّرُوسُ العَرَبِيَّة

بَعْضُ الاَنَاشِيْدِ المُسْتَعْمَلَة فِی المَدَارِسِ العَرَبِيَّه

مذکورہ چند عربی نظمیں جو بلادِ اسلامیہ کے مدارس عربیہ میں بچوں کو یاد کرائی جاتی ہیں سیدہ فاضلہ کلثوم نے عطا فرمائی ہیں۔ انکا لفظی ترجمہ نہیں کیا گیا، ذیل کی تُک بندی میں ان کے مطالب ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(العُرب)

اِبْنَةِ بِنْتَ الهِنْدِ　　یَا خَیْرَ الاَنَام

یَا فَتَاةَ الشَّرْقِ　　یَا بِنْتَ الکِرَام

اِنْهَضِی لِلْعِلْمِ وَ امْشِی لِلاَمَام

نَهْضَةً تَنْفِی دَیَاجِیْرَ الظَّلَام

(العُرب) (الدور)

خَلِّدِیْ ذِکْرَ الهُنُوْد　　خَلِّدِیْهِ خَلِّدِیْ

اَنْتِ اِنْ عُدَّ الحَسَبْ　　فَخْرُ قَوْمٍ لِلْغَدِ

هُوَذَا نُوْرُ الاَدَبْ　　اَقْتَبِسِیْهِ وَ انْشُدِیْ

(انسرمیہ)

فَلْیَدُمْ مَجْدَ الهُنُوْد　　سَاطِعًا فِی الفَرْقَدِ

يافتاةَ الشَّرقِ سِيري لِلرُّقي
وَاقْبِسي بِالعِلْمِ نُورًا وَاشْرِقي

(الدور)

ارجعي المجدَ القديمَ العاليا
واحيي ذكرَ الخالدينَ الماضيا
اجعلي الأخلاقَ رمزًا عاليا
وَ انيري روحَ نشءٍ زاهيا

(الدور)

أنتِ أمّي أنتِ أمّي — أنتِ عنوانُ الحنانِ
أنتِ لي نعمَ المربّي — أنتِ عونٌ وأمانِ
كم تحمّلتِ لأجلي — من عذابٍ وسهرِ
كانَ مهدي منكِ ليلًا — بينَ سمعٍ وبصرِ
كم تفقّدتِ غذائي — كم تعهّدتِ ثيابي
أنتِ أصلٌ لهنائي — أنتِ عندي كحياتي
فجزاكِ اللهُ يا أمّ — في جزاءِ الصالحاتِ
أنتِ أحسنتِ إليّ — أنتِ خيرُ المحسناتِ

أهلًا بكرامٍ زارونا — لطفًا فنرحّبُ نادينا
وبهم يتغنّى شادينا — تلحينَ البلبلِ عالزّهرِ
شرّفتموا يا خيرَ الأدبا — ولكم دوحًا ننشدُ طربا
تمثالُ الفخرِ لكم نصبا — بالعلمِ رفعتم كلَّ منى

ترجمہ

دخترِ ہندوستاں! اے بہترین دختراں ✤ اے فتاۃِ شرق ہاں! اے یادگارِ مہتراں
اٹھ کھڑی ہو بہرِ دانش اور قدم آگے بڑھا ✤ جہل کی تاریکیوں کو کر کے ہمت دے مٹا
زندہ و پائندہ رکھ ہاں ہندیوں کی یاد کو
جب گِنے جائیں مفاخر، تُو ہی فخرِ قوم ✤
دیکھ ادب کی روشنی تو اس سے کر کسبِ ضیا ✤ اور بول دے تاباں رہے دائم ستارہ ہند کا
اے فتاۃِ شرق رکھ آگے ترقی کا قدم
نورِ دانش سے منور ہو چمک اٹھ یک قلم

دور

وہ پرانی شان، اونچی آن کے دن پھیر لا ✤ نامِ نیکِ رفتگاں کی تیرے دم سے ہو بقا
تو دلیلِ برتری اپنا بنا خُلقِ حَسَن
اس سے روشن کر روانِ نونہالانِ وطن

میری ماں تُو میری ماں تُو ✤ مامتا کا ہے پتہ نشاں تُو
میری اچھی پالنہاری ✤ میری مَدَد تُو میری اماں تو
کتنے دکھ میرے لئے جھیلے ✤ کتنی راتیں جاگ بسر کیں
تیرے کان اور تیری آنکھیں ✤ میرے بچھونے پر ہی لگی تھیں
کرتی رہی ہے تُو ہی مہیا ✤ کپڑا میرا کھانا میرا
تُو ہے میرے سُکھ کی پونجی ✤ تُو ہی میری جان ہے گویا
تجھ کو جزا اللہ دے اماں ✤ اچھی ماؤں کی جو جزا ہو
کتنے بڑے احسان ہیں تیرے ✤ ان کا حق کب مجھ سے ادا ہو

کیا بھاگ ہمارے ہیں دھن دھن + آئے جو ہیں سرداران وطن
بلبل ہیں چہکتے گلشن میں + گلشن پہ نرالا ہے جوبن
تم نے ہے مشرّف ہم کو کیا + اے مجمع اخیارُ الاُدَبا
سب چھوٹے بڑے ہیں محو طرب + یہ دن تو ہمیں ہے عید ہوا
کی علم کی تم نے ہر خدمت
ہے مخفر تمھارا حق حقّا

بَعْضُ مِنْ وَاجِبَاتِ التِّلْمِيْذَاتِ

(بقلم السیدہ کلثوم معلمہ مدرسۃ البنات)

يَجِبُ عَلَى التِّلْمِيْذَاتِ اِحْتِرَامُ اَوْلِيَائِهِنَّ فِي الْبَيْتِ وَ امْتِثَالُ اَوَامِرِهِمْ كَمَا اِنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِنَّ اَنْ يَحْتَرِمْنَ مُعَلِّمَاتِهِنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ لِاَنَّ الْمُعَلِّمَاتِ يُرَبِّيْنَهُنَّ بَدَلَ وَالِدَيْهِنَّ وَ يَسْعَيْنَ فِي تَهْذِيْبِ اَخْلَاقِهِنَّ وَ يُعَلِّمْنَهُنَّ الْعُلُوْمَ الَّتِي تَنْفَعُهُنَّ وَ تُعَلِّيْ قَدْرَهُنَّ وَ شَأْنَهُنَّ وَ تَجْعَلُهُنَّ مِنَ السَّعِيْدَاتِ النَّاجِحَاتِ وَ اِذَا لَمْ تُوْجَدِ الْمُعَلِّمَاتُ يَعِشْنَ الْبَنَاتُ جَاهِلَاتٍ لَا فَرْقَ بَيْنَ مَا يَنْفَعُهُنَّ وَ مَا يَضُرُّهُنَّ فَيَنْعِبْنَ اَنْفُسَهُنَّ كَثِيْرًا وَ يَكُنَّ ذَلِيْلَاتٍ بَيْنَ النَّاسِ وَ الْمُجْتَمَعِ الرَّاقِي الْمُهَذَّبِ مُحْتَقَرَاتٍ عِنْدَهُمْ. فَالتِّلْمِيْذَاتُ الْعَاقِلَاتُ

يُحْبِبْنَ مُعَلِّمَاتِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ حُقُوقَهُنَّ غَائِبَاتٍ كُنَّ أَوْ حَاضِرَاتٍ وَ يُقِرَّنَ بِفَضْلِهِنَّ وَ يَجْتَهِدْنَ فِي إِرْضَائِهِنَّ وَ إِمْتِثَالِ أَوَامِرِهِنَّ عن خُلُوصِ قَلْبٍ فِيْ تَأْدِيَةِ الْوَاجِبِ لَا خَوْفًا مِنَ الزَّجْرِ وَ الْعِقَابِ. وَ لَا يَغْضِبْنَ أَوْ يَتَهَوَّرْنَ إِذَا نَصَحْنَهُنَّ عَنْ سَيِّئَةٍ أَوْ غَلْطَةٍ وَقَعَتْ مِنْهُنَّ أَوْ إِسْتَعْمَلْنَ شِدَّةً لِإِصْلَاحِهِنَّ أَوْ نَبَّهْنَهُنَّ عَلَىٰ كَسَلِهِنَّ أَوْ أَظْهَرْنَ بَعْضَ عُيُوْبٍ مِنْ عُيُوْبِهِنَّ فَلَا يَكْمُلُ الْمَرْءُ إِلَّا إِذَا عَرَفَ عَيْبَهُ وَ أَغْلَاطَهُ فَالْعُيُوْبُ تَسْرِىْ فِى الْإِنْسَانِ كَالْأَمْرَاضِ إِذَا التَحَقْنَا بِهَا بِالسُّرْعَةِ الْفَائِقَةِ فَنَتَمَكَّنُ مِنْ إِزَالَتِهَا بِمُدَاوَاتِهَا. وَ يَلْزَمُ عَلَى التِّلْمِيذَاتِ أَنْ يَتَوَاضَعْنَ أَمَامَ الْمُعَلِّمَاتِ وَ يَعْتَرِفْنَ لَهُنَّ بِالْحَقِّ وَ يَعِدْنَ بِأَنْ يَعْمَلْنَ بِمَا يُرْضِيْهِنَّ فِي الْمُسْتَقْبَلِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ مَعَ أَنَّ الْمُعَلِّمَاتِ أَكْثَرُ النَّاسِ مَحَبَّةً لِلتِّلْمِيْذَاتِ وَ أَوْفَرُهُمْ شَفْقَةً عَلَيْهِنَّ بَعْدَ وَالِدَيْهِنَّ. تَفْرَحُ الْمُعَلِّمَاتُ وَ تَزْدَادُ عِنَايَةً بِهِنَّ وَ تَرْغَبُ فِيْ نَفْعِهِنَّ عِنْدَ مَا يَرَيْنَهُنَّ مُجْتَهِدَاتٍ فِيْ دُرُوْسِهِنَّ عَامِلَاتٍ بِمَا يُلْقِيْنَ إِلَيْهِنَّ سَالِكَاتٍ سَبِيْلَ الْأَدَبِ وَ الْاِسْتِقَامَةِ فِيْ جَمِيْعِ

الأحْوَالِ . وَ تَتَكَدَّرُ المُعَلِّمَاتُ كَثِيْرًا عِنْدَ مَا يَرَيْنَهُنَّ مُقَصِّرَاتٍ فِي وَاجِبَاتِهِنَّ وَ مُتَأَخِّرَاتٍ فِي صُفُوْفِهِنَّ فَعَلَيْكُنَّ اَيَّتُهَا التِّلْمِيْذَاتُ العَزِيْزَاتُ اَنْ تَغْتَنِمْنَ الفُرْصَةَ فِيْ مُدَّةِ هٰذَيْنِ الشَّهْرَيْنِ لِلْعُطْلَةِ وَ تُصَلِّحْنَ اَنْفُسَكُنَّ بِمُرَاجَعَةِ نَصَائِحِ سَيِّدِكُنَّ حَضْرَةِ الفَاضِلِ المُدِيْرِ اَطَالَ اللّٰهُ عُمْرَهُ وَ نَصَائِحِ مُعَلِّمَاتِكُنَّ لِكَيْ تَتَّصِفْنَ بِالصِّفَاتِ الحَمِيْدَةِ وَ الاَخْلَاقِ الفَاضِلَةِ لِكَيْ تَكُنَّ مَقْبُوْلَاتٍ فِيْ عَيْنِ كُلِّ مَنْ يَرَاكُنَّ مَحْبُوْبَاتٍ فِيْ قُلُوْبِ مَنْ يُعَاشِرُكُنَّ مُعَظَّمَاتٍ مِنْ جَمِيْعِ النَّاسِ . لِاَنَّ عَلَيْكُنَّ مُتَوَقِّفٌ تَرْقِيَةُ البِلَادِ وَ عَدَمُهَا . فَلَا تَتَرَقَّى البِلَادُ اِلَّا بِتَرْبِيَةِ البَنَاتِ وَ تَرْقِيَتِهِنَّ لِاَنَّ البَنَاتِ هُنَّ اُمَّهَاتُ الغَدِ. فَانْظُرْنَ اِلَى البُلْدَانِ الرَّاقِيَةِ وَ اِلٰى بَنَاتِهَا المُهَذَّبَاتِ و اسْعَيْنَ اَنْ تَكُنَّ مِثْلَهُنَّ مُقْتَبِسَاتِ العُلُوْمِ وَ العُمْرَانِ .

تلمیذات کے واجبات میں سے بعض

تِلْمِيْذَات : شاگردیں ✤ وَاجِبَات : فرائض - لازمی کام ✤ مِنْ : میں سے ✤ بَعْض : کچھ ✤ يَجِبُ : لازم آتا ہے ✤ عَلَى التِّلْمِيْذَاتِ طالبات پر ✤ اِحْتِرَامُ : عزت کرنا ✤ اَوْلِيَاء : سرپرستوں (کی) ✤ فِي البَيْتِ : گھر میں ✤ وَ : اور ✤ اِمْتِثَال : بجا لانا ✤

اَوَامِر : حکموں (کا) + هِمْ : ان کے + كَ مَا : جیسا کہ + يَجِبُ : فرض ہے
عَلَيْهِنَّ : ان پر + اَنْ : کہ + يَحْتَرِمْنَ : وہ عزت کریں +
مُعَلِّمَاتِ : استانیوں کی + هِنَّ : انکی + فِي الْمَدْرَسَةِ : مدرسہ میں +
لِاَنَّ : کیونکہ + المعلمات + يُرَبِّيْنَ : تربیت کرتی ہیں + هُنَّ : ان کو
بَدَل : بجائے + وَالِدَيْ (ن) : ماں باپ کے هِنَّ : ان کے +
وَ : اور + يَسْعَيْنَ : سعی (کوشش) کرتی ہیں + تَهْذِيْبِ : درست کرنے
(فِي : میں) + اَخْلَاق : عادتیں + يُعَلِّمْنَ : سکھاتی ہیں +
اَلْعُلُوْمَ الَّتِيْ : وہ علم جو (جمع علم) + تَنْفَعُ : نفع دیں + تُعْلِي : بلند کریں
قَدْرَهُنَّ : مرتبہ ان کا + شَأْن : شان (قدر و منزلت) ان کی +
تَجْعَل : کر دیتی ہیں + سَعِيْدَات : خوش نصیب + اَلنَّاجِحَات : کامیاب
ونے والیاں + لَمْ تُوْجَد : نہ ہوں + يَعِشْنَ : زندگی گزاریں +
نَات : لڑکیاں + جَاهِلَاتٍ : نادانی کی حالت میں + بَيْنَ : بیچ
ا : اسکے جو + يَضُرُّ : نقصان دے + يُتْعِبْنَ : تھکائیں + اَنْفُسَهُنَّ :
نے آپ کو + مُجْتَمَع : سوسائٹی - جماعت + رَاقِي : بلند - ممتاز +
مُهَذَّب : شائستہ + مُحْتَقَرَات : ذلیل سمجھی گئیں + يُحْبِبْنَ : پیار
تی ہیں + يُقْرِرْنَ : اقرار کرتی ہیں + فَضْل : احسان + يَجْتَهِدْنَ :
ت کرتی ہیں + فِي اِرْضَائِهِنَّ : انکے راضی کرنے میں + عَنْ خُلُوْصِ
قَلْبِ : سچے دل سے + فِي تَأْدِيَةِ الْوَاجِبِ : فرض ادا کرنے کے لئے +
: نہ + خَوْفًا : ڈر کر + زَجْر : ڈانٹ + عِقَاب : سزا + يُغْضِبْنَ :
کو غصہ دلاتی ہیں + يَتَهَوَّرْنَ : يَغْضَبْنَ + اِذَا : جب + نُصِحْنَ :
حت کریں + عَنْ سَيِّئَةٍ : کسی برائی پر + اَوْ : یا + غَلْطَةٍ : کسی
پر + وَقَعَتْ : (جو) ہو گئی + مِنْهُنَّ : ان سے + اِسْتَعْمَلْنَ : کام

میں لائیں ✤ شِدَّۃ : سختی ✤ لِ اِصْلَاحِھِنَّ : ان کی درستی کے لئے ✤
نَبِّھْنَ : تنبیہ کریں ✤ عَلٰی کَسَلِھِنَّ : ان کی سستی پر ✤
اَظْھِرْنَ : ظاہر کریں ✤ بَعْضُ عُیُوبٍ : کچھ عیب ✤ لَا یَکْمُلُ :
نہیں کامل (پورا) ہوتا ✤ مَرْءُ : آدمی ✤ اِذَا عَرَفَ : جب جانے ✤
تَسْرِی : تاثیر کرتے ہیں ✤ اِلْتَحَقْنَا بِ : جا ملیں ان کو ✤ بِالسُّرْعَۃِ
الْفَائِقَۃِ : نہایت تیزی سے ✤ نَتَمَکَّنُ مِنْ اِزَالَۃِ ھَا : ہم ان
کا ازالہ (دفعیہ) کر سکینگے ✤ مُدَاوَات : علاج کرنا، چارہ کرنا ✤
یَتَعَوَاضَعْنَ : فروتنی کریں ✤ اَمَامَ : سامنے ✤ یَعْتَرِفْنَ بِ :
مانیں ✤ لَھُنَّ : ان کا ✤ بِالْحَقِّ : حق ✤ یَعِدْنَ : وعدہ کریں ✤
بِاَنْ : اس کا کہ ✤ یَعْمَلْنَ : وہ عمل کرینگی ✤ بِمَا : اس پر کہ ✤
یُرْضِی : راضی کرے ھِنَّ : ان کو ✤ فِی الْمُسْتَقْبِلِ : آگے کو ✤
اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی : اگر چاہے اللہ تعالیٰ ✤ مَعَ اَنَّ : اگرچہ ✤
اَکْثَرُ النَّاسِ : سب لوگوں سے زیادہ ✤ مَحَبَّۃً لِلتِّلْمِیْذَاتِ : شاگردوں
سے محبت کرنے میں ✤ اور ان کے ماں باپ کے بعد سب سے زیادہ ہیں ان پر
شفقت کرنے میں ✤ نَفْرَحُ : خوش ہونگی ✤ اور ان پر زیادہ عنایت فرمائینگی ✤
تَرْغَبُ فِیْ : چاہیں گی ✤ عِنْدَ مَا : جب ✤ یَرَیْنَ : وہ دیکھینگی
ھُنَّ : ان کو ✤ مُجْتَہِدَاتٍ : محنت کرتی ✤ فِیْ دُرُوْسِھِنَّ : اپنے اسباق
میں ✤ عَامِلَاتٍ : عمل کرتی ہوئیں بِمَا : اس پر جو ✤ یُلْقَیْنَ اِلَیْھِنَّ :
سکھایا جاتا ہے ان کو ✤ تمام حالات میں ادب و استقامت (راستبازی)
کی راہ چلتی ہوئیں ✤ تَتَکَدَّرُ : خفا ہوتی ہیں ✤ مُقَصِّرَاتٍ : کوتاہی کرتی
ہوئیں ✤ مُتَأَخِّرَات : پیچھے رہتی ہوئیں ✤ فِیْ صُفُوْفِھِنَّ : اپنی جماعتوں
میں ✤ فَ عَلَیْکُنَّ : پس تم پر لازم ہے ✤ اَنْ : کہ ✤ تَعْتَنِیْنَ :

غنیمت سمجھ لو ÷ چھٹی کے ان دو مہینوں کی مدت میں ÷ نُصْلِحْنَ: بہتر بنا لو ÷ اَنْفُسَكُنَّ: اپنے تئیں ÷ مُرَاجَعَة: دہرانے (ب) سے ÷ نَصَائِح: نصیحتیں كُنَّ: (تمھارے) اپنے ÷ سَيِّد: رئیس مدرسہ ÷ مُدِير: منیجر ÷ اَطَالَ الخ: خدا اسکی عمر دراز کرے ÷ لِكَيْ: تاکہ ÷ تم اپنے اندر پیدا کر لو ÷ اَلصِّفَاتِ الْحَمِيْدَة: سراہی ہوئی صفتیں ÷ وَ الْاَخْلَاقِ الْفَاضِلَةِ: اور بڑھیا عادتیں ÷ لِكَيْ تَكُنَّ: تاکہ تم مقبول ہو ہر شخص کی آنکھ میں جو تم کو دیکھے، اور محبوب ہو ان لوگوں کے دلوں میں جو تمھارے ساتھ مل جُلکر بسر کریں۔ اور تعظیم کی ہوئیں سب لوگوں سے، اس لئے کہ تم پر متوقف (موقوف) ہے ملک کا ترقی پانا اور نہ پانا۔ پس ملک ترقی نہیں پاتا مگر لڑکیوں کی تربیت کرنے اور ان کو ترقی دینے سے۔ کیونکہ آج کی بچیاں ہی کل کی مائیں ہونگی۔ ترقی کرنے والے ملکوں اور ان کی شائستہ لڑکیوں کو دیکھو اور ان کی مانند علوم اور شائستگی سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرو ÷

عَمَلُ الثِّيَابِ

(۱) اَلْوَلَدُ الْجَمِيْلُ لَا يَسْتَغْنِيْ عَنِ الثِّيَابِ الْجَمِيْلَةِ لِاَنَّهَا تَحْفَظُ جَسَدَهُ مِنَ الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ وَ تَزِيْدُهُ جَمَالًا بَيْنَ رِفَاقِهِ.

(۲) هَلْ تَعْرِفُ كَمْ وَاحِدًا اشْتَغَلَ بِثِيَابِكَ حَتّٰى صَارَتْ كَمَا تَرٰى؟ اشْتَغَلَ بِهَا كَثِيْرٌ.

(۳) اَلْفَلَّاحُ زَرَعَ قُطْنَهَا، وَ الْحَاصِدُ جَنَاهُ. وَ التَّاجِرُ اشْتَرَاهُ، وَ الْمَعْمَلُ صَنَعَهُ خُيُوْطًا مَرْفُوْعَةً،

وَ الحَائِكُ نَسَجَهُ مَعَ الصُّوْفِ وَ الْحَرِيْرِ ، وَ الخَيَّاطُ خَاطَهُ ، وَ الكَاوِي كَوَاهُ ، وَ التَّاجِرُ بَاعَهُ وَ اَبُوكَ اشْتَرَاهُ ، وَ اَنْتَ لَبِسْتَهُ بِدُوْنِ تَعَبٍ .

(٤) لَوْ لَا الْاَشْيَاءُ الصَّغِيْرَةُ مَا كَانَتِ الاَشْيَاءُ الكَبِيْرَةُ .

کپڑے بنانا

(۱) خوبصورت لڑکا خوشنما کپڑوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ وہ جسم کو گرمی سردی سے محفوظ رکھتے، اور ساتھیوں کے بیچ اس کی خوبصورتی بڑھاتے ہیں۔

(۲) جانتے ہو تمھارے کپڑوں پر ایسی شکل میں آنے تک جیسی تم دیکھتے ہو کتنے آدمیوں نے کام کیا؟

بہت سے لوگوں نے ان پر کام کیا۔

(۳) کسان نے ان کی کپاس بوئی۔ اور کاٹنے والے نے اس کو چنا۔ اور بیوپاری نے اس کو خریدا۔ اور کارخانے نے اس کے عمدہ عمدہ دھاگے بنائے اور جولاہے نے اس کو پشم اور ریشم کے ساتھ بنا۔ اور درزی نے اس کو سیا۔ اور استری کرنے والے نے اس کو استری کیا۔ اور تاجر نے اس کو بیچا اور تمھارے ابا نے اسکو خریدا۔ اور تم نے بلا مشقت اس کو پہنا۔

(۴) اگر چھوٹی چھوٹی چیزیں نہ ہوتیں تو بڑی بڑی چیزیں نہ ہوتیں۔
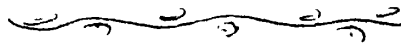
مَا اَصْعَبَ المَعِيْشَةَ

(۱) بَعْدَ اَنْ غَسَلَ عَبَّاسٌ وَجْهَهٗ وَ سَرَّحَ شَعْرَهٗ جَلَسَ يَأْكُلُ خُبْزَهٗ قَفَارًا۔

(۲) ثُمَّ تَمَرْمَرَ وَ قَالَ : يَا اُمَّاهُ ! مَا اَصْعَبَ المَعِيْشَةَ ۔ اَلَيْسَ عِنْدَنَا اِدَامٌ نَاكُلُهٗ مَعَ الخُبْزِ ۔ قَالَ نَعَمْ ۔ خُذْ قَلِيْلًا مِنَ الصَّعْتَرِ وَ كُلْ بِرَغِيْفِكَ ۔

(۳) قَالَ كَرِهَتْ نَفْسِى الصَّعْتَرَ وَ اَنَا اٰكُلُ كُلَّ يَوْمٍ ۔ وَ غَيْرُنَا يَاكُلُ طَعَامَهٗ اَنْوَاعًا كَثِيْرَةً ۔

(۴) اَنَا اَقُوْمُ كُلَّ يَوْمٍ لِلْاَشْغَالِ الصَّعْبَةِ وَ غَيْرِى لَا يَتْعَبُ وَ لَا يَشْقٰى ۔ اَنَا اَذْهَبُ مَاشِيًا فِى حَرِّ الشَّمْسِ ۔ وَ غَيْرِى يَرْكَبُ الخَيْلَ وَ المَرْكَبَاتِ ۔

(۵) فَقَالَتْ اُمُّهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى القُوْتِ الَّذِىْ نَاكُلُهٗ ۔ وَ عَلَى البَيْتِ الَّذِىْ نَأْوِى اِلَيْهِ ۔ فَكَثِيْرُوْنَ مِنَ النَّاسِ لَا قُوْتَ عِنْدَهُمْ وَ لَا بَيْتَ لَهُمْ ۔

(۶) وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الصِّحَّةِ وَ البَصَرِ وَالسَّمْعِ۔ فَكَثِيْرُوْنَ مِنَ النَّاسِ مَرْضٰى لَا تَرْجِعُ اِلَيْهِمُ الصِّحَّةُ ۔ وَ كَثِيْرُوْنَ عُمْىٌ لَا يُبْصِرُوْنَ وَ صُمٌّ

لَا يَسْمَعُوْنَ .

(۷) فَقَالَ عَبَّاسُ يَا أُمَّاهُ كَيْفَ تَعِيْشِيْنَ بِالْقَنَاعَةِ وَ تَرْضَيْنَ بِحَالَتِنَا الدَّنِيَّةِ . وَ يَبِيْنُ أَنْ لَا شَيْءٌ صَعْبٌ عِنْدَكِ .

(۸) فَقَالَ الْأُمُّ بَلٰى عِنْدِي شَيْءٌ وَاحِدٌ صَعْبٌ وَ هُوَ الْقَلْبُ الْغَيْرِ الشَّكُوْرِ الَّذِي يَعُدُّ الْمَصَائِبَ وَ يُنْكِرُ مَوَاهِبَ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتِهِ .

أَرَى الدُّنْيَا لِمَنْ هِيَ فِي يَدَيْهِ
عَذَابًا كُلَّمَا كَثُرَتْ عَلَيْهِ
إِذَا اسْتَغْنَيْتَ عَنْ شَيْءٍ فَدَعْهُ
وَ خُذْ مَا كُنْتَ مُحْتَاجًا إِلَيْهِ

کیسی دشوار گزران ہے !

(۱) عباس اپنا منہ دھونے اور اپنے بالوں کو کنگھی کر لینے کے بعد اپنی روکھی روٹی کھانے کے لئے بیٹھا۔

(۲) پھر اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا: اماں! یہ کیسی کڑی گزران ہے! ہمارے پاس روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن نہیں ہے؟ کہا: ہے، تھوڑا سا پودینہ لے لو اور روٹی کے ساتھ کھاؤ۔

(۳) اس نے کہا: میرا دل پودینے کو نہیں چاہتا۔ میں ہر روز (پودینہ) کھاتا ہوں اور دوسرے لوگ کئی طرح کا کھانا کھاتے ہیں۔

(۴) میں ہر روز کڑے کڑے کاموں کے لئے اٹھتا ہوں اور دوسرے نہ تو مشقت کرتے اور نہ بدبخت ہوتے ہیں۔ میں سورج کی گرمی میں پیدل جاتا ہوں اور دوسرے لوگ

گھوڑوں اور سواریوں پر چڑھتے ہیں ۔

(۵) اس کی ماں نے کہا : اللہ کی تعریف ہے اس خوراک پر جو ہم کھاتے ہیں کہ بہتیرے لوگ ہیں جن کے پاس نہ تو روٹی ہے اور نہ گھر ہے ۔

(۶) اللہ کی تعریف ہے تندرستی اور بینائی اور شنوائی پر، کہ کئی لوگ بیمار ہیں جن کی طرف تندرستی لوٹ کر نہیں آتی اور کئی لوگ اندھے ہیں کہ نہیں دیکھتے، بہرے ہیں کہ نہیں سنتے ۔

(۷) اس پر عبّاس نے کہا : اماں! کیسے قناعت کے ساتھ بسر کر رہی ہو اور ہماری اس فرومایہ حالت پر راضی ہو اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ تمھارے نزدیک کوئی چیز سخت نہیں ہے ۔

(۸) ماں نے کہا : کیوں نہیں ۔ میرے نزدیک ایک چیز سخت ہے، اور وہ ناشکرا دل ہے جو مصیبتوں کو تو شمار کرتا ہے اور اللہ کی نعمتوں اور برکتوں کا انکار کرتا ہے ۔

میں دیکھتا ہوں دنیا ہے جس کے ہاتھ آتی
بنتی وبال جاں ہے جوں جوں ہے بڑھتی جاتی
چھوڑو وہ چیز جس کی تم کو نہ ہو ضرورت
وہ چیز لو کہ تم کو مانگ ہو اس کی ستاتی

اَلْمَسْكَنُ

خَارِجَهُ

مَاذَا يُسَمَّى الْبِنَاءُ الَّذِى يَسْكُنُ فِيْهِ الْاِنْسَانُ؟

ج : مَسْكَنًا ۔

مَتٰى يُسَمّٰى بَيْتًا ؟

ج : إِذَا كَانَ مَسْقُوْفًا سَقْفًا وَاحِدًا ؞
مَتٰى يُسَمّٰى مَنْزِلاً ؟
ج : إِذَا اشْتَمَلَ عَلٰى بُيُوْتٍ وَ صَحْنٍ مَسْقُوْفٍ ؞
وَ مَتٰى يُسَمّٰى دَارًا ؟
ج : إِذَا اشْتَمَلَ عَلٰى بُيُوْت وَ سَاحَةٍ أَمَامَهَا ؞
مَاذَا تُسَمَّى السَّاحَةُ الَّتِيْ أَمَامَ الْمَسْكَنِ ؟
ج : عَرْصَةٌ وَ فِنَاء ؞
مَاذَا يُبْنٰى فِي الْمَسْكَنِ أَوَّلاً ؟
ج : اَلْاَسَاسُ ؞
اَيْنَ يُبْنٰى ؟
ج : تَحْتَ سَطْحِ الْاَرْضِ ؞
وَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ ؟
ج : نَحْفِرُ حُدُوْدَ الْمَنْزِلِ اَوِ الْبَيْتِ فِي الْاَرْضِ،
ثُمَّ نَبْنِيْ بِالْحِجَارَةِ اِلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ ؞
وَ لِمَاذَا يُبْنَى الْاَسَاسُ تَحْتَ سَطْحِ الْاَرْضِ ؟
ج : تَمْكِيْنًا لِلْبَيْتِ وَ دَفْعًا لِمِيَاهِ الْمَطَرِ وَ الرُّطُوْبَةِ ؞
وَ مَاذَا يُبْنٰى عَلَى الْاَسَاسِ ؟
اَلْحِيْطَانُ ؞ (باقی باقی)

رہنے کا مکان

(بیرونی حصہ)

س : اس عمارت کو کیا کہتے ہیں جس میں انسان بستے ہیں ؟

ج : مسکن ۔

س : وہ بَیّت کب کہلاتی ہے ؟

ج : جب ایک ہی چھت اس پر چھائی گئی ہو ۔

س : وہ مَنزِل کب کہلاتی ہے ؟

ج : جب اس میں کئی خانے اور چھت والا آنگن ہو ۔

س : اور اس کو دَار کب کہا جاتا ہے ؟

ج : جب اس میں کئی خانے ہوں اور سامنے اس کے صحن ہو ۔

س : اور جو آنگن گھر کے آگے ہوتا ہے وہ کیا کہلاتا ہے ؟

ج : عَرصَہ اور فناء (صحن) ۔

س : گھر میں پہلے کیا تعمیر ہوتا ہے ؟

ج : اساس (بنیاد) ۔

س : کہاں تعمیر ہوتی ہے ؟

ج : سطح زمین کے نیچے ۔

س : اور وہ کس طرح ہوتا ہے ؟

ج : منزل کی یا خانہ کی حدیں زمین میں کھودی جاتی ہیں ۔ پھر روئے زمین تک پتھروں سے تعمیر کی جاتی ہیں ۔

س : اور بنیاد سطح زمین کے نیچے کیوں کھودی جاتی ہے ؟

ج : گھر کو مضبوط رکھنے اور بارش کے پانیوں اور تری کو دفع کرنے کے لئے ۔

س : اور بنیاد پر کیا تعمیر کیا جاتا ہے ؟

ج : دیواریں ۔
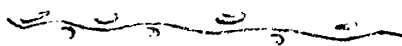
جو اپنے مطالعہ سے عربی سیکھنا چاہتے ہوں، مندرجہ ذیل کتابیں مطالعہ فرمائیں :-

معلم العربیہ چار ماہ میں بلا رٹے عربی سکھانے والا رسالہ جس میں تمام ضروری صرفی، نحوی مسائل، گردان، ترکیب، لغات بتلا کر مثال میں کثرت سے آیات قرآنیہ، احادیث، نصیحت آموز عربی مقولے، روزمرہ کی بول چال اور آنحضرتؐ کے اخلاق طاہرہ کے ذریعے سے تمام مسائل مشق کرائے گئے ہیں۔ جس کے پڑھنے سے بلا رٹے عربی سمجھنے، لکھنے اور پڑھنے پر قدرت ہو جاتی ہے۔ اخیر میں ایک ہزار جدید و قدیم لغات اور اردو سے عربی مصادر کا ایک ضمیمہ شامل ہے۔ قیمت فی نسخہ عہ

عربی ٹیچر جدید و قدیم عربی سیکھنے کا نہایت مفید رسالہ۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ ۸ر

عربی کا معلم حصہ اول دوم صرف و نحو عربی کے مسائل کو جدید سہل اسلوب پر نہایت خوبی سے سمجھایا گیا ہے۔ اور سبق کے تحت کثیر امثلہ مشقیہ قرآن مجید اور محاورات عرب سے دی گئی ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر۔ حصہ دوم عہ

کلید عربی کا معلم (حصہ اول) ۴ر۔ (حصہ دوم) ۸ر

کلام عربی (حصہ اول) جس میں عربی ادب قدیم و جدید اور قواعد ترجمہ کی نہایت آسان طریقہ پر عملی تعلیم دی گئی ہے۔ اور جس کے ساتھ ڈیڑھ ہزار کثیر الاستعمال عربی الفاظ کی ایک جامع ڈکشنری شامل ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ :- **منیجر مکتبہ علمیہ مدرسۃ البنات جالندھر شہر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

مُدِیر: محمد احمد خان فی آکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۱۴ | اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء شوال سنہ ۱۳۶۲ھ | نمبر ۱۰

بے لگام عورت کی شورش اور اسکا خطرہ

پہلے خاندان، پھر امت پر

اقدام کی برچھا گردی، حلال وحرام سے بے نیازی، اور بے دینی کی آزادی کا ایک یہ بھی کرشمہ تھا کہ کچھ بے دین، فرنگی بننے کے شوقین، رسائل و اخبارات میں مضمون لکھنے اور کتابیں اور افسانے تصنیف کرنے کے درپے ہوئے، اور مجددیت کے دعویدار اور تہذیبِ نو کے علمبردارن کر اپنی دعوت کا رُخ عورتوں اور نوجوانوں کی طرف پھیر دیا، اس لئے کہ یہ دو نو گروہ بہت جلد دھوکا کھاتے اور بڑی آسانی سے قابو میں آجاتے ہیں۔ اور ان کو ہر پرانا طریقہ جس پر وہ کاربند تھے، بُرا کر کے دکھاتے، اور ہر ضرر رساں نئی چال کے گن گا گا کر بہلاتے رہے، بالخصوص عورت کے پردے، اس کی پاک دامنی، خانہ نشینی، مرد کی اطاعت شعاری اور اولاد کی خدمتگزاری کو، یہانتک کہ انھوں نے پردہ ...

اپنے باپوں سے سرکش ہوئیں، اور شاہراہوں اور بازاروں کو چل نکلیں ایسے لباس زیب تن کئے ہوئے، جن سے عریانی کو عار آئے، بے حیائی بھی شرمائے، کسی پر آپ مر رہی ہیں، کسی کو اپنے پر مائل کر رہی ہیں، بعینہ ان عورتوں کا روپ بنائے جن کی نسبت حدیث صحیح میں آیا ہے کہ وہ دوزخ میں داخل ہوں گی۔ پھر عورتوں کی جمعیتوں نے اپنی خاص محفلوں میں اسی رنگ سے مردوں اور عورتوں کو آپس میں مل کر ناچنے اور مے نوشی کرنے کے لئے اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔

پھر اس میل ملاپ کا انجام یہ ہوا کہ شادی بیاہوں میں کمی آئی، زنا کاری کی کثرت ہوئی، اور آزمائشی سگائی کے بہانے نوجوانوں کا کنواریوں کو فریب دے کر لمبی یا چھوٹی مصاحبت کے بعد ان کی پارسائی کو داغدار کرنا بڑھ گیا۔ عورتوں کا قتل، عورتوں کے لئے مردوں کا آپس میں کشت و خون، روزمرہ کے واقعات بن گئے۔ پڑے پائے بچوں کی گنتی کئی گنا بڑھ گئی۔ کچہریاں طلاق کے مقدموں اور فسخ نکاح کی درخواستوں سے پٹ گئیں اور اخبارات ان امور کی ایسی سوانیاں شائع کرنے لگے جو انجان مردوں عورتوں کو بھی ان کے طریقے سکھائیں، اور فریقین کو ان پر چلنے کی جرأت دلائیں اور گھروں کے اندر باہر فساد اس حد کو پہنچا کہ لکھنے والے — سمیت فسادیوں کے — چلا اٹھے۔

اس گزشتہ موسم گرما میں ایک بہت بڑے کامل الفن ادیب (ع۔ع) = (استاد عبداللہ عفیف) نے مشہور جریدہ البلاغ میں مصری شاعرہ کے زیر عنوان کچھ بلیغ مقالے شائع کئے جن میں اس خرابی اور اس کے خاندان اور امت کے لئے خطرناک ہونے کو اس شاعرانہ اور فلسفیانہ انداز سے بیان کیا کہ اس سے سارا گنبد گردوں گونج اٹھا۔ ان مقالوں میں ان دین وحیا اور آداب و رسوم کے خلاف بغاوت اور زوجیت کے پاک و مطہر حقوق اور مقدس مادرانہ صفات سے گردن کشی کرنے والیوں کے خلاف، ایسے بیجے حملے کئے کہ ایک زن شاعرہ ان کی تکلیفوں سے چلا اٹھی اور اس کی خدمت میں شکایت کا اظہار کرنے، اس کے سنگدل قلم کو دختران جنس پر موم بنانے، اور ان مردوں کے خلاف جو عورتوں کو بگاڑتے ہیں ابھارنے کے لئے ایک چٹھی لکھی جس کا جواب آنجناب نے ایسا ہی فصیح و صریح لکھا جیسا ایک شریف مسلم کا وجدان لکھا سکتا ہے۔ مجھ کو اسے

پڑھ کر رونا آگیا۔ میں نے چاہا کہ اس چٹھی اور اس کے جواب کو قارئان المنار کے لئے اس میں محفوظ کرلوں :۔ (سید رشید رضا مرحوم)

مرد و عورت

لکھا : ڈاک نے گزشتہ ہفتے مندرجہ ذیل چٹھی مجھ کو پہنچائی :۔

سیّدی الاُستاذ المحتَرم !

"میں آپ کے اُن چیت و درست مضامین کو جو آپ "مصر شاعرۃ" پر لکھتے ہیں۔ شوق و پسندیدگی کے ساتھ پڑھتی ہوں، کیونکہ وہ پیارے مصر کے ایک عظیم الشان صفحے کو کھول رہے ہیں، اور مجھ سے ان کے پڑھنے کے لئے اپنے نوخیز فرزندوں اور دختروں کو چونکانے میں چوک نہ ہوگی، اسلئے کہ ان کا اسلوب حسین اور مقصود بلند ہے۔ لیکن مجھ کو سخت حیرت ہوئی جب میں نے آپ کا آخری مقالہ پڑھا اور اس میں آپ کو عورت ذات کے خلاف نہایت سختی اور کرختی کے ساتھ ہیجان میں آئے ہوئے پایا، اور میں نے اس لمبی بات میں اس مسکین مخلوق کے متعلق آپ کو ایسے انداز سے گفتگو کرتے دیکھا جس سے دشمنی کینہ اور بیزاری برس رہی تھی۔ کیا استاد اس خطر شدید کو محسوس فرمائینگے جو اس اندازِ تحریر سے مُتوقّع ہے۔ اور جناب! وہ جو نصیحت کرتا ہے، اور وہ جو حملہ کرتا ہے، ان دونوں میں بہت فرق ہے۔ اور مصری عورت، اے لکھنے والو! تمھارے انصاف کی زیادہ حقدار اور تمھاری حوصلہ افزائی کی بیشتر سزاوار ہے۔ اس کو یہ ناپسند نہیں کہ تم اس کو کمزوری کے مقامات سے آگاہ کرو مگر نرمی اور انصاف کی روح کے ساتھ۔ میں بھی مصری عورت کی طرح ایسے شخص کی تو حاجتمند ہوں جو مجھکو نصیحت فرمائے، لیکن ایسے شخص کی مجھکو ضرورت نہیں جو مجھے رسوا کرے۔ اور یہ کیا بات ہے جناب! کہ آپ مرد کے کسی مکار عورت کے دام فریب میں آجانے سے تو ڈرتے ہیں لیکن عورت کے کسی عیار مرد کے جال میں پھنس جانے کا اندیشہ نہیں فرماتے! سفینے کا ناخدا تو یا حضرت! مرد ہے، اور جو تباہی کشتی پر اور جو مصیبت اس کے سواروں پر آئے وہی اس کا جواب دہ ہے، مگر یہ کہ قیادت تو مرد کی ہو اور ملامت کسی اور کو ہو، یہ ظلم و زبردستی ہے۔

اور آخر میں میں ڈرتی ہوں کہ فاضل تحریر اور ادیبِ کبیر استاد کے خطاب میں کہیں حد سے تجاوز نہ ہو گیا ہو اور سلام فائق اور احترام لائق کے قبول سے مشرف فرمائیے ۔"

ث ۔ ک

اور راقم الحروف مصری شاعرہ پر سیدۂ فاضلہ کی عنایت فرمائی کا شکر گزار ہے اور یہ اس کی غایت مسرت کا باعث ہے کہ وہ عورت ذات میں وطنِ عزیز کے لئے ادبی رفعت کے ایک گوشے پر التفات پاتا ہے۔ رہی میری تند شورش، اے میری مہذب خاتون! سو اس کا اعلان میں نے تند و شوریدہ عورت کے خلاف ہی کیا، اور ایسی شورش عدل و انصاف، اور تندی کا جواب تندی، نرمی و ہمدردی ہے ۔

مصری عورت اس وقت ایک تیز و تند عصبی ہیجان میں چلی جا رہی ہے، اس کے دائیں ہاتھ میں قاتل ہتھیار ہے، اس کے بائیں ہاتھ میں بھسم کر دینے والی آگ، اس کے قدموں کے نیچے اتھاہ وادیہ ہے، اور وہ جب گری، بچہ اس کے ساتھ گریگا، مرد اس کے ساتھ گریگا، وطن اسکے ساتھ گریگا، وہ ایک ہی بار گریگی اور ایسی گر گئی کہ پھر ابدالآباد تک ابھرنا نصیب نہ ہوگا ۔

ہماری گفتگو بیگم صاحب! مرد و عورت کے درمیان اعمال کے نتیجوں کی حد بندی پر نہیں ہے ۔ دونوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک عقل ہے جو منحرف ہونے پر اس کو ڈانٹتی ہے، اور ایک دین ہے جو گمراہ ہونے پر اس کی رہنمائی کرتا ہے، اور دونوں جزا سزا اور تعریف و مذمت میں مساوی ہیں، مگر دونوں کے بیچ جو لمبا چوڑا فرق ہے وہ چوٹ آنے کے وقت برداشت کی قوت، اور ٹھوکر کھا کر اٹھ کھڑے ہونے کی طاقت میں ہے اور اس پامالی اور شکستگی میں جو گرنے پر انسانی سماج کو لاحق ہوتی ہے سو مرد تو کبھی گر پڑتا ہے تو کسی وقت اٹھ بھی کھڑا ہوتا ہے، کبھی جھک پڑتا ہے تو کسی وقت سیدھا بھی ہو جاتا ہے، کبھی گناہ کرتا ہے تو کسی وقت نیکی بھی کرنے لگتا ہے۔ کبھی منہ زوری کر بیٹھتا ہے تو کسی وقت دھیما بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن آج کے دن تک اللہ نے وہ عورت پیدا نہیں کی جو ایک بار جب گر گئی ہو تو پھر کبھی اپنی پہلی خیر و صلاح کی حالت پر لوٹ کر آ گئی ہو، کہ اس کا سبب یہ ہے کہ عورت تو گناہ کا مقابلہ اپنے تیز و نازک ضمیر اور اپنی پُرزور حیا کے ساتھ کرتی ہے اور مرد اپنی عقل و منطق سے۔ ضمیر میں

جب رخنہ آجائے ضمیر ٹوٹ جاتا ہے اور حیا جب پھٹ جائے تو وہ زائل ہو جاتی ہے۔ لیکن عقل و منطق خطا کر بیٹھتی ہیں تو راہ صواب پر بھی آجاتی ہیں، کبھی غائب ہوں تو حاضر بھی ہو جاتی ہیں۔

اور یہاں منحرف ہونے کے اثر میں دُور کا فرق ہے۔ مرد منحرف ہوتا ہے تو اس کے گھر میں نیک عورت ہوتی ہے جو کنبے کی حفاظت اور بچوں کی نگہداشت کرتی ہے۔ اور عورت منحرف ہوتی ہے تو نہ بیوی ہونے کے لائق رہ جاتی ہے اور نہ ماں بننے کے۔ اور نہ تو اس میں یہ قابلیت رہتی ہے کہ کنبے کا بندھن بن سکے، اور نہ یہ کہ گھر کا سہارا ہو سکے۔ بلکہ یہ سب کچھ جھک پڑتا ہے اور گر کر پاش پاش ہونے کو ہو جاتا ہے اور کنبہ وطن کے جسم کا ایک عضو ہی ہوتا ہے کہ جب وہ عضو پھٹ جائے تو بگاڑ سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ اب ہم نے جو اتنی چیخ پکار کی ہے اور ایسی سخت شورش اٹھائی ہے۔ تو اس کا سبب یہ ہے کہ ہم کوڑھ کو دیکھتے ہیں کہ وہ دیس کے پیٹ میں سرایت کرنے لگا ہے اور اسکے دل کی طرف چل رہا ہے اور ناگزیر ہے کہ اس روگ کا بڑھ جانے سے پہلے دفعیہ کیا جائے اور ضروری ہے کہ دل کو فاسد ہونے سے پہلے بچایا جائے۔

بیگم! یہ کھوکھلی سارنگی جس پر اس شہر کے اہل قلم نوجوان عورت کی پسندیدگی اور عورت کو اکسانے کے نغمے گا رہے ہیں، تم کو اس پر فریفتہ نہ ہونا چاہئے کیونکہ بعض پرند جو اپنے کان میٹھی آواز، سُندر لَے، اور موہنے گیتوں کی طرف لگا لیتے ہیں تو وہ اس کے قریب ہوتے ہوتے جال میں جا پھنستے ہیں پھر نہ تو ان کو زمین پر کوئی ٹھکانا ملتا ہے اور نہ آسمان پر کوئی اڈہ۔

یہ کاتب جس کی مصری عورت کے خلاف باغیانہ تحریر پر آپ معترض ہیں عورت کی تاریخ پر تین جلدیں لکھ چکا ہے اور اسکو اس پر بہت بڑا فخر ہے کہ اس نے جہان کی سب سے عظیم الشان عورت کے متعلق ایک پاک نگارش نشر کی ہے اور وہ عظیم الشان عورت مسلمان عورت ہے عظمت اسلام کے زمانے میں۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے جو کچھ لکھا ہے کسی دشمنی، خفگی، ناراضی اور ناپسندیدگی کی بنا پر نہیں لکھا لیکن جو کچھ اس نے لکھا ہے علم و بصیرت اور خوف و اندوہ کی بنا پر لکھا ہے۔ اور وہ پندرہ سال سے لے کر اپنی اس بیوی کے لئے رو رہا ہے جو اسکے پاس ڈیڑھ سال سے زیادہ نہیں رہی اور اس کی قبر کو اپنا باغ اور اس کی یاد کو اپنی تسکین آج تک بنائے ہوئے ہے۔ اور آئندہ بنائے رہیگا۔ پھر جب تم مجھ کو

عورت پر سخت دلی کرتے دیکھو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اس کو اس بری حالت پر جو اس کی ہو رہی ہے اور اس بدانجامی میں جس کی طرف وہ جا رہی ہے دیکھنا گوارا نہیں کر سکتا۔

عورت اے بیگم صاحب! ان دنوں اپنی انوثت کاملہ یعنی پوری زنانگی کے خلاف بغاوت کر رہی ہے اور کامل زنانگی ہی وہ فطرت ہے جس پر اللہ نے عورت کو پیدا کیا ہے اور جس سے اس کی ان فضیلتوں اور ان بڑائیوں کو ترکیب دیا ہے جن کی بلندی کو مرد نہیں پہنچ سکتا: وہ ہمہ گیر رحمت، جاگتے وجدان، پیوستہ حیا، اور فیاض ممتا کی معدن ہے، اور یہی راستہ ہے جو گھر کے لئے وفاداری شوہر کی محبت اولاد کے لئے مٹ جانے کنبے کے لئے ایثار اور سب کی خوشحالی پر قربان ہو جانے کی طرف جاتا ہے اور یہی بھید ہے عورت کی معنوی قوت، روحانی اثر اور باطنی اقتدار کا، اور یہی نشان ہے اس راحت و سکون کا جس کو مرد اپنی نیک بیوی کے پاس جا کر پاتا ہے، اور یہی وہ ہے جس کے بارے میں خالق دانا فرماتا ہے:

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْا اِلَیْہَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۝

(ترجمہ) اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری اپنی جنس کے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کے پاس جا کر سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان دوستی اور مہربانی قرار دی بیشک اس میں نشان ہیں ان لوگوں کے لئے جو دھیان کرتے ہیں۔

پھر جب یہ زنانگی نقص و فساد یا میل و انحراف سے متاثر ہوتی ہے تو اسکے ضمیر کی روشنی گل ہو جاتی ہے . . . . حیا کا پاسبان رخصت ہو جاتا ہے، روح کی بلندی پست ہو جاتی ہے، قوت کا کڑا ٹوٹ جاتا ہے، بچاؤ کا پردہ پھٹ جاتا ہے، اور عورت ایک ایسی مبتذل متاع بن جاتی ہے کہ جو اسکو چکھتا ہے وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ مجھ کو اس کی نہیں کسی اور کی ضرورت ہے۔

اکثر بہت سے موقعوں میں پوری مردانگی کے آثار ہوتے ہیں - پدر دین ضعیف اور عرف رشید کی نگاہ میں، مادریت، پدریت پر فائق ہے - اور زخموں کی مرہم پٹی، ہڈیوں کو جوڑنا، پیاسے کو پانی پلانا، مصیبت زدوں کے کام آنا، اور رنج و الم کے ماروں کی فریاد رسی کرنا، خون کے بہانے گوشت کی دھجیاں اڑانے، جنگ کی آگ بھڑکانے، اور دنیا میں آشوب برپا کرنے سے بدرجہا نیک و پاک ہے۔ اور عورت

اپنی کامل زنانگی میں مرد کی نسبت دین میں زیادہ محکم، یقین میں زیادہ خالص، ایمان میں زیادہ پختہ، اور احسان میں زیادہ مخلص ہوتی ہے۔

اور اسلام اپنی پہلی پیدائش، اپنی شاندار عظمت، اپنی پاش پاش کر دینے والی قوت اور ہمیشہ رہنے والی فضیلت، اور اپنی عظیم الشان فتحمندی میں اس معنوی قوت کا مقروض رہا ہے جس کو عورت نے اپنی انوثت کاملہ سے حاصل کیا ہے، یقیناً پہلی آواز جو نبیؐ پر ایمان لائی، اور جس نے اس کے بازو کو قوی اور ہمت کو چست کیا، مہمات میں اس کی ڈھارس بندھوائی، اور زمانے کی معرکہ آرائی میں اس کی تائید کی، وہ ایک عورت کی آواز تھی، یہانتک کہ جب یہ عظیم الشان عورت مری تو رسول کریم صلعم نے اس پر ایسا ہی گریہ کیا جیسا اپنی کانٹے والی باڑھ اور مضبوط سہارے پر کرنا چاہئے۔

اب فرمائیے، کیا اب عورت کے پاس ایسا رضامند اور مطمئن دل، اور ایسی شفاف اور بلند روح، اور ایسی ہی زبردست باطنی قوت باقی رہ گئی ہے؟ نہیں میری فاضلہ بیگم! عورت کے پاس ان تین آیتوں میں سے ایک آیت بھی نہیں رہی۔

کہتے رہے، اس وقت کا انتظار کرو جب عورت بے پردہ ہو جائے، وہ زیر حجاب ہے، نہ روشنی دیکھتی ہے، نہ زندگی کا احساس کرتی ہے، وہ بندھی ہوئی ہے، نہ کسی بات کا اختیار رکھتی ہے، نہ کسی کام کی قوت، وہ غلام ہے، نہ سر اٹھا سکتی ہے، نہ خواری کو رفع کر سکتی ہے۔ پھر اب تو عورت نے اپنے چہرے سے، اپنے ہاتھوں سے، اپنے سینے سے، اپنے بازوؤں سے، اپنے کنبے قبیلے سے، اپنے رات دن سے، اپنی خواہش اور رغبت سے پردہ اٹھا لیا ہے، اور وہ اپنے سارے کاروبار کی اور اپنے سارے حق کی مختار ہو چکی ہے، پھر اب وہ عورت کی فطرت، اور عورت کے سوچ بچار سے کتنے فاصلے پر ہے؟ اور اس کا نیک اور خوشگوار اثر گھر میں، خاندان میں، شوہر میں، بچوں میں، رحمت و احسان میں، مہربانی اور رأفت میں کہاں پایا جاتا ہے؟

عورت نے آزادی حاصل کر لی، اس کی یہ آزادی نفس اور جذبے کی آزادی تھی، نہ عقل کی

سے اچھل نکلے اور وہ گھر کو یوں دیکھنے لگی جیسے رہا شدہ قیدی اپنے پرانے جیل کو۔ اس نے اپنا راستہ لیا، مرد نے اپنا راستہ لیا، اور اولاد نے اپنا راستہ لیا، اور دوشیزہ دن کی روشنی اور رات کے اندھیرے میں اپنے حقیقی یا مجازی چچیرے یا ممیرے بھائی کے ساتھ اور اس کے ساتھ جس کو وہ اپنا منگیتر یا قریبی کہتی ہے، ہمدست وہم بغل سنیما اور دوسری تماشا گاہوں کی طرف، اور ایسی جگہوں کی طرف جن کو ماں باپ نہیں جانتے اور ایسی جگہوں کی طرف جہاں کوئی رقیب وحسیب نہیں دیکھتا چل پڑی، تو کیا اسی بیہودگی کا نام آزادی ہے؟ کیا یہی وہ چیز تھی جسکو روشنی کے مددگار اور چہرہ کشائی کے مددگار طلب فرما رہے تھے؟ بیشک عورت نے جرأت اور بے پروائی کا ایک ہتھیار لے لیا ہے اور نفس وجذبہ کی حریت کے اس بُرے اسلوب نے اس زہریلے مہلک ہتھیار کے لئے چلانے کا کام کیا ہے اور اس اٹل اور ہمہ گیر بلا کے لئے راستہ کھول دیا ہے۔ یہی وہ منحوس بانسری تھی جسے نوجوان یا جوان نما اہل قلم اس ہتھیار کو کمزور عورت کے سینے میں پیوست کرنے اور اسکے چھوٹے سے دل میں گھونپ دینے کا ذریعہ بنا رہے تھے۔

سنئے، بیگم صاحب! اور ذرا اپنے کان ادھر لگائیے، میں آپ کو ایک قصہ سناتا ہوں، جو میرے سامنے وقوع میں آیا، اور اگر اس کو خود میری آنکھوں نے نہ دیکھا ہوتا، اور خود میرے کانوں نے نہ سنا ہوتا تو نہ تو کبھی اس کا تصور دل میں آتا، نہ اس کا کبھی خیال دماغ میں سماتا، اور آج اس حادثہ کو گزرے بائیس دن بیت گئے ہیں اور بخدا وہ ایک لحظہ مجھ سے جدا نہیں ہوا۔

یہ واقعہ قناطر خیریہ کا ہے، اور میں اس وقت اپنے دو چھوٹے بچوں کے ساتھ تھا، اور ہستی کی ہر چیز خوش منظر تھی، اور مجھ پر شریف عقیلی کی سی سرخوشی کی کیفیت طاری تھی جب کہ وہ باغات کی طرف لڑھکتا ہوا جا رہا ہو، گو میں ادھر شراب لئے ہوئے نہیں گیا تھا، اسلئے کہ میں شراب کو پسند نہیں کرتا۔ میں نے اپنے بچوں کو دیکھا کہ بچپن نے ان میں سُبکی پیدا کر دی ہے، اور وہ اس نرالے منظر سے مسحور ہو کر درختوں کی چھاؤں میں دوڑنے کودنے میں مشغول ہو گئے ہیں، اور میں نے مصر شاعرہ کے موضوع پر لکھنا شروع کر دیا اور یہ شریف عقیلی کے بارے میں میرا تیسرا مقالہ تھا، اور میں اس کو اس شریف کا حق خیال کرتا تھا کہ اس کے متعلق جو کچھ لکھا جائے وہ ماحول اور پھولوں کے بیچ لکھا

جائے، میں نے تین سطریں لکھیں پھر میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک خوش وضع دراز قامت، خوش پوش آدمی، نہایت تیزی کے ساتھ باغ کے تختہ کے زینہ پر چڑھا چلا آتا ہے؛ اسی جگہ میں بیٹھا تھا، اور میرے سوا کوئی دوسرا شخص اس جگہ نہ تھا، میں نے اس شخص کی طرف نگاہ کی تو وہ میرا ایک دوست تھا جس کے ساتھ میری طلبِ علم کے زمانے سے رفاقت اور ادبی پیوستگی تھی، میں نے اس کو آواز دی لیکن وہ اپنے کام میں اتنا منہمک تھا کہ نہ تو اس نے میری آواز سنی اور نہ مجھکو دیکھ سکا بس اتنا ہوا کہ اس نے باغ کے تختے کی طرف ایک غمناک نگاہ دوڑائی جس نے دو سیکنڈ سے زائد وقت نہ لیا، پھر وہ زمین کو پھاندتا اور متجسسانہ باغ کے نشیب و فراز اور اس کی جھاڑیوں، سائیوں اور چشموں کے درمیان دوڑتا ہوا لوٹا، پھر وہ اس سے بھی تیز رفتار میں باغ کے تختے کی طرف پھرا، یہ دیکھ کر میں نے بجز اس کے کوئی چارہ نہ دیکھا کہ میں اپنے پرانے دوست کے رنج و اندوہ کو تسکین دینے کی کوشش کروں گو میرے اس معاملے کو بوالفضولی سی خیال کرے۔

وہاں میں اس کی راہ روک کر کھڑا ہو گیا اور میں نے اس سے کہا: اے دوست یہ کس فکر میں بے چین ہو رہے ہو؟ میرے دوست نے اپنا بھید اپنے سینے میں چھپانا اور اپنا منہ مجھ پر بند رکھنا چاہا، اور اپنا سر ہلا کر کہا کچھ نہیں۔ میں نے کہا نہیں نہیں ضرور کوئی خطرناک معاملہ ہے، اور تم یہاں اکیلے ہو، کوئی تم کو مدد دینے والا نہیں، اور میں اس کام میں تمھارے لئے کسی غیر سے بہتر ہوں۔ اس نے کہا اچھا اپنی جگہ چھوڑ کر میرے ساتھ آئیے۔ میں نے کہا میں تمھارے ساتھ ہوں اور میں نے اپنے بچوں کو اشارہ کیا تو وہ بھی آگئے۔ پھر اس نے مجھ سے کہا اور میں معاملہ سے بے خبر اس کے ساتھ جارہا تھا کہ: ایک شخص نے جس پر مجھکو وثوق ہے ٹیلیفون پر مجھ سے یہ کہا ہے کہ اس نے قاہرہ کے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر میری عورت کو کسی ایسے شخص کے ساتھ دیکھا ہے جس کو وہ نہیں جانتا اور دونوں کی باتوں سے اسے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ قناطر کو جانے والی ٹرین کا انتظار کر رہے ہیں، اور میرے دوست نے ان کی باتیں کان لگا کر سنیں تو معلوم ہوا کہ وہ مجرمانہ تعلق اور بُرگت و دوستی کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں۔ ہم نے قاہرہ کے درمیان سے ایک موٹر لی اور راستے کو طے کرتے ہوئے وہاں جا پہنچے۔ میں نے کہا: تم اپنے دوست کی بات کو جھوٹ اور بہتان کیوں نہیں خیال کر لیتے۔ اس نے کہا: یہ نہیں ہو سکتا، جس شخص نے مجھے فون کیا ہے

وہ میرا نہایت قریبی، نہایت مہربان اور نہایت محبوب ہے اور اس کو جھوٹ بولنے یا بہتان باندھنے کی کوئی غرض نہیں، میں نے کہا: جس گاڑی کا اس نے اشارہ کیا ہے وہ ابھی نہیں آئی۔ اور یہاں میرا دوست اپنی حیرت سے رہا ہوا اور اس نے ایک آہ کھینچ کر کہا: آؤ سٹیشن کو چلیں۔ اور ہم نے ایک موٹر سٹیشن پر پہنچنے کے لئے پکڑلی اور پلیٹ فارم کے گوشے پر جا بیٹھے اور ابھی گاڑی آنے میں دس منٹ تھے۔ یہ منٹ ایسے گزرے گویا زمانے کا ایک بڑا حصہ تھے اور میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ ہم بہت بڑے حادثے پر آ رہے ہیں اور میں نے اپنے ساتھی کو بہلانے اور اس کا دھیان بٹانے کے لئے متفرق باتیں کرنی شروع کیں، پر وہ اپنی آنکھیں اور کان تو مجھے دیتا رہا لیکن اپنے دل اور ادراک کو میری طرف مصروف نہ ہونے دیا۔

گاڑی آئی اور ٹھہر گئی میں نے اپنے دوست سے کہا: برقرار رہئے اور اضطراب نہ کیجئے ورنہ کام ہاتھ سے نکل جائیگا اور قریب تھا کہ اس غریب پر جنون کی حالت طاری ہو جائے جبکہ اس نے اپنی عورت کو دیکھا کہ وہ ایک ایسے آدمی کے پہلو میں چلی جا رہی ہے جو اس کے بارے میں ہر بات نہایت حقارت اور بے حیائی سے بولتا جاتا ہے، اور میرے دوست نے چاہا کہ کود کر راستہ روک لے، تو میں نے اس سے کہا: ٹھہر جائیے! اور میں نے عورت کی طرف نگاہ کی تو اس کو دیکھا کہ ایک اجنبی آدمی کے ساتھ بے جھجک چلی جا رہی ہے اور بے کھٹکے اس کے ساتھ باتیں کر رہی ہے، ہم دونوں اس کے پیچھے ہو لئے یہاں تک کہ وہ ایک رکشا پر سوار ہو گئے، اور میرے غریب دوست نے رکشا روکنے کے سوا کوئی چارہ نہ دیکھا۔

اور عورت نے شوہر کی طرف دیکھا۔ اب تم کیا خیال کرتے ہو؟ کیا اس کو غش آ گیا، کیا اس کا دل مضطرب ہوا، بدن تھرتھرایا، اس کے قدم ڈگمگائے، اور وہ بے حس و حرکت ہو کر گر پڑی؟ کیا اس نے گاڑی کی طرف بھاگ کر اپنے آپ کو اس کے پہیوں کے نیچے ڈال دیا؟ کیا وہ پسینے میں ڈوب گئی؟ ذلت اس پر چھا گئی؟ اور وہ لوگوں کی نظروں سے چھپ گئی؟ اگر ہم عورت کی لغزش اور بیوی کی خیانت کے متعلق کوئی خیالی افسانہ لکھتے تو ہمارا یہی تصور ہوتا، لیکن قسم تمہارے پروردگار کی ان میں سے ایک بھی بات نہ ہوئی۔ بلکہ اس نے اپنے کنگلے معشوق کی طرف نگاہ کر کے کہا: لو یہی ہے وہ.....!

آؤ ہم دیکھیں اس کے پاس کونسی عورت ہے ؟ اور اس نے اپنے شوہر سے کہا : میں اس کو اسلئے لے کر آئی ہوں تاکہ تمھارے خلاف اس کی گواہی دلاؤں ۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ تمھارے پاس ایک عورت ہے، اور مجھے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کہاں ہے، اور یہ ضروری ہے کہ میں اس کو اور تجکو پولیس کے حوالے کر دوں ۔ لوگ اس عورت کے مقام پر جمع ہوگئے جو ایک ایسا سوانگ رچا رہی تھی جس کو کوئی مصری یا غیر مصری ایکٹرس ادا نہ کر سکتی تھی ۔ ناچار میرے ساتھی نے ٹرین کی طرف واپس ہونا چاہا اور اس کی روانگی میں ابھی پانچ منٹ باقی تھے، مگر عورت نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا اور اس کا کنگال دوست لوگوں کی آنکھوں اور کانوں کے سامنے اس کو کہہ رہا تھا بیگم آجاؤ اور اس کو دفع کردو ۔ اور وہ کہہ رہی تھی کہ نہیں نہیں ۔ اب میں اس سے اپنی گلو خلاصی کر کے رہوں گی، یہ دونوں میاں بیوی ایک اول درجہ کی گاڑی میں اکٹھے سوار ہوگئے اور میں اپنے بچوں کے ساتھ ان کے ایک جانب ہو بیٹھا اور اس کا آشنا دوسرے درجے میں سوار ہوا جس کا ٹکٹ اس نے لے خرید کر دیا تھا ۔

مجھے اپنے دوست کی اس حالت پر خطرہ محسوس ہوا ۔ میں وہاں کھڑا ہوگیا اور وہ رسوائی کی پتلی چیختی اور چلاتی چلی جاتی تھی ۔ کبھی کہتی : مجھے بھی دکھاؤ وہ تیری آشنا کہاں ہے ؟ اس کو کہاں چھپا رکھا ہے ؟ کبھی کہتی تو اس کے ساتھ جا رہا ہے، کوئی پروا نہیں، میں بھی ہر روز کسی کے ساتھ چل نکلا کروں گی، جس کے ساتھ جی چاہیگا جاؤنگی ۔ میں تم کو پسند نہیں کرتی، مجھے تو برا لگتا ہے تو میرا کوئی شریک ہے ؟ اس شریف مرد نے سوا اس کے کچھ نہ کیا کہ اس کو طلاق دے کر الگ کر دیا ۔ مجھے اس تلخ موقعہ سے خطرہ محسوس ہوا، میں اس کو لے کر الگ چلا گیا اور اس غریب کو اس زور کی نکسیر پھوٹی کہ خون گاڑی کے فرش پر بہ نکلا اور باوجود ہر طرح کا چارہ کرنے کے قاہرہ کے سٹیشن پر پہنچ لینے سے پہلے خون بند نہ ہو سکا، پھر وہاں پہنچ کر اس کا علاج کیا گیا ۔

اس عورت کے بیٹے بھی ہیں اور بیٹیاں بھی ہیں اور سالہا سال سے اپنے شوہر کے گھر میں آباد ہے ۔ اور اس اثنا میں کہ اس شخص کی ناک سے خون جاری تھا اور حالت خطرناک تھی اور وہ سخت اندوہ اور تلخ گریہ و بکا میں جو جو اس عورت کے ساتھ اخلاص و محبت اور کرم و احسان کا برتاؤ کیا تھا

اس کو بیان کرتا جاتا تھا ۔

دیکھا اے فاضل و مہذب خاتون! کیسی ہوتی ہے عورت کی سرکشی جب وہ چل نکلے، اور کیسی ہوتی ہے اس کی بیباکی جب دل کھل کھیلے اور کیسا ہوتا ہے اس کا گرجانا جب ضمیر کی روشنی گل ہو جائے اور شرم کا پردہ اٹھ جائے ۔

کیا یہ عورت، اگر اس کا معاملہ شوہر سے پوشیدہ بھی رہ جاتا تو کیا یہ اس قابل تھی کہ بیوی ہو سکے اور اس قابل کہ ماں ہو سکے اور اس قابل کہ گھر کا سہارا ہو سکے؟ اور اس قابل کہ کنبے کا بندھن ہو سکے ۔

میں نے یہ دردناک کہانی اپنے ایک دوست کو جو مکتب الآداب کا منتظم ہے یہ سمجھ کر سنائی کہ یہ بےنظیر واقعہ ہے، اس نے مسکرا کر کہا کہ شہر میں کئی ایسے المناک واقعات اور بہت سی ایسی درد انگیز کہانیاں ہیں اور وہ مجھکو اسی قسم کے دردناک بلکہ اس سے کہیں ہولناک واقعات بیان کرنے لگا، اور میں نہیں چاہتا کہ ان میں سے کوئی قصہ آپ کو سناؤں کیونکہ ان میں سے جو سہل سے سہل بھی ہے وہ بھی ایسا ہے جس کے ذکر سے زبان و قلم دونوں خشک ہو جاتے ہیں، اور ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم ایک تیرہ و تار اور نہایت گہری تہ میں گرے چلے جا رہے ہیں ۔

بیگم! آپکو معلوم ہے کہ کتنے ناکردہ گناہ بچے ہیں جو اسی دن جس دن وہ پیدا ہوتے ہیں مار ڈالے جاتے ہیں، اور ان میں سے کتنے ہیں جو چھوٹے اونٹ کی طرح ذبح کر دئے جاتے ہیں، اور ان میں سے کتنے ہیں جن کے گلے بیدردی قاتل ہاتھوں سے گھونٹ دئے جاتے ہیں، اور کتنے ہیں جن کا خون نال کے کھلے رکھنے کی وجہ سے زہر آلود ہو جاتا ہے اور کتنے ہیں جن کا پیٹ چاک کر کے صندوقوں میں بند کر کے پھینک دئے جاتے ہیں، اور کتنے ہیں جن کو اندھے یا ویران کنوؤں میں ڈال دیا جاتا ہے، اور کتنے ہیں جنکو جیتے جاگتے مٹی میں دفن کر دیا جاتا ہے، اور کتنے ہیں جنکو قبرستان میں چھوڑ آتے ہیں اور کتے آکر انکو کھا جاتے ہیں ۔

صرف شہر قاہرہ میں ایک سال کے اندر اندر ایسی دو سو چالیس قربانیاں ظلم کی بھینٹ چڑھیں جو اپنے خالق کے حضور پست و فاسد بد ریت اور بیدرد و خون ریز مادریت کے ظلم کی شکایت کرنے کے لئے بھیجی گئیں ۔

دو سو پینتالیس قربانیاں جس دن زندگی کا سانس لیتی ہیں، اسی روز موت کا منہ دیکھتی ہیں، جس دن ہستی کی طرف روانہ کی جاتی ہیں اسی روز عدم کو بھیج دی جاتی ہیں، انھوں نے کوئی گناہ نہیں کیا، کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا، کسی انسان سے برائی نہیں کی، پھر یہ ناکردہ گناہ قربانیاں کس گناہ پر قتل کی گئیں؟ اور کس سبب سے قتل کی گئیں۔ کیا یہ بغیر کسی نگران اور نگہبان کے لڑکیوں کے چل نکلنے کا نتیجہ نہیں ہے؟

اور کون جانتا ہے کہ ان میں سے وہ قربانیاں جن کو آنکھیں دیکھ نہیں سکیں اور جن تک ہاتھ پہنچ نہیں سکے، وہ ان سے جو اتفاقاً برآمد ہو گئی ہیں کئی گنا زیادہ ہیں۔ اور سب سے اچنبے کا ماجرا یہ ہے کہ سوائے تین کے سب کے سب لاپتہ کے خانہ میں درج کئے گئے، تو کہاں ہیں یہ لاپتہ؟ اور کون ہیں یہ لاپتہ؟ اور شہر کی پولیس تو سوائے اس کے کچھ مانتی ہی نہیں کہ اپنی میٹھی نیند سوتی رہے یہانتک کہ یہ لاپتہ آئے اور کہے چلو میرے ساتھ جہنم کو کہ تم نے ایک پاک جسم کو پھاڑا ہے اور بے گناہ جان کو نکالا ہے۔

کہتے ہیں یورپ میں اس قسم کے کتنے ہی واقعات ہوتے رہتے ہیں، مغلوب قومیں اس قسم کے غلط اندازے ہی لگایا کرتی ہیں، وہ سمندر کے موتیوں کے لئے نہیں بلکہ اس کی کیچڑ کے لئے ڈبکی مارا کرتی ہیں۔ یورپ میں کتنا جد و ہزل، قوت و ضعف اور علو و انحطاط موجود ہے، پھر اس کی کیا وجہ کہ ہم شرف کی جانب کو چھوڑ کر خست کی جانب مائل ہوتے ہیں! اور ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم یورپ کی ناہنجاری اور فرومائگی کی طرف تو نگاہ کرتے ہیں اور اس کی زبردست کوشش اور پُر زور عمل کو نہیں دیکھتے! یورپ میں ایک قاتل مرض ایک قومی جسم سے کشتی لڑ رہا ہے اور وہ جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں اپنا قطعی فیصلہ صادر فرمائے اسکا مقابلہ کرتا رہیگا۔

اور یہ دیکھ لو، یورپ کے اہل الرای اور اجتماعی علما کہہ رہے ہیں کہ یورپ اس راستہ میں اپنی خودکشی کر رہا ہے۔ یورپ کے زعیم موسولینی کو ہی دیکھ لو کہ وہ کس طرح گمراہی اور فساد کے راستے بند کر رہا ہے۔ وہ عورتوں کو بغیر کسی رُو رعایت کے زبردستی میانہ روی اور آبرومندی کی زندگی کی طرف لا رہا ہے۔ مصری عورت کا تجزیہ ایک صالحہ بیوی اور صالحہ ماں بننے سے ظاہر ہے اور یہ شائستہ مادریت رسالت و نبوت کے بعد دوسرا مرتبہ ہے۔ اور جب عورت اس کے لئے اخلاص کو عمل میں لائے تو وہ لیک

ایسی امت پیدا کریگی جسکو کوئی غالب پچھاڑ نہ سکے اور ایسا وطن تعمیر کریگی جس سے کوئی حادثہ ٹکر نہ لے سکے۔ تقریباً آج نہ تو کسی ایسے مرد کو پاؤگے جو بیاہ کے نتائج کو سراہتا ہو اور نہ کسی ایسے بچے کو جو اپنی ماں کے اچھے آثار نمایاں کر رہا ہو۔ مصر کی تعلیمی وزارت اس عجز و ناتوانی پر عورت کی امداد کر رہی ہے اور اسکو اس بیہودگی کی طرف دھکیل رہی ہے کہ وہ لڑکیوں کو تعلیم کے ہر درجہ میں ویسا ہی علم سکھلاتی ہے جیسا کہ لڑکوں کو، اور اسی ڈھب پر اس کی تربیت کرتی ہے جس پر لڑکوں کی۔ اس طرح عورت کو مرد کا جامہ اڑھایا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ تو وہ مرد بننے کے لائق رہتی ہے اور نہ عورت ہونے کے۔ اس المناک کا نہایت خطرناک انجام یہ ہے کہ جامعہ مصریہ کی سند یافتہ دوشیزگان نے زنانہ زندگی کے خلاف اپنی سرکشی کا اعلان کر کے گھر کے کاروبار پر باہر کے کاموں کو ترجیح دی، اور اس طرح وہ اس میدان سے بھاگ کھڑی ہوئیں جو اللہ نے انکے لئے تیار کیا تھا، اور اس مملکت سے دستبردار ہوگئیں جسکی طرف اللہ نے انکو متوجہ کیا تھا، اور اس فطرت کو جھاڑ ہکلیں جس پر اللہ نے ان کو مفطور فرمایا تھا۔ وطن میں اس سے کوئی چیز نہ بڑھے گی کہ کوئی عورت کسی وزارت کی سکرٹری یا کسی مدرسے کی مدرسہ یا کسی کالج کی پروفیسر، یا کسی محکمہ کی وکیل ہو جائے، لیکن یہ وطن کی عمدہ ترقی کا موجب ہوگا کہ اس میں کسی ایسی شائستہ اور مہذب ماں کا اضافہ ہو جو گرامی قدر اور شائستہ عمل کو مادریت کا حق جانتی ہو۔

عورت کی ریاضت اور اسکے معاملے کی اصلاح کا سوا اسکے کوئی راستہ نہیں کہ گھر اور مدرسے میں نسواتی تربیت کی بنیاد دین ہو، یہی ایک ذریعہ ہے اسکو برائی سے بچانے اور لغزشوں کے تھامنے کا اور وہ اپنے جذبے کی لطافت، باطن کی بیداری، ضمیر کی ہوشمندی، اور وجدان کی باریکی کے سبب مرد سے بہتر اللہ کی عظمت کا تصور اور اسکی محبت و خوف کا شعور کر سکتی ہے، صرف دین ہی عورت کو صبر و برداشت، صدق و اخلاص، امانت و وفا، شائستہ زوجیت اور خوش بخت مادریت کی مشق کرا سکتا ہے، یہی ہے جسکو یورپ کے مدرسوں نے اصلاح عورت کے قاعدوں میں سے پہچانا ہے، پھر کیا سبب ہے کہ ہم نہ اسکو پہچانتے ہیں اور نہ اختیار کرتے ہیں؟ اے مصریو! آگ وطن کے اندر پھیلتی جا رہی ہے اور قریب ہے کہ اسکے دل کا رہا سہا خاتمہ بھی کر دے یقیناً عورت کا معاملہ ہی اس ملک کا مقتل ہے اور عورت کا مسئلہ ہی حیات و موت کا پہلا اور پچھلا مسئلہ ہے۔ یہ ہے میرا کلمہ اے فاضلہ خاتون! اور شاید اسمیں کوئی بات آپکے لئے وجہ تسلی ہو سکے۔ اور میرا سلام و اکرام قبول کرنے کی مہربانی فرمائیے +

تَهْنِئَةٌ بِعِيدِ الْفِطْرِ

أُهَنِّئُ سَيِّدِي بِقُدُومِ عِيدٍ
عَلَيْهِ بِالْمَسَرَّةِ وَالْهَنَاءِ

وَأَرْجُو أَنْ يَطُولَ بَقَاكَ فِينَا
هَنِيئًا بِالْأَمَانِي وَالْبَهَاءِ

(۲)

تہنئۃ العید

سَیِّدِی المُحْتَرَم

بَارَكَ اللهُ لِسَیِّدِی فِی العِیْدِ السَّعِیدِ، وَ اَعَادَهٗ عَلَیْهِ بِالْعُمْرِ المَزِیْدِ وَالجَاهِ المَدِیْدِ لِلْاَمَدِ البَعِیْدِ، وَکُنْتُ اَتَمَنّٰی لَوْ اُهَنِّئُهٗ بِهٖ مُشَافِهًا وَ اَتَیَمَّنُ بِلَثْمِ یَمِیْنِهٖ مُصَافِحًا، وَ اَسْعَدُ بِرُؤْیَةِ وَجْهِهِ الکَرِیْمِ کُلَّ یَوْمٍ مِنْ اَیَّامِهٖ غَادِیًا وَ رَائِحًا، وَ اِذْ حَالَ البِعَادُ، دُوْنَ هٰذَا المُرَادِ، اَسْتَنِیْبُ لِسَانَ الیَرَاعِ فِیْ اِقَامَةِ رَسْمِ التَّعْیِیْدِ، وَ بَعَثْتُ بِهٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ لِکَیْ تَنُوْبَ عَنِّیْ فِی النُّزُوْلِ بِنَادِیْهِ السَّعِیْدِ، وَ اَنَا اَحْسُدُهَا عَلَی الحُلُوْلِ بِنَادِیْهِ، وَ اَوَدُّ لَوْ خُطِیْتُ دُوْنَهَا بِلَثْمِ اَیَادِیْهِ، وَ اللهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی یُطِیْلُ بَقَاءَهٗ وَ یُدِیْمُ عُلُوَّهٗ وَ ارْتِقَاءَهٗ فِی عَافِیَةٍ وَ سُرُوْرٍ، وَ اُنْسٍ وَ حُبُوْرٍ، رَافِلًا فِیْ حُلَلِ القُبُوْلِ وَ الاِقْبَالِ، نَائِلًا غَایَةَ المَأْمُوْلِ وَ نِهَایَةَ الآمَالِ +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

اَلدُّرُوسُ الْعَرَبِيَّةُ

صلاة العيدين

احمد سالم

احمد: أَيْنَ تَذْهَبُ الْآنَ يَا سَالِمُ؟

سالم: أَنَا ذَاهِبٌ إِلَى الْمَسْجِدِ، لِأُصَلِّيَ صَلَاةَ الْعِيدِ.

احمد: وَ هَلْ لِلْعِيدِ صَلَاةٌ كَالْجُمُعَةِ؟

سالم: نَعَمْ، وَ هِيَ رَكْعَتَانِ كَرَكْعَتَيِ الْجُمُعَةِ بِشُرُوطِهِمَا.

احمد: أَلَا يُوجَدُ فَرْقٌ بَيْنَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَ صَلَاةِ الْعِيدِ؟

سالم: بَيْنَهُمَا فُرُوقٌ قَلِيلَةٌ، فَمِنْ ذَلِكَ:

١ـ أَنَّ الْجُمُعَةَ فَرْضٌ، أَمَّا صَلَاةُ الْعِيدِ فَوَاجِبَةٌ[1]

١ـ صَلَاةُ الْعِيدِ عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ، مِثْلُهَا عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ، إِلَّا فِي أُمُورٍ:

(دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۹)

٢ـ اَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدِ تَكُوْنُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ بَعْدَ الشُّرُوْقِ إِلَى الزَّوَالِ .
٣ـ إِذَا اجْتَمَعَ رَجُلٌ مَعَ الْإِمَامِ ، صَحَّتْ بِهِمَا صَلَاةُ الْعِيْدِ .
٤ـ اَنَّ الْإِمَامَ وَ الْمَأْمُوْمَ يُكَبِّرَانِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ زَائِدَةٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ .
٥ـ اَنَّ الْخُطْبَةَ بَعْدَهَا سُنَّةٌ .

اَحمد : صِفْ لِيْ كَيْفَ اُصَلِّي الْعِيْدَ ؟
سالم : ١ـ بَعْدَ شُرُوْقِ الشَّمْسِ بِقَلِيْلٍ يَجْتَمِعُوْنَ الْمُسْلِمُوْنَ فِي الْمُصَلَّى .
يُنَادِي الْمُؤَذِّنُ بِقَوْلِهِ (اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ)
يَصْطَفُّ النَّاسُ ، فَيُكَبِّرُ الْإِمَامُ تَكْبِيْرَةَ الْإِحْرَامِ ، وَ يُكَبِّرُ النَّاسُ بَعْدَهُ .
يُكَبِّرُ الْإِمَامُ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، رَافِعًا يَدَيْهِ بِمُحَاذَاةِ اُذُنَيْهِ ، فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ .
يَقْرَأُ الْإِمَامُ الْفَاتِحَةَ وَ سُوْرَةً ، ثُمَّ يَرْكَعُ وَ يَسْجُدُ .
يَقُوْمُ إِلَى الثَّانِيَةِ فَيَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ وَ سُوْرَةً ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّلَاثَ الزَّوَائِدَ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ ، ثُمَّ

ا ـ هِيَ سُنَّةٌ عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ .
ب ـ يُصَلِّيْهَا الشَّافِعِيُّ مُنْفَرِدًا اَوْ فِيْ جَمَاعَةٍ .
ج ـ يُكَبِّرُ الشَّافِعِيُّ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا ، بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْإِحْرَامِ ، وَ فِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْقِيَامِ .

يَسْجُدُ وَ يَتَشَهَّدُ وَ يُسَلِّمُ، وَ يُتَابِعُهُ النَّاسُ فِي كُلِّ ذٰلِكَ.

احمد: وَ مَاذَا بَعْدَ ذٰلِكَ؟

سالم: يَقُوْمُ الْإِمَامُ لِلْخُطْبَةِ، فَيُعَلِّمُ النَّاسَ فِيْ عِيْدِ الْفِطْرِ اَحْكَامَ زَكٰوةِ الْفِطْرِ، وَ يَعِظُهُمْ، وَ فِيْ عِيْدِ الْاَضْحٰى يُعَلِّمُهُمْ اَحْكَامَ الْاُضْحِيَّةِ، وَ يَعِظُهُمْ.

احمد: وَ مَا الْغَرَضُ مِنْ صَلَاةِ الْعِيْدِ؟

سالم: اَلْغَرَضُ مِنْهَا اَنْ يَلْتَقِيَ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ يَوْمَيِ الْعِيْدِ فَيُسَلِّمُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَ يَتَصَدَّقُ الْغَنِيُّ عَلَى الْفَقِيْرِ، وَ يُعَاوِنُ الْقَوِيُّ الضَّعِيْفَ، وَ بِذٰلِكَ تَتَاَلَّفُ قُلُوْبُ الْمُسْلِمِيْنَ، وَ يَكُوْنُوْنَ كَالْبُنْيَانِ الْمَرْصُوْصِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا.

احمد: اِذَنْ يَنْبَغِيْ اَنْ نُحْسِنَ اِلَى الْفُقَرَاءِ، وَ نَتَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ فِيْ يَوْمَيِ الْعِيْدِ؟

سالم: نَعَمْ، يَجِبُ اَنْ نُغْنِيَ الْفُقَرَاءَ عَنِ السُّؤَالِ فِيْ يَوْمَيِ الْعِيْدَيْنِ، بِاِعْطَائِهِمْ زَكٰوةَ الْفِطْرِ، وَ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ.

اسئلة

۱ــ مَا صَلَاةُ الْعِيْدِ؟
۲ــ عَلٰى مَنْ تَجِبُ؟
۳ــ مَا شُرُوْطُهَا؟
۴ــ مَا الْفَرْقُ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ؟

۵ــ كَيْفَ نُصَلِّي الْعِيْدَ ؟
۶ــ مَا فَائِدَةُ خُطْبَةِ الْعِيْدِ ؟
۷ــ مَا الْغَرَضُ مِنْ صَلَاةِ الْعِيْدِ ؟

ترجمہ :-

عیدین کی نماز

تصویر

احمد ـــــ سالم

احمد : کہاں جا رہے ہو ؟ سالم !
سالم : میں مسجد کو جا رہا ہوں ، نمازِ عید پڑھنے کے لئے ۔
احمد : کیا جمعہ کی طرح عید کی بھی نماز ہوتی ہے ؟
سالم : ہاں ، وہ جمعہ کی دو رکعتوں کی طرح انھی کی شرطوں کے ساتھ دو رکعتیں ہوتی ہیں ۔
احمد : کیا نمازِ جمعہ اور نمازِ عید میں کچھ فرق نہیں ہے ؟
سالم : دونوں میں کچھ تھوڑے سے فرق ہیں ، جن میں سے :
پہلا ــ تو یہ کہ جمعہ فرض ہے اور نمازِ عید واجب ۔
دوسرا ـــ یہ کہ نمازِ عید اس مدت میں ہوتی ہے جو طلوعِ آفتاب سے زوال تک ہے ۔
تیسرا ـــ یہ کہ جب ایک مرد امام کے ساتھ شامل ہو جائے تو نمازِ عید درست ہو جاتی ہے ۔
چوتھا ـــ یہ کہ امام اور مقتدی ہر رکعت میں تین زائد تکبیریں کہتے ہیں ۔

پانچواں — یہ کہ اس کے پیچھے خطبہ سنت ہے۔ (۱)

: مجھ کو بتائیے میں کس طرح نمازِ عید پڑھوں ؟

لم : ۱- سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد مسلمان عیدگاہ میں جمع ہو جاتے ہیں۔

۲- مؤذن یہ کہہ کر پکارتا ہے : اَلصَّلوٰۃُ جَامِعَۃ۔

۳- لوگ صف باندھ لیتے ہیں، امام پہلی تکبیر کہتا ہے اور اس کے پیچھے لوگ تکبیر کہتے ہیں۔

۴ امام اس کے بعد تین بار — ہر بار، اپنے ہاتھ کانوں کے برابر اٹھا کر تکبیر کہتا ہے۔

۵ امام، فاتحہ اور کوئی سورت پڑھتا ہے، پھر رکوع و سجود کرتا ہے۔

۶- دوسری تکبیر کے لئے اٹھتا ہے اور فاتحہ اور کوئی سورت پڑھتا، اور تین زائد تکبیریں کہتا، پھر رکوع کے لئے تکبیر کہتا، پھر سجدے کرتا، تَشَہُّد پڑھتا اور سلام پھیرتا ہے، اور لوگ ان سب باتوں میں اس کی پیروی کرتے ہیں۔

: اس کے بعد کیا ہوتا ہے ؟

لم : امام خطبے کے لئے اٹھتا ہے اور لوگوں کو عید الفطر میں زکوٰۃِ فطر کے احکام سکھاتا اور وعظ کہتا ہے۔ عید الاضحیٰ میں ان کو قربانی کے مسئلے سکھاتا ہے

- تنبیہ : نمازِ عید شافعیہ کے نزدیک ایسی ہی ہوتی ہے جیسی حنفیہ کے نزدیک سوا چند باتوں کے :

ا — وہ شافعیہ کے نزدیک سنت ہے۔

ب — شافعی اس کو تنہا اور باجماعت پڑھ لیتا ہے۔

ج — شافعی پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ کے بعد سات تکبیریں کہتا ہے، اور دوسری میں تکبیرِ قیام کے بعد پانچ۔

اور وعظ کہتا ہے۔

احمد: نمازِ عید سے کیا غرض ہوتی ہے؟

سالم: غرض اس سے یہ ہوتی ہے۔ کہ دونوں عیدوں میں مسلمان آپس میں ملتے ہیں، اور ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں، توانگر غریبوں پر خیرات کرتے ہیں۔ اس سے مسلمانوں کے دل ملتے اور وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت کی مانند ہو جاتے ہیں، جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔

احمد: تب تو مناسب ہے کہ ہم مفلسوں پر احسان کریں اور دونوں عیدوں میں ان کو خیرات دیں۔

سالم: ہاں، ہم کو چاہئے کہ دونوں عیدوں کے دن ہم فقیروں کو صدقۃ فطر اور قربانیوں کا گوشت دے کر سوال کرنے سے بے نیاز کر دیں۔

سوالات:-

۱- نمازِ عید کیا چیز ہے؟

۲- کن پر واجب ہے؟

۳- اس کی شرطیں کیا کیا ہیں؟

۴- اس میں اور نماز جمعہ میں فرق کیا ہے؟

۵- نمازِ عید کیسے پڑھی جاتی ہے؟

۶- خطبے کا کیا فائدہ ہے؟

۷- صلوٰۃِ عید سے کیا غرض ہے؟
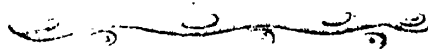
خطبۂ عید الفطر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّيَّانِ ٭ ذِی الْفَضْلِ وَ الْجُوْدِ وَ الْاِحْسَانِ ذِی الْكَرَمِ وَ الْمَغْفِرَةِ وَ الْاِمْتِنَانِ ٭ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ٭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَزَّنَا بِشَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرٌ اُنْزِلَ فِیْهِ الرَّحْمَةَ وَ الْغُفْرَان ٭ شَهْرٌ فِیْهِ لَیْلَةٌ هِیَ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ فِیْهَا كَانَ نُزُوْلُ الْقُرْاٰنِ ٭ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ٭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی وَفَّقَنَا فِیْهِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَ یَسَّرَ عَلَیْنَا اَدَاءَ الصِّیَامِ وَ الْقِیَامِ بِحُسْنِ الْاِمْكَانِ ٭ وَ سَهَّلَ لَنَا التَّرَاوِیْحَ وَ التَّسَابِیْحَ فَیَا لَهُ مِنْ

إِمْتِنَانٍ ٭ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ٭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
وَعَدَ الصَّائِمِيْنَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُسَمّٰى
بَابُ الرَّيَّانِ ٭ وَ اَعَدَّ لَهُمْ مَا لَمْ يَخْطُرْ عَلٰى
قَلْبِ بَشَرٍ مِنَ النَّعِيْمِ وَ الْاَلْوَانِ ٭ وَجَعَلَ
خَلُوْفَ فَمِ الصَّائِمِيْنَ اَطْيَبَ عِنْدَ مَلَائِكَتِهٖ مِنَ
الْمِسْكِ وَ الزَّعْفَرَانِ ٭ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ
الْحَمْدُ ٭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ صِيَامَ رَمَضَانَ
كَفَّارَةً لِلسَّيِّئَاتِ وَ عِتْقًا مِنَ النِّيْرَانِ ٭ وَ اَكْرَمَ
الصَّائِمِيْنَ بِفَرْحَتَيْنِ فَرْحَةٍ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَ
فَرْحَةٍ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ ٭ وَ قَالَ الصَّوْمُ
لِيْ وَ اَنَا اَجْزِيْ بِهٖ فَيَا لَهٗ مِنْ عُلُوِّ الْمَكَانِ ٭
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ٭ نَحْمَدُهٗ وَ هُوَ
الْمَحْمُوْدُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ ٭ نَشْكُرُهٗ وَ هُوَ الْمَشْكُوْرُ
بِكُلِّ لِسَانٍ ٭ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ فِيْ كُلِّ مَا يُهِمُّنَا مِنْ
اَمْرِ الْمَعَاشِ وَ اَمْرِ الْاَدْيَانِ ٭ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ مِنْ

كُلِّ مَا فَرَطَ مِنَّا مِنَ الْخَطَايَا وَ الْعِصْيَانِ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهَادَةً يَنَالُ بِهَا الشَّاهِدُ دَارَ الرِّضْوَانِ ۞ وَ يُنْجِيْهِ بِهَا مِنَ النِّيْرَانِ ۞ وَ يَرْضٰى بِهَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ الْمُهَيْمِنُ الدَّيَّانُ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ وَ اَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهُ الَّذِیْ اُرْسِلَ حِيْنَ غَلَبَ الْكُفْرُ فِي الْبُلْدَانِ ۞ فَدَعَا الْخَلْقَ اِلَى التَّوْحِيْدِ وَ الْاِيْمَانِ ۞ وَ اَبْطَلَ الشِّرْكَ وَ حَبَائِلَ الطُّغْيَانِ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ مَا لَمَعَ الْقَمَرَانِ ۞ وَ تَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ فِي الْبَوَادِيْ وَ الْعُمْرَانِ ۞

اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّقْوٰى اَسَاسُ الْحَسَنَاتِ وَ خُلَاصَةُ الْاَعْمَالِ ۞ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِنَّ الْعِبَادَةَ دَافِعَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَ نَاهِيَةٌ عَنِ الْفَسَادِ وَ الضَّلَالِ ۞ هَلْ عَرَفْتُمْ فَضَائِلَ شَهْرِ الصِّيَامِ ۞ وَ هَلْ اَدْرَكْتُمْ لِمَاذَا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ ۞ وَ هَلْ دَرَيْتُمْ اَنَّ الشَّهْرَ ضَيْفٌ فَمَاذَا صَنَعْتُمْ لَهٗ مِنَ الْاِكْرَامِ ۞ وَ هَلْ فَطِنْتُمْ اَنَّهٗ وَلّٰى رَاضِيًا عَنْكُمْ اَوْ سَاخِطًا يَشْكُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ ۞

یَا لَیْتَ شِعْرِی کَیْفَ یَعُدُّ نَفْسَهٗ صَائِمًا مَنْ یَغْتَابُ طُوْلَ نَهَارِهٖ وَ یَأْکُلُ لُحُوْمَ الاِخْوَانِ ◆ اَمْ کَیْفَ یَظُنُّ نَفْسَهٗ مُعْتَکِفًا مَنْ کَانَ قَلْبُهٗ فِیْ مَکَانٍ وَ جِسْمُهٗ فِیْ مَکَانٍ ◆ اَمْ کَیْفَ تُقْبَلُ صَلٰوۃُ مَنْ هُوَ مِنْ سُکَارَی الْغَفَلَاتِ ◆ غَرِیْقٌ فِیْ رِجْزِ الشَّهَوَاتِ ◆ اَمْ کَیْفَ یُکْتَبُ قِیَامُ مَنْ اَسْهَرَ جَفْنَهٗ وَ قَلْبُهٗ فِیْ سِنَةِ الْخَطِیْئَاتِ ◆ یَا اَسَفَاهُ عَلٰی ضَیْفٍ لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنَ الْاِکْرَامِ نُزُلًا ◆ وَ یَا لَهْفَاهُ عَلٰی مِنْ مَوْسِمِ خَیْرٍ لَمْ نَکْتَسِبْ فِیْهِ رِبْحًا وَ لَا اَمَلًا ◆ وَ یَا نَدَامَتَاه عَلٰی بَحْرِ فُرَاتٍ لَمْ نَغْتَرِفْ مِنْهُ مَا یُسَکِّنُ عَطَشًا ◆ وَ یَا حَسْرَتَاه عَلٰی رَفِیْقٍ شَفِیْقٍ وَدَّعْنَاهُ وَ مَشٰی ◆ اَلْوِدَاعُ اَلْوِدَاعُ یَا شَهْرَ طَهَارَةِ الْقُلُوْبِ ◆ اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ یَا شَهْرَ کَفَّارَةِ الذُّنُوْبِ ◆ اَلْوِدَاعُ الْوِدَاعُ یَا شَهْرَ التَّرَاوِیْحِ وَ التَّسَابِیْحِ ◆ اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ یَا شَهْرَ الْقَنَادِیْلِ وَ الْمَصَابِیْحِ ◆ اَلْوِدَاعُ الْوِدَاعُ یَا شَهْرَ کَفَّارَةِ الْمَعَاصِی وَ السَّیِّئَاتِ ◆ اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ یَا شَهْرَ تَضَاعُفِ الْبِرِّ وَ الْحَسَنَاتِ ◆ اَلْوِدَاعُ اَلْوِدَاعُ یَا شَاهِدًا لِلصَّائِمِیْنَ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ◆ اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ یَا شَافِعَهُمْ بَیْنَ یَدَیْ اَحْسَنِ الْخَالِقِیْنَ ◆ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ! اِنَّ اللّٰهَ عَزَاءٌ مِنْ کُلِّ مُصِیْبَةٍ ◆ وَ خَلَفًا مِنْ کُلِّ تَائِبٍ ◆ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا ◆ وَ اِیَّاهُ فَارْجُوْا ◆ وَ تَدَارَکُوْا مَا فَاتَ ◆ بِاِصْلَاحِ مَا هُوَ اٰتٍ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًا غَفَّارًا ◆ وَ لَا تَأْمَنُوْا اَمْهَالَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ یَزَلْ وَ لَا یَزَالُ

مُقْتَدِرًا قَهَّارًا ❖ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ❖ وَ بَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ❖ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ❖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ❖ وَ اعْلَمُوْا اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ مُسْلِمٍ يَمْلِكُ النِّصَابَ فَاضِلًا عَنْ حَوَائِجِهِ الْاَصْلِيَّةِ وَ اِنْ لَمْ يَكُنْ نَامِيًا وَ لَمْ يَمْضِ عَلَيْهِ حَوْلٌ عَنْ نَفْسِهٖ وَ طِفْلِهٖ وَ عَبْدِهٖ وَ اَمَتِهٖ عَنْ كُلِّ رَاْسٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنَ الْحِنْطَةِ اَوْ صَاعٌ مِّنَ الشَّعِيْرِ وَ اَفْضَلُ اَوْقَاتِ اَدَائِهٖ بَعْدَ فَجْرِ الْعِيْدِ قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَنْ اَدَّاهَا فِيْهِمَا وَ اِلَّا فَلْيُؤَدِّهَا الْاٰنَ، اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ❖

خطبہ عید الفطر

(از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی)

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، کوئی لائق عبادت نہیں سوائے اللہ کے۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ ہی کے لئے ساری تعریفیں ہیں ❖ ساری تعریفیں اللہ کے لئے جو انعام و احسان کرنیوالا اور بدلہ دینے والا ہے۔ فضل و بخشش اور بھلائی کرنیوالا ہے، کرم وجود اور نکوئی کا مالک ہے، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر و للہ الحمد ❖ سب ستائش اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ماہِ رمضان سے مشرف فرمایا، ایسا مہینہ جس میں رحمت و مغفرت نازل کی گئی، ایسا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اسی رات قرآن مجید کا نزول ہوا تھا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر الخ۔ ... ❖ سب ستائش اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اس میں قرآن پڑھنے کی توفیق بخشی، اور روزے رکھنا اور اچھی طرح قیام کرسکنا ہم پر آسان

کیا، اور تمہیدوں اور تسبیحوں کو ہمارے واسطے سہل کیا، سو یہ کتنا بڑا احسان ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر..
.... الخ + سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے روزہ داروں کے لئے جنت کے دروازوں میں
سے ایک ایسے دروازے کا وعدہ کیا جو باب ریان کہلاتا ہے اور ان کے لئے ایسی ایسی انواع و اقسام کی
نعمتیں تیار کیں جن کا کسی بشر کے دل پر خیال بھی نہیں گزرا، اور روزہ دار کے منہ کی بو کو فرشتوں کے
نزدیک مشک و عنبر سے بڑھ کر خوشبو ٹھہرایا + اللہ اکبر اللہ اکبر ...... الخ + سب
تعریف اس اللہ کے لئے جس نے رمضان کے روزے کو برائیوں کا کفارہ اور دوزخ سے آزادی کا
ذریعہ ٹھہرایا، اور روزہ داروں کی دو فرحتوں سے عزت افزائی فرمائی: ایک فرحت روزہ کھولنے
کے وقت، اور ایک رحمان کی ملاقات کے وقت، اور فرمایا: روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا
دیتا ہوں، دیکھو یہ کتنی بڑی درجے کی بلندی ہے! اللہ اکبر اللہ اکبر .... الخ +
ہم اسکی ستائش کرتے ہیں اور وہ ہر جگہ ستودہ ہے، اور ہم اس کا شکر کرتے ہیں اور ہر زبان پر
مشکور ہے اور ہم دین اور معاش کی تمام حاجتوں میں اس کی مدد چاہتے ہیں اور جو جو خطائیں اور
نافرمانیاں ہم سے صادر ہوئی ہیں ان سے اسکی بخشش طلب کرتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر ...
..... الخ + اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایسی گواہی جس کے ذریعے
گواہی دینے والا بہشت میں داخل ہو اور دوزخ سے نجات حاصل کرے اور جس کے ذریعے وہ نگہبان
بدلہ دینے والا جس کے ہاتھ ہر شے کی بادشاہی ہے خوشنود ہو، اللہ اکبر اللہ اکبر ..... الخ +
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار مولیٰ محمدؐ اسکا وہ بندہ اور پیغمبر ہے جو ایسے وقت پیغام دے کر
بھیجا گیا جب کفر ملکوں میں غالب آچکا تھا، پس اس نے مخلوق کو توحید و ایمان کی طرف دعوت دی
اور شرک اور سرکشی کے داموں کو باطل کر دیا، اللہ اکبر اللہ اکبر .... الخ +
اے اللہ درود و سلام بھیج نبی کریم ہمارے سردار محمد اور اسکی آل و اصحاب پر جب تک چاند سورج چمکتے
رہیں اور آبادیوں اور بیابانوں میں رات دن آگے پیچھے آتے رہیں +
اے لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو، اسلئے کہ تقویٰ نیکیوں کی بنیاد اور اعمال کا نچوڑ ہے۔ اور اللہ کی
عبادت کرو کہ عبادت برائیوں سے روکتی اور بگڑنے اور بھٹکنے سے منع کرتی ہے۔ کیا تم نے ماہِ صیام کی

بلتیں مان لیں، اور کیا تم نے یہ دریافت کر لیا کہ ان دنوں کا روزہ رکھنا تم پر کس لئے لکھا گیا؟
کیا تم نے سمجھ لیا کہ یہ مہینہ ایک مہمان ہے؟ پھر تم نے اس مہمان کا کیا اکرام کیا؟ اور کیا تمھیں
کا احساس ہو گیا کہ وہ تم سے راضی ہو کر گیا ہے یا ناراض ہو کر گیا ہے تاکہ خدائے غالب و دانا کے
جا کر تمھاری شکایت کرے؟ کاش مجھے معلوم ہو کہ جو شخص تمام دن غیبت کرتا اور اپنے بھائیوں
گوشت کھاتا رہتا ہے وہ کس طرح اپنے آپ کو روزہ دار سمجھتا ہے؟ یا وہ شخص جسکا دل کسی جگہ
جسم کسی جگہ رہتا ہے وہ اپنے آپ کو معتکف کیسے خیال کرتا ہے؟ یا اس شخص کی نماز کیسے قبول
سکتی ہے جو غفلتوں کا متوالا اور خواہشوں کی گندگی میں ڈوبا ہوا ہو؟ یا اسکی شب بیداری کیسے
ھی جا سکتی ہے جس نے اپنی نیکوں کو تو بیدار رکھا ہو اور اسکا دل خطاؤں کی نیند میں سو رہا ہو؟ افسوس
ہے اس مہمان پر جس کی ہم نے عزت کے ساتھ مہماں نوازی نہیں کی! اور نہایت افسوس ہے اس موسم
بہار پر جس میں ہم نے نہ کوئی نفع کمایا نہ کوئی تمنا پوری کی۔ ہائے ندامت ایسے شیریں سمندر پر جس سے
ہم کوئی ایسا چلو نہ لے سکے جو پیاس کو تسکین دے! ہائے حسرت ایسے ہمدرد رفیق پر جس کو ہم نے
داع کیا اور وہ چل دیا۔ الوداع۔ الوداع۔ اے دلوں کی پاکیزگی کے مہینے! الفراق۔ الفراق۔
اے گناہوں کے کفارے کے مہینے! الوداع۔ الوداع۔ اے تراویحوں اور تسبیحوں کے مہینے! الفراق۔
الفراق۔ اے قندیلوں اور چراغوں کے مہینے! الوداع۔ الوداع۔ اے برائیوں کے کفارے کے مہینے!
الفراق۔ الفراق۔ اے نیکیوں اور بھلائیوں کے چند در چند ہونے کے مہینے! الوداع۔ الوداع۔ اے
رب العالمین کے حضور روزے داروں کے حق میں گواہی دینے والے! الفراق۔ الفراق۔ اے
احسن الخالقین سے انکی شفاعت کرنے والے! اے گروہِ مسلماناں! اللہ ہی کے لئے صبر ہے
ہر مصیبت سے، اور عوض ہے ہر جاتے رہنے کا، پس اللہ پر ہی اعتماد کرو اور اسی سے امید رکھو اور
آئندہ کی اصلاح کے ساتھ گذشتہ کا تدارک کرو اور اللہ سے بخشش مانگو کہ وہ توبہ قبول کرنے والا
اور بخشنے والا ہے اور تم اسکے مہلت دینے پر بے کھٹکے نہ ہو بیٹھو کہ وہ ہمیشہ زبردست قدرت والا رہا
اور رہیگا۔ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے، اور ان صابروں کو خوشخبری دے کہ جب
ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف رجوع کریں گے

یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے خاص مہربانیاں اور رحمت ہے اور یہی لوگ راہ پانے والے ہیں۔ اور جان لو کہ فطر کا صدقہ ہر آزاد مسلمان پر واجب ہے جو مسلمان اپنی اصلی ضروریات سے زائد نصاب کا مالک ہو اگرچہ وہ نامی نہ ہو اور اس پر ایک سال نہ گزرا ہو۔ واجب ہے اپنا صدقہ دینا، اپنے بچوں کا، اپنے لونڈی غلاموں کا، ہر سر کے بدلے نصف صاع گندم یا ایک صاع جو۔ اور اس کے ادا کرنے کا افضل وقت بعد عید کی فجر کے عیدگاہ کو جانے سے پہلے ہے۔ پھر جس نے ادا کر دیا ہو تو خیر ورنہ اب ادا کر دے۔ اب میں یہ اپنی بات کہتا ہوں اور عظمت والے اللہ سے بخشش مانگتا ہوں +

حقُّ الأمّ

أوجبُ الواجباتِ إكرامُ أمّي (۱) إنّ أمّي أحقُّ بالإكرامِ

حملتني ثقلاً ومن بعدِ حملي (۲) أرضعتني إلى أوانِ الفطامِ

ورعتني في ظلمةِ الليلِ حتّى (۳) تركتْ نومها لأجلِ منامي

وبلطفٍ تعهّدتني إلى أنْ (۴) زالَ ضعفي واشتدّ بينَ عظامي

عنيتْ بي عنايةً واستمرّتْ (۵) بشرابي مهتمّةً وطعامي

أنا مذ كنتُ قبلُ في حضنِ أمّي (۶) يومَ كانتْ تربّيني باهتمامِ

لمْ أكنْ عندَ يقظتي ورقادي (۷) منْ أولي العقلِ أو أولي الأحلامِ

إنّما كنتُ كالسخيلةِ طفلاً (۸) فاقدَ الفهمِ عاجزاً عنْ كلامِ

فترعرعتُ ناشئاً ثمّ قدْ صر (۹) تُ غلاماً ثمّ آنَ بغلامِ

وتفهّمتُ حقَّ أمّي بنفسي (۱۰) عندَ ما صرتُ منْ أولي الأفهامِ

كَلَّا هٰذَا مِنْ فَضْلِ اُمِّيْ وَ لَوْ لَا (۱۱) فَضْلُهَا كُنْتُ عُرْضَةً لِلْحِمَامِ

اِنَّ اُمِّيْ هِيَ الَّتِيْ خَلَقَتْنِيْ (۱۲) بَعْدَ رَبِّيْ فَصِرْتُ بَعْضَ الْاَنَامِ

فَلَهَا الْحَمْدُ بَعْدَ حَمْدِ اِلٰهِيْ (۱۳) وَلَهَا الشُّكْرُ فِيْ مُدَى الْاَيَّامِ

ترجمہ:-

حقِ مادر

فرائض میں سب سے بڑا فرض اپنی ماں کی عزت کرنا ہے (۱) بیشک میری ماں عزت کی سب سے زیادہ حقدار ہے

اس نے میرا بوجھ اٹھایا اور بعد میری بارداری کے (۲) وہ مجھے دودھ چھڑانے کے زمانے تک شیر پلاتی رہی

اور وہ رات کی تاریکی میں میری نگہداشت کرتی رہی (۳) یہانتک کہ اسنے میری نیند کیلئے اپنی نیند چھوڑ دی

اور بڑی خوبی کے ساتھ میری خبرگیری کرتی رہی (۴) اسوقت کہ میری کمزوری رفع ہوگئی اور میری ہڈیوں کی سختی ہوگئی

مجھ پر بڑی عنایت کرتی (۵) اور میرے کھانے پینے کا اہتمام کرتی رہی

میں اس سے پہلے اسوقت سے لیکر کہ اپنی ماں کی گود میں تھا (۶) جس دن سے وہ اہتمام کے ساتھ میری پرورش کرتی تھی

میں اپنے جاگنے اور سونے کے وقت (۷) عقلمند یا ہوشمند نہیں تھا

میں بکری کے بچے کی طرح (۸) ایک بے سمجھ اور بات چیت کرنے سے عاجز تھا

پھر میں بڑھکر بڑا ہوا پھر میں (۹) نوجوان ہوا اور میں نوجوان نہیں تھا

اور میں نے بڑے ہوکر اپنی ماں کا حق سمجھا (۱۰) جب میں سمجھداروں سے ہو گیا

سب میری ماں کی مہربانی ہے (۱۱) اگر اسکی مہربانی نہ ہوتی تو میں موت کا نشانہ بنتا

میری ماں ہی ہے جسنے مجھے پیدا کیا میرے (۱۲) رب کے بعد تو میں بعض مخلوق ہو گیا

پس خدا کی تعریف کے بعد اسی کی تعریف ہے (۱۳) اور اسی کا شکر ہے رہتے زمانے تک

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

قواعد

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیے، ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا۔

۳۔ چندہ سالانہ ۳ے ۔ فی پرچہ ۴ر

۴۔ اشتہارات کی اجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیے

جنرل برقی پریس۔ ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپکر
محمد احمد خان ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

(کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)۔

ذی الحجہ
دسمبر ۱۹۳۳ء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ
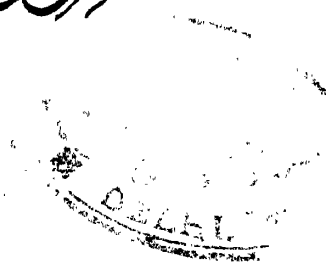
مدیرین محمد احمد خان و اکرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۱۴ | دسمبر ۱۹۴۳ء ۔ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ | نمبر ۱۲

لِمَاذَا تَتَزَوَّجُ الْفَتَاةُ

دوشیزہ کیوں شادی کرتی ہے؟

سَأَلَتْ مُعَلِّمَةٌ ثَلَاثًا مِنْ فَتَيَاتِهَا: لِمَاذَا تَتَزَوَّجُ الْفَتَاةُ وَتُؤْثِرُ بَيْتَ زَوْجِهَا عَلَى بَيْتِ وَالِدَيْهَا؟

فَقَالَتِ الْأُولَى: أُوثِرُ هٰذَا عَلَى ذٰلِكَ لِأَكُونَ رَئِيسَةَ دَارٍ وَلِأُصْبِحَ ذَاتَ شَأْنٍ لِأَنَّ الْبِنْتَ مَا دَامَتْ فِي بَيْتِ أَبِيهَا لَا قِيمَةَ

ایک استانی نے اپنی تین شاگردوں سے پوچھا: کنواری لڑکی کیوں شادی کرتی اور شوہر کے گھر کو ماں باپ کے گھر پر ترجیح دیتی ہے؟

پہلی نے کہا: اس کو اس پر اسلئے ترجیح دیتی ہوں کہ گھر کی رانی بنوں، اور اس لئے کہ ایک شاندار پوزیشن حاصل کروں سبب کہ لڑکی جبتک ماں باپ کے گھر میں رہتی ہے تو

لَهَا وَلَا اعْتِبَارَ إِذْ تَكُوْنُ تَابِعَةً دَائِمًا لَا مَتْبُوْعَةً.

اسکی کوئی قدر ہوتی ہے نہ کوئی عزت ہوتی ہے، ہمیشہ پیرو ہوکر ہی رہنا پڑتا ہے، پیشوا ہوکر نہیں۔

وَقَالَتِ الثَّانِيَةُ: أُفَضِّلُ مُفَارَقَةَ وَالِدَيَّ لِلُبْسِ الثِّيَابِ الْجَمِيْلَةِ وَالْحُلِيِّ الثَّمِيْنَةِ أُفَاخِرُ بِهَا رَفِيْقَاتِيْ.

دوسری نے کہا: میں اپنے ماں باپ کے بچھوڑے کو اچھے اچھے کپڑے اور قیمتی زیور پہننے کے لئے جن پر اپنی سہیلیوں کے سامنے فخر کرسکوں، . . . . ترجیح دیتی ہوں۔

وَقَالَتِ الثَّالِثَةُ: أَخْتَارُ بَيْتَ زَوْجِيْ عَلٰى كُلِّ بَيْتٍ سِوَاهُ لِأَنَّنِيْ أَخْلَعُ فِيْهِ نِيْرَ الْعُبُوْدِيَّةِ وَأَكُوْنُ حُرَّةً.

تیسری نے کہا: میں اپنے شوہر کے گھر کو کسی اور گھر سے اسلئے بہتر سمجھتی ہوں، کہ میں وہاں غلامی کا جوا اتار کر آزاد ہوجاؤں گی۔

فَأَجَابَتْهُنَّ الْمُعَلِّمَةُ: أَيَّتُهَا الْفَتَيَاتُ لِيَكُنْ فِيْ عِلْمِكُنَّ أَنَّ أَجْوِبَتَكُنَّ كُلَّهَا خَالِيَةٌ مِنَ الصَّوَابِ. فَالْأُوْلٰى مِنْكُنَّ تَرْغَبُ فِي الزَّوَاجِ مَدْفُوْعَةً بِعَامِلِ الْأَنَانِيَّةِ وَحُبِّ الذَّاتِ.

معلمہ نے ان کو جواب دیا: دوشیزگان! تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تمھارے سب جواب خالی از صواب ہیں۔

تم میں جو پہلی ہے وہ انانیت اور خودغرضی کے زیر اثر نکاح کرتی ہے۔

وَالثَّانِيَةُ تَرْغَبُ فِيْهِ لِأَنَّهُ يُسَهِّلُ لَهَا وَسَائِلَ الزِّيْنَةِ وَالتَّبَرُّجِ.

اور دوسری اس واسطے اس کی رغبت کرتی ہے کہ نکاح اس کے لئے بناؤ سنگار کے ذریعے مہیا کرتا ہے۔

وَالثَّالِثَةُ تَرٰى فِيْهِ الذَّرِيْعَةَ الْفَرِيْدَةَ لِلْحُرِّيَّةِ الشَّخْصِيَّةِ وَالْفِكَاكِ مِنْ قُيُوْدِ الْأَبَوِيَّةِ.

اور تیسری اس میں شخصی آزادی اور پدرانہ پابندیوں سے چھٹکارا دیکھتی ہے۔

وَسَابَيِّنُ لِكُلٍّ مِنْكُنَّ خَطَاهَا فِيمَا ذَهَبَتْ اِلَيْهِ:

اَمَّا خَطَأُ الْاُوْلٰى: فَاِنَّ لِلْفَتَاةِ الَّتِيْ لَا يُمْكِنُهَا اَنْ تَجْعَلَ لِنَفْسِهَا اَهَمِّيَّةً فِيْ بَيْتِ اَبِيْهَا لَا يَتَيَسَّرُ لَهَا اَنْ تَكُوْنَ زَوْجَةً ذَاتَ شَانٍ وَلَا يَصِحُّ التَّعْوِيْلُ عَلَيْهَا! لِاَنَّ مَنْ يَكُوْنُ وُجُوْدُهَا فِيْ بَيْتِ اَهْلِهَا كَعَدَمِهِ وَ يَهُوْنُ عَلٰى اَهْلِهَا تَرْكُهَا لَنْ تَحْصُلَ عَلٰى مَرْكَزٍ خَطِيْرٍ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا. اَمَّا الْفَتَاةُ الْمُشْتَغِلَةُ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهَا السَّاهِرَةُ عَلٰى شُئُوْنِهِ فَاِنَّهَا تَجْعَلُ لَهَا مَرْكَزًا سَامِيًا عِنْدَ وَالِدَيْهَا وَ اُسْرَتِهَا وَتَتْرُكُ فِيْ نُفُوْسِهِمْ اَثَرًا مَحْمُوْدًا اِذَا انْتَقَلَتْ اِلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَتَرَاهُمْ لِهٰذَا السَّبَبِ يَحْزَنُوْنَ لِفِرَاقِهَا لِاَنَّهَا تَرَكَتْ بَيْنَهُمْ فَرَاغًا لَا يَجِدُوْنَ مَنْ يَشْغَلُهُ هٰذَا فَضْلًا عَمَّا تَكْسِبُهُ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهَا بِقِيَامِهَا بِشُئُوْنِهِ مِنَ الدُّرْبَةِ وَ الْاِخْتِيَارِ.

اور اب میں تم میں سے ہر ایک کو اس کی رائے کی غلطی بتاتی ہوں۔

پہلی لڑکی کی غلطی: وہ دوشیزہ جو اپنے باپ کے گھر میں اپنی کوئی اہمیت قائم نہیں کر سکتی، اس کو نہ تو کوئی شاندار بیوی بننا میسر ہو سکتا ہے، اور نہ اس پر اعتماد ہی کیا جا سکتا ہے! کیونکہ جس کا عدم و وجود اپنے گھر کے لوگوں میں مساوی ہو اور ان کو اس کا چھوڑ دینا آسان ہو وہ اپنے شوہر کے گھر بھی کوئی بڑی وقعت حاصل نہ کر سکیگی۔ پر جو دوشیزہ اپنے باپ کے گھر کام کاج میں لگی رہتی ہو اور گھر کے کاروبار کی فکر رکھتی ہو، وہ اپنے والدین اور خاندان کے دلوں میں ایک بلند منزلت پیدا کر لیتی ہے، جب اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے، تو ان کے قلوب میں ایک قابل تعریف اثر چھوڑ جاتی ہے، یہی سبب ہے کہ تم ان کو اسکی مفارقت سے مغموم دیکھتے ہو، اس لئے کہ وہ ان کے بیچ ایک ایسا خلا چھوڑ گئی ہے کہ انکو دوسرا شخص نہیں ملتا جو اسکو پاٹ سکے اور جو کچھ اپنے باپ کے گھر کا کام دھندا کرنے...

قَالَ رَجُلٌ عَنِ ابْنَتِهٖ: اِنَّهٗ لَا يُرِيْدُ اَنْ يُزَوِّجَهَا لِاَنَّهٗ لَا يَجِدُ مَنْ يَقُوْمُ مَقَامَهَا فِيْ دَارِهٖ.

ایک شخص نے اپنی بیٹی کی نسبت کہا: کہ وہ اس کو بیاہنا نہیں چاہتا اسلئے کہ اسکو کوئی ایسا نہیں ملتا جو گھر میں اسکی جگہ قائم ہوسکے۔

وَ قَالَ آخَرُ وَ كَانَ غَنِيًّا — اِذَا خُيِّرْتُ بَيْنَ مَالِيْ وَ ابْنَتِيْ تَرَكْتُ الْمَالَ وَ احْتَفَظْتُ بِالْاِبْنَةِ.

ایک دوسرے شخص نے جو توانگر بھی تھا، کہا: جب مجھ کو میرے مال اور میری بیٹی کے درمیان اختیار دیا جائے تو میں مال کو چھوڑ کر اپنی بیٹی کو محفوظ کروں۔

فَالَّتِيْ تَرْغَبُ فِي الزَّوَاجِ لِاَنَّهَا لَا شَانَ لَهَا فِيْ دَارِ آلِهَا خَيْرٌ لَهَا اَلَّا تَتَزَوَّجَ لِاَنَّهَا لَا تَحْصِلُ عَلٰى مُبْتَغَاهَا وَ هِيَ زَوْجَةٌ.

سو جو لڑکی نکاح کا اس لئے شوق کرتی ہے کہ اس کی اپنے گھر میں کوئی شان نہیں ہے تو اسکو یہی بہتر ہے کہ نکاح نہ کرے کیونکہ وہ بیوی بن کر اپنا مطلب نہ پائے گی۔

وَ اَمَّا خَطَأُ الثَّانِيَةِ: فَهُوَ اَنَّ الْفَتَاةَ الَّتِيْ يُحَبَّبُ اِلَيْهَا الزَّوَاجَ تَوَقُّعُ لُبْسِ الثِّيَابِ الْفَاخِرَةِ وَ الْحُلِيِّ الثَّمِيْنَةِ وَ الْبُرُوْزِ فِيْ زِيِّ الْمُتَبَرِّجَاتِ لَا تُعَادِلُ قِيْمَتُهَا ثَمَنَ مَا تَرْجُوْ اَنْ تَحْمِلَهٗ مِنَ الثِّيَابِ وَ الْحُلِيِّ، لِاَنَّ الْفَتَاةَ الَّتِيْ تَطْلُبُ الزَّوَاجَ لِهٰذَا الْغَايَةِ تُجَرِّدُ نَفْسَهَا مِنْ اَثَرِ الْعِزَّةِ وَ الْكَرَامَةِ لِتَعَلُّقِهَا بِمَا هُوَ زَائِلٌ مِنْ عَرَضِ الْحَيَاةِ. ثُمَّ مَا هِيَ

دوسری کی غلطی: یہ ہے کہ وہ لڑکی جس کے دل میں نکاح کا چاؤ پیدا کرتی ہے عمدہ عمدہ کپڑوں اور قیمتی زیوروں کے پہننے اور بن ٹھن کر نکلنے کی توقع، اس کی قیمت ان کپڑوں اور زیوروں جتنی بھی نہیں جن کے پہننے کی اسکو امنگ ہے۔ اس لئے کہ جو دوشیزہ اس غرض و غایت کے لئے نکاح کی طالب ہوتی ہے، وہ اپنے نفس کو زندگی کے فانی اسباب کے ساتھ وابستہ کرکے عزت و شرف کے نشان سے محروم کر دیتی ہے۔ پھر ایسی دوشیزہ

فَائِدَةُ الْفَتَاةِ مِنْ ثَرْوَةِ زَوْجِهَا وَ مَالِهِ إِذَا هِيَ قَضَتْ أَوْقَاتَهَا فِي شِقَاءٍ وَ عَنَاءٍ ؟

کو اپنے شوہر کی دولت و ثروت سے کیا فائدہ جبکہ وہ اپنے اوقات رنج و بدبختی میں گزار رہی ہو۔

أَلَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَنْفَدَ مَالُهُ وَ يُصْبِحُ فَقِيْرًا فَتَسُوْءُ حَالُهَا بِفَقْرِهِ؟

کیا اسکا احتمال نہیں کہ شوہر کا مال نبڑ جائے اور وہ فقیر ہو جائے اور مفلسی کے سبب اسکی حالت بد ہو جائے۔

إِنَّ خَيْرَ مَا يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ الْمَرْءُ (التَّرْبِيَةُ الْقَوِيْمَةُ) الَّتِيْ هِيَ أُسُّ كُلِّ سَعَادَةٍ وَ يَنْبُوْعُ كُلِّ خَيْرٍ فِي الْحَيَاةِ فَلْيَتَفَكَّرِ الْفَتَاةُ فِيْ مُسْتَقْبِلِهَا وَ تُقَدِّرُ وَاجِبَهَا نَحْوَ وَطَنِهَا وَ دَارِهَا قَبْلَ النَّظْرِ إِلَى الْحُلِيِّ وَ الثِّيَابِ الَّتِيْ سُرْعَانَ مَا تُبْلَى بِخِلَافِ الْأَخْلَاقِ فَإِنَّهَا بَاقِيَةٌ.

یقیناً بہترین چیز جس پر انسان اعتماد کر سکتا ہے وہ درست تربیت ہے جو زندگانی میں ہر خوشحالی کی بنا اور ہر بہتری کا سرچشمہ ہے، لہٰذا دوشیزہ کو چاہئے کہ وہ زیور و لباس پر نظر ڈالنے سے پہلے جو جلدی ہی بوسیدہ ہو جاتے ہیں، برخلاف اخلاق کے کہ وہ رہنے والے ہیں، اپنے مستقبل پر غور کرے اور اپنے گھر اور دیس کے متعلق اپنے فرائض کا اندازہ ٹھہرائے۔

وَ كَمْ رَأَيْنَا مِنْ فَتَاةٍ فَضَّلَتْ غِنَى النَّفْسِ عَلَى غِنَى الْمَالِ فَسَعِدَتْ وَ فَتَاةٍ فَضَّلَتْ غِنَى الْمَالِ عَلَى غِنَى النَّفْسِ فَمَلَكَهَا الْأَسٰى طُوْلَ حَيَاتِهَا ذٰلِكَ لِأَنَّ الْأُوْلٰى تُقَدِّرُ الْعَوَاطِفَ قَدْرَهَا وَ أَمَّا الثَّانِيَةُ فَتُنْكِرُهَا لِسُوْءِ تَرْبِيَتِهَا.

ہم نے بہت سی جوان لڑکیاں دیکھی ہیں جنھوں نے دل کی تونگری کو مال کی تونگری سے بڑھیا قرار دیا تو وہ نیکبخت ہوئیں اور کئی نوجوانیں ایسی بھی ہیں کہ انھوں نے مال کی تونگری کو دل کی تونگری پر فضیلت دی، تو ان پر عمر بھر اندوہ مسلط رہا۔ اسلئے کہ پہلی تو جذبات کا مناسب اندازہ کرتی ہے اور دوسری اپنی خراب تربیت کے باعث ان سے ناآشنا رہتی ہے

خَطَأُ الثَّالِثَةِ: أَمَّا الثَّالِثَةُ

تیسری کی غلطی: مگر تیسری جو آزاد و

اَلَّتِیْ تَرْغَبُ فِی الزَّوَاجِ لِتُصْبِحَ حُرَّةً طَلِیْقَةً فَاِنَّهَا فِیْ خَطَإٍ مُّبِیْنٍ اِذِ الْمُحْتَمُ عَلَیْهَا طَاعَةُ الزَّوْجِ فَهِیَ اِنَّمَا تَنْتَقِلُ مِنْ حُکْمِ اَبَوَیْهَا اِلٰی حُکْمِ زَوْجِهَا وَ لِلْحُرِّیَّةِ قُیُوْدٌ لَا یَصِحُّ تَخَطِّیْهَا۔

بے مہار ہونے کے لئے نکاح کی رغبت کرتی ہے یہ اسکی صاف وصریح غلطی ہے کیونکہ اس پر شوہر کی فرمانبرداری اٹل ہے، وہ تو محض ماں باپ کی حکومت سے شوہر کی حکومت کی طرف منتقل ہوتی ہے، اور آزادی کے لئے بھی پابندیاں ہیں جن کو پھاند جانا درست نہیں ۔

وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الْمُدْهِشِ اَنْ تَعْتَبِرَ الْبِنْتُ وُجُوْدَهَا تَحْتَ رِئَاسَةِ وَالِدِهَا اَوْ زَوْجِهَا سِجْنًا لَهَا۔

اور یہ حیران کن امر ہے کہ لڑکی اپنے والد یا شوہر کی ریاست کے تحت ہونے کو اپنے لئے قید خانہ تصور کرے ۔

لَقَدْ قَضَتْ اِرَادَةُ اللهِ اَنْ یَکُوْنَ الرِّجَالُ قَوَّامِیْنَ عَلَی النِّسَاءِ وَ هِیَ سُنَّتُهٗ فِیْ خَلْقِهٖ "وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللهِ تَبْدِیْلًا"۔

اللہ کی مرضی نے چاہا کہ مرد عورتوں پر قوام رہیں اور یہ اس کی مخلوق میں اس کی سنت ہے اور "تو قوانین الٰہیہ میں تبدیلی نہ پائیگا"۔

وَ مَا الْبِنْتُ فِیْ دَارِ اَبِیْهَا اَوْ زَوْجِهَا اِلَّا عُضْوٌ مِّنْ اَعْضَائِهَا فَعَلَیْهَا اَنْ تَخْضَعَ لِاَنْظِمَتِهَا وَ قَوَانِیْنِهَا خُضُوْعَهَا لِلْقَوَانِیْنِ وَ الْاَنْظِمَةِ الْعَامَّةِ فِیْ بِلَادِهَا۔

اور لڑکی اپنے باپ اور اپنے شوہر کے گھر میں اس کے ممبروں میں سے ایک ممبر ہی تو ہوتی ہے سو اسکو لازم ہے کہ اسکے نظاموں اور قانونوں کی اسی طرح مطیع رہے جیسے اپنے ملک کے عام نظاموں اور قانونوں کی ۔

وَ الْاٰنَ وَ قَدْ اَوْضَحْتُ لَکُنَّ خَطَاَ کُلٍّ مِّنْکُنَّ فَاِنَّهٗ یُخَیَّلُ اِلَیَّ اَنَّ کُنَّ تُرِدْنَ اَنْ تَسْاَلْنَنِیْ عَنِ

اب میں نے تم میں سے ہر ایک کی خطا تم پر واضح کر دی ۔ اب مجھے ایسا خیال ہوتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک بیاہ کی غرض پوچھنا

الغرضُ مِنَ الزّواجِ فَاَقُولُ:
اِنَّ الفَتَاةَ تَتَزَوَّجُ لِتَسْكُنَ اِلٰى رَجُلٍ يَحْمِيهَا وَ يَكُوْنُ عَوْنًا لَهَا عَلٰى دَفْعِ مَضَارِّ الحَيٰوةِ وَ جَلْبِ مَنَافِعِهَا.

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:
"هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ".

وَ لِتُخْرِجَ لِبِلَادِهَا ذُرِّيَّةً صَالِحَةً تَنْتَفِعُ بِهَا وَ تَرْقٰى. فَالزَّوَاجُ يَجْعَلُ لِلْفَتَاةِ الضَّعِيفَةِ صَدِيقًا صَادِقًا قَوِيًّا يُسَاعِدُهَا وَ يُخْلِصُ لَهَا وَ يَجْعَلُ لِلرَّجُلِ صَدِيقَةً تُعِينُهُ عَلٰى تَحَمُّلِ اَعْبَاءِ الحَيَاةِ وَ السَّعْيِ فِي رَاحَتِهِ وَ مَسَرَّتِهِ وَ يَتَعَاوَنُ الاِثْنَانِ عَلٰى تَرْبِيَةِ الاَوْلَادِ الَّذِيْنَ هُمْ اَعْظَمُ تَسْلِيَةً لَهُمَا وَ اَكْبَرُ عَوْنٍ فِي هٰذِهِ الحَيَاةِ.

تَظُنُّ الفَتَاةُ اَنَّ الزَّوَاجَ مَعْنَاهُ العَزْفُ بِآلَاتِ المُوْسِيْقِي وَ نَصْبُ السُّرَادِقِ لَيْلَةَ العُرْسِ وَ التَّجَمُّلُ بِالحَرِيْرِ وَ الحُلِيِّ وَ

چاہتی ہے - سو میں کہتی ہوں:
کہ دوشیزہ اسلئے نکاح کرتی ہے کہ وہ ایسے شخص کے پاس سکون حاصل کرے جو اسکی حمایت کرے، اور زندگی کے نقصانات کو دُور اور منافع کو حاصل کرنے میں اسکا مددگار ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
"عورتیں تمھارے لئے لباس ہیں، تم ان کے لئے لباس ہو"

اور اسلئے کہ اپنے ملک کے لئے ایسی شائستہ نسل نکالے جس سے ملک نفع پائے اور ترقی کرے۔ پس نکاح کمزور لڑکی کے واسطے ایک ایسا صادق اور قوی دوست پیدا کرتا ہے جو اسکی مدد کرتا رہے اور اسکے ساتھ مخلصانہ برتاؤ برتے اور مرد کو ایک ایسی دوست مہیا کر دیتا ہے جو زندگی کے بوجھ اٹھانے، اسکی راحت و مسرت میں کوشش کرنے میں اسکی امداد کرتی رہے اور وہ دونوں ملکر ان بچوں کی تربیت کرتے رہیں جو انکی بہت بڑی تسلی اور اس زندگی کے بہت اہم مددگار ہیں۔

کنواری سمجھتی ہے کہ بیاہ کے معنے ہیں باجے بجانا اور شادی کی رات شامیانے لگانا اور ریشمی کپڑے اور زیورات پہن کر سج دھج نکالنا اور

المباهات بالاثاث و الآنية
الفضية و غير ذلك من ضروب
الفخر الكاذب فالزواج انما هو
انشاء أسرة جديدة و تنظيم
امورها و هما يستلزمان اهتماما
عظيما و تدبيرا حكيما و نظرا
صائبا فهو اذا عمل جدي
يجب ان تعلم البنت اصوله و
قواعده التي منها معرفة اخلاق
الرجال و تربية الاطفال و
تدبير المنزل و الاقتصاد و
ارضاء الاسرة و حسن معاملتها.

ايتها الفتيات: لا تفكرن
في الزواج الا اذا بلغتن السن
المناسبة و لا تقدمن على
الزواج حتى تتحققن انه الذريعة
لما تطمحن اليه من الهناء
و السعادة.

گھر کے اسباب اور چاندی کے برتنوں وغیرہ
پر جھوٹی شیخی کے اقسام ہیں، فخر
کرنا۔ بیاہ تو ایک نیا کنبہ ایجاد
کرنے اور اس کے امور کو منظم کرنے کا
نام ہے اور یہ دونوں بہت بڑا اہتمام،
محکم تدبیر اور نگاہ رسا کے مقتضی ہیں
جب تو وہ ایک متین کام ہے جس کے
اصول و قاعدے جیسے مردوں کے اخلاق
سے آگاہی، بچوں کی تربیت، خانہ
داری، میانہ روی، کنبے کو خوش
کرنا اور ان سے خوش معاملگی سیکھنے چاہئیں

لڑکیو: تم بیاہ کے متعلق جبھی سوچنا
جب تم مناسب سن کو پہنچ جاؤ۔ اور
اس وقت تک اس پر پیش قدمی نہ کرنا
جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ جو
مسرت و سعادت تمہارا نصب العین
ہے اس کا وہ ذریعہ ہے۔

مختصر ابن ابی جمرۃ

(۱۱۹)

تشریحات :

(سَفَرًا) : اِلیٰ سَفَرٍ و اضمر یَخْرُجُ (اَیْ یُلَابِسُ اَوْ یُنْشِئُ) فھو منصوب بنزع الخافض او علی المفعولیۃ ۔

اَقْرَعَ : ضَرَبَ القُرْعَۃَ ۔ قَالَ ابوعبیدہ : عَمِلَ بالقُرعۃ ثلاثۃ من الانبیاء : یونسؑ و زکریاؑ و محمدؐ فلا معنی لقول من ابطلھا ۔

اُنْزِلَ الحِجَابُ : اتارا گیا حجاب یعنی نازل کی گئی حجاب کی آیت اور وہ ہے :
فَاسْئَلُوْھُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ (یعنی ان سے پوچھو پردے کے پیچھے سے)
پہلے مردوں سے الگ عورتوں کے لئے کوئی مخصوص جگہ نہ تھی ۔ پھر جب آیتِ حجاب نازل ہوئی عورتیں مردوں سے چھپنے لگیں ۔

ھَوْدَجٌ : قبہ دار محمل جو کپڑوں وغیرہ سے ڈھانپا اور پشتِ شتر پر رکھا جاتا ہے اس میں عورتیں سوار کی جاتی ہیں تاکہ ان کے لئے زیادہ پردہ دار ہو ۔

قفَلَ : رَجَعَ : واپس ہوئے اس غزوہ سے ۔

دَنَوْنَا : قَرُبْنَا : ہم نزدیک ہوئے ۔

آذَنَ : اَعْلَمَ : آگاہ کیا ۔

مَشَیْتُ : ذَھَبْتُ و تباعدتُ لقضاءِ الحاجۃ : میں قضاء حاجت کے لئے چلی اور دور نکل گئی ۔

شَاْنِیْ : اَیْ حاجۃ التی تَوَجَّھْتُ لَھَا ۔ شأن : کام ۔ حاجت ۔

الرَّحل : مسافر کی متاع اور اسکے اترنے کی جگہ۔
جزع : خرز یمانی : یمنی مہرے یا منکے جن میں سفیدی و سیاہی ہوتی ہے۔
اَظْفَار : ناخن دیو۔ نکھ۔ ایک خوشبوئی ہے۔ ظفار ملک یمن کے ایک قلعے کا نام۔
قَدِ انْقَطَعَ : ابن اسحاق عن ابی عوانہ کی روایت میں ہے : قَدِ انْسَلَّ مِنْ عُنُقِیْ وَ اَنَا لَا اَدْرِیْ فَرَجَعْتُ : (بے خبری میں میرے گلے سے گر پڑا، پس میں لوٹی۔
حَبَسَنِیْ : مَنَعَنِیْ مِنَ الْعَوْدِ لِرَحْلِیْ : مجھے اپنے مقام پر واپس آنے سے روکے رکھا۔ (و عند الواقدی) وکُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ الْقَوْمَ لَوْ لَبِثُوْا شَهْرًا لَمْ يَبْعَثُوْا بَعِيْرِیْ حَتّٰى اَكُوْنَ فِیْ هَوْدَجِیْ (اور میں سمجھتی تھی کہ اگر ایک مہینہ بھی ٹھہرنا پڑے تو وہ میرے ہودج میں ہوتے تک میرے اونٹ کو نہیں اٹھائینگے)
يَرْحَلُوْنَ : ای يَشُدُّوْنَ الرَّحَلَ عَلٰى بَعِيْرِیْ۔
رَحَلَ الْبَعِيْرَ : شَدَّ الرَّحَلَ عَلٰى ظَهْرِهٖ : اس نے اونٹ کی پشت پر پالان کسا باب قَطَعَ يَقْطَعُ۔
فَرَحَلُوْهُ : یعنی انھوں نے میرا ہودج میرے اونٹ کی پشت پر رکھا۔ و فیہ تجوّز لانّ الرّحل هو الذی يُوضعُ علٰى ظهر البعير ثُمَّ يُوضَعُ هَوْدَجُ۔
فِيْهِ : ای فی الهودج
لَمْ يَثْقُلْنَ : ای بكثرة الاَكْلِ۔
و لم يَغْشَهُنَّ : ای يملاهُنَّ و يكثر عليهن اللحم و يسترهنّ۔
العُلْقَةُ : ای القليل من الطعام وَ البُلْغَةُ مِنْهُ : بقدر کفایت۔
لَمْ يَسْتَنْكِرُوْا : نہ پہچانا۔
ثِقْلَ الْهَوْدَجِ : یعنی (عدم) ثقل ہودج = کجاوے کے بوجھ کو۔
جَارِيَةٌ : انثیٰ : دختر۔ لڑکی۔

حَدِيثَةُ السِّنِّ : قليلةٌ : کمسن۔ کیونکہ اسوقت پورے پندرہ برس کی نہ ہوئی تھیں
اِسْتَمَرَّ الْجَيْشُ : ذَهَبَ مَاضِيًا : روانہ ہوگیا۔
فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ : وفی التفسیر منازلہم ولیس بہا داع و لا مجیبٌ۔
أَمَمْتُ : قَصَدْتُ
فَبَعَثُوا الْجَمَلَ : اقاموہ و اثاروہ۔
فَظَنَنْتُ : عَلِمْتُ۔
سَيَفْقِدُونِي : قال فی المختار فَقَدَهٗ من باب ضَرَبَ و فُقِدَ انًا ایضًا بِكَسْرِ الفاءِ وَضمها : کھونا۔ گم کرنا۔ مجھ کو نہ پائینگے۔
فَبَيْنَا : بغیر میم۔
غَلَبَتْنِي : جواب بَینا۔
صَفْوَانُ بْنُ مُعَطَّلٍ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِي : بہت نیک فاضل پاکدامن صحابی تھے۔
سَوَادُ اِنْسَانٍ : اى شَخْصَهٗ وَلَا يدرى اَرَجُلٌ هُوَ اَمِ امْرَاَةٌ : دُور سے جو دھندلا سا کالبد دکھائی دیتا ہے۔
اِسْتَيْقَظْتُ : تنبهتُ من نومى : میں جاگ پڑی۔
بِاسْتِرْجَاعِهٖ : اس کے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن" کہنے پر
حَتّٰى اَنَاخَ اور ابوذر کی روایت کشمیھنی سے حِيْنَ اَنَاخَ بعبارت دیگر مذکور ہے جس پر بخاری کی عبارت ہذا در باب تفسیر دلالت کرتی ہے : فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، وَاللّٰهِ مَا كَلَّمَنِي وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهٖ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ : پس میں اسکے مجھ کو پہچاننے کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن کہنے پر جاگی اور اپنا منہ اپنی چادر سے ڈھانپ لیا۔ بخدا اس نے مجھ سے بات کی اور نہ میں نے بجز استرجاع کوئی کلمہ اس کی

زبان سے سنا یہانتک کہ اس نے اپنی سواری بٹھا دی۔

فَوَطِئَ يَدَهَا : اور ایک روایت میں یَدَیْهَا بھی آیا ہے۔ یعنی صفوانؓ نے سواری کی اگلی ٹانگیں پست کر دیں تاکہ اس پر سوار ہونا آسان ہو اور اس کو اس میں مدد کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔

مُعَرِّسِيْنَ : نَازِلِيْنَ ، اور یہ ابن زید کے قول کی دلیل ہے کہ تعریس کے معنے نزول ہے خواہ کسی وقت میں ہو اگرچہ مشہور معنے رات کے پچھلے حصے میں اترنے کے ہیں تفسیر میں معرسین کے بدل میں موغرین آیا ہے : اَیْ نَازِلِیْنَ فِی وَقْتِ الْوَغْرَةِ شدۃ الحر وقت کون الشمس فی کبد السماء۔

فِیْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ : ای وقت القائلۃ و شدۃ الحر و النهر هو اعلی الصدر دوپہر اور سخت گرمی کا وقت۔ ٹھیک دوپہر۔

فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ : یعنی ایسا کام کیا جو ہلاکت کا سبب ہو اور وہ افک یعنی بہتان طرازی ہے۔ و فی روایۃ ابی اویس عند الطبرانی : فَهُنَالِكَ قَالَ اَهْلُ الْاِفْكِ فِیَّ وَ فِیْهِ مَا قَالُوْا۔

وَكَانَ الَّذِیْ تَوَلَّى الْاِفْكَ : ای تصدی لذلک وتقلدہ۔ تولّی : ذمہ لینا سنبھالنا۔ درپے ہونا۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلَ : سلول عبداللہ کی ماں کا نام ہے۔ یا ابن عبداللہ کی صفت ہے ابی کی نہیں۔ یہ منافقوں کا سردار تھا۔ اور اس کے اتباع تھے اس معاملے میں مسطح بن اثاثہ۔ حسان بن ثابت۔ حمنہ بنت جحش۔ و فی حدیث ابن عمر : فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ فَجَرَ بِهَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ و اعانہ علی ذلک جماعۃ وَ شَاعَ ذٰلِكَ فِی الْعَسْكَرِ۔

اِشْتَكَيْتُ : مَرِضْتُ : میں بیمار پڑ گئی۔

يُفِيْضُوْنَ ، يُشِيْعُوْنَ : چرچا کرتے (اس بات کا)۔ اَلْاِفَاضَةُ التَّكْثِيْرُ وَ التَّوْسِعَةُ۔

يَرِيْبُنِي و يُرِيْبُنِي : اَيْ يُشَكِّكُنِيْ وَ يُوهِمُنِي .

اَللُّطْفُ : البر و الرفق : مہر و کرم ۔

تِيْكُمُ : و هي في الاشارة للمؤنث مثل ذٰكم في المذكر .

لَا اَشْعُرُ : لَا اعلم، شَعَرَ لِلشئ يشعُرُ شعر: فطن له ، وَمنه قولهم ليت شعري اَيْ ليت علمي ۔

نَقِهْتُ : برئتُ، يقال نَقِهَ مِنْ مَرَضِهِ نقها مثل تَعِبَ تَعْبًا وكذٰلك نَقَهَ نُقُوهًا، كَكَلَحَ كُلُوحًا فَهُوَ نَاقِهٌ اِذَا صح وَ لَمْ تَتِمَّ صِحَّتُهٗ فَالنَّاقِهُ الَّذِي بَرَءَ مِنْ مَرَضِهِ وَ لَمْ يَرْجِع لكمالِ صحتِهِ ۔ مجھ کو کچھ آرام ہوا ۔

اُمُّ مِسْطَحٍ : و اسم اُمّه سلمى و هي بنت ابى رهم بن عبدِ مناف و امها بنت صخر بن عامر خالة ابى بكر الصديق و كانت من اشدّ الناس على ابنها مسطح في شأن الافك ۔

قِبَلُ : جِهَة : طرف ۔

المناصع : مواضع خارج المدينة ۔

مُتَبَرَّز : مواضع قضاء الحاجة . المناصع .

اِلاَّ لَيْلاً اِلٰى لَيْلٍ : اى اِلاَّ مِنَ اللَّيْلِ اِلَى اللَّيْلِ .

الكُنُفُ : جمع كنيف و هو السَّاتِرُ : مراد وہ جگہ جو قضاء حاجت کیلئے بنائی جائے ۔

اَمْرُ العَرَبِ الاُوَلِ : یعنی قضاء حاجت کے متعلق شہریوں اور عجمیوں کی عادات اختیار نہیں کی تھیں ۔

فى البَرِّيَّةِ : اى خارج المدينة : شہر سے باہر ۔

او فى التَّنَزُّهِ : طلب النَّزَاهة : مراد ہے گھروں سے دوری ــــ شک راوی کی طرف سے ہے ۔

رُهْم : نام اس کا انیس تھا۔
عَثَرَتْ : اس کا یعنی امِ مِسطح کا پاؤں کپڑے میں اُلجھ گیا۔ عَثَرَ فی ثَوْبِہٖ یَعْثُرُ عِثَارًا۔
تَعِسَ : هَلَكَ و اصلُہٗ الکَبُّ و هو ضِدُّ الانتعاش : تباہ ہوا، اصل اس کی گرنا ہے اور وہ ضد ہے اٹھنے کی۔
مِرْط : کِسَاءٌ من صوف او خز او کتانٍ قالہٗ الخلیل۔
هَنْتَاهْ : ای یا هٰذِہٖ نداءً للبعید۔
فَازْدَدْتُ مَرَضًا إلیٰ مَرَضِیْ : ای مَعَ مَرَضِیْ. قَالَ فی الفتح : و عند سعید من مرسل ابی صالح فقالت ما تدرین ما قال؟ قالت لا واللہ، فاخبرتہا بما خاض فیہ الناس. فاخذتہا الحمّٰی. و عند الطبرانی باسناد صحیح عن ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ قالت: لما بلغنی ما تکلموا فیہ هممت ان آتی قلیبا فاطرح نفسی فیہ.
لِاُمِّیْ : حضرت عائشہؓ کی والدہ کا نام ام رومان ہے۔
الشَّأْن : ای الحال القائم بك من شدۃ الکرب والغم.
لَقَلَّمَا : لام تاکید، قَلَّ فعل ماضی، مَا اسکے بعد تاکید کے لئے۔
وَضِيْئَةً : بالرفع صفۃ امرأۃ و بالنصب علی الحال، و الوَضِيْئَةُ علی وزن عظیمۃ من الوضاءۃ۔ اور وضارۃ کے معنے حسن وجمال ہیں۔ و لمسلم من روایۃ ابن ماہان حَظِیَّۃً من الحظوۃ ای وجیہۃ رفیعۃ المنزلۃ۔
ضَرَائِرُ : جمع ضَرَّۃ، سوت۔ شوہر کی بیویاں ضرائر کہلاتی ہیں، اسلئے کہ ہر ایک کو دوسری سے ضرر پہنچتا ہے بسبب غیرت اور ڈاہ کے۔
لَا یَرْقَأُ، لَا یَنْقَطِعُ : یقال رقا الدمع ای سکن و انقطع : نہیں تھمتا تھا۔

اِسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ : تَاَخَّرَ : رُکی رہی وحی۔

اَهْلُكَ : ای هُمْ اَهْلُكَ۔

تَصْدُقُكَ : تُخْبِرُكَ بِالصِّدْقِ۔

اِنْ رَاَيْتُ : ای مَا رَاَيْتُ۔

اُغْمِصُهُ : اَعِيْبُهُ۔

حَدِيْثَةُ السِّنِّ : قَلِيْلَةُ السِّنِّ : کمسن

اَلدَّاجِنُ : الشاة التی تألف البیوت و لا تخرج الی المرعٰی۔

يَعْذِرُنِي : من یقوم بعذری ان کافأته علی تقبیح فعله و لا یلومنی۔ او من ينصرنی۔

وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ : اگر تجھ سے خلاف عادت صادر ہوگیا۔

قَلَصَ دَمْعِی : ای اِنْقَطَعَ۔

مَا اُحِسُّ : مَا اَجِدُ۔

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ : ای فَاَمْرِی صَبْرٌ جَمِيْلٌ لا جزع فیه علی هٰذا الامر۔

عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ : ای مَا تَذْكُرُوْنَ عَنِّیْ۔

مَا رَامَ : مَا فَارَقَ : نہیں الگ ہوئے۔ من رَامَ يَرِيْمُ رِيْمًا وَ اَمَّا مَنْ طَلَبَ الشیٔ فیقال فیه رام یروم روما۔

بِالْاِفْكِ : ای بِاَبْلَغِ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْكِذْبِ، بہتان۔

عُصْبَةٌ : جماعت دس سے چالیس تک نفوس کی۔

وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ : اور وہ خرچ کرتے تھے مسطح پر۔

لِقَرَابَتِهٖ : اسکی قرابت کے باعث، اسلئے کہ مسطح کی والدہ حضرت صدیق کی خالہ کی بیٹی تھیں اور مسطح بن اُثاثہ مسکین تھے۔

لَا يَاْتَلِ : قسم نہ کھائیں۔　　اُولُوا الْفَضْلِ : ای اولوا الاحسان والصدقة

وَ السَّعَۃِ : ای کثرۃ فی المالِ۔
غفورٌ : ای والجزاءُ من جنسِ العَمَلِ فَاِنْ تَغْفِرْ یُغْفَرْ لَکَ وَ کَمَا تَصْفَحُ یُصْفَحُ عَنْکَ۔

(فائدہ) ابن عفری کو جب والد نے خرچ دینا موقوف کر دیا تو اس نے والد سے کہا :

لَا تَقْطَعَنَّ عَادَۃَ بِرٍّ وَ لَا — تَجْعَلْ عِقَابَ المرْءِ فِی رِزْقِہٖ
احسان کی عادت قطع نہ کر اور نہ — مرد کی سزا اسکے رزق میں ٹھہرا

فَاِنْ اَمْرَ الْاِفْکِ مِنْ مِسْطَحٍ — یحطُّ قَدْرَ النَّجْمِ مِنْ اُفُقِہٖ
کہ بہتان کا معاملہ جو مسطح سے سرزد ہوا ایسا تھا — کہ ستارے کا درجہ اسکے افق سے گرا دے

و قَدْ جرٰی منہُ الّذی قد جری — وَ عُوْتِبَ الصِّدِّیْقُ فِی حَقِّہٖ
حالانکہ اس سے جو کچھ صادر ہوا تھا ہو ہی تھا — اور صدیق کو باوجود اسکے اسکے بارے میں عتاب ہوا

باپ نے اسکو جواب دیا :۔

قَدْ یُمْنَعُ المُضْطَرُّ مِنْ مَیْتَۃٍ — اِذَا عَصٰی فِی السَّیْرِ فِی طُرُقِہٖ
لِاَنَّہٗ یقوی عَلٰی تَوْبَۃٍ — تُوجِبُ اِیْصَالاً اِلٰی رِزْقِہٖ
لَوْ لَمْ یَتُبْ مِسْطَحُ مِنْ ذَنْبِہٖ — مَا عُوْتِبَ الصِّدِّیْقُ فِی حَقِّہٖ

(ترجمہ) ناچار بھی مردار سے منع کر دیا جاتا ہے، جب اپنی راہوں میں چلتا نافرمانی کرے ۔
کیونکہ اس سے توبہ کرنے پر تقویت ہوتی ہے، جو اس کا رزق پہنچانا واجب کر دیتا ہے۔
اگر مسطح اپنے گناہ سے توبہ نہ کرتا، تو صدیق کو اسکے حق میں عتاب نہ ہوتا

مَا رَاَیْتِ : ای مَا عَلِمْتِ من عَائِشَۃ ؟ اَحْمِیْ سَمْعِیْ : یعنی میں اپنی شنوائی کو اس سے بچاتی ہوں کہ کہوں مینے سنا اور سنا نہ ہو اور اپنی نگاہ کو اس سے کہ کہوں مینے دیکھا اور دیکھا نہ ہو ۔
تُسَامِیْنِیْ : ای تضاہینی وتفاخرنی بجمالہا ومکانتہا عند رسول اللہ صلعم من علو منزلتہا ۔ ... تفاعل
عَصَمَہَا : محفوظ رکھا اسکو حَفِظَہَا وَ مَنَعَہَا من ان تقولَ بقولِ اَہْلِ الاِفْکِ ۔
الْوَرَعِ : ای بالمحافظۃ علی دینہا ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القرآن

ہم اس مشورہ پر جناب مشیرہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ روضۃ الاطفال میں بچوں کے سمجھنے سمجھانے کے لئے بعض آیاتِ کلام اللہ کا سہل ترجمہ اور آسان تفسیر بھی شائع ہونی چاہیئے۔ انشاء اللہ العزیز ان کے اس زریں مشورہ پر عمل پیرا رہنے کی کوشش جاری رہیگی۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾

(التغابن)

قرآن مجید کے اٹھائیسویں پارے کا نام "قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ" ہے۔ قرآن مجید کی چونسٹھویں سورۃ "التَّغَابُن" اسی پارے میں ہے۔ یہ چار آیتیں جو اوپر لکھی گئی ہیں اسی سورے کے شروع کی آیتیں ہیں:

پہلی آیت کا ترجمہ:۔ یُسَبِّحُ: تسبیح کرتا ہے + لِلّٰهِ (لِ: کی۔ اَللّٰه): اللہ کی + مَا: جو کچھ (ہے) + فِي السَّمٰوٰتِ (فِيْ: میں۔ اَلسَّمٰوٰت: آسمانوں): آسمانوں میں + وَ: اور + مَا: جو کچھ (ہے) + فِي الْاَرْضِ (اَرْض: زمین): زمین میں + لَهُ (لَ: کا (کے۔ کی)۔ ہٗ: اس): اسی کا ہے + اَلْمُلْكُ (مُلْكُ: راج، بادشاہی): راج + وَ: اور + لَهُ: اسی کی ہے + اَلْحَمْدُ (حمد: تعریف): تعریف + وَ: اور هُوَ: وہ + عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ (عَلٰى: پر۔ كُلّ: ہر۔ ہر ایک۔ شَيْءٍ: چیز) ہر شے پر + قَدِيْرٌ: قدرت رکھتا ہے +

ترجمہ:۔

اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اسی کی بادشاہی اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے +

تفسیر: اَللّٰه:۔

استاد: یہ لفظ مبارک قرآن مجید میں تقریباً ۲۶۲۹ مرتبہ آیا ہے تو پہلے اس کو کچھ نہ کچھ سمجھ میں لانے کی کوشش کرنی چاہیئے "وہ" جس کا نام ہم نے اللہ رکھا ہے یا جس کو ہم اللہ کے نام سے یاد کرتے ہیں، نہ تو وہ ان چیزوں میں داخل ہے جن کو ہماری زبان چکھ سکتی ہے، ہاتھ چھو سکتے ہیں، ناک سونگھ سکتی ہیں، کان سن سکتے ہیں اور آنکھیں دیکھ سکتی ہیں، نہ ایسے شخصوں میں شامل جن کے ہم صورت آشنا ہوں، تو پھر ہمارے دلوں میں اللہ کا خیال کہاں سے آیا؟

شاگرد: آپ کی اس تقریر کا مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں شخصوں یا جگہوں کا ہم کو علم

ہوتا ہے، وہ ان ہی پانچ دروازوں کے ذریعے سے ہوتا ہے جن کو ہم پانچ حواس کہتے ہیں، مگر وہ ذاتِ پاک جس کو ہم "اللہ" کہتے ہیں وہ ان پانچ دریافت کرنے والی قوتوں کی پہنچ اور پکڑ سے باہر ہے، پھر اس کا تصور ہمارے ذہن میں کہاں سے آگیا؟ یہ بات توسوچنے اور سمجھنے کی ہے، مگر اس کو سوچنے اور سمجھنے کے لئے بھی ہم کو آپ کی امداد درکار ہوگی۔

استاد: تم نے میری بات کو ٹھیک سمجھ لیا ہے، مگر تم کو سوال کا جواب ذرا مشکل نظر آتا ہے، تو آؤ اب مل جل کر ہم اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کریں:

فرض کرو کہ تم صحرا کی طرف نکل جاتے ہو۔ وہاں تم جابجا ریت کے بڑے بڑے ڈھیر، انبار، اونچے اونچے ٹیلے اور جابجا اُگے ہوئے جھاڑ اور درختوں کے جنگل دیکھتے ہو۔ پھر یہاں سے آگے قدم بڑھاتے ہو تو تمھیں ایک سرسبز و شاداب باغ دکھائی دیتا ہے، جس میں ہر قسم کے میوہ دار درخت نہایت موزونی کے ساتھ الگ قطعوں اور سیدھی قطاروں میں اپنی بہار دکھا رہے ہیں، اور اپنے اپنے مناسب مقام پر رنگا رنگ پھولوں کے تختے جدا نگاہوں کا دامن اپنی طرف کھینچ رہے ہیں، باغ کو سیراب کرنے کے لئے پانی جن حوضوں میں سے ہوکر نالیوں میں جاتا ہے، ان میں فوارے اچھل اچھل کر فرطِ مسرت کا سماں عجیب انداز سے باندھ رہے ہیں۔ آگے چل کر اسی باغ کے وسط میں ایک عالیشان خوش منظر ایوان نظر آتا ہے، جس کے در و دیوار نقش و نگار سے آراستہ ہیں اور اس کے سب کمرے اپنی اپنی شان کے مناسب ہر قسم کے اعلیٰ سامان سے معمور ہیں۔

اس کے بعد اب تھوڑی دیر یہاں ٹھہر جاؤ اور یہ بتاؤ کہ صحرا کے ان دونوں منظروں کا اثر تمھارے دل پر ایک ہی جیسا پڑیگا یا جدا جدا۔

شاگرد: ایک جیسا تو نہیں پڑے گا، جدا جدا ہی پڑیگا۔

استاد: کیوں؟ جدا جدا کیوں پڑیگا؟

شاگرد: اس لئے کہ پہلا منظر بالکل سادہ ہے، اس میں کوئی ندرت نہیں، بارکی نہیں، گہرائی

نہیں۔ ہر چیز صحرا کی حالت کے مطابق ہے، مٹی کے بے ہنگم تودے اور ریت کے ناہموار انبار جھکڑوں اور آندھیوں نے اُٹھا اُٹھا کر اِدھر اُدھر لگا دئے ہیں اور درختوں کے بیج بغیر کسی ترتیب اور نظام کے جہاں کہیں گر پڑے ہیں ناموزوں طریق پر اُگ کھڑے ہوئے ہیں، مگر دوسرا منظر نوعِ دیگر ہے، یہاں ترتیب ہے، نظام ہے، موزونیت ہے، یہاں ہر گوشے میں علم و دانش، قصد و ارادہ، پختہ کاری اور ہنرمندی کے جوہر جھلکتے دکھائی دیتے ہیں جو عقل کو حرکت میں لاتے اور غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں، اور اس قسم کے سوالات کی طرف متوجہ کر دیتے ہیں کہ اس صحرا میں ایسا باغ کہاں سے آیا؟ اور کس نے اس کو لگایا؟

استاد: شاباش! اب تم منزلِ مقصود کے بالکل قریب آگئے ہو، اب یہاں سے ذرا اور قدم آگے بڑھاؤ اور دیکھو! جب انسان نے اس لانہایت فضا میں آنکھیں کھولیں تو پاؤں کے نیچے طرح طرح کے معیشت کے اسباب اور عیش کے سامانوں سے بھرپور اور انواع و اقسام کے عجائب و غرائب سے پٹا ہوا ایک وسیع و عریض فرش دکھائی دیا، اور سر کے اوپر بغیر کسی چوب اور طناب کے کھنچا ہوا نہایت کشادہ شامیانہ نظر آیا، جس کے خلا میں صبح سے شام تک ایک بہت بڑا روشن چراغ ایک خاص انداز اور مقرر پرواز پر گردش کرتا رہتا ہے اور اس کو ایک بقعۂ نور بنائے رکھتا ہے، اور شب کو ایک خوبصورت چاند اور بیشمار ستاروں اور سیاروں سے اسے مزین کیا جاتا ہے۔ اس فرش کے اوپر اور شامیانے کے نیچے ہماری معیشت اور عیش کے مرغوب اسباب اور ہر قسم کی ضرورتوں کے مطلوب سامان نہایت عجیب صورت، نادر وضع، موزوں انداز اور مقرر مقدار پر موجود ہیں۔ اب اس مقام پر توقف کرو اور سوچو کہ اس کائنات کو اس شان میں مشاہدہ کرنا انسان کے فکر کو کس نتیجے کی طرف لائیگا؟

شاگرد: انسان اس نتیجے پر پہنچیگا، کہ اس عظیم الشان کائنات کا کوئی خالق اور مالک ضرور ہے جس نے اس کو اس اعلیٰ درجے کی صناعی اور بے خطا ہنرمندی کے ساتھ بنایا ہے اور اس کی ہر شئے کو ایسی اچھی وضع پر رکھا اور اس کی ہر چیز کو دوسری کے ساتھ ایسی نفیس ترتیب

کے ساتھ پرو دیا کہ اس سے بہتر کسی کے قیاس میں آ ہی نہیں سکتا۔

استاد: تم درست نتیجے پر پہنچے ہو، یہی وہ مقام ہے جہاں انسان کے ذہن میں اللہ کا تصور آیا۔ اور اس نے اس آن دیکھی ذات کو جس کی دانائی، جس کی قدرت، جس کے ارادے اور جس کی دوسری اعلیٰ صفتوں کے نشان کائنات کے ہر ذرے میں روشن اور ہر قطرے میں نمودار پائے اللہ یا کسی اور ایسے ہی مقدس نام سے پکارا۔

شاگرد: جناب کے ارشاد دینے میں یہ سمجھا ہوں کہ اللہ کا مبارک لفظ اس اعلیٰ ذات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہے جس کے جمال جہاں آرا کا یہ عالم ایک آئینہ ہے، اور بغیر جس کے تصور کے اس جہان کی پیدائش کے معمے کا حل نہیں ہو سکتا اور بنا جس کی تصدیق کے اس عالم کا وجود محض بے اصل و لاحاصل اور عبث و باطل ہو کر رہ جاتا ہے، اور میں تو یہ بھی سمجھا ہوں کہ جس کا دھیان اللہ کا نام سن کر اس حقیقت کی طرف نہیں جاتا جو آپ نے بیان فرمائی ہے۔ تو اس کو اس غفلت کی حالت میں اللہ کا نام لینا کوئی فائدہ اور ثواب تو نہیں پہنچا سکتا، البتہ بے ادبی کی سزا کا مستحق ٹھہرا سکتا ہے۔ شاید اسی معنے میں مسیح علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تو اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لے۔

استاد: شاباش! خدائے پاک تمہارے اس فہم میں برکت دے۔ تم نے جو کچھ سمجھا ہے بہت درست سمجھا ہے۔

شاگرد: اب براہ کرم، اسی طرح تمثیلوں کے ذریعے ہمیں یہ بھی سمجھا دیجئے کہ تسبیح کے کیا معنے ہیں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اس کا تسبیح کرنا کیا معنے رکھتا ہے؟

استاد: لفظ تسبیح کی اصل لفظ سَبْحٌ ہے۔ اور سَبْحٌ کا معنی ہے اَلمَرُّ السَّرِيعُ فِي المَاءِ وَفِي الهَوَاءِ: پانی میں اور ہوا میں تیز تیز گزرنا۔ پانی اور ہوا میں بسرعت تیرنا۔ اور چونکہ پانی اور ہوا میں تیز رفتار کے تیرنے والے کو دوری حاصل ہوتی جاتی ہے اس لئے اس مناسبت سے تسبیح کے معنے خدائے تعالیٰ کی ذات و صفات کو ہر عیب، نقص، کمی، کوتاہی اور ناکامی سے پاک اور دور بیان کرنے کے لئے گئے۔ تو مطلب

یہ ہوا کہ جو چیزیں آسمان میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں وہ سب اللہ کو ہر عیب و نقص سے پاک بیان کرتی ہیں۔ اور اگر تم اللہ کے لفظ مبارک کی وہ تفسیر جس پر ہم نے ابھی بات چیت کی ہے، اپنے ذہن میں حاضر رکھو تو ان سب چیزوں کے تسبیح کرنے کا کچھ نہ کچھ مطلب ضرور سمجھ میں آ جائیگا۔

شاگرد: آپ نے بجا فرمایا، کچھ نہ کچھ مطلب اس تسبیح کا ذہن میں آ رہا ہے، مگر میں جب تک آپ کے بیان سے اس کی مطابقت معلوم نہ کر لوں اس پر اعتماد نہیں کر سکتا۔

استاد: بیٹا! بجا تو یہی ہے کہ ہر شے کی تسبیح کی حقیقت کو کما حقہٗ، تو وہی جانتا ہے، جس کی وہ تسبیح کرتی ہیں، مگر چونکہ قرآن مجید کو اللہ نے اس لئے اتارا ہے کہ ہم اس کو سمجھیں اور اس میں تدبر کریں، اس لئے ہم کو بھی اپنی عقل کے چھوٹے سے پیمانے کے مطابق اس باب میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔

اب میں اس تسبیح کی ایک مثال بیان کرتا ہوں:-

دو لکھے ہوئے مقالے تمھارے سامنے آتے ہیں۔ ایک کی عبارت چُست، ترتیب درست، مطالب بلند، مطالب کی جا بجا تصویروں اور نقشوں سے وضاحت کی گئی ہے، خط بھی اچھا ہے۔

دوسرا بالکل اس کے برعکس، خط غلط، املا غلط، انشا غلط۔

(۱) تم پہلے مقالے کو دیکھتے ہو، کہتے ہو، اس کا لکھنے والا بہت بڑا دانشمند، فصیح و بلیغ، انشا پرداز، کہنہ مشق خطاط، ہنرمند نقاش، ماہر فن مصور ہے وغیرہ وغیرہ۔

(۲) اور دوسرے کو دیکھ کر اس کے لکھنے والے کے متعلق اس کے خلاف رائے ظاہر کرتے ہو۔ تمھارے سامنے تو صرف دو تحریریں آئی ہیں، کاتبوں کو تم نے دیکھا نہیں۔

پھر تمھیں ان کاتبوں کا کہاں سے پتا چلا، اور ان کے وہ اوصاف تم کو کس نے بتائے جن کا تم اظہار کر رہے ہو۔

تم کہو گے یہ سب باتیں مجھ کو ان دونوں تحریروں نے بتائیں۔

ایک تحریر نے مجھ کو بتایا کہ مجھ میں وہ نقص اور عیب نہیں ہیں جو دوسری تحریر میں موجود ہیں ۔ اسلئے کہ میرا محرر صاحب کمال ہنرمند ہے ۔

دوسری نے بتایا کہ مجھ میں وہ خوبیاں نہیں ہیں جو پہلی تحریر میں آپ نے ملاحظہ کیں اسلئے کہ میرا محرر ناقص اور خام ہے ۔

شاگرد : آپ کی اس تقریر دلپذیر سے یہ حقیقت مجھ پر بخوبی روشن ہوگئی کہ اس آسمان اور زمین کے بیچ جتنی چیزیں بھی ہیں وہ اپنی اپنی جگہ ایسی موزون و مناسب اور چست و درست ہیں کہ ان کی جگہ کوئی چیز ان سے بہتر تجویز نہیں کی جاسکتی اور وہ اپنی اپنی زبان سے جس کو ہم زبان حال کہتے ہیں، اپنے اللہ کی جو ان کا صانع ہے، تسبیح کرتی رہتی ہیں ، اور زبانِ حال زبانِ قال سے زیادہ فصیح ہوتی ہے ۔ (باقی آیندہ)

قِصَصُ الأنبياء

قِصَّةُ سَيِّدِنَا نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مِثَالُ الصَّبْرِ عَلَى الأَذٰى وَ فَقْدِ الوَلَدِ

١- أَرْسَلَ اللّٰهُ سَيِّدَنَا نُوْحًا إِلٰى قَوْمِهٖ، لِيَدْعُوَهُمْ إِلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ، فَبَلَّغَ قَوْمَهٗ رِسَالَتَهٗ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَطَاعَهٗ، وَ هُمْ قَلِيْلٌ، وَ مِنْهُمْ مَنْ عَصَاهُ وَ آذَاهُ.

٢- لَمَّا يَئِسَ مِنْهُمْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ: (أَنَّهٗ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ)، وَ أَمَرَهٗ أَنْ يَصْنَعَ سَفِيْنَةً، وَ يَرْكَبُ فِيْهَا هُوَ وَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهٗ، وَ أَنْ يَحْمِلَ فِيْهَا مِنْ كُلِّ أَنْوَاعِ الْمَخْلُوْقَاتِ ذَكَرًا وَ أُنْثٰى.

٣- فَلَمَّا رَكِبَ السَّفِيْنَةَ هُوَ وَ مَنْ آمَنَ مَعَهٗ، أَنْزَلَ اللّٰهُ مَطَرًا شَدِيْدًا مِنَ السَّمَاءِ، وَ تَفَجَّرَتْ عُيُوْنُ الْأَرْضِ بِالْمَاءِ، وَ عَمَّ الطُّوْفَانُ الْأَرْضَ، فَغَرِقَ الْكَافِرُوْنَ، وَ نَجَا نُوْحٌ وَ مَنْ مَعَهٗ فِي السَّفِيْنَةِ.

وَ كَانَ لِنُوْحٍ ابْنٌ لَمْ يُؤْمِنْ بِهٖ، فَقَالَ لَهٗ نُوْحٌ:

(يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِيْنَ) فَقَالَ: (سَآوِيْ إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَاءِ) فَقَالَ نُوْحٌ: (لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَ). (وَ حَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ).

فَضَائِلُ سَيِّدِنَا نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مِنْ فَضَائِلِ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

١- اَلصَّبْرُ عَلَىٰ إِيْذَاءِ قَوْمِهٖ لَهٗ، فِيْ سَبِيْلِ تَبْلِيْغِ رِسَالَةِ اللّٰهِ.

٢- صَبْرُهٗ عَلَىٰ هَلَاكِ ابْنِهٖ، لَمَّا خَالَفَ أَوَامِرَ رَبِّهٖ.

تمرین

١- لِمَاذَا صَنَعَ سَيِّدُنَا نُوْحٌ السَّفِيْنَةَ؟

٢- بِمَاذَا عَذَّبَ اللّٰهُ الْكَافِرِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ؟

٣- مَنِ الَّذِيْ لَمْ يُؤْمِنْ مِنْ أُسْرَةِ نُوْحٍ؟

نبیوں کے قصے

سیدنا نوح علیہ السلام کا ایک نمونہ

بیٹے کے کھوئے جانے پر اور ستائے جانے پر صبر کرنے کا قصہ

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اِن کو اِن کی قوم کے پاس بھیجا، تاکہ ان کو اکیلے اللہ کی بندگی کی

طرف بلائیں۔ حضرت نوحؑ نے قوم کو اللہ کا پیغام پہنچایا تو کچھ لوگوں نے جو تھوڑے ہی تھے ان کی اطاعت کی اور کچھ لوگوں نے ان کی نافرمانی کی اور ان کو ستایا۔

۲۔ جب حضرت نوح علیہ السلام ان سے نا امید ہو گئے تو اللہ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ "تیری قوم میں سے جو ایمان لا چکے لا چکے، اور کوئی ایمان نہ لائیگا، اور ان کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیا، کہ اس میں وہ آپ بھی سوار ہوں اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں وہ بھی۔ اور اس میں ہر قسم کی مخلوقات کے نر؛ مادہ بھی سوار کریں۔

۳۔ پھر جب وہ اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے، کشتی پر سوار ہو لئے، تو اللہ نے آسمان سے ایک زور کا مینہ برسایا اور زمین کے سوتے بہ نکلے اور طوفان تمام روئے زمین پر چھا گیا۔ تو کافر ڈوب گئے اور حضرت نوح علیہ السلام اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی پر سوار تھے بچ گئے۔

۴۔ اور نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا تھا جو ان پر ایمان نہ لایا تھا۔ اس کو نوح علیہ السلام نے کہا: بیٹا! تو ہمارے ساتھ سوار ہو جا، اور کافروں کا ساتھ نہ دے۔ اس نے کہا: میں جا کر کسی پہاڑ کا آسرا لیتا ہوں، وہ مجھ کو اس پانی (کے طوفان) سے بچا لیگا۔ حضرت نوحؑ نے کہا: آج کوئی نہیں جو اللہ کی سزا سے بچا سکے، ہاں جس پر وہ رحم کرے، اس کا جدا معاملہ ہے۔ اسی اثنا میں دونوں کے بیچ ایک لہر آ گئی اور ڈوبنے والوں میں وہ بھی ڈوب مرا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی فضیلتیں

۱۔ حضرت نوح علیہ السلام کی فضیلتوں میں سے ایک ہے ان کا اللہ کا پیغام پہنچانے کے راستے میں اپنی قوم کے ہاتھوں ستائے جانے پر صبر کرنا۔

۲- دوسری ہے اپنے بیٹے کی ہلاکت پر صبر کرنا جب اس نے اپنے مالک کے حکموں کی مخالفت کی۔

مشق

۱- حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی کیوں بنائی ؟
۲- اللہ نے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں کو کس چیز سے عذاب کیا۔
۳- نوح علیہ السلام کے خاندان میں سے کون تھا جو ایمان نہ لایا ؟

۱- اَلْجُنْدِیُّ الَّذِیْ یُضَحِّیْ بِحَیَاتِہٖ فِیْ مَیْدَانِ الْحَرْبِ، لِیَحْمِیَ وَطَنَہٗ، وَ یُنْقِذَ قَوْمَہٗ، ھُوَ خَیْرُ خُدَّامِ الْوَطَنِ، وَ اَصْدَقُ مُتَّصِفٍ بِالْوَطَنِیَّۃِ.

۲- وَ الْفَتَی الَّذِیْ یَنْشُرُ لُغَۃَ بِلَادِہٖ، اَوْ صِنَاعَتَھَا فِیْ بَلَدٍ آخَرَ، فَیَکْسِبُ بِلَادَہٗ مَالًا اَوْ شَرَفًا، ھُوَ فَتًی وَطَنِیٌّ، جَدِیْرٌ بِاَنْ نُحِبَّہٗ وَ نَحْتَرِمَہٗ.

۳- وَ السَّیِّدَۃُ الَّتِیْ تَشْتَرِیْ کِسْوَۃَ اَوْلَادِھَا، وَ حَاجَاتِ بَیْتِھَا مِنْ تَاجِرٍ وَطَنِیٍّ، ھِیَ سَیِّدَۃٌ وَطَنِیَّۃٌ، لِاَنَّھَا تُسَاعِدُ بَنِیْ جِنْسِھَا عَلٰی اَنْ یَعِیْشُوْا عِیْشَۃً حُرَّۃً، وَ یُرَبُّوْا اَوْلَادَھُمْ تَرْبِیَۃً حَسَنَۃً.

۴- وَ الْمُثْرِیْ الَّذِیْ یُنْشِئُ مَصْنَعًا لِتَشْغِیْلِ الْمُتَعَطِّلِیْنَ مِنْ اَبْنَاءِ بَلَدِہٖ، اَوْ مَدْرَسَۃً لِتَعْلِیْمِ [illegible]

أَوْ مُصَحًّا لِمُعَالَجَةِ مَرْضَاهُمْ، يُقَالُ لَهُ وَطَنِيٌّ:
لِأَنَّهُ يُسَاعِدُ بَنِيْ وَطَنِهِ عَلَى أَنْ يَحْيَوْا حَيَاةً
شَرِيفَةً، وَ يَخْدُمُوْا وَطَنَهُمْ خِدْمَةً عَظِيْمَةً.

۵ - وَ الْمُعَلِّمُ الَّذِيْ يُخْلِصُ فِيْ تَعْلِيْمِ بَنِيْ وَطَنِهِ،
أَوْ يُؤَلِّفُ الْكُتُبَ النَّافِعَةَ لَهُمْ، يُقَالُ لَهُ وَطَنِيٌّ،
لِأَنَّهُ يُرَقِّيْ بَنِيْ وَطَنِهِ بِعِلْمِهِ.

۶ - وَ الصَّانِعُ الَّذِيْ يُتْقِنُ صَنَاعَتَهُ، حَتّٰى يُفَضِّلَهَا
النَّاسُ عَلٰى صِنَاعَةِ غَيْرِهِ، وَ هُوَ رَجُلٌ وَطَنِيٌّ،
لِأَنَّهُ يُذِيْعُ اسْمَ الْوَطَنِ فِيْ بِلَادٍ كَثِيْرَةٍ، وَ
يَكْسِبُ لِبِلَادِهِ مَالًا كَثِيْرًا.

وَ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْثِلَةِ يَظْهَرُ لَكَ أَنَّ الْوَطَنِيَّةَ
صِفَةٌ فِي النَّفْسِ تَحْمِلُ الْمَرْءَ عَلٰى أَنْ يَعْمَلَ كُلَّ
مَا يَعُوْدُ عَلٰى وَطَنِهِ بِالْخَيْرِ.

وطنیّت

۱ - وہ سپاہی جو میدانِ جنگ میں اس واسطے اپنی جان قربان کرتا ہے کہ اپنے وطن کی حمایت اور اپنی قوم کی حفاظت کرے، وہ خادمانِ وطن میں سب سے بہتر، اور وطنیت کی صفت رکھنے میں صادق تر ہے۔

۲ - وہ نوجوان جو اپنے ملک کی زبان اور ملکی صناعت کو دوسرے شہر میں پھیلا کر اپنے ملک کو مال اور شرف عطا کرتا ہے، وہ وطنی نوجوان ہے اور اس قابل ہے کہ ہم اس سے محبت رکھیں اور اس کا احترام کریں۔

۳ - وہ بیگم جو اپنی اولاد کے کپڑے لتے اور گھر کی دیگر ضروریات وطنی تاجر سے خرید

ہے وہ وطنی بیگم ہے، اس لئے کہ وہ اپنے ہم قوموں کی اس امر میں امداد کرتی ہے کہ وہ آزاد زندگی بسر کر سکیں اور اپنی اولاد کی بہت اچھی تربیت کر سکیں۔

۴۔ وہ دولتمند جو اپنے شہر کے بیکاروں کو کام پر لگانے کے لئے کوئی کارخانہ یا جاہلوں کی تعلیم کے لئے کوئی مدرسہ، یا بیماروں کے معالجہ کے لئے کوئی شفاخانہ بناتا ہے، اسکو وطنی کہا جاتا ہے، اسلئے کہ اپنے فرزندان وطن کو شریفانہ زندگی بسر کرنے اور اپنے وطن کی عظیم الشان خدمت بجالانے پر مدد کرتا ہے۔

۵۔ اور جو معلم اپنے فرزندانِ وطن کی تعلیم میں اخلاص سے کام کرتا ہے، یا ان کے لئے مفید کتابیں تصنیف کرتا ہے، اس کو وطنی کہا جاتا ہے، اسلئے کہ وہ فرزندانِ وطن کو اپنے علم سے سرفراز کرتا ہے۔

۶۔ وہ کاریگر جو اپنا کام عمدگی سے طیار کرتا ہے، یہانتک کہ لوگ غیروں کی صناعت پر اس کو ترجیح دینے لگتے ہیں، وہ مرد وطنی ہے، کیونکہ وہ اپنے وطن کی شہرت بہت سے ملکوں میں پھیلاتا ہے اور اپنے ملک کو بہت سامال بہم پہنچاتا ہے۔

ان مثالوں سے تم پر ظاہر ہوگا کہ وطنیت ایک صفت ہے نفس میں، جو مرد کو اس پر آمادہ کرتی ہے کہ ہر ایسا کام کرے جس کا فائدہ اس کے وطن پر عائد ہو۔

اَلْوَلَدُ وَاُخْتُہٗ

(۱) اَلْوَلَدُ يَلْعَبُ ۔ (۲) اَلْبِنْتُ تَضْحَكُ ۔
(۳) اَلْبِنْتُ اُخْتُ الْوَلَدِ ۔ (٤) اَلْاُخْتُ تَلْعَبُ مَعَ الْاَخِ ۔
(٥) وَ الْوَلَدُ يَفْرَحُ لِاُخْتِهٖ ۔ (٦) اَلْوَلَدُ فَوْقَ الْحَجَرِ ۔
(٧) اَلْاُخْتُ تَقِفُ جَنْبَهٗ ۔ (٨) اَلْوَلَدُ يَضْحَكُ مَعَ اُخْتِهٖ ۔

بچہ اور اس کی ماں

(۱) بچہ کھیلتا ہے۔ (۲) لڑکی ہنستی ہے۔
(۳) لڑکی بچے کی بہن ہے۔ (۴) بہن بھائی کے ساتھ کھیلتی ہے۔
(۵) اور بچہ اپنی بہن سے خوش ہوتا ہے۔ (۶) بچہ گود میں ہے۔
(۷) بہن اسکے پہلو میں کھڑی ہے (۸) بچہ اپنی بہن کے ساتھ ہنستا ہے۔

اَلْخُرُوْفُ

(۱) هٰذَا خَرُوْفِي . (۲) اُنْظُرْ اِلَيْهِ يَا يُوْسُفُ !
(۳) هُوَ لَا يَنْطَحُنِيْ . (٤) اَنَا اُطْعِمُهٗ بِيَدِيْ .
(٥) هُوَ يَتْبَعُنِيْ عِنْدَ مَا اَسِيْرُ .
(٦) خَرُوْفِيْ صُوْفُهٗ اَبْيَضُ .
(٧) وَ خَرُوْفُ اَخِيْ صُوْفُهٗ اَسْمَرُ .

لیلا

(۱) یہ میرا لیلا ہے۔ (۲) یوسف! اس کو دیکھ۔
(۳) مجھ کو سینگ نہیں مارتا۔ (۴) میں اس کو اپنے ہاتھ سے کھلاتا پلاتا ہوں۔
(۵) جب میں چلتا ہوں وہ میرے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔
(۶) میرے لیلے کی اُون سفید ہے۔
(۷) اور میرے بھائی کے لیلے کی اُون بھوری ہے۔

اَلْوَلَدُ وَالْبَقَرُ

(۱) هٰذَا هُوَ الْبَقَرُ . (۲) وَ هٰذَا هُوَ الْوَلَدُ .
(۳) هٰذَا الْوَلَدُ هُوَ اَحْمَدُ . (٤) اَحْمَدُ اَحْضَرَ الْبَقَرَ .
(٥) اَلْبَقَرُ يَشْرَبُ مِنَ الْبَحْرِ . (٦) اَحْمَدُ يَنْتَظِرُ الْبَقَرَ .
(۷) اَلْبَقَرُ يَرْتَوِیْ وَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ .
(۸) اَحْمَدُ يَسُوْقُ الْبَقَرَ اَمَامَهٗ .
(۹) وَ يَرْجِعُ بِهٖ اِلَى الْحَقْلِ .
(۱۰) اَلْبَقَرُ يَحْرُثُ الْاَرْضَ وَ يَسْقِي الْحَقْلَ .

لڑکا اور بیل

(۱) یہ بیل ہے ۔ (۲) اور یہ لڑکا ہے ۔
(۳) یہ لڑکا احمد ہے ۔ (۴) احمد بیل لایا ۔
(۵) بیل سمندر سے پانی پیتا ہے (۶) احمد بیل کا انتظار کرتا ہے ۔
(۷) بیل سیراب ہو کر سر اٹھا لیتا ہے ۔
(۸) احمد بیل کو اپنے آگے ہانکتا ہے ۔ (۹) اور اسے پھر کھیت کو لاتا ہے ۔
(۱۰) بیل زمین جوتتا اور کھیت سینچتا ہے ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

قواعد

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیے، ورنہ رسالہ، بشرط موجودگی، قیمت پر ملیگا۔

۳۔ چندہ سالانہ ۳ے ۔ فی پرچہ ۴ر ۔

۴۔ اشتہارات کی اجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیے

ہیزل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری